www.KitaboSunnat.com

ہندوستان

عربوں کی نظر میں

جلد اول

مرتبہ و مترجمہ

ضیاء الدین اصلاحی

دارالمصنفین شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ، یوپی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان
عربوں کی نظر میں

جلد اول

یعنی ہندوستان کے متعلق قدیم عربی مصنفین خصوصاً جغرافیہ نویسوں اور سیاحوں
کے بیانات اور ان کا اردو ترجمہ

مرتبہ و مترجمہ

ضیاء الدین اصلاحی

دارالمصنفین شبلی اکیڈمی پوسٹ بکس نمبر ۱۹-اعظم گڑھ (الہند)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ

سلسلہ دارالمصنفین نمبر ۸۹

نام کتاب : ہندوستان عربوں کی نظر میں (اول)

مؤلف ومترجم : ضیاء الدین اصلاحی

صفحات : ۳۰۲

ایڈیشن : ۲۰۰۹ء

قیمت : ۱۵۰ روپئے

مطبع : معارف پریس، دارالمصنفین شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ

ناشر : دارالمصنفین شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ

باہتمام

عبدالمنان ہلالی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

ہندوستان عربوں کی نظر میں

شمار	مضمون	صفحہ	شمار	مضمون	صفحہ
	دیباچہ		۴	ابوزید حسن سیرافی	۴۶
	از شاہ معین الدین احمد ندوی ناظم شعبۂ	ا تا ۵		(ا) سلسلۃ التواریخ	۴۷
	علمی و ڈائرکٹر شعبۂ تاریخ دارالمصنفین		۵	بلاذُری	۵۸
ا	جاحظ	ا		(ا) فتوح البلدان	۵۹
	(ا) کتاب البیان والتبیین	۲	۶	یعقوبی	۹۴
	(۲) رسالہ فخر السودان علی البیضان	۴		(ا) تاریخ یعقوبی جلد اول	۹۵
۲	ابن خرداذبہ	۸	۷	ابن فقیہ ہمذانی	۱۱۴
	(ا) المسالک والممالک	۹		(ا) کتاب البلدان	۱۱۵
۳	سلیمان تاجر	۲۵	۸	ابن رُستہ	۱۲۶
	(ا) سلسلۃ التوارخ	۲۶		(ا) الاعلاق النفیسہ	۱۲۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمار	مضمون	صفحہ
۹	بزرگ بن شہریار	۱۴۵
	(۱) عجائب الہند	۱۴۶
۱۰	ابوالحسن مسعودی	۱۶۶
	مروج الذہب ومعادن الجوہر	
	(۱) // // جلد اول	۱۶۸
	(۲) // // جلد دوم	۲۲۳
	(۳) // // جلد سوم	۲۳۹
	(۴) // // جلد رابع	۲۴۵
	(۵) کتاب التنبیہ والاشراف	۲۵۰
۱۱	مطہر بن طاہر مقدسی	۲۵۸
	(۱) کتاب البدء والتاریخ	۲۵۹
	(جلد رابع)	
۱۲	اصطخری	۲۶۵
	(۱) مسالک والممالک	۲۶۶
۱۳	بشاری مقدسی	۲۷۷
	(۱) احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم	۲۷۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

انگریزوں نے اپنے مخصوص مقاصد کے پیشِ نظر ہندوستان کی تاریخیں لکھیں، اس لیے وہ ہندوستان سے مسلمانوں کے تعلق کا آغاز محمود غزنوی کے حملہ یعنی پانچویں صدی ہجری یا زیادہ سے زیادہ محمد بن قاسم کی فتحِ سندھ کے زمانہ سے کرتے ہیں، اس سے ان کا مقصد یہ تھا کہ ہندوستان سے مسلمانوں کا تعلق محض حملہ آورانہ اور فاتحانہ رہا، اس سے پہلے ان کے کوئی تعلقات نہ تھے، دوسرے مورخین نے بھی اس کی تقلید کی اور یہ ایک مسلم واقعہ بن گیا، حالاں کہ حقیقت یہ ہے کہ سندھ کی فتح سے بھی پہلے ہندوستان سے مسلمانوں کے علمی، مذہبی، تجارتی گوناگوں تعلقات تھے، بلکہ تجارتی تعلقات تو اسلام کے بھی صدیوں پہلے سے چلے آرہے تھے اور ابتدا میں عرب مسلمان فاتح کی حیثیت سے نہیں بلکہ تاجر کی حیثیت سے جنوبی ہندوستان میں آئے اور آج بھی ان کی اولاد وہاں موجود ہے، جو موپلا یا نائت کہلاتی ہے۔

چوں کہ ابتدا میں عرب تاجر کی حیثیت سے آئے تھے، اس لیے اس زمانہ میں ان کا تعلق ان ہی علاقوں سے ہوا جہاں بندرگاہیں تھیں، اس زمانہ میں سب سے زیادہ بندرگاہیں جنوبی ہند میں، اس کے بعد سندھ، گجرات اور بلوچستان میں تھیں، مثلاً موجودہ مدراس میں کولم ملی، ملیبار، راس کماری، گجرات میں تھانہ، کھمبائت، سوبارہ، چیمورہ، سندھ میں دیبل، بلوچستان میں تیز وغیرہ،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جزائر میں سرندیپ اور مالدیپ، اس لیے ابتدا میں عرب انہی علاقوں میں آباد ہوئے اور ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت کے قیام سے صدیوں پہلے وہ سرندیپ، مالدیپ، ملیبار، کولم (موجودہ ٹرانکور) کارومنڈل، چیمور، تھانہ، کھمبایت، گندھار، چنداپور، پاکور (برکور) منگلور وغیرہ آباد ہو چکے تھے، بعض مقامات پر ان کی آبادی دس دس ہزار تک تھی، ان کی مسجدیں تھیں، ہندوؤں سے ان کے تعلقات نہایت خوشگوار تھے، ہندو راجے ان کا بڑا احترام کرتے تھے اور ان کو باعثِ برکت سمجھتے تھے اور بعض حکومتوں میں ان کو خاص حقوق و مراعات حاصل تھے۔

چنانچہ جہاں جہاں ان کی آبادی زیادہ تھی، وہاں ان کا الگ نظامِ قضا تھا اور ان کے معاملات و مقدمات کے فیصلہ کے لیے ہندو راجہ کی جانب سے مسلمان قاضی یا حاکم مقرر تھے، جو ہنرمند کہلاتے تھے، ہندو راجاؤں کے مسلمان وزیر و مشیر تھے، بعض راجاؤں نے جن کو حق کی تلاش تھی، اسلام کے متعلق تحقیقات کے لیے اپنے سفیر عرب بھیجے اور مسلمان بزرگوں کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے، پھر ان کے اثر سے ان کی رعایا میں بھی اسلام کی اشاعت ہوئی، یہ سارے حالات عرب سیاحوں اور جغرافیہ نویسوں کی کتابوں میں ملتے ہیں اور حضرت الاستاذ مولانا سید سلیمان ندویؒ نے ان کی روشنی میں اپنی کتاب ''عرب ہند کے تعلقات'' لکھی ہے، جس میں بڑی تفصیل سے عرب و ہندوستان کے قدیم تعلقات دکھائے ہیں۔

درۂ خیبر سے مسلمان فاتحین کا داخلہ بہت بعد میں ہوا اور جنوبی ہند وغیرہ میں تو ان کی حکومت سب سے آخر میں قائم ہوئی ہے، ہندوستان میں مسلمانوں کے فاتحانہ داخلہ اور ان کی حکومتوں کے قیام کی ترتیب و تاریخ حسب ذیل ہے:

پنجاب میں ۴۱۴ھ-۱۰۲۳ء	دکن میں ۶۹۳ھ-۱۲۹۴ء
سندھ میں ۵۸۲ھ-۱۱۸۶ء	گجرات میں ۶۹۷ھ-۱۲۹۷ء
دہلی قنوج، اودھ ۵۸۹ھ-۱۱۹۳ء اور بنارس میں	مہاراشٹر میں ۷۱۲ھ-۱۳۱۲ء
بہار اور بنگال میں ۹۵-۵۹۳ھ-۹۹-۱۱۹۸ء	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نقشہ سے ظاہر ہوگا کہ ابتدا میں مسلمان جن علاقوں میں آباد ہوئے تھے، وہاں اُن کی حکومت سب سے آخر میں قایم ہوئی۔

عرب ایک تجارت پیشہ اور جہاز راں قوم تھے، اس لیے ان کو ہمیشہ نئے نئے ملکوں کے حالات سے دلچسپی تھی، اسلام کے بعد جب ان کا علمی دور شروع ہوا تو جغرافیہ سے ان کی دلچسپی نے علمی تحقیق و تفتیش کی شکل اختیار کر لی اور ان میں بڑے بڑے سیاح اور جغرافیین پیدا ہوئے، جنہوں نے مختلف ملکوں کے جغرافیہ پر بڑی اہم کتابیں لکھیں، ہندوستان سے قدیم تعلقات اور عرب سے اس کی قربت کی بنا پر قدرۃً زیادہ دلچسپی تھی، چنانچہ مسلمان سیاحوں اور جغرافیہ دانوں نے یہاں کے حالات کا عینی مشاہدہ کر کے یا عینی مشاہدین سے سن کر یا ان کی کتابوں میں پڑھ کر ان کے حالات لکھے، جن جغرافیہ دانوں نے محض سن کر حالات لکھے ہیں، ان کی کتابوں میں بعض ایسی روایات بھی ملتی) ہیں جن کو موجودہ مذاق قبول نہیں کرتا یا بعض واقعات موجودہ تحقیق کے اعتبار سے صحیح نہیں ہیں، کیوں کہ تحقیق کا قدم ہمیشہ آگے بڑھتا رہتا ہے، لیکن مجموعی حیثیت سے ان کتابوں میں اس دور کے ہندوستان کے متعلق جس قدر مختلف النوع اور مفید معلومات ملتے ہیں، وہ دوسری کتابوں میں نہیں مل سکتے، وہ ہند قدیم کی تاریخ کا نہایت اہم ماخذ ہیں اور اس کی صحیح تصویر ان ہی کتابوں میں نظر آتی ہے، مگر یہ کتابیں عرصہ تک نایاب رہیں، اس لیے ان کی جانب بہت کم اور بہت بعد میں توجہ کی گئی۔

سب سے پہلے الیٹ نے اپنی کتاب میں سلیمان تاجر، ابوزید سیرافی، ابن خرداذبہ، مسعودی، اصطخری، ابن حوقل، یعقوبی البیرونی، ادریسی اور قزوینی کی کتابوں کے اقتباسات دیئے، مگر ان کے پیشِ نظر سیاسی تاریخ بلکہ انگریزی حکومت کی سیاست بھی تھی، اس لیے انہوں نے بہت سی ضروری چیزیں چھوڑ دی ہیں، اس کے علاوہ بعض اہم کتابیں جو اس زمانہ میں غیر مطبوعہ اور نایاب تھیں، اب چھپ گئی ہیں اور یہ سب کتابیں تیسری صدی ہجری سے لے کر پانچویں صدی تک یعنی پورے ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت کے قیام سے پہلے کی ہیں، اس لیے ضرورت تھی کہ ان کے بیانات کو جمع کر کے مع ترجمہ شائع کیا جائے، تاکہ جو لوگ عربی سے ناواقف ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ بھی ان سے فائدہ اٹھا سکیں، اس ضرورت کی جانب سب سے پہلے حضرت سید صاحبؒ نے ''عرب و ہند کے تعلقات'' میں توجہ دلائی تھی۔

نئے حالات وضروریات کے مطابق تاریخ ہند کی تالیف کا کام عرصہ ہوا، دارالمصنفین میں شروع کیا گیا تھا، مگر مختلف موانع خصوصاً مالی دشواریوں کی بنا پر آگے نہ بڑھ سکا تھا، گزشتہ سال حکومت نے اس کام کے لیے پانچ ہزار کی امداد منظور کی تو پھر اس کام کو شروع کیا گیا اور اس سلسلہ میں ہندوستان کے متعلق عرب سیاحوں اور جغرافیہ نویسوں وغیرہ کے بیانات کی جمع و ترتیب اور ترجمہ کو بھی شامل کر لیا گیا اور اس کی اطلاع بھی حکومت ہند کے شعبۂ متعلقہ کو دے دی گئی، تاریخ ہند کی پہلی اسکیم میں اس کتاب کو تصحیح و تحشیہ کے پورے اہتمام کے ساتھ شائع کرنے اور اس پر مبسوط مقدمہ لکھنے کا خیال تھا، جس میں عرب مصنفین کے بیانات پر نقد و تبصرہ بھی ہوتا، مگر حکومت ہند نے جولائی ۱۹۵۹ء میں امداد منظور کی اور اس شرط کے ساتھ کہ مارچ ۶۰ء میں کتابیں چھپ کر تیار ہو جائیں۔

ظاہر ہے کہ آٹھ مہینے کی مدت اس اہم کام کے لیے ناکافی تھی اور اس میں جمع و ترتیب اور ترجمہ ہی کا کام مشکل تھا، اس کی تصحیح و تحشیہ اور نقد و تبصرہ کی تو گنجائش ہی نہ تھی، اس لیے اس کا خیال مجبوراً چھوڑ دینا پڑا۔

پہلے اس کتاب کی تالیف و ترجمہ کا کام میں نے اپنے ذمہ رکھا تھا، مگر تاریخ ہند کے سلسلہ کے دوسرے کاموں کی مشغولیت اور وقت کی تنگی کی وجہ سے اس کی فرصت نہ مل سکی، اس لیے کتاب کا نقشہ بتا کر اور اس کے متعلق ہدایات دے کر یہ کام دارالمصنفین کے نئے رفیق مولوی ضیاء الدین صاحب اصلاحی کے سپرد کر دیا کہ وہ کتابوں سے اقتباسات جمع کر کے ترجمہ کر دیں اور میں اس کی تصحیح و ترمیم کر لوں گا، مگر تجربہ سے ظاہر ہوا کہ ابھی وہ یہ کام بھی انجام نہیں دے سکتے تھے، چنانچہ ایک تو ان کی ناتجربہ کاری، دوسرے وقت کی کمی کی بنا پر ان کا ترجمہ نہ صرف ناقص، بلکہ جا بجا غلط بھی تھا، اس کے علاوہ انہوں نے نقل و اقتباس میں بھی رطب و یابس اور ضروری و غیر ضروری کا امتیاز نہ کیا تھا، بعض اور خامیاں بھی تھیں، اس لیے مجھ کو نقل و اقتباس اور ترجمہ دونوں کی تصحیح و ترمیم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پوری محنت کرنا پڑی اور اس کا بڑا حصہ بدل دینا پڑا اور یہ کام اتنی جلدی میں ہوا ہے کہ عجب نہیں، اب بھی کچھ غلطیاں رہ گئی ہوں، اس لیے ناظرین سے توقع ہے کہ وہ حالات کی مجبوری کے پیش نظر اس کو نظر انداز کریں گے، بلکہ ان سے مطلع کردیں گے تاکہ آیندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کردی جائے، انشاءاللہ دوسری جلد ان تمام نقائص سے پاک اور ممکن حد تک ہر حیثیت سے مکمل ہوگی۔

مولوی ضیاء الدین صاحب اصلاحی نے اپنی بساط بھر اس کتاب کی تالیف و ترجمہ میں پوری محنت کی ہے، اس لیے بہر حال وہ حوصلہ افزائی کے مستحق ہیں، یہ کتاب دو جلدوں میں ہے، اس جلد میں جاحظ، ابن خرداذبہ، سلیمان تاجر، ابوزید حسن سیرافی، بلاذری، یعقوبی، ابن فقیہ ہمدانی، ابن رُستہ، بزرگ بن شہریار، مسعودی، مطہر بن طاہر مقدسی، اصطخری، بشاری، مقدسی کے بیانات ہیں اور اس کی ترتیب سنہ وار رکھی گئی ہے۔

آخر میں ہم عالی جناب ہمایوں کبیر وزیر سائنسی تحقیقات و ثقافتی امور حکومتِ ہند کا شکریہ ادا کرتے ہیں، جن کی توجہ و علم نوازی سے یہ امداد ملی، اس سال یعنی ۱۹۵۹ء میں اس سلسلہ کی دو کتابیں ''ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام'' اور ''ہندوستان عربوں کی نظر میں'' (جلد اول) شائع ہوئی ہیں، آیندہ آٹھ جلدیں اور شائع کرنے کا ارادہ ہے۔

ہم کو توقع ہے کہ حکومتِ ہند اس سلسلہ کی تکمیل میں آیندہ بھی مدد دے گی۔

معین الدین احمد ندوی

ناظم شعبہ علمی و ڈائرکٹر تاریخ ہند

دارالمصنفین اعظم گڑھ

۲۵/ مارچ ۱۹۶۰ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاحظ

المتوفی ۲۵۵ھ مطابق ۸۶۴ء

جاحظ کا نام عمرو بن بحر بن محبوب، کنیت ابوعثمان، لقب جاحظ اور وطن بصرہ ہے، عربی زبان کا مشہور اور بے مثل انشا پرداز، صاحبِ طرز ادیب، فلسفی اور متکلم تھا، وہ صورۃً کم رو، لیکن ذہانت وطبّاعی اور جودتِ طبع میں بے نظیر تھا، تحریر وتقریر میں موتی بکھیرتا تھا، مسعودی کا بیان ہے کہ پہلے اور بعد کے لوگوں میں جاحظ سے بڑا کوئی فصیح وادیب نہیں گذرا، ابوہفان کہتے ہیں کہ اس سے زیادہ علم وفن کا شائق میں نے کسی کو نہ دیکھا اور نہ سنا۔

جاحظ چھوٹی بڑی بے شمار کتابوں کا مصنف اور عباسی دورِ سلطنت میں ادیبوں اور انشا پردازوں کا امام سمجھا جاتا تھا، اس کی مشہور کتابوں میں "البیان و التبیین"، "کتاب الحیوان"، "کتاب التاج" اور رسائل وغیرہ ہیں، ابن خلدون نے کتاب البیان والتبیین کے متعلق لکھا ہے کہ ہماری درسگاہوں کے اساتذہ اسے فنِ ادب کی چار اہم اور امہاتِ کتب میں شمار کرتے تھے، بصرہ کا باشندہ ہونے کی وجہ سے ہندوستان سے بھی اس کے تعلقات تھے، چنانچہ "البیان و التبیین" میں اس نے ہندوستان کے اصول بلاغت پر چند سطریں اور ایک رسالہ میں ہندوستان کی بعض خوبیوں اور خصوصیتوں کا ذکر کیا ہے، یہ کتابیں مصر سے شائع ہوچکی ہیں، فالج کے مرض میں ۲۵۵ھ مطابق ۸۶۴ء میں اس کا انتقال ہوا، اس لحاظ سے وہ عربی کا سب سے قدیم مصنف ہے، جس نے اپنی تصانیف میں ہندوستان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب البیان و التبیین

قال معمر ابو الاشعث قلت لبهلة الهندی ایام اجتلب یحیٰ بن خالد اطباء الهند مثل منکة و بازیکر وقلبرقل و سند باز و فلان فلان ما البلاغة عند اهل الهند قال بهلة عندنا فی ذالك صحیفة مکتوبة لا احسن ترجمتها لك ولم اعالج هذه الصناعة فاثق من نفسی بالقیام بخصائصها و تلخیص لطائف معانیها قال ابو الاشعث فلقیت بتلك الصحیفة التراجمة فاذا فیها اول البلاغة اجتماع آلة البلاغة و ذالك ان یکون الخطیب رابط الجاش ساکن الجوارح قلیل اللحظ

معمر ابوالاشعث کا بیان ہے کہ میں نے بہلہ سے جب اس کو یحییٰ بن خالد برمکی (۱) نے ہندوستان کے چند ویدوں اور پنڈتوں منکا، بازیگر، قلبرقل اور سندباز وغیرہ کے ساتھ (بغداد) بلوایا تھا، پوچھا کہ ہندوستان والوں کے نزدیک بلاغت کا کیا مفہوم ہے؟ بہلہ نے جواب دیا کہ اس موضوع پر میرے پاس ایک لکھا ہوا رسالہ موجود ہے لیکن میں اس کا اچھا ترجمہ نہیں کرسکتا اور خود مجھے اس فن میں کوئی مہارت نہیں ہے کہ اپنے اوپر اعتماد کرکے اس کی خصوصیات اور لطائف ونکات بیان کردوں، ابوالاشعث کا بیان ہے کہ یہ رسالہ لے کر میں مترجموں سے ملا تو اس میں

(۱) برامکہ کی تاریخ پر اردو زبان میں ایک مستقل کتاب موجود ہے، یہاں اس قدر وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ بغداد کی عباسی سلطنت میں پچاس سال تک اس خاندان نے نہایت نیک نامی، قابلیت اور حسن انتظام کے ساتھ وزارت کی اور عرب و ہند کے علمی تعلقات اس خاندان کی کوششوں سے وجود میں آئے، یحییٰ بن خالد ہارون رشید کے زمانہ میں وزیر تھا، اس نے جن لوگوں کو ہندوستان سے بلوایا تھا وہ سب مشہور وید و پنڈت اور نامی طبیب تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متخير اللفظ لا يكلم سيد الامة بكلام الامة ولا الملوك بكلام السوقة و يكون في قواه فضل للتصرف في كل طبقة ولا يدقق المعاني كل التدقيق ولا ينقح الالفاظ كل التنقيح و لا يصفيها كل التصفية ولا يهذبها غاية التهذيب ولا يفعل ذالك حتى يصادف حكيماً اور فيلسوفاً عليماً۔

(ص ٤٠)

لکھا تھا کہ بلاغت کی اولین شرط یہ ہے کہ اس کے تمام آلات اور وسائل موجود ہوں، اس کی تفصیل یہ ہے کہ خطیب اور مقرر کا دل مضبوط اور قوی ہو، اس کے اعضاو جوارح میں سکون ہو، نگاہیں جھپکتی ہوں، اس کے الفاظ چیدہ اور منتخب ہوں، قوم کے سردار سے عوامی انداز کی اور بادشاہوں کے سامنے بازاری طرز کی گفتگو نہ کرے، اس میں یہ خوبی ہو کہ ہر قسم کے لوگوں سے ان کے مناسب حال گفتگو کر سکتا ہو اور الفاظ و معانی میں بہت زیاہ دقت آفرینی، نکتہ سنجی اور تراش و خراش سے کام نہ لیتا ہو اور یہ خصوصیات بغیر کسی حکیم و دانا (پنڈت) اور باخبر فلسفی کی صحبت کے پیدا نہیں ہو سکتیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالة فخر السودان على البيضان

واما الهند فوجدناهم يقدمون	ہندوستان کے باشندوں کو ہم نے
فی النجوم والحساب ولهم الخط	نجوم (جوتش) اور حساب میں بہت آگے پایا
الهندی خاصة و يقدمون فی الطب	ہے، ان کا ایک خاص ہندی خط ہے اور طب
ولهم اسرار الطب وعلاج فاحش	میں بھی ان کا درجہ اونچا ہے، ان کی طب کے
الادواء خاصة ولهم خرط التماثيل	خاص اسرار ہیں اور سنگین بیماریوں کی خاص
و نحت الصور بالاصباغ تجد من	طور سے ان کے پاس دوائیں ہیں، مجسمے
المحاريب و اشباه ذالك ولهم	تراشنا، رنگین تصویریں بنانا جو محرابوں اور اس
الشطرنج وهی اشرف لعبة و اكثرها	قسم کی دوسری چیزوں میں نظر آتی ہیں، ان کا
تدبيراً و فطنة ولهم السيوف القلعية	خاص فن اور آرٹ ہے، شطرنج (۱) ان کی ایجاد
و هم العب الناس بها و احذقها	ہے جو ذہانت اور تدبیر کا بہترین کھیل ہے، ان
ضرباً بها ولهم الرقى النافذة فی	کی تلواریں نہایت عمدہ اور تلواروں کے کھیل
السموم و فی الاوجاع ولهم غناء	سے ان کو بڑی دلچسپی ہے اور اس کے چلانے
معجب ولهم الكنكلة و هی وتر	میں وہ بڑے ماہر ہیں، زہر کے اثر اور درد

(۱) شطرنج کے متعلق اہل ایران اور بعض دوسری قوموں کا دعویٰ ہے کہ وہ ان کی ایجاد ہے، مگر یہ غلط ہے، دوسری صدی ہجری اور عباسی سلطنت کے زمانہ میں یہ کھیل عرب پہنچ چکا تھا، یہ ذہانت و تدبیر کا بہترین کھیل اور صرف کھیل ہی نہیں، اس کے اندر یہ فلسفہ موجود ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہے وہ انسان کی ذاتی کوششوں، اس کے دل و دماغ کی سوجھ بوجھ اور دوڑ دھوپ کا نتیجہ ہے، اس کے مقابلہ میں دوسرا کھیل چوسر اس بات کا ثبوت ہے کہ انسان محض مجبور ہے اور آسمان اور ستاروں کی گردشیں جو کچھ چاہتی ہیں، اس سے کراتی ہیں، دنیا کے میدان میں کوئی قدم خود اس کے ارادہ اور نیت سے نہیں اٹھتا بلکہ کوئی اور ہے جو اس سے جبراً یہ قدم اٹھواتا ہے۔ ''در دست دیگرے است سپید و سیاہِ ما'' (عرب و ہند کے تعلقات ص ۱۸۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واحد يمر على قرعة فيقوم مقام اوتار
العود والصنج ولهم ضروب الرقص
ولهم خط جامع لحروف اللغات و
خطوط ايضاً كثيرة ولهم شعر كثير و
خطب طوال وطب في الفلسفة
والادب و عنهم اخذ كتاب كليلة و
دمنة ولهم رأي و نجدة وليس لاحد
من اهل الصين مالهم و لهم من الرأي
الحسن والاخلاق المحمودة مثل
الاخلة والقران والسواك الاحتباء و
الفرق و الخضاب و فيهم جمال و
ملح و اعتدال و طيب عرق و النٰ
ساء هم تضرب الامثال و من عندهم
جاؤا الملوك بالعود الهندي الذي لا
يعدله عود ومن عندهم خرج علم
الفكر و ما اذا يكلم به على السمّ لم
يضر واصل حساب النجوم من
عندهم اخذه الناس خاصة و آدم عليه
السلام انما هبط من الجنة فصار
ببلادهم (قالوا) ومن مفاخر الزنج

میں ان کی جھاڑ پھونک سے فائدہ ہوتا ہے،
ان کی موسیقی دلکش ہے، ان کے ایک ساز کا
نام کنکلہ ہے، یہ کدو کے ایک تار کا ہوتا ہے،
جو تنہا ستار کے تاروں اور جھانجھوں کا کام
دیتا ہے، ان کے یہاں مختلف قسم کے ناچ
رائج ہیں، ان کا ایک خاص خط ہے، جو
لغات کے تمام حروف کا جامع ہے، اس کے
علاوہ مختلف قسم کے خط ہیں، ان کی شاعری
اور تقریروں کا کافی ذخیرہ ہے، ان کے
یہاں طبی فلسفہ اور ادب کے فنون ہیں، ان
ہی سے کتاب کلیلہ دمنہ(۱) لی گئی ہے،
ہندوستانیوں میں اصابت رائے اور بہادری
بھی ہے، ان میں جو خوبیاں اور خصوصیتیں
ہیں وہ چینیوں میں نہیں پائی جاتی، ان میں
اصابت رائے ورخلال کرنا، مسواک کرنا،
اکڑوں بیٹھنا، مانگ نکالنا اور خضاب لگانا
وغیرہ پسندیدہ عادتیں ہیں، خوبصورتی،
نمکینی، خوش قامتی اور خوش بوئی وغیرہ سے
بھی وہ آراستہ ہیں اور ان خوبیوں میں ان کی
[illegible] بطور مثال پیش کیا جاتا ہے، ان ہی

(۱) یہ مشہور کتاب بید باپنڈت نے راجہ دابشلیم کے لیے سنسکرت میں لکھی تھی، اس کا پہلے فارسی اور پھر عربی میں ترجمہ ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن الخلق و جودة الصوت و انك لتجد ذالك فی القیان اذا کن من بنات السند و خصلة اخریٰ انه لا یوجد فی العبید اطبخ من السند هو اطبع علیٰ طیب الطبخ کله و من مفاخرهم ان الصیارفة لا یولون اکیستهم و بیوت صروفهم الا السند و اولاد السند لانهم وجدوهم انفذ فی امور الصرف و احفظ و آمن و لا یکاد احد ان یجد صاحب کیس صیرفی و مفاتیحه ابن رومی و لا ابن خراسانی و لقد بلغ من تبرك التجار بهم ان صیارفة البصرة و بنادرة البربهارات لما رأوا ما کسب فوج ابو روح السندی لمولاه من المال و الارضین اشتری کل امرئ منهم غلاماً سند یا طمعا فیما کسب ابو روح لمولاه۔

(ص ۸۰-۸۱)

کے ملک سے وہ عود ہندی (۱) بادشاہوں کے پاس آتا ہے، جس کی نظیر نہیں، ہندوستان فکر ونظر کا سرچشمہ ہے، ان کے منتروں سے زہر کا اثر ختم ہو جاتا ہے، نجوم کے حساب کے اصلی موجد وہی ہیں، لوگوں نے اس کو خاص طور سے ان سے حاصل کیا ہے اور آدم علیہ السلام جب جنت سے اتارے گئے تو ان ہی کے ملک میں اترے، (۲)، لوگوں کا بیان ہے کہ حبشیوں کے مفاخر میں ان کا حسن خلق اور خوش گلوئی ہے، لیکن یہ چیز تمہیں سندھ کی باندیوں اور عورتوں میں بھی ملے گی اور وہاں کے لوگوں میں ایک وصف یہ بھی ہے کہ سندھی غلاموں سے بہتر پکانے والے نہیں ملتے، انہیں فطری طور سے کھانا پکانے کا ذوق ہوتا ہے، ہندوستان والوں کے لیے باعثِ فخر یہ بھی ہے کہ صراف اور روپے کے کاروبار کرنے والے اپنی تھیلیاں اور خزانے صرف سندھیوں اور ان کی اولاد ہی کے سپرد کرتے ہیں، اس لیے کہ وہ سندھیوں کو سب سے زیادہ صرافہ کے کاموں میں ماہر، قابل اطمینان

(۱) عود ہندوستان کی خاص پیداوار ہے اور تراونکور (مدراس) کارومنڈل اور جزائر مالدیپ وسرندیپ میں زیادہ تر ہوتا ہے۔ (۲) حضرت آدمؑ جنت سے کس جگہ اترے، اس کے متعلق کئی روایتیں ہیں، مشہور یہی ہے کہ لنکا میں اترے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایماندار سمجھتے ہیں، روم و خراسان والوں کو کوئی اپنے خزانے کی کنجیاں نہیں دیتا، لوگ برکت کے لیے بھی سندھیوں کو خزانچی بناتے ہیں، کیوں کہ بصرہ اور برھارات کے بندر والوں نے جب دیکھا کہ فرج ابو روح سندھی نے اپنے آقا کے لیے بڑی دولت اور جائداد پیدا کی ہے، تو ہر شخص سندھی غلام خریدنے کی خواہش کرنے لگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرداذبہ

ابن خرداذبہ کا نام عبید اللہ، کنیت ابوالقاسم، باپ کا نام عبداللہ، دادا کا احمد اور پر دادا کا خرداذبہ تھا، اصلی وطن خراسان اور بغداد مسکن تھا، اس کے پر دادا خرداذبہ مجوسی تھے، مگر برامکہ کے ہاتھ پر اسلام لائے، ابن خرداذبہ عباسی خلیفہ معتمد کے زمانہ میں ڈاک اور خفیہ اطلاعات کے محکمہ کا افسر تھا اور اس کے خاص مصاحبوں اور ندیموں میں شمار ہوتا تھا، اس نے کئی کتابیں لکھی تھیں، مگر ان میں مشہور اور مطبوعہ یہی "المسالك والممالك" ہے، جو عربی زبان میں جغرافیہ کی پہلی کتاب ہے، جس میں ہندوستان کا کچھ ذکر ملتا ہے اور مطبع بریل لیڈن سے ۱۸۸۹ء میں ڈی غوجی (Degoeje) نے اسے فرنچ ترجمہ کے ساتھ شائع کیا ہے، اس میں بغداد سے مختلف ملکوں کی آمد و رفت کے راستوں اور مسافتوں کے علاوہ دوسرے تاریخی معلومات بھی درج ہیں اور ہندوستان کے بری و بحری راہوں اور یہاں کی مختلف ذاتوں کا بھی تذکرہ ہے، ابن خرداذبہ اگرچہ ہندوستان نہیں آیا تھا، مگر اس کے عام معلومات کی بنیاد بطلیموس کا جغرافیہ اور خاص معلومات کا دارومدار اس کے محکمہ کے سرکاری اطلاعات پر ہے اور اس کے عہدہ کی وجہ سے اکثر تاجروں اور مسافروں سے اس کی ملاقاتیں بھی ہوتی رہتی تھیں، اس لیے اس کے یہ ذاتی معلومات ایک ہندوستانی سیاح کے معلومات سے کم درجہ کے نہیں ہیں، ابن خرداذبہ نے اسے تیسری صدی ہجری کے وسط میں لکھا ہے، اس کی پیدائش ۲۱۱ھ مطابق ۸۲۶ء اور وفات کا سال ۳۰۰ھ مطابق ۹۱۲ء کے قریب ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المسالك و الممالك

ملك الهند الاكبر بلهرا اى ملك الملوك　　　ہندوستان کا سب سے بڑا راجہ بلہرا (مہاراجہ)

(۱) راجہ بلہرا کا تذکرہ اکثر عرب مصنفین کے بیان میں آئے گا، اس لیے اس کے متعلق مختصر نوٹ تحریر کر دینا مناسب ہوگا، ''بلہرا'' اصل میں ولبھ رائے کی بگڑی ہوئی شکل ہے، یہ دکھنی راشٹ کوٹ خاندان کے راجاؤں کا لقب ہے، اس خاندان میں جو پہلا شخص ظاہر ہوا وہ شری بھٹ ٹارک ہے، جس نے گجرات پر ۵۰۹ء سے ۵۲۰ء تک حکومت کی، اسی شخص کو ولبھی پور کا بانی کہا جاتا ہے، مسٹر بھنڈارکر نے بلہرا کو دو لفظوں ''بھلا'' اور ''را'' سے مرکب بتایا ہے، را بمعنی راجہ اور بھلا بمعنی معظم و مکرم، ولبھی پور قدیم زمانے میں ایک مستقل اور عظیم الشان شہر تھا، قدیم چینی سیاح ''ہونگ شیا نگ چین'' کا بیان ہے کہ لاریکا (لاریعنی بھروچ) کے اتر میں واقع ہے، بیرونی کا بیان ہے کہ انہلواڑہ سے دکھن میں پڑتا ہے، الیٹ صاحب کے بیان کے مطابق موجودہ ریاست بھاؤنگر سے ۲۰ میل اور بندر گھوگھ کے درمیان آباد تھا، موجودہ تحقیق بھی قریب قریب یہی ہے، کہ گھیلا روندی کے کنارے ڈرانامی گاؤں کے پاس ولبھ یا ولبھی نام کا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے، جس کو اس شہر کی یادگار سمجھنا چاہئے، اس شہر کی تباہی کے متعلق مختلف کہانیاں بیان کی جاتی ہیں، مولانا سید سلیمان ندوی نے لکھا ہے کہ یہاں کے راجاؤں کا مذہب بودھ اور بعضوں کا جین تھا اور انہیں دونوں کے جھگڑوں میں شاید اس کا خاتمہ ہوا۔

ولبھ راجاؤں کی حکومت گجرات، کاٹھیاواڑ، کچھ اور کوکن وغیرہ علاقوں پر مشتمل تھی، ان کا اصل پایۂ تخت ناسک تھا، جو پہلے بدل کر مال کھیٹ پھر مانکھیڑ ہوگیا، اسی کو عرب سیاحوں نے معرب کر کے مانکیر کر دیا ہے، اس کا شمالی عرض البلد ۱۷ درجہ ۱۰ دقیقہ اور مشرقی طول البلد ۷۷ درجہ ۱۳ دقیقہ ہے، یہ مقام ریاست حیدرآباد میں داخل ہے، ابن خرداذبہ نے جس راجہ بلھرا کا ذکر کیا ہے، اس کا نام مودگھ درش ولبھ رائے تھا، اس کی حکومت کا زمانہ ۸۱۵ء سے ۸۷۷ء تک ہے، اس راجہ نے اپنے طویل عہد حکومت میں بڑی فتوحات حاصل کیں، حسن انتظام کے لحاظ سے بھی یہ بہترین راجہ تھا، اسے عربوں سے بڑی محبت تھی، آخر عمر میں تخت سے دست بردار ہو کر عبادت الٰہی میں مشغول ہوگیا تھا اور اس کا لڑکا اس کا جانشین ہوا۔ (تاریخ گجرات)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و من ملوك الهند جابة و ملك	ہے، یہاں کے راجاؤں میں جابہ (۱) طافن
الطافن و ملك الجزر و غابة و رهمى	(۲) جزر (۳) غابہ (۴) رہمی (۵) اور
و ملك قامرون (ص ١٦)	قامرون (٦) کے راجہ ہیں۔

(۱) یہ گوجروں کے ایک گروہ کا نام ہے، جسے سنسکرت میں چاپ کہا جاتا تھا، شاہان گوجر کے مؤلف کا بیان ہے کہ چاپ یا چپہ اور چوڑا گوجروں کی دو مشہور قومیں اور اعلیٰ طبقہ میں شمار ہوتی ہیں، چاپہ، چپوت کتھ کے معنی مضبوط کمان اور چوڈا ڈاکو کو بھی کہتے ہیں، غالباً ان اوصاف سے ان کا یہ گوت مشہور ہوا، اس لیے چاپہ تعریفی اور چوڈا تحقیری لقب گوجروں کا ہے۔

ابن رستہ نے غالباً اس کو نجابۃ'' لکھا ہے، جیسا کہ بعض نسخوں میں اس کی جگہ جابتہ ہی ملتا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ ان کا تعلق سلوقی خاندان سے ہے، اگر اسے صحیح مان لیا جائے تو ثابت ہوجاتا ہے کہ چاپ کسی زمانہ میں یمن سے آئے ہوں گے، کیوں کہ سلوق یمن کی ایک بستی کا نام ہے اور وہاں کی تلواریں، زرہیں اور کتے مشہور ہیں، عرب شعرا کے کلام میں ان کا ذکر ملتا ہے، اس لیے اسی کی طرف یہ خاندان بھی مشہور ہوگا۔

(۲) لفظ طافن کی اصلیت میں یورپین محققوں کا اختلاف ہے، یہ لفظ طافن کے بجائے طاقن بھی بعض نسخوں میں ملا ہے، اس کو بعضوں نے موجودہ اورنگ آباد وکن کے قریب بتایا ہے، بعض اس کو کشمیر کے پاس کہتے ہیں، لیکن میرے نزدیک یہ طافن لفظ ہے اور یہ دکھن کی خرابی ہے۔ (عرب وہند کے تعلقات)

(۳) یہ لفظ اصل میں گجر ہے، گوجر راجہ گجرات کے راجہ تھے، جب گوجر قوم ہندوستان فتح کرکے ابو ہوتے ہوئے اس ملک میں آئی تو انہوں نے اپنے جنوبی مقبوضات کے تین حصے کیے، سب سے بڑے حصہ کا نام مہاراٹھ اور دوسرے کا گوجر راٹھ اور تیسرے کا سوراٹھ رکھا، جنہیں آج کل مہاراشٹر (مرہٹہ دیس) گجرات اور سورٹھ (کاٹھیاواڑ) بولتے ہیں، ۸۰۰ء کے مسلمان اس کو جزر بولتے تھے، جو گجرات کا معرب ہے اور گجر مخفف ہے گوجر کا، پھر ہندوستان کے ترکی فاتحوں نے گوجر راٹھ سے گجرات بنادیا اور یہی نام اس وقت معروف ومشہور ہے۔ (تاریخ گجرات) (۴) یہ اصل میں گابہ ہے، جو ہندوستان کی ایک قوم کا نام ہے اور اب بھی ہندوستان میں موجود ہے۔ (شاہانِ گوجر ص ۵۲۴) (۵) غالباً روہان یا اراکان واقع برہما ہے، مولف شاہانِ گوجر کہتے ہیں کہ یہ لفظ برہما ہے، عرب مورخین نے الف کو بصورت ی لکھا، برہما کا برہمی ہوگیا اور ب کا شعشہ نقل درنقل میں اُڑ گیا، رہمی رہ گیا۔ (دیکھو ص ۵۱۷) (٦) اس سے کامروپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من الفهرج الى الطابران من عمل	فہرج (۱) سے مکران (۲) کے علاقہ طاہران
مكران عشرة فراسخ ثم الىٰ	(۳) کا فاصلہ ۳۰ میل، پھر باسورنجان (۴)
باسورنجان مدينة الخرون اربعة عشر	شہر خرون کا ۴۲ میل، پھر قریہ یحییٰ بن عمرو کا ۳۰
فرسخاً ثم الى قرية يحيىٰ بن عمرو	میل، پھر ہزارہ کا ۳۰ میل، پھر مدر کا ۳۰ میل،
عشرة فراسخ، ثم الىٰ هذار عشرة	پھر بوسارہ کا ۲۷ میل، پھر درک بامویہ

(بقیہ حاشیہ ص ۱۰) مراد ہے، اب اسے آسام کہا جاتا ہے، یہ ہندوستان کے شمالی اور مشرقی سرحد پر واقع ہے، یہاں کے راجہ کو قامرون (راجہ کامروپ) کہتے ہیں، یہاں گینڈا بہت ہوتا ہے، سونے کی کان بھی ہے، عود اور اسلحہ تیز کرنے کا پتھر بھی اعلیٰ ہوتا ہے۔ (دیکھو تاریخ سندھ)

(۱) ابن خرداذبہ کے زمانہ میں تاجروں کے جو قافلے خراسان سے مکران اور سندھ وغیرہ جاتے تھے، اس میں ان کی مسافتوں اور منزلوں کا ذکر ہے، پہلی منزل فہرج تھی، اس نام کے تین شہر آباد تھے، یہ صوبہ کرمان کا شہر ہے، جو وہاں کے دو شہروں بم اور نرماسیر کے مشرق اور بادیۂ ایران کے کنارے واقع تھا، سیرجان سے مشرق کی طرف مکران جانے والی سڑک بم اور نرماسیر ہوتی ہوئی فہرج پہنچتی تھی۔ (دیکھو جغرافیہ خلافت مشرقی ص ۴۹۶، ۴۹۳، ۴۸۲۔ (۲) ایک وسیع ملک ہے، گزشتہ زمانہ میں اکثر اوقات یہ علاقہ والیٔ سندھ کے ماتحت رہا ہے، اس لیے اکثر عرب سیاحوں نے اس کو بھی سندھ میں شمار کیا ہے، چنانچہ ابن رستہ نے یہی لکھا ہے کہ سندھ کی سرحد تیز (مکران) کے پایۂ تخت سے شروع ہوتی ہے۔ (دیکھو الاعلاق النفیسۃ ص ۸۷) چونکہ اصطخری وغیرہ نے اس کے حالات کسی قدر تفصیل سے لکھے ہیں، اس لیے مزید تفصیل بیان کرنی ضروری نہیں معلوم ہوتی۔ (۳) مکران کی سرحد طاہران سے شروع ہوتی ہے۔ (دیکھو تاریخ سندھ ص ۱۹۸) شرطوس جو خراسان کا مشہور و مردم خیز شہر ہے اور طاہران اور نوقان دو شہروں سے مل کر بنا تھا، ان کے ماتحت ایک ہزار سے زیادہ قریے تھے، خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں مسلمانوں نے اس شہر کو فتح کیا تھا، چوتھی (دسویں) صدی میں خراسان کے ربع نیشاپور میں دوسرے درجہ کا شہر تھا، تیسری صدی ہجری میں طوس کے دو حصوں میں نوقان بڑا تھا اور چوتھی صدی میں طاہران اس سے بڑھ گیا، طاہران کا قلعہ مشہور تھا، اس کی عمارت عظیم الشان تھی اور بہت دور سے دکھائی دیتی تھی، وہاں کے بازاروں میں مالِ تجارت کی بہتات تھی، جامع مسجد نہایت خوبصورت تھی، ۶۱۷ھ مطابق ۱۲۲۰ء میں اس تمام علاقے کو مع طوس کے دو شہروں یعنی نوقان اور طاہران مغلوں کے جرگوں نے خوب لوٹا اور تباہ کیا۔ (دیکھو معجم البلدان ج ۶ صفحہ ۷۰ اور جغرافیہ خلافت مشرقی ص ۵۹۳ تا ۵۹۵) (۴) اسے مصنف نے خرون کا شہر بتایا ہے اور خرون

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فراسخ ثم الی مدر عشرة فراسخ ثم الی موساره تسعة فراسخ ثم الی درك بامویه تسعة فراسخ ثم الی تجين عشرة فراسخ ثم الی مقاطعة البلوص عشرون فرسخاً الی الجبل المالح ستة فراسخ ثم الی النخل تسعة فراسخ ثم الی قلمان ستة فراسخ ثم الی سرای

کا ۲۷ میل، پھر تجین (۱) کا ۳۰ میل پھر تجین سے بلوچیوں (۲) کی شاہراہ کا ۳۰ میل، پھر نمک کے پہاڑ کا ۱۸ میل، پھر نخل کا ۲۷ میل، پھر قلمان کا ۱۸ میل، پھر سرائے خلف کا ۱۲ میل، پھر قنز پور (۳) کا ۹ میل، پھر حلیس کا جو قندابیل (۴) کے راستہ پر ایک صحرا ہے، ۶۰ میل پھر سرائے داران ۳۰ میل، پھر

(بقیہ حاشیہ ص ۱۱) خراسان کا علاقہ ہے۔ (دیکھو معجم البلدان ج ۳ ص ۴۲۶) زمانہ وسطیٰ میں خراسان کا اطلاق اس ملک پر ہوتا تھا جس میں تمام اسلامی صوبے بادیۂ ایران کے مشرق سے شروع ہوکر ہندوستان کے پہاڑوں کی سرحد تک واقع ہوئے تھے، ان وسیع معنوں میں خراسان کی حدود کے اندر سمتِ شمال مشرق میں تمام ملک ماوراء النہر اور سمتِ جنوب میں سجستان مع قوہستان شامل ہوجاتا تھا اور خراسان کی دور کی سرحدیں وسط ایشیا کی طرف دشت تین اور ہندوستان کی طرف ہندوکش کے سلسلوں تک پہنچتی تھیں، اس کے بعد خراسان کی حدود اتنی وسیع نہیں رہیں اور زمانۂ وسطیٰ کے صوبہ خراسان کے متعلق یہی سمجھنا آسان ہوگا کہ شمال مشرق میں یہ صوبہ دریائے جیحون تک پھیلا ہوا تھا، مگر ابھی تک ہرات سے آگے پہاڑی علاقے جو اب افغانستان کا شمالی مغربی حصہ ہیں، اس میں شامل تھے، ان کے علاوہ دریائے جیحون کے بالائی حصے کا ملک پامیر کی سمت کا جہاں تک کہ عربوں کو اس کا علم تھا، خراسان کے اضلاع بعید میں شمار ہوتا تھا۔ (دیکھو جغرافیہ خلافت مشرقی باب بست وہفتم ص ۵۸۲ و ۵۸۳) (۱) یہ سب غیر معروف مقامات کے نام ہیں، جو مسافروں کو راستے میں پڑتے تھے۔ (۲) مکران کی سرحد پر قفص اور بلوص دو وحشی قومیں آباد تھیں۔

(۳) زمانۂ وسطیٰ میں مکران کا دار الحکومت تھا اور ملک کے اندرونی حصہ میں اس جگہ واقع تھا جسے آج کل پنج گور کہتے ہیں۔ (دیکھو خلافت مشرقی ص ۴۹۵)

(۴) قندابیل (گنداوی) اس شہر کا اصل نام گندابھیل رہا ہوگا، کسی زمانہ میں بھیلوں کی حکومت تھی اور زمانۂ وسطیٰ میں سندھ کے بڑے خوشحال اور آباد شہروں میں شمار ہوتا تھا اور یہاں سے خرما کی بہت برآمد ہوتی تھی۔ (تاریخ سندھ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلف اربعة فراسخ ثم الیٰ قنزبور ثلثة فراسخ ثم الیٰ حبس علیٰ طریق قندابیل مفازة عشرون فرسخاً ثم الیٰ سرای داران عشرة فراسخ ثم بالیٰ الحیشة عشرة فراسخ ثم الیٰ قصدار عشرة فراسخ ومن قصدار الی الجور اربعون فرسخاً ثم الیٰ سروشان اربعون فرسخاً ثم الیٰ قریة سلیمان بن سمیع ثمانیة و عشرون فرسخاً و قریة سلیمان ھذہ فرضة من جاء من خراسان یدیر السند و الھند ثم الیٰ المنصورة ثمانون فرسخاً فمن اول عمل مکران الی المنصورة ثلث مائة و ثمانیة و خمسون فرسخاً و الطریق فی بلاد الفط و ھم حفاظ الطریق۔

حبشیہ کا ۳۰ میل، پھر قصدار (۱) کا ۳۰ میل قصدار جور کا ۱۲۰ میل، پھر سروشان کا ۱۲۰ میل، پھر قریہ سلیمان بن سمیع کا ۸۴ میل اور قریہ سلیمان خراسان سے سندھ اور ہندوستان جانے والوں کا بندرگاہ ہے، قریۂ سلیمان سے منصورہ (۲) کا فاصلہ ۲۴۰ میل ہے، اس طرح گویا کمران کی ابتدائی سرحد سے منصورہ کا فاصلہ ۱۰۷۴ میل ہے اور یہ راستہ جاٹوں کے ملک سے گزرتا ہے اور جاٹ قوم کے لوگ راستے میں امن وامان کے محافظ اور ذمہ دار ہیں۔

---

(۱) قصدار اور قزدار ایک ہی شہر کے نام ہیں، یہ طوران کا پایۂ تخت رہ چکا ہے، ایک صحرا میں واقع تھا، اس کے بیچ میں ایک قلعہ تھا۔ (تاریخ سندھ)

(۲) یہ پرانے زمانے میں ایک آباد وشاداب اور سندھ کا مرکزی شہر رہ چکا ہے، جو دریائے سندھ کے کنارے ایسی جگہ پر آباد تھا کہ دریا کی ایک شاخ نے نکل کر اسے جزیرہ کی طرح بنا دیا تھا، اس کا پرانا نام ہندی میں بھمنوا تھا، مگر اہل ایران اس کو برہمن آباد کہتے تھے، بعد میں بعض فوجی اور سیاسی ضرورتوں سے سندھ میں عربوں کو خود اپنے شہر بسانے پڑے تو حکم محمد بن قاسم نے برہمن آباد سے ۶ میل کے فاصلہ پر یہ شہر آباد کیا اور خوش فالی کے لیے منصورہ نام رکھا، لیکن پانچویں صدی ہجری کی ابتدا میں اس شہر کا خاتمہ ہو گیا۔ (عرب وہند کے تعلقات)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و من زرنج مدینة سجستان الیٰ الملتان مسیرة شهرین و سمیت الملتان فرج بیت الذهب لان محمد بن یوسف اخا الحجاج بن یوسف اصاب فی بیت بها اربعین بهارا ذهباً و البهار ثلث مائة و ستون و ثلثون منا فسمیت فرج بیت الذهب و الفرج الثغر یکون مبلغ ذالك الذهب الفی الف ثلث مائة الف و سبعة و تسعین الفاً و ست مائة مثقال۔ (ص ۵۵- ۵٦)

بجستان کے شہر زرنج سے ملتان (۱) دو مہینہ کی راہ ہے اور ملتان کو فرج بیت الذہب (سنہری سرحد) کہتے ہیں، کیوں کہ حجاج کے بھائی محمد بن یوسف نے یہاں ایک گھر کے اندر ۴۰ بھارا سونا پایا تھا اور بھارا ۳۳۳ من کا ہوتا ہے، اسی بنا پر ملتان کو فرج بیت الذہب کہتے ہیں اور فرج سرحد کو کہتے ہیں، اس سونے کے ذخیرے کا وزن ۲۳۹۷۶۰۰ مثقال کے برابر تھا۔

بلاد السند القیقان و بنة مکران والمید والقندهار و قال ابن مفرغ:

بقندهار و من تکتب منیته بقندهار
یرجم دونة الخبر

و قصدار و البوقان و قندابیل و

سندھ (۲) کے شہروں میں قلات (۳) بنۃ (۳) مکران (۴) مید (۵) قندھار (٦) اور قندھار کے متعلق ابن مفرغ کا شعر ہے:

''قندھار میں جس کی موت لکھی ہو اس کی خبر نہیں مل سکتی''

(۱) ملتان، ہندوستان کا پرانا مشہور اور بڑا شہر ہے، کسی زمانہ میں یہ ایک ریاست کی حیثیت رکھتا تھا اور یہاں ایک بتخانہ تھا، جس کی یاترا کے لیے تمام ہندوستان سے لوگ آتے تھے اور بیش بہا اور قیمتی چیزیں اس کی نذر کرتے تھے۔ (تاریخ سندھ) (۲) ابن خرداذبہ نے سندھ کے ضمن میں جن شہروں کا نام لیا ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ بلوچستان کے بعد گجرات تک سندھ ہی کا علاقہ سمجھتا ہے اور یہی حال تمام قدیم مورخین عرب کا ہے۔ (۳) قلات کیز کانان یا قیقان (کیکان) ایک ہی نام ہیں، یہ ملک طوران کا خوشحال شہر اور بادشاہ کا پایۂ تخت تھا۔ (۴) یہ بھی حدود مکران میں داخل اور مصری پیداوار کے لیے مشہور تھا۔ (۵) یہ ایک قدیم آرین قوم کا نام ہے جو وادیٔ سندھ میں آباد اور نہایت وحشی اور جنگ جو تھی، جاٹ ان کے حریف ہوتے تھے، راجہ لنکا نے حجاج کے لیے جو جہاز تحفوں کے ساتھ روانہ کیا تھا، اسے اسی قوم نے دیبل کے بندرگاہ کے قریب لوٹ لیا تھا، ان ہی کے نام پر یہ شہر رہا ہوگا، جو سندھ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قنزبور و ارمایل والدیبل و قنبلی و	قصدار، بوقان (۱) قندابیل، قنز پور،
کنبایة و سهبان و سدوسان و راسك	ارمائیل (۲) دیبل (۳) قنبلی (۴) کھمبایت (۵)
و الرور و ساوندری و المولتان و سندان	سہبان، سدوسان (۶)، راسک (۷) رور (۸)
و المندل، و البیلمان و سره مشت و	ساوندری، ملتان، سندان (۹) منڈل (۱۰)
الکیرج و مرمد، وقالی و دهنج جروص	بھیلمان (۱۱) سرست (۱۲) کیرج (۱۳)
و کان عمران بن موسیٰ البرمکی	مرر (۱۴) کالی، دھنج اور بھروچ وغیرہ ہیں اور

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴) ماتحت تھا۔ (تاریخ سندھ ص ۴۱) (۶) قندھار (گندھار گو یہ سندھ کا مشہور اور پر رونق شہر سمجھا جاتا تھا، لیکن اس کی حیثیت مستقل ریاست کی بھی تھی، یہ برہمنوں اور شیون کا مرکز بھی رہ چکا ہے، یہاں سندھ کا ایک معاون دریا روئد (راوی) بہتا ہے۔ (تاریخ سندھ)

(۱) بوقان (توقان) علاقہ بدھ کا شہر تھا اور ۳۷۹ھ تک یہ شہر آباد تھا۔ (۲) ارمائیل (ارمن بیلہ) مکران کی سرحد پر اس کے اور دیبل کے درمیان سمندر کے کنارے ایک بڑا شہر تھا۔ (۳) دیبل دریائے سندھ کے مغربی جانب سمندر پر کسی زمانہ میں ملک سندھ کا سب سے بڑا شہر، بندرگاہ اور تجارتی مرکز رہ چکا ہے، لیکن اب یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ وہ کس جگہ آباد تھا، بعض لوگ بھنبھور واقع کراچی کو اور بعض ٹھٹھ کو قدیم دیبل (دیول) بتلاتے ہیں۔ (تاریخ سندھ) (۴) دیبل اور مکران کے درمیان ایک بڑا اور ساحلی شہر ہے۔ (۵) کھمبایت یہ گجرات میں سمندر کے کنارے ایک بڑا بندرگاہ تھا، بید، نیزہ چاول، شہد اور ناریل کے لیے مشہور تھا، یہاں سے جوتے ساری دنیا میں برآمد کیے جاتے تھے۔ (تاریخ سندھ) (۶) سدوسان اس شہر کا مختلف زمانہ میں سدوسان، سبوستان، سہوان اور سیوان الگ الگ نام رہا ہے، آج کل سیوہن کہتے ہیں، یہ بھی گجرات کا علاقہ اور سمندر کے کنارے آباد ہے۔ (تاریخ سندھ) (۷) راسک خروج کے ملک کا صدر مقام تھا، یہاں کی آبادی بہت تھی اور تجارتی منڈی بھی تھا۔ (تاریخ سندھ) (۸) رور راجہ داہر کے عہد میں پایہ تخت اور سندھ کا بڑا اور تجارتی شہر تھا، دریائے سندھ کے مشرقی جانب یہ اور اس کا قلعہ ایک بلند پہاڑ پر واقع تھا، ساتویں صدی ہجری میں دریا کے رُخ پھیر لینے کی وجہ سے ویران ہو گیا، اب اس سے پانچ میل کے فاصلہ پر روہڑی (نزد خیر پور ضلع سکھر) نام کا ایک دوسرا گاؤں آباد ہے۔ (تاریخ سندھ) (۹) سندان صوبہ سندھ سے متصل دریائے سندھ کے کنارے گجرات کا مشہور اور نہایت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمن السند علیٰ ان یحمل منها بعد کل نفقة الف الف درهم۔ (٥٦-٥٧)	عمران بن موسیٰ برمکی نے سندھ سے اخراجات پورا کرنے کے بعد دس لاکھ درہم بیت المال بھیجنے کی ضمانت لی تھی۔
ثم الیٰ ثارا مسیرة سبعة ایام وهی الحد بین فارس والسند و من ثارا الیٰ الدیبل مسیرة ثمانیة ایام و من الدیبل الیٰ مصب مهران نهر انسند فی البحر فرسخان و من السند یجیء القسط و القنا و الخیزران۔	(بصرہ سے ہندوستان آنے کے راستے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ) پھر ارمز سے ثارا ایک ہفتہ کی راہ ہے اور یہی ایران اور سندھ کی درمیانی سرحد ہے، ثارا سے دیبل آٹھ دنوں کا راستہ ہے اور دیبل سے ۶ میل پر دریائے سندھ کا دہانہ ہے، سندھ سے قسط (کٹ) نیزہ، بید اور بانس وغیرہ برآمد ہوتا ہے۔
و من مهران الیٰ اوتکین و هی اول ارض الهند مسیرة اربعة ایام و فی هذه الارض ینبت القنا فی جبالها	دریائے سندھ سے اوتکین ۴ دن کا راستہ ہے، یہیں سے ہندوستان کی سرحد شروع ہوتی ہے، سندھ کی پہاڑی زمینوں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷) سرسبز و شاداب شہر ہے، یہاں کی آب و ہوا گرم ہے۔ (تاریخ سندھ) (۱۰) منڈل راجہ کامروپ (آسام) کے ماتحت دریائے برہمپتر کے کنارے ایک چھوٹا شہر ہے، جہاں عود بہت نکلتا ہے۔ (تاریخ سندھ) (۱۱) بھیلمان یہ سندھ، گجرات، کاٹھیاوار اور مارواڑ کی سرحد پر واقع تھا اور کسی زمانہ میں بھیلوں اور پھر گوجروں کا پایہ تخت تھا۔ (تاریخ سندھ) (۱۲) سرت (سورٹھ) کاٹھیاوار کا قدیم نام ہے۔ (تاریخ سندھ) (۱۳) کیرج یا کورج، موجودہ جے پور کا نام تھا اور کسی زمانہ میں مشہور ہندوستانی راجہ داہر کی یہاں حکومت تھی۔ (تاریخ سندھ) (۱۴) غالباً معبر ہوگا، اہل عرب مدراس میں ملیبار کے دوسرے مقابل ساحل کو معبر کہتے تھے اور اس کا موجودہ نام کارومنڈل ہے، جہاں کا عود مشہور ہے اور یہ ملیبار کے پورب میں کولم (ٹراونکور) سے ۳، ۴ دن کی مسافت پر واقع ہے اور قالی (گالی) سیلون کی بندرگاہ ہے، آج بھی یہاں سے یورپ اور آسٹریلیا کو جہاز جاتے ہیں (عرب و ہند کے تعلقات ص ۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و الزرع فی اودیتها و اهلها عتاة مردة لصوص و منها علیٰ فرسخین السید لصوص و منها الیٰ کولی فرسخان و من کولی الیٰ سندان ثمانیة عشر فرسخاً وبها ساج و قنا و من سندان الیٰ ملی مسیرة خمسة ایام وملی الفلفل والقنا و ذکر البحریون ان علیٰ کل عنقود من عناقید الفلفل ورقة تکنه من المطر فاذا انقطع المطر ارتفعت الورقة فاذا عاد المطر عادت و منها الیٰ بلّین مسیرة یومین و منها الیٰ اللجة العظمیٰ مسیرة یومین ، من بلین تفرق الطرق فی البحر فمن اخذ مع الساحل فمن بلین الیٰ بابتن مسیرة یومین وهی بلاد ارز و منها میرة اهل سرندیب و من بابتن الی السنجلی و کیشکان مسیرة یوم و فیها ارز و منها الی مصعب کوداً فرید ثلثة فراسخ و منها الی کیلکان و اللوا و کنجة مسیرة یومین و فیها حنطة و ارز و

میں بید اور نیزے(۱) ہوتے ہیں، اور نشیبی علاقوں میں کاشت ہوتی ہے، باشندے سرکش، لٹیرے اور ڈاکو قسم کے ہیں، یہاں سے ۶ میل پر مید قوم کے ڈاکو رہتے ہیں، اوتکین سے کولی(۲) ۶ میل پر واقع ہے، سندان میں ساگوان کی لکڑی اور نیزے ہوتے ہیں، یہاں سے ملی(۱) ۵ دنوں کا راستہ ہے، ملی میں مرچ اور نیزے کی پیداوار ہوتی ہے، بحری مسافروں کا بیان ہے کہ مرچ کے ہر خوشہ پر ایک پتی ہوا کرتی ہے جو اسے بارش سے بچاتی ہے اور جب بارش کا سلسلہ موقوف ہو جاتا ہے تو وہ پتی اس کے اوپر سے ہٹ جاتی ہے اور جب پھر بارش شروع ہوتی ہے تو وہ پتی اسے چھپا لیتی ہے، ملی سے بلین اور وہاں سے لجۂ عظمیٰ کا فاصلہ دو دو دن کی مسافت ہے، بلین سے سمندر کے راستے جدا ہوتے ہیں اور جو جہاز ساحل کے کنارے چلتے ہیں، وہ بلین سے پاپٹن دو دن میں پہنچتے ہیں، یہ دھان کا ملک ہے، اسی پر لنکا کی غذا کا مدار ہے، پاپٹن سے سنجلی اور کیشکان کا راستہ ایک دن ہے، یہاں چاول ہوتا ہے، یہاں

(۱) یعنی نیزے کے پتلے بانس۔ (۲) کرلی سے کولم واقع ترانکور مراد ہے۔ (۳) اس نام کے دریا کے کنارے چار شہر اور سب راجہ بلہرا کی حکومت میں شامل اور نیزوں کے لیے مشہور تھے۔ (تاریخ سندھ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و منها الی سمندر عشرة فراسخ و فیها ارز یحمل الیها العود من مسیرة خمسة عشر یوماً و عشرین یوماً فی ماء عذب من کامرون و غیرها و من سمندر الی اورنشین اثنا عشر فرسخاً و هی مملکة عظیمة فیها فیلة و دواب و جوامیس و امتعة کثیرة و ملکها عظیم القدر و من اورنشین الی ابینه مسیرة اربعة ایام و بها فیلة ایضاً۔

(ص ٦٢ تا ٦٤)

سے گوواقرید(۱) کا دہانہ ۹ میل ہے اور وہاں سے کیلکان، لوا اور کنجہ (۲) دو دن کی راہ ہے، ان مقامات میں گیہوں اور دھان دونوں ہوتا ہے، یہاں سے سمندر کا فاصلہ ۳۰ میل ہے، یہاں چاول ہوتا ہے اور قامرون (آسام) وغیرہ سے عود ۱۵، ۲۰ دنوں میں شیریں پانی کے ساتھ آتا ہے، سمندر سے اورنچین ۳۸ میل پر ہے، اورنچین ایک بڑی سلطنت ہے، اس میں ہاتھی، مویشی، بھینسیں اور بہت سی چیزیں ہوتی ہیں، راجہ بڑا صاحب حیثیت اور عظیم المرتبت ہے اورنچین سے ابینہ ۴ دنوں کا راستہ ہے، یہاں بھی ہاتھی پائے جاتے ہیں، (دوسرے جہاز بلین سے لنکا پھر جاوا اور بعض بلین سے براہِ راست چین چلے جاتے ہیں)

و ملوك الهند و اهلها یبیحون الزنا و یحرمون الشراب الا ملك قمار فانه یحرم الزنا و الشراب و ملك سرندیب یحمل الیه الخمر من العراق و یشربها، و ملوك الهند ترغب فی ارتفاع

ہندوستان کے راجہ اور باشندے زنا کو مباح اور شراب کو حرام سمجھتے ہیں، مگر قمار(۱) کا راجہ زنا اور شراب دونوں کو حرام سمجھتا ہے، لنکا کے راجہ کے لیے عراق سے شراب جاتی ہے، اسی کو وہ پیتا ہے، ہندوستانی راجہ قد آور

---

(۱) یعنی دریائے گوداوری جو دکن کا ایک دریا اور مغربی گھاٹ سے نکل کر خلیج بنگالہ میں گرتا ہے۔

(۲) کنجہ صوبہ اران کا بڑا شہر اور پایۂ تخت تھا۔　(۳) یعنی راس کماری جہاں کا عود مشہور ہے اور عرب اسے عود قماری کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمك الفيلة و تزيد في اثمانها الذهب الكثير و ارفعها تسع اذرع الافيلة الاغباب فانها عشر ازرع و احدى عشرة ذراعاً۔

ہاتھی پالنے کے بڑے شوقین ہیں اور انہیں بڑی بڑی قیمتیں اور بہت سا سونا دے کر خریدتے ہیں، سب سے اونچے قد کا ہاتھی ۹ گز کا ہوتا ہے، البتہ اغباب کے ہاتھی (۱) ۱۰، ۱۱، ہاتھ کے ہوتے ہیں۔

و اعظم ملوك الهند بلهرا و تفسيره ملك الملوك، و نقش خاتمه من وَدَّك لامر وليّ مع انقطاعه و ينزل الكمكم بلاد الساج و بعده ملك الطافن و بعده جابة و بعده ملك الجزر و له الدراهم الطاطرية و بعده غابة و بعده رهمى و بينه و بين هؤلاء مسيرة سنة و ذكروا ان له خمسين الف فيل و له الثياب القطنية الخماسية و العود الهندى ثم بعده ملك قامرون يتصل مملكته بالصين و في بلده الذهب الكثير و الكركدن و هي دابة لها قرن واحد في الجبهة طوله ذرابع و غلظه قبضتان فيه صورة من اول القران

ہندوستان کا سب سے بڑا راجہ بلہرا (ولبھ رائے) ہے جس کے معنی ہی شہنشاہ (مہاراج) ہوتے ہیں اور اس کی انگوٹھی میں کندہ تھا کہ جو شخص تجھ سے کسی غرض کی وجہ سے محبت کرے گا وہ اپنی غرض پوری نہ ہونے کی وجہ سے تجھ سے کنارہ کش ہو جائے گا، راجہ بلہرا ساگوان کے ملک کوکم (۲) میں رہتا ہے، اس کے بعد طافن پھر چاپ اور اس کے بعد گجرات کے راجہ ہیں گجرات کے راجہ کا سکہ طاطریہ (۳) درہم ہیں، اس کے بعد گابہ پھر (برہما) کی سلطنت ہے، رہمی (برہما) اور دوسرے ممالک کا راستہ ایک سال کا ہے، لوگوں کا بیان ہے کہ راجہ برہما کے پاس ۵۰ ہزار ہاتھی تھے، اس کے پاس مخملی سوتی کپڑے اور عود ہندی ہے، اس کے

(۱) اس سے سیلون کے جنگل مراد ہیں۔ (۱) کمکم (کولم) موجودہ کوکن جوٹراونکور کوچین کا علاقہ ہے۔ بڑا خوبصورت اور مالدار شہر اور مشہور بندرگاہ تھا، یہاں سے جہاز عدن جایا کرتے تھے۔ (عرب و ہند کے تعلقات ص ۲۶۹) (۳) یہ ایک قسم کا جاذہ کا سکہ تھا اور گجرات اور سندھ میں بھی رائج تھا، آج کل کے آٹھ آنہ کے برابر ہوتا تھا۔ (تاریخ سندھ ص ۱۳۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الیٰ آخرہ فاذا شق رأیت الصورۃ بیضاء فی سواد کالبسج فی صورۃ انسان او دابۃ او سمکۃ او طاؤس او غیرہ من الطیر فیتخذہ اھل الصین مناطق تبلغ المنطقۃ ما بین ثلث مائۃ دینار الی ثلاثۃ آلاف دینار الیٰ اربعۃ آلاف دینار و ھؤلاء الملوک کلھم مخرموا الآذان۔

(ص ٦٦ تا ٦٨)

بعد آسام کا راجہ ہے، اس کی مملکت چین سے متصل ہے، آسام میں بہت زیادہ سونا اور گینڈا ہوتا ہے، گینڈا ایک جانور ہے، جس کی پیشانی پر ایک ہاتھ لمبا اور ۲ مٹھی موٹا ایک سینگ ہوتا ہے، اس میں ایک تصویر ہوتی ہے، جب سینگ کو پھاڑا جاتا ہے تو سیاہی کے اندر سفیدی سی تصویر نظر آتی ہے، یہ تصویر یا تو آدمی یا کسی جانور یا مچھلی یا مور یا کسی اور پرندہ کی ہوتی ہے، اہل چین اس کے پٹے بناتے ہیں، ایک پٹے کی کم سے کم قیمت ۳ سو دینار اور زیادہ سے زیادہ ۳ ہزار اور ۴ ہزار دینار تک ہوتی ہے، ان تمام مذکورہ بادشاہوں کے کان چھدے(۱) ہوتے ہیں۔

من مایط ذات الیسار الی جزیرۃ تیومۃ فیھا العود الھندی و الکافور و منھا الی قمار مسیرۃ خمسۃ ایام بقمار العود القماری و ارز و من قمار الصنف علیٰ الساحل مسیرۃ ثلثۃ ایام و بھا العود الصنفی و ھو افضل من القماری لانہ یغرق فی

(چین جانے والے راستوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے) کہ مایط سے جو بائیں جانب پڑتا ہے، جزیرہ تیومہ جاتے ہیں، اس جزیرہ میں عود ہندی اور کافور ہوتا ہے، یہاں سے قمار (راس کماری) پانچ دن کا راستہ ہے، قمار میں "عود قماری" اور دھان ہوتا ہے، قمار سے صنف(۲) کے ساحل پر تین دن کا فاصلہ

(۱) قدیم ہندوستانی راجہ زیورات پہنتے تھے، اس لیے ان کے کان چھدے ہوتے تھے، اب بھی ہندوؤں میں بعض قوموں کے کان چھدے ہوتے ہیں۔ (۲) یعنی چنپہ ایک بڑا شہر اور آسام کے راجہ کے ماتحت تھا، یہاں کا عود مشہور ہے، عرب اُسے عود صنفی کہتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الماء لجودته و ثقله و بها بقر و جواميس۔

ہے، یہاں عود صنفی ہوتا ہے، جو قماری سے بہتر ہے اور عمدہ اور وزنی ہونے کی وجہ سے پانی میں ڈوب جاتا ہے، یہاں گائیں اور بھینسیں بہ کثرت ہوتی ہیں۔

و من مدن الهند المشهورة سامل و هورين و قالون و قندهار و قشمير۔ (ص ٦٨)

ہندوستان کے بعض مشہور شہر یہ ہیں، سامل، ہورین (۱) قالون، گندھار اور کشمیر۔

و من السند القسط و القنا و الخيزران۔ (ص ٧١)

سندھ سے قسط (کٹ) نیزہ اور بید کی برآمد ہوتی تھی۔

و الهند سبعة اجناس الشاكترية و هو اشراف و فيهم الملك تسجد الاجناس كلها لهم و لا يسجدون لاحد و البراهمة و هم لا يشربون الخمر و لا نبذة، و الكترية تشربون ثلثة اقداح فقط لا تزوجهم البراهمة و يتزوجون فيهم، و الشودرية و هم اصحاب زراعة و البيشية و هم اصحاب صناعات و مهن و السندالية و هم اصحاب اللهو و اللحون و فى نسائهم جمال و الذنبية و هم سمر اصحاب لهو و

ہندوستانیوں کی سات قسمیں (ذاتیں) ہیں، چھتری[1]: یہ یہاں کے شرفا ہیں، انہی میں سے بادشاہ ہوتے ہیں، ان کو سب ہندوستانی سجدہ کرتے ہیں اور یہ کسی کو سجدہ نہیں کرتے، برہمن[2]: یہ شراب اور نشہ آور چیزیں استعمال نہیں کرتے، کھتری[3]: یہ لوگ تین پیالوں تک پی لیتے ہیں، برہمن اپنی لڑکیوں کی ان سے شادی نہیں کرتے، مگر ان کی لڑکیوں سے اپنی شادی کر لیتے ہیں، شودر[4]: زراعت اور کھیتی کرتے ہیں، بیش[5] (ویش) یہ اہل حرفہ اور پیشہ والے لوگ ہیں، چنڈال[6]: یہ کھلاڑی اور کلاونت ہیں، ان کی

(۱) یعنی موجودہ اجین جو ریاست گوالیار میں شامل اور ہندوؤں کا مقدس مقام ہے، یہ شہر بکرماجیت کا دارالخلافہ رہ چکا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معارف و لعب۔

(ص ۷۱)

عورتیں خوبصورت ہوتی ہیں، ڈوم: یہ گانے بجانے اور کھیل تماشہ کرنے والے لوگ ہیں، ان کا رنگ گندمی ہوتا ہے۔

و ملل اهل الهند اثنتان و اربعون ملة منهم من يثبت الخالق عز و جل والرسل و منهم من ينفي الرسل و منهم النافي لكل ذالك والهند تزعم انها تدرك بالرقى ما ارادوا و يستقون به السقم، و يخرجونه ممن سقى ولهم الوهم والفكر ويحلون به و يعقدون و يضرون و ينفعون ولهم اظهار التخاييل التي تتحير فيها الاريب و يدعون حبس المطر والبرد۔

(ص ۷۱، ۷۲)

ہندوستان میں ۴۲ قسم کے مذہب ہیں، بعض خدا اور رسول کو مانتے ہیں، بعض خدا کو تو مانتے ہیں مگر رسولوں کا انکار کرتے ہیں، بعض نہ خدا کے قائل ہیں نہ رسول کے، ان کا گمان ہے کہ جھاڑ پھونک اور منتر کے ذریعہ مرادیں حاصل کی جاسکتی ہیں، بیماری میں جھاڑ پھونک سے علاج کراتے ہیں اور اسی کا پانی بھی پلاتے ہیں، ان کا اوہام و تخیلات پر عقیدہ ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اسی سے ان کو نفع اور نقصان پہنچتا ہے اور وہ ایسی ایسی خیالی چیزیں ظاہر کرتے ہیں جن کو دیکھ کر عقلمند حیران رہ جاتے ہیں، وہ بارش اور سردی روک دینے کے مدعی ہیں۔

ثم يمضون الى السند و الهند والصين فيحملون من الصين المسك والعود والكافور والدارصيني وغير ذالك مما يحمل من تلك النواحي۔

(عربی فارسی رومی فرنگی اندلسی اور روسی زبانیں بولنے والے یہودی تاجروں کے ذکر میں لکھا ہے کہ وہ بحر قلزم سے بحر مشرق میں سوار ہو کر جحاز و جدہ ہوتے ہوئے) پھر سندھ، ہند اور چین جاتے ہیں، چین سے مشک، عود، کافور، دال چینی اور ان علاقوں میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پیدا ہونے والے دوسرے سامان اپنے ساتھ لاتے ہیں۔

ثم یرکبون فی دجلة الیٰ الابلة ومن الابلة الی عمان و السند و الهند و الصین کل ذالك متصل بعضه ببعض۔ (ص ۱۵۳-۱۵٤)

پھر دریائے دجلہ میں جہازوں پر سوار ہو کر ابلة (۱) جاتے ہیں اور ابلہ سے عمان پھر سندھ، ہندوستان اور چین روانہ ہو جاتے ہیں، یہ سارے ممالک ایک دوسرے سے قریب اور ملے ہوئے ہیں۔

ثم الیٰ کرمان، ثم الیٰ السند ثم الی الهند ثم الیٰ الصین۔ (ص ۱۵۵)

پھر کرمان (۲) پھر سندھ، پھر ہند اور پھر چین پہنچتے ہیں۔

و ایتوفیا و فیها تهامة و الیمن والسند و الهند و الصین و اسقونیا۔ (ص ۱۵۵)

معمورۂ ارضی کی چار قسموں میں ایک ایتوفیا ہے، جس میں تہامہ، یمن، سندھ، ہند، چین اور اسقونیا وغیرہ ممالک آباد ہیں۔

و من عجائب الارض نار بسقلیة و بالاندلس و بالهند تشتعل فی حجارة ان اراد احد ان یحمل منها شعلة لم تتقد۔ (ص ۱۵۵)

زمین کے عجائبات میں صقلیہ، اندلس اور ہندوستان کی وہ آگ بھی ہے جو پتھر میں بھی بھڑکتی ہے، اگر کوئی شخص اس کی چنگاری لینا چاہے تو نہیں لے سکتا، کیوں کہ وہ ایسی صورت میں نہیں بھڑکتی۔

---

(۱) ابلہ عربوں کے عراق پر قبضہ سے پہلے ایرانیوں کے زمانہ میں ہندوستان کے لیے خلیج فارس کا سب سے بڑا اور مشہور بندرگاہ تھا جو بصرہ کے قریب واقع تھا، ابلۃ سے ہندوستان کی تجارتی آمد و رفت اس کثرت سے تھی کہ اہل عرب اسے ہندوستان ہی کا ایک ٹکڑا سمجھتے تھے، چین اور ہند سے آنے والے جہاز یہیں ٹھہرتے تھے اور یہیں سے روانہ ہوتے تھے۔ (عرب و ہند کے تعلقات ص ۵۰) (۲) مشہور اور آباد صوبہ جس کے متعلق متعدد شہر گاؤں تھے، یہ فارس اور مکران، بجستان اور خراسان کے درمیان واقع ہے، عرب سیاح ہندوستان کی آمد و رفت کے سلسلہ میں میں مکران وغیرہ کی طرح اس کا بھی نام لیتے ہیں۔ (معجم البلدان ج ۷ ص ۲۴۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و مخرج مهران و نهر السند من جبال شقنان و نهر السند هو شعب نهر جيحون و اليه ينسب بعض مملكة الهند يمرّ بالمنصورة و يصب في البحر الشرقي الكبير بعد ان تحمل منها انهار ببلاد الهند۔ (ص۱۷۳-۱۷٤)	دریائے سندھ کا مخرج شقنان (۱) کا ایک پہاڑ ہے اور یہ دریائے جیحون کی ایک شاخ ہے، ہندوستان کے بعض علاقے اس کی طرف منسوب ہیں، یہ منصورہ سے گزرتا ہے اور اپنے معاون ہندوستانی دریاؤں سمیت بحر مشرق میں جا کر گر جاتا ہے۔

(۱) غالباً اس سے مراد آتش فشاں پہاڑ ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیمان تاجر

سلیمان سب سے پہلا عرب سیاح ہے جس کا سفرنامہ ہم تک پہنچا ہے، وہ دراصل ایک تاجر تھا جو عراق کی بندرگاہ سے چین اور مشرق اقصیٰ جایا کرتا تھا، اس آمد و رفت میں اس نے ہندوستان کے پورے ساحل کا چکر لگایا تھا، اپنے سفرنامہ میں اس نے ہندوستان کی تہذیب و معاشرت، تمدن و سیاست، یہاں کے راجاؤں بعض تعزیری قوانین اور چین سے اس کا موازنہ کیا ہے، اس کے معلومات بیشتر چشم دید ہیں، اس کی پیدائش اور وفات کا سنہ نہیں معلوم ہوسکا، مگر وہ تیسری صدی ہجری کا سیاح ہے، یہ سفرنامہ اس نے ۲۳۷ھ میں لکھا تھا اور ۱۸۴۵ء میں پہلی مرتبہ پیرس سے فرنچ ترجمہ اور فرانسیسی عالم رینو (Reineu) کے تنقیدی مقدمہ کے نام کے ساتھ سلسلۃ التواریخ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلة التواريخ

البحر الثالث بحر هركند و بينه و بين بحر دلاروى جزائر كثيرة يقال انها الف و تسع مائة جزيرة وهى فرق ما بين هذين البحرين دلاروى وهركند و هذه الجزاير تملكها امرأة و يقع فى هذه الجزاير عنبر عظيم القدر فتقع القطعة مثل النبت و نحوه و هذا عنبر ينبت فى قعر البحر نباتا فاذا اشتد هيجان البحر قذفه من قعره مثل الفطر و الكماة۔

تیسرے سمندر کو بحر ہرگند (۱) کہتے ہیں، اس کے اور بحر دلاروی کے درمیان بہت سارے جزیرے (۲) آباد ہیں، کہا جاتا ہے کہ ان کی تعداد ایک ہزار نو سو ہے، یہی جزیرے ان دونوں سمندروں کے درمیان حد فاصل ہیں، ان پر ایک عورت کی حکومت ہے، ان جزیروں میں بیش قرار عنبر ہوتا ہے، عنبر کا ٹکڑا پودوں کی طرح ہوتا ہے اور سمندر کی گہرائی میں پودوں ہی کی شکل میں اُگتا ہے، جب سمندر کی طغیانی بڑھ جاتی ہے تو وہ اسے سانپ کی چھتری (ککرمتا) کی طرح گہرائی سے نکال کر کنارے پر لگا دیتی ہے۔

وهذه الجزائر التى تملكها المرأة عامرة بنخل النارجيل و بعد ما بين الجزيرة و الجزيرة فرسخان و ثلثة و

ان جزیروں میں جہاں عورت کی حکمرانی ہے، ناریل کے درختوں کی کثرت ہے اور ایک جزیرے سے دوسرے جزیرے

(۱) سلیمان نے بحر ہند کو ہرکند کہا ہے، ہرگند سمندر کے اس حصہ کو کہتے ہیں جو جنوبی ہند کے کناروں پر بہتا ہے۔ (عرب و ہند کے تعلقات ص۱۲۶) (۲) ان سے جزائر شرق الہند اور جزیرہ نمائے ہند مراد ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اربعة و كلها عامرة بالناس و النارجيل و ما لهم الودع وهذه الملكة تذخر الودع في خزاينها و يقال ان اهل هذهٖ الجزيرة لا يكون اصنع منهم حتىٰ انهم يعملون القميص مفروغاً منه نسجاً بالكمين و الدخريصين و الجيب و يبنون السفن و البيوت و يعملون سائر الاعمال علىٰ هذا النسق من الصنعة و الودع ياتيهم علىٰ وجه الماء و فيه روح فتوخذ سعفة من سعف النارجيل فتطرح علىٰ وجه الماء فيتعلق فيها الودع وهم يدعونه الكَبْتَج و آخر لهذهٖ الجزائر سرنديب في بحر هركند و في هذا البحر اذا ركب الىٰ سرنديب جزاير ليست بالكثيرة غير انها واسعة لا تضبط منها جزيرة يقال له الرامني فيها عدة ملوك و سعتها يقال ثمانية او تسع مائة فرسخ و فيها معادن الذهب و فيها معادن تدعىٰ فنصور يكون الكافور الجيد منها۔ (ص ۸)

کا فاصلہ ۲، ۳ یا ۴ فرسخ ہے اور ان سب میں آدمی آباد ہیں اور ناریل کے درخت ہوتے ہیں، ان لوگوں کی دولت کوڑی ہے اور حکومت کوڑیاں اپنے خزانے میں جمع کر کے رکھتی ہے، کہا جاتا ہے کہ ان جزیروں سے اچھے کاریگر کہیں نہیں ہوتے، یہ لوگ مع آستین، دامن اور گریبان کے قمیص کرتے بن لیتے ہیں، جہاز اور گھر خود تیار کرتے ہیں اور حرفت کے سارے کام بھی اسی طریقہ سے خود کر لیتے ہیں، کوڑیاں پانی کی سطح سے حاصل کرتے ہیں، ان میں جان ہوتی ہے، وہ پانی کی سطح پر آتی ہیں، ناریل کی شاخ پانی کی سطح پر پھینک دی جاتی ہے، کوڑیاں اس سے لپٹ جاتی ہیں، لوگ اس کو کبتج کہتے ہیں، ان جزیروں کے آخر میں بحر ہند کے کنارے لنکا کا جزیرہ ہے، اگر اس سمندر میں جہازوں پر سوار ہو کر لنکا کی طرف جائیں تو کچھ جزیرے پڑتے ہیں، جن کی تعداد زیادہ نہیں ہے، مگر رقبہ وسیع ہے، ان میں سے ایک جزیرے کو رامنی (۱) کہتے ہیں، اس میں کئی بادشاہ ہیں، اس کا رقبہ آٹھ یا نو سو فرسخ بیان کیا جاتا ہے، اس میں سونے کی کانیں ہیں اور کچھ

(۱) یاقوت نے اسے رامی لکھا ہے اس سے خلیج بنگال مراد ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کانیں بھی ہیں جنہیں فنصورہ (۱) کہتے ہیں اور یہاں عمدہ قسم کا کافور ہوتا ہے۔

و فی هذه الجزيرة اعنی الرامنی فيلة كثيرة و فيها البقم والخيزران و فيها قوم ياكلون الناس وهی تشرع علیٰ بحرين هركند و شلاهط و بعد هذا جزائر تدعی لنجبالوس و فيها خلق كثير عراة الرجال منهم و النساء غير ان علیٰ عورة المراة ورقاً من ورق الشجرة فاذا مرت بهم المراكب جاؤا اليها بالقوارب الصغار والكبار وبايعوا اهلها العنبر والنارجيل بالحديد وما يحتاجون اليه من كسوة لانه لا حر عندهم ولا برد۔ (ص۹-۱۰)

اس جزیرہ میں ہاتھیوں کی کثرت ہے، بقم (۲) اور بانس بھی ہوتے ہیں، یہاں ایک قوم ہے جو لوگوں کو کھا جاتی ہے، یہ جزیرہ بحر ہرکند اور بحر شلاہط (۳) کے درمیان آباد ہے، اس کے بعد لنجبالوس (۴) کے جزیرے ہیں، ان میں بڑی آبادی ہے، مرد اور عورتیں دونوں ننگے رہتے ہیں، البتہ عورتیں درخت کے پتوں سے ستر پوشی کر لیتی ہیں، جب جہاز ان لوگوں کے علاقے سے گزرتے ہیں تو وہ چھوٹی بڑی کشتیوں میں ان کے پاس آتے ہیں اور جہاز والوں کے ہاتھ عنبر اور ناریل، لوہے کے بدلے میں فروخت کرتے ہیں، چونکہ گرمی اور سردی یہاں نہیں پڑتی، اس لیے ان لوگوں کو لباس کی ضرورت نہیں ہوتی۔

و اما بحر هركند فله ريح غير هذه فيغلی لها البحر كغليان القدور و يقذف العنبر الكثير و كلما كان

بحر ہند کی ہوا بحر انڈومان سے مختلف ہے، یہ طغیانی کے زمانہ میں ہانڈیوں کی طرح ابلنے لگتا ہے اور بہت سا عنبر کنارے

(۱) فنصور دراصل ایک بڑا شہر اور بندرگاہ اور کافور کی پیداوار کے لیے مشہور تھا۔ (۲) یہ ایک سرخ رنگ کی لکڑی ہے جس کے پتے بادام کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں۔ (۳) یعنی بحر انڈمان جو بحر ہرگند کے بعد پڑتا ہے۔ (۴) یعنی سلہٹ چاٹگام جو اب بھی دریائی بندرگاہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البحر اغزر و ابعد قعراً كان العنبر اجود و هذا البحر اعنى هركند اذا عظمت امواجه تراه مثل النار يتقد و فى هذا البحر سمك يدعى اللخم وهو سبع يبتلع الناس۔ (ص۱۳)

کی طرف پھینک دیتا ہے اور سمندر جس قدر گہرا ہوتا ہے، اس کا عنبر اتنا ہی نفیس ہوتا ہے اور جب بحر ہند میں زیادہ تلاطم ہوتا ہے تو سمندر آگ کی طرح بھڑکتا دکھائی دیتا ہے، اس میں ایک مچھلی ہوتی ہے، جسے لخم کہتے ہیں، یہ دراصل ایک درندہ ہے جو انسانوں کو نگل لیتا ہے۔

فتخطف المراكب منها الىٰ بلاد الهند و تقصد الىٰ كوكم ملى والمسافة من مسقط الىٰ كوكم ملى شهر علىٰ اعتدال الريح وفى كوكم ملى مسلحة لبلاد كوكم ملى تجئ السفن الصينية و بها ماء عذب من آبار فياخذ من الصينية الف درهم و من غيرها من السفن ما بين عشرة دنانير الىٰ دينار بين مسقط و بين كوكم ملى و بين هركند نحو من شهر و بكوكم ملى يستعذبون الماء ثم تخطف المراكب اى تقلع الىٰ بحر هركند فاذا جاوزوه صاروا الى موضع يقال له لنج بالوس لا يفهمون لغة العرب ولا يعرفه التجار من اللغات وهم قوم لا يلبسون الثياب

جہاز مسقط سے ہندوستان کی طرف آتے ہیں اور کوکن کا رُخ کرتے ہیں، مسقط سے کوکن ایک ماہ کی مسافت پر ہے، بشرطیکہ ہوا سازگار اور معتدل ہو، کوکن میں جہازوں کے بنانے اور درست کرنے کا کارخانہ ہے، کوکن میں چینی جہاز آتے ہیں اور وہاں میٹھے پانی کے کوئیں بھی ہیں، چینیوں سے ایک ہزار درم لیا جاتا ہے، لیکن دوسرے ملکوں کے جہازوں سے دس سے ایک دینار تک بھی لے لیتے ہیں، مسقط، کوکن اور بحر ہند کے درمیان تقریباً ایک مہینہ کی مسافت ہے، کوکن کے لوگ میٹھا پانی پیتے ہیں، اس کے بعد جہاز بحر ہند کی طرف جاتے ہیں اور اسے پار کر لینے کے بعد چٹگام اور سہلٹ پہنچ جاتے ہیں، یہاں کے لوگ عربوں اور دوسرے تاجروں کی زبان نہیں سمجھتے، یہ لوگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بيض كواسج و ذكروا انهم كم يروا منهم النساء و ذالك ان رجالهم يخرجون اليهم من الجزيرة فى زواريق منقورة من خشبة واحدة و معهم النارجيل و قصب السكر والموز و شراب النارجيل وهو شراب ابيض فاذا شرب ساعة يوخذ من النارجيل فهو حلو مثل العسل فاذا ترك ساعة صار شراباً و ان بقى اياماً صار خلاً فيبيعون ذالك بالحديد و ربما وقع اليهم العنبر اليسير فيبيعونه بقطع الحديد وانما يتبايعون بالاشارة يداً بيدٍ اذ كانوا لا يفهمون اللغة و هم حذاق بالسباحة فربما استلبوا من التجار الحديد و لا يعطونهم شيئاً۔ (ص ۱۶ تا ۱۸)

کپڑے نہیں پہنتے، ان کا رنگ گورا ہے، ان کے چہرے پر داڑھیاں فطری طور پر نہیں ہوتیں، لوگوں کا بیان ہے کہ ان کی عورتیں نہیں نظر آتیں، اس لیے کہ مرد ہی جزیرہ سے نکل کر لکڑی کی ڈونگیوں میں ان کے پاس جاتے ہیں اور ان کے ساتھ ناریل، گنا، کیلا اور ناریل کی شراب ہوتی ہے، یہ شراب سفید ہوتی ہے، اگر اس کو تیار کئے جانے کے وقت ہی پیا جائے تو وہ شہد کی طرح میٹھی معلوم ہوتی ہے اور اگر کچھ دیر اسے چھوڑ دیا جائے تو وہ شراب ہو جاتی ہے اور اگر کئی دن تک باقی رہ جائے تو سرکہ بن جاتی ہے اور لوگ اسے لوہے کے عوض بیچ دیتے ہیں اور کبھی کبھی تھوڑا سا عنبر بھی ان کو مل جاتا ہے، اس کو بھی لوہے کے ٹکڑے کے بدلہ میں بیچ دیتے ہیں اور زبان نہ سمجھنے کی وجہ سے ہاتھوں کے اشارہ سے خرید و فروخت کرتے ہیں، انہیں تیراکی میں بڑی مہارت ہے، کبھی تاجروں سے زبردستی لوہا چھین لیتے ہیں اور اس کے بدلہ میں کچھ نہیں دیتے۔

ثم تسير المراكب الى موضع يقال له صنف مسيرة عشرة ايام و بها ماء عذب ومنه يوتى بالعود الصنفي

پھر جہاز مقامِ صنف (چنپہ) کی طرف روانہ ہوتے ہیں جو دس دنوں کی مسافت پر واقع ہے، یہاں عمدہ اور میٹھا پانی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وبها ملك وهم قوم سمر يلبس كل واحد منهم فوطتين فاذا استعذبوا منها خطفوا الىٰ موضع يقال له صندر فولات وهي جزيرة في البحر و المسافة اليها عشرة ايام وفيها ماء عذب ثم تخطف المراكب الىٰ بحر يقال له صنجي۔ (ص ۲۰)	ہوتا ہے اور یہیں سے صنفی عود کی سپلائی ہوتی ہے، یہاں ایک بادشاہ بھی ہے، اس قوم کا رنگ گندمی ہے، ہر شخص صرف دولنگیاں پہنتا ہے، سیاح یہاں شیریں پانی سے سیراب ہونے کے بعد چنداپور(۱) کی طرف نکل پڑتے ہیں، چنداپور ایک سمندری جزیرہ اور چنپہ سے دس دنوں کے فاصلہ پر ہے، یہاں بھی شیریں پانی کے چشمے ہیں، اس کے بعد جہاز چنجی (۲) سمندر کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔
و ذكروا ان في جزيرة يقال له ملحان فيما بين سرنديب و كله و ذالك من بلاد الهند في شرقي البحر قوم من السودان عراة اذا وجدوا الانسان من غير بلادهم علقوه منكساً و قطعوه و اكلوه نياء وعدد هؤلاء كثير وهم في جزيرة واحدة وليس لهم ملك و غذاؤهم السمك و الموز و النارجيل وقصب السكر ولهم شبيه بالغياض والآجام۔	لوگوں کا بیان ہے کہ جزیرۂ ملحان میں جو لنکا اور کلا بار کے درمیان ایک ہندوستانی علاقہ اور سمندر کے مشرقی کنارے پر واقع ہے، سوڈانیوں کی ایک جماعت ننگ دھڑنگ رہتی ہے اور دوسرے ملک والوں کو اگر پا جاتی ہے تو الٹے لٹکا کر، ٹکڑے ٹکڑے کر کے کچا کھا جاتی ہے، ان لوگوں کی آبادی زیادہ ہے اور ایک ہی جزیرہ میں بلا بادشاہ کے رہتے ہیں، ان کی خوراک مچھلی، کیلا، ناریل اور گنا ہے، یہ لوگ جنگلوں اور جھاڑیوں میں نظر آتے ہیں۔
و ذكروا ان في ناحية البحر سمكاً صغيراً طيارا يطير على وجه	لوگ کہتے ہیں کہ سمندر کے کنارے چھوٹی چھوٹی مچھلیاں رہتی ہیں، انہیں پانی کی

(۱) چنداپور مالا بار سے متصل صوبہ مدراس میں مغربی گھاٹ پر واقع ہے، آج کل اس کو گوا کہتے ہیں، تقریباً دو سو برس سے اس پر پرتگال والوں کا قبضہ ہے اور ہندوستان میں پرتگالی مقبوضات کا یہی پایۂ تخت ہے۔ (۲) یعنی بحر چین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الماء يسمىٰ جواد الماء و ذكروا ان بناحية البحر سمكاً يخرج حتى يصعد على النارجيل فيشرب ما فيه من الماء ثم يعود الىٰ البحر، و ذكروا ان فى البحر حيواناً يشبه السرطان فاذا خرج من البحر صار حجراً قال ، ويتخذ منه كحل لبعض علل العين۔ (ص ۲۲ و ۲۳)	ٹڈی کہتے ہیں، لوگوں کا یہ بھی بیان ہے کہ سمندر کے کنارے ایک ایسی مچھلی ہوتی ہے جو پانی سے نکل کر ناریل کے درخت پر چڑھ جاتی ہے اور اس کا پانی پی کر پھر سمندر میں چلی جاتی ہے، لوگ کہتے ہیں کہ سمندر میں کیکڑے کی طرح ایک جانور ہوتا ہے، جو سمندر سے نکلتے ہی پتھر ہو جاتا ہے، اس پتھر سے سرمہ بنایا جاتا ہے اور وہ آنکھوں کے بعض امراض میں استعمال ہوتا ہے۔
و اهل الهند و الصين مجمعون علىٰ ان ملوك الدنيا المعدودين اربعة فاول من يعدون من الاربعة ملك العرب وهو عندهم اجماع لا اختلاف بينهم فيه انه ملك اعظم الملوك و اكثرهم مالا و ابهاهم جمالاً و انه ملك الدين الكبير الذى ليس فوقه شئ ثم يعد ملك الصين نفسه بعد ملك العرب ثم ملك الروم ثم بلهرا ملك المخرمى الآذان فاما بلهرا هذا فانه اشرف الهند و هم له مقرون بالشرف و كل ملك من ملوك الهند متفرد بملكه غير انهم مقرون لهذا فاذا وردت رسله	چین اور ہندوستان والے اس بات پر متفق ہیں کہ دنیا کے قابل ذکر اور لائق شمار بادشاہ چار ہی ہیں، ان میں سب سے اول عرب کا بادشاہ ہے، اس بارے میں ان کا بالکلیہ اتفاق ہے اور اس میں کسی کو بھی اختلاف نہیں کہ وہ سب سے بڑا، سب سے زیادہ دولت مند، سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے بڑے دین (اسلام) کا بادشاہ ہے اور اس سے برتر کوئی چیز نہیں، عرب کے بادشاہ کے بعد چین کا بادشاہ اپنے کو بڑا شمار کرتا ہے، اس کے بعد شاہ روم اور اس کے بعد بلہرا (ولبھ رائے جو گجرات کا راجہ تھا) ہے، جو چھیدے ہوئے کان والے لوگوں کا بادشاہ ہے، بلہرا ہندوستان کا سب سے معزز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیٰ سائر الملوك صلوا لرسله تعظيماً له وهو ملك يعطى العطاء كما تفعل العرب وله الخيل والفيلة الكثيرة والمال الكثير وماله دراهم تدعى الطاطرية وزن كل درهم درهم ونصف بسكة الملك وتاريخه فى سنة من مملكة من كان قبله ليس كسنة العرب من عصر النبى عليه السلام بل تاريخهم بالملوك وملوكهم يعمرون وربما ملك احدهم خمسين سنة وتزعم اهل مملكة بلهرا انما يطول مدة ملكهم واعمارهم فى الملك لمحبتهم للعرب وليس فى الملوك اشد حباً للعرب منه وكذالك اهل مملكته۔

و بلهرا اسم لكل ملك منهم

راجہ ہے اور سارے ہندوستانی اس کی عظمت کے قائل ہیں، ہندوستان کے تمام راجے خود مختار ہیں اور کسی کے ماتحت نہیں ہیں، مگر بلہرا کی عظمت وشرف کے یہ سب معترف ہیں اور جب اس کے قاصد اور سفیر دوسرے راجاؤں کے دربار میں پہنچتے ہیں تو راجہ کی عظمت کے اعتراف میں وہ اس کے سفیروں کا کورنش بجا لاتے ہیں، راجہ بلہرا عربوں کی طرح داد و دہش کرتا ہے، اس کے پاس گھوڑے، ہاتھی اور مال ودولت کی فراوانی ہے، اس بادشاہ کی دولت یعنی سکے طاطری کہلاتے ہیں، ان کا وزن عام سکوں کے وزن سے ڈیوڑھا ہوتا ہے، اس کا سنہ عربوں کے سنہ کے برعکس جو عہد رسالت سے شروع ہوتا ہے، بادشاہوں کے سنہ جلوس سے شروع ہوتا ہے، ان کے بادشاہوں کی عمریں دراز ہوتی ہیں، بعض بادشاہ پچاس سال تک حکومت کرتے ہیں، اس کے اہل ملک سمجھتے ہیں کہ ان کے بادشاہوں کے عہد حکومت اور ان کی عمروں کے طویل ہونے کا سبب عربوں سے محبت ہے، کوئی راجہ اور اس کی رعایا بلہرا اور اس کی رعایا سے زیادہ عربوں سے محبت نہیں کرتی۔

اس سلطنت کے ہر بادشاہ کا لقب بلہرا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ککسری و نحوه ولیس باسم لازم و ملك بلهرا و ارضه اولها ساحل البحر وهی بلاد تدعیٰ الکمکم متصلة علیٰ الارض الی الصین و حوله ملوك كثيرة يقاتلونه غير انه يظهر عليهم فمنهم ملك يدعى ملك الجزر وهو كثير الجيش ليس لاحد من الهند مثل خيله و هو عدو العرب غير انه مقر ان ملك العرب اعظم الملوك وليس احد من الهند اعدیٰ للاسلام منه وهو علیٰ لسان من الارض و اموالهم كثيرة و ابلهم و مواشيهم كثيرة و يتبايعون بالفضة التبر و يقال ان لهم معادن وليس فی بلاد الهند آمن من السرق منها والیٰ جانبه ملك الطافن و هو قليل المملكة ونساؤهم بيض اجمل نساء الهند و هو ملك موادع لمن حوله لقلة جيشه و هو يحب العرب كحب بلهرا۔

ہے، جس طرح (عراق کی سلطنت کے ہر بادشاہ کا لقب) کسریٰ وغیرہ ہے، یہ کسی خاص بادشاہ کا نام نہیں، بلہرا کی سلطنت اور سرزمین کا آغاز ساحل سمندر سے شروع ہوتا ہے اور وہ علاقہ کوکن کہلاتا ہے، جو خشکی (۱) میں چین تک چلا گیا ہے، اس کے نواح میں بہت سے راجہ ہیں، جو اس سے لڑتے بھڑتے رہتے ہیں، لیکن وہ سب پر غالب آجاتا ہے، ان میں ایک گجرات کا راجہ ہے، جس کے پاس بڑی فوجیں ہیں، کسی ہندوستانی راجہ کے پاس اتنی فوجیں اور گھوڑے نہیں، وہ عربوں کا دشمن ہے، لیکن اس حقیقت کا معترف ہے کہ عرب کا بادشاہ ہی سب سے بڑا بادشاہ ہے، اس سے بڑھ کر کوئی ہندوستانی اسلام کا دشمن نہیں، یہ خاکنائے (کاٹھیاواڑ) میں رہتا ہے، اس کے پاس دولت اونٹ اور مویشی بہت زیادہ ہیں، اس ملک کے لوگ چاندی کے بدلہ سونا خریدتے ہیں، کہا جاتا ہے کہ ان کے پاس کئی کانیں ہیں، اس شہر سے زیادہ کوئی شہر چوری سے محفوظ نہیں، اس کے ایک کنارے طافن (دکن) کا راجہ، جس کی مملکت چھوٹی سی ہے، یہاں کی عورتوں کا

(۱) سمندر کے کنارے کنارے یہ علاقہ چین تک پھیلا ہوا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رنگ گورا ہوتا ہے اور وہ ہندوستان کی خوبصورت ترین عورتیں ہوتی ہیں، لشکر کی کمی کی وجہ سے یہ راجہ اپنے گرد و پیش کے راجاؤں سے مصالحت کے ساتھ رہتا ہے اور بلہرا کی طرح عربوں سے محبت رکھتا ہے۔

و يلى هؤلاء ملك يقال له رهمى يقاتله ملك اجزر و ليس له شرف فى الملك وهو ايضاً يقاتل بلهرا كمال يقاتل ملك الجزر و رهمى هذا اكثر جيشاً من ملك بلهرا و من ملك الجزر و من الطافن و يقال انه اذا خرج الى القتال يخرج فى نحو من خمسين الف فيل و لا يخرج الا فى الشتاء لان الفيلة لا تصبر على العطش فليس يسعه الا الخروج فى الشتاء و يقال ان قصارى عسكره نحو من عشرة الف الى خمس عشر الفا و فى بلاده الثياب التى ليس لاحد مثلها يدخل الثوب فيها فى حلقة خاتم دقة و حسنا وهو من قطن و قد راينا بعضها و الذى ينفق فى بلاده الودع و هو عين البلاد يعنى مالها وفى بلاده

ان راجاؤں سے قریب ہی ایک اور راجہ ہے جسے رہمی (برہما) کا راجہ کہتے ہیں، انہی سے گجرات کے راجہ کی لڑائی رہتی ہے، اس کی اپنے ملک میں کوئی عزت وتوقیر نہیں، راجہ گجرات کی طرح اس کی بھی راجہ بلہرا سے جنگ رہتی ہے، اس کی فوجیں بلہرا، گجرات اور طافن کے راجاؤں سے زیادہ ہیں، کہا جاتا ہے کہ وہ جنگ میں تقریباً پچاس ہزار ہاتھی لے کر نکلتا ہے اور صرف موسم سرما ہی میں لڑتا ہے، کیوں کہ ہاتھی پیاس نہیں برداشت کر سکتے، اس لیے صرف جاڑوں ہی میں نکلنے کا موقع رہتا ہے، کہا جاتا ہے کہ اس کی فوج کے دھوبیوں کی تعداد دس ہزار سے پندرہ ہزار تک ہے، اس کے ملک سے اچھے کہیں کپڑے نہیں ہوتے، سوتی کپڑے اتنے نفیس اور باریک ہوتے ہیں کہ انگوٹھی کے حلقہ میں آسانی سے سما جاتے ہیں، اس طرح کے بعض کپڑے ہم نے خود دیکھے ہیں، ان ممالک میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الذهب والفضة والعود والثياب و
في بلاده البشان المعلم وهو
الكركدن له في مقدم جبهته قرن
واحد و في قرنه علامة صورة خلقه
كصورة الانسان في حكايته القرن
كله اسود والصورة بيضاء في
وسطه و هذا الكركدن دون الفيل
في الخلقة الى السواد ما هو ويشبه
الجاموس قوى ليس كقوته شئ من
الحيوان وليس له مفصل في ركبته
ولا في يده وهو من لدن رجله الىٰ
ابطه قطعة واحدة و الفيل يهرب منه
و يجتر كما تجتر البقر والابل و
لحمه حلال قد اكلناه وهو في هذه
المملكة كثير في غياضهم وهو في
ساير بلاد الهند غير ان قرون هذا
اجود فربما كان القرن صورة رجل
وصورة طاؤس و صورة سمكة
وسائر الصور واهل الصين يتخذون
منها المناطق و تبلغ المنطقة ببلاد
الصين الفي دينار و ثلثة الف و اكثر
علىٰ قدر حسن الصورة وهذا كله
يشترى من بلاد رهمىٰ بالودع

کوڑیاں رائج ہیں، جو بطور سکہ کے چلتی ہیں
اور یہی کوڑیاں یہاں کی دولت ہیں، سونا،
چاندی، عود اور کپڑے یہاں ہوتے ہیں، اس
ملک میں گینڈا بھی ہوتا ہے، جس کی پیشانی پر
ایک سینگ ہوتا ہے، سینگ کے اندر آدمی کی
شکل کے مانند ایک شکل ہوتی ہے، سارا سینگ
سیاہ ہوتا ہے، مگر یہ شکل سفید ہوتی ہے، گینڈا
جسامت میں ہاتھی سے چھوٹا اور بھینس کی
طرح سیاہ ہوتا ہے، اس کے جیسا طاقت ور
کوئی جانور نہیں ہوتا، اس کے گھٹنوں اور ہاتھی
میں کوئی جوڑ نہیں ہوتا، بلکہ پیر سے بغل تک
ایک ہی ٹکڑا چلا گیا ہے، ہاتھی اس سے بہت
بھاگتا ہے، وہ اونٹوں اور گایوں کی طرح
جگالی کرتا ہے، اس کا گوشت حلال ہے اور ہم
نے اسے کھایا ہے، اس ملک کے جنگلوں اور
جھاڑیوں میں یہ جانور بکثرت اور سارے
ہندوستان میں بھی پایا جاتا ہے، لیکن یہاں
گینڈوں کی سینگ بہت عمدہ ہوتی ہے، بعض
سینگوں میں آدمی کی اور بعض میں مور یا مچھلی
یا کسی اور جانور کی تصویر ہوتی ہے، چین کے
لوگ اس سے کمربند اور پٹکے بناتے ہیں جس
کی قیمت نفاست و عمدگی کے اعتبار سے دو ہزار
تین ہزار اور اس سے بھی زائد ہوتی ہے، یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وهو عين البلاد۔

و امـا بـلاد الهند فانه اذا ادعىٰ رجل علىٰ آخر دعوى يجب فيها القتل قيل للمدعى اتحامله النار فيقول نعم فتحمى حديدة حارا شديدا حتى ليظهر النار فيها ثم يقال له ابسط يدك فتوضع علىٰ يده سبع(١) ورقات من ورق شجر لهم ثم توضع علىٰ يده الحديدة فوق الورق ثم يمشى بها مقبلاً و مدبراً حتى يلقيها عن يده فيوتى بكيس من جلود فيدخل يده فيه ثم يختم بختم السلطان فاذا كان بعد ثلاث اتىٰ بارز غير مقشر فيقال له افركه فان لم يكن فى يده اثر فقد فلج و لا قتل عليه و يغرم الذى ادعىٰ عليه منّا من ذهب يقبضه السلطان لنفسه و ربما اغلوا الماء فى قدر حديد أو نحاس حتى لا يقدر احد يدنو منه ثم يطرح فيه خاتم حديد و يقال ادخل ... فتناول الخاتم و قد رأيت من ادخل

یہ سب رہنی سے کوڑیوں کے عوض خریدی جاتی ہیں اور کوڑی ہی ان شہروں کا سکہ ہے۔

ہندوستان میں جب کوئی شخص دوسرے شخص پر ایسا دعویٰ کرتا ہے جس میں ملزم (مدعیٰ علیہ) کی سزا موجبِ قتل ہو تو الزام لگانے والے (مدعی) سے کہا جاتا ہے کہ کیا تم ملزم سے آگ اٹھواؤ گے، اگر وہ اقرار کرتا ہے تو ایک لوہا خوب گرم ہوتا ہے اور جب وہ آگ بن جاتا ہے، تو ملزم کا ہاتھ پھیلا کر اس پر ایک خاص درخت کی سات پتیاں رکھ کر ان پر یہ گرم لوہا رکھ دیا جاتا ہے، ملزم اسے لے کر آگے پیچھے چلتا اور پھر لوہے کو گرا دیتا ہے، اس کے بعد چمڑے کا ایک تھیلا لایا جاتا ہے اور اس میں ملزم کا ہاتھ ڈال دیا جاتا ہے، پھر بادشاہی مہر سے بند کر دیا جاتا ہے، تین دن کے بعد ا ، کو دھان دے کر اس سے کہا جاتا ہے کہ اس کا چاول نکالو، اگر اس کام سے اُس کے ہاتھ پر کوئی اثر نہیں ہوتا تو وہ کامیاب اور سچا سمجھا جاتا ہے اور اسے قتل کرنے کے بجائے مدعی پر ایک من سونا جرمانہ کیا جاتا ہے اور یہ جرمانہ بادشاہ لے لیتا ہے، کبھی لوہے کے بجائے لوہے یا تانبے

(۱) اس سے پان کے پتے مراد ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يده واخرجها صحيحة و يغرم المدعى ايضا منا من ذهب۔

کے برتن میں پانی اتنا جوش دیا جاتا ہے کہ کوئی شخص اس کے قریب جانے کی ہمت نہیں کرسکتا ہے، پھر اس میں لوہے کی ایک انگوٹھی ڈال کر ملزم سے اس کو نکالنے کے لیے کہا جاتا ہے، خود بعض ایسے آدمیوں کو دیکھا ہے جنہوں نے (اس گرم پانی میں انگوٹھی نکالنے کے لیے) اپنے ہاتھ ڈالے اور وہ صحیح و سالم نکل آئے، چنانچہ مدعی پر ایک من سونے کا جرمانہ لگایا گیا۔

و الهند كلهم يحرقون موتاهم بالنار و سرنديب آخر الجزائر وهى من بلاد الهند و ربما احرق الملك فتدخل نساؤه النار فيحترقون معه وان شئن لم يفعلن۔ (ص ۵۰)

سارے ہندوستانی اپنے مردوں کو آگ میں جلاتے ہیں اور لنکا آخری جزیرہ اور مملکت ہند میں شامل ہے(۱) عموماً راجہ کے ساتھ اس کی رانیاں بھی جل کرتی ہو جاتی ہیں اور اگر وہ چاہیں تو نہ ستی ہوں (یعنی یہ ان کی خواہش پر موقوف ہے، اس میں کوئی زبردستی نہیں)۔

و ببلاد الهند من غيب الى السياحة فى الغياض و الجبال وقل ما يعاشر الناس و ياكل احياناً الحشيش وثمر الغياض و يجعل فى احليله حلقة حديد لئلا يأتى النساء و منهم العريان ومنهم من ينتصب نفسه للشمس مستقبلها عرياناً الا ان عليه شيئاً من

ہندستان میں کچھ لوگ (۲) بیابانوں، جنگلوں اور پہاڑوں کی سیر کرتے اور لوگوں سے بہت کم ملتے جلتے ہیں، یہ لوگ گھاس، پات اور جنگلوں کے پھل کبھی کبھی کھا لیتے ہیں اور عضو تناسل میں لوہے کی ایک زنجیر اس لیے ڈال لیتے ہیں تاکہ عورتوں کے پاس نہ جا سکیں، ان میں سے کچھ لوگ بالکل ننگے

(۱) یعنی سلیمان کے زمانہ میں لنکا وغیرہ بھی ہندوستانی علاقے تھے۔ (۲) یہ جوگیوں اور تارک الدنیا فقیروں کا حال لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلود النمور فقد رأيت رجلاً منهم كما وصفت ثم انصرفت وعدت بعد ست عشرة سنة فرأيته علىٰ تلك الحال فتعجبت كيف لم تسل عينه من حر الشمس۔ (ص ۵۱)	رہتے ہیں، ان میں سے کچھ لوگ سورج کی طرف رُخ کر کے ننگے کھڑے رہتے ہیں، ان کے جسم پر چیتوں کی مختصر سی کھال ہوتی ہے، ایک آدمی کو میں نے خود دیکھا کہ سورج کی طرف رُخ کر کے ننگا کھڑا ہے، پھر ۱۶ سال بعد میں واپس ہوا تو اسی حالت میں پایا، مجھے سخت تعجب ہوا کہ سورج کی تمازت سے اس کی آنکھیں کیوں نہ بہ گئیں۔
و اهل بيت المملكة فى كل مملكة اهل بيت واحد لا يخرج عنهم الملك ولهم ولاة عهود و كذالك اهل الكتابة والطب اهل بيوتات لا تكون تلك الصناعة الا فيهم، وليس تنقاد ملوك الهند لملك واحد بل كل واحد ملك بلاده۔	یہاں کی ہر سلطنت میں ایک ہی خاندان اور گھرانے کے لوگ حکمراں ہوتے ہیں، جن سے کبھی حکومت نہیں نکلتی (۱) ان کے ولی عہد ہوتے ہیں، اسی طرح دوسرے پیشے خطاطی اور طب وغیرہ بھی چند گھروں میں (موروثی) ہوتے ہیں اور یہ پیشے ہمیشہ اسی میں رہتے ہیں، یہاں کے راجگان کسی ایک راجہ کے ماتحت اور مطیع نہیں ہوتے، بلکہ ہر راجہ اپنے ملک کا خودمختار بادشاہ ہوتا ہے۔
و بلهرا ملك الملوك بالهند و اهل الهند يعيبون الملاهى و يلا يتخذونها ولا يشربون الشراب و لا ياكلون الخل لانه من الشراب وليس ذالك دين ولكن انفة و يقولون	راجہ وبلھ رائے ہندوستان میں شہنشاہ (بادشاہوں کے بادشاہ یعنی مہا راجہ ہے) اہل ہند لہو و لعب کو معیوب سمجھتے ہیں اور آلات لہو کا استعمال نہیں کرتے، وہ شراب نہیں پیتے اور نہ سرکہ کھاتے ہیں، کیوں کہ

(۱) یعنی اس زمانہ میں ہندوستان میں موروثی سلطنت ہوتی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ای مـلك شرب الشراب فليس يملك و ذالك ان حـولهم ملوكاً يقاتلونهم فيقولون كيف يدبر امر ملكه من هو سكـران و ربـما اقتتلوا على الملك و ذالك قـليـل لـم ار احد اغلب احد عـلىٰ مملكة الا قوم تلوا بلاد الفلفل و اذا غلب مـلك و عـلىٰ مملكة ولى عـليهـا رجلاً مـن اهـل بيـت الملك الـمغـلـوب و يكون من تحت يده لا يرضىٰ اهل تلك المملكة الا بذالك۔ (ص ۵۲)	سرکہ بھی شراب میں شامل ہے، یہ سب چیزیں اگرچہ ان کے دین میں ممنوع نہیں ہیں مگر اپنی شرافت اور طبعی خودداری کی وجہ سے ان کا استعمال نہیں کرتے، ان کا کہنا ہے کہ جو راجہ شراب پیے، وہ حقیقت میں راجہ نہیں ہے، کیوں کہ ان کے گردوپیش میں جو راجہ ہیں، وہ ان سے لڑتے رہتے ہیں، اس لیے وہ کہتے ہیں کہ کوئی مدہوش اور شراب میں سرشار و سرمست راجہ کس طرح اپنے ملک کا نظم ونسق درست رکھ سکتا ہے، کبھی کبھی یہ لوگ اقتدار کی خاطر جنگ کرتے ہیں، مگر ایسا بہت کم ہوتا ہے، سیاہ مرچ (۱) کے علاقہ کے متصل جو قوم ہے، اس کے سوا کسی قوم کو دوسری قوم اور مملکت پر غالب نہیں پایا اور جب کوئی راجہ کسی دوسری سلطنت پر غلبہ حاصل کرتا ہے تو وہ مغلوب راجہ کے خاندان اور ماتحتوں ہی میں سے کسی آدمی کو والی بناتا ہے، اس لیے کہ مفتوح سلطنت کے لوگ اس کے علاوہ کسی صورت کو پسند نہیں کرتے۔
و اهـل الهـنـد و الصين اذا ارادوا التـزويـج تهـانـوا بينهم ثم تهادوا ثم	ہند و چین والے جب شادی بیاہ کرنا چاہتے ہیں تو پہلے سلام و پیام کرتے ہیں، پھر

(۱) اہل عرب ملیبار (جنوبی ہند کے مغربی ساحل) کو بلاد الفلفل بھی کہتے تھے، کیوں کہ فلفل (سیاہ مرچ) یہاں کی مخصوص پیداوار ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يشهرون التزويج بالضوج و الطبول و هديتهم من المال علىٰ قدر الامكان و اذا احقر الرجل منهم امرأة فبغت فعليها و علىٰ الباغي بها القتل في جميع بلاد الهند و ان زنىٰ رجل بامرأة اغتصبها انفسها قتل الرجل وحده فان فجر بامرأة علىٰ رضى منها قتلا جميعاً۔

(ص ۵۳)

تحفہ وتحائف بھیجتے ہیں اور پھر طبل اور جانجھ بجا کر شادی کا اعلان کرتے ہیں اور جس قدر بھی ہوسکتا ہے مال و دولت دیتے ہیں اور جب کوئی آدمی کسی عورت کو لائے اور وہ عورت بدکاری کرے تو بدکاری کرنے والی عورت اور مرد دونوں کو قتل کرنا پورے ملک میں ضروری سمجھا جاتا ہے اور اگر کسی آدمی نے زبردستی کسی عورت سے زنا کیا تو تنہا مرد قتل کیا جائے گا، لیکن اگر عورت کی رضامندی سے بدکاری کی ہے تو مرد وعورت دونوں قتل کئے جائیں گے۔

والسرق في جميع بلاد الصين و الهند في القليل منه و الكثير القتل، فاما الهند اذا سرق السارق فلسا فما فوقه اخذت خشبة طويلة فيحدد طرفها ثم يقعد عليها علىٰ رسته حتىٰ تخرج من حلقه۔

(ص ۵۴)

سارے ہندوستان اور چین میں کم یا زیادہ ہر قسم کی چوری کی سزا قتل ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب چور ایک پیسہ یا اس سے زیادہ چوری کرتا ہے تو ایک لمبی لکڑی کا کنارہ نوک دار کردیا جاتا ہے اور اس پر چور کو بٹھا دیا جاتا ہے، وہ لکڑی نیچے سے داخل ہو کر حلق سے نکل آتی ہے۔

و بناء اهل الهند حجارة و جصّ و آجر و طين۔

اہل ہند کے مکانات اور عمارتیں پتھر، چونے، اینٹ اور مٹی کے ہوتے ہیں۔

و ليس الصين ولا الهند اصحاب فرش و يتزوج الرجل من الصين والهند ما شآء الله من النساء و طعام

چین اور ہند کے لوگوں میں فرش بچھانے کا رواج نہیں ہے اور جن عورتوں سے چاہتے ہیں شادی کر لیتے ہیں، ہندوستانیوں کی غذا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الهند الارز و طعام الصين الحنطة و الارز و اهل الهند لا ياكلون الحنطة ولا يختتن الهند و لا الصين۔
(ص ٥٤)

چاول ہے، لیکن چین والے گیہوں اور چاول دونوں کھاتے ہیں، مگر ہندوستانی گیہوں نہیں کھاتے۔(۱) اور دونوں ملکوں کے لوگ ختنہ نہیں کراتے۔

والهند يطوفون لحاهم ربما رأيت لحية احدهم ثلثة اذرع ولا ياخذون شواربهم واكثر اهل الصين لا لحاهم خلقة لاكثرهم۔
(ص ٥٥)

ہندوستانی لمبی لمبی داڑھیاں رکھتے ہیں، میں نے بعض لوگوں کی تین تین ہاتھ لمبی داڑھی دیکھی ہے، مونچھیں نہیں کٹواتے اور اکثر چینیوں کے پیدائشی داڑھی نہیں ہوتی۔

واهل الهند اذا مات لاحدهم ميت حلق رأسه ولحيته و الهند اذا حبسوا رجلاً او لازموه منعوه الطعام والشراب سبعة ايام وهم يتلازمون ولاهل الصين قضاة يحكمون بينهم دون العمال و كذالك اهل الهند۔

اہل ہند کا جب کوئی عزیز مر جاتا ہے تو وہ سر اور داڑھی کا بھدر کراتے ہیں اور جب کسی کو قید کرتے یا تاوان عائد کرتے ہیں تو سات دنوں تک اسے کھانا پانی نہیں دیتے اور برابر اس کے ساتھ رہتے ہیں، چین والوں کی طرح ہندوستانیوں میں بھی عمال کے بجائے جج مقدمات فیصل کرتے ہیں۔

و اهل الصين و الهند يزعمون ان البددة تكلمهم و انما يكلمهم عبادهم و الصين و الهند يقتلون ما يريدون اكله و لا يذبحونه فيضربونه هامته حتىٰ تموت ولا يغتسل الهند و لا الصين من جنابة

ہندی اور چینی سمجھتے ہیں کہ بت ان سے باتیں کرتے ہیں، حالانکہ درحقیقت بتوں کے پجاری بات چیت کرتے ہیں اور یہ لوگ جانوروں کو کھانے کے لیے ذبح نہیں کرتے، بلکہ اس کی کھوپڑی پر ضرب لگاتے اور ناپاکی کی وجہ سے غسل نہیں کرتے اور

(۱) ممکن ہے سلیمان کے زمانہ میں یہ بات رہی ہو اور دوسرے اس کا دورہ زیادہ تر جنوبی ساحلی علاقہ میں تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والهند يغتسلون كل يوم قبل الغداء ثم ياكلون والهند لا ياتون النساء في الحيض و يخرجونهن عن منازلهم تقرراً منهن۔	ہندوستانی روزانہ ناشتہ سے پہلے غسل کرتے ہیں اس کے بعد کھاتے ہیں، وہ زمانہ حیض میں عورتوں کے پاس نہیں جاتے، بلکہ نظافت کے خیال سے اس زمانہ میں انہیں اپنے گھروں سے نکال دیتے ہیں
و اهل الهند يستاكون و لا ياكل احدهم حتىٰ يستاك و يغتسل وليس يفعل ذالك اهل الصين و بلاد الهند اوسع من بلاد الصين وهي اضعافها ، و عدد ملوكهم اكثر و بلاد الصين اعمر وليس للصين ولا للهند نخل و لهم سائر الشجر و ثمر ليس عندنا ، و الهند لا عنب لهم وهو بالصين قليل و سائر الفواكه عندهم كثيرة و الرمان بالهند اكثر ، وليس لاهل الصين علم و انما اصل ديانتهم من الهند وهم يزعمون ان الهند وضعوا لهم البددة وانهم هم اهل الدين و كلا البلدين يرجعون الىٰ التناسخ و يختلفون في فروع دينهم و الطب بالهند و الفلاسفة۔	ہندوستانی مسواک کرتے ہیں اور کوئی شخص مسواک اور غسل کئے بغیر کھانا نہیں کھاتا، مگر چینی ایسا نہیں کرتے، ہندوستان کی سلطنت چین کی سلطنت سے وسیع بلکہ دو چند ہے، ہندوستانی راجاؤں کی تعداد بھی چین سے زیادہ ہے، مگر چین کی سلطنت زیادہ آباد ہے، چین اور ہند میں کھجور نہیں ہوتی، مگر اور دوسرے ایسے درخت اور ایسے پھل ہوتے ہیں جو ہمارے یہاں نہیں ہیں، ہندوستان میں انگور نہیں ہوتا اور چین میں بہت کم ہوتا ہے، لیکن دوسرے میوے بکثرت ہوتے ہیں انار تو ہندوستان میں بہت ہوتا ہے، چین والوں کے پاس علم نہیں ہے، ان کے دین کی اصل بنیاد بھی ہندوستان ہی پر ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ ہندوستان والوں ہی نے ان کے لیے بت بنائے اور وہی در اصل دین والے ہیں، دونوں ملکوں کے لوگ تناسخ (آواگون) کے قائل اور جزئیات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں، طبیب اور فلسفی ہندوستان میں بہت ہیں۔

و لاهل الصين علم بالنجوم و ذالك بالهند اكثر ولا اعلم احدا من الفريقين مسلماً و لا يتكلم بالعربية وللهند خيل قليل وهى للصين اكثر۔ (ص ۵۷)

چین والے علم نجوم سے ضرور واقف ہیں، لیکن ہندوستان میں یہ علم زیادہ ہے، چینی اور ہندوستانی دونوں فریقوں میں میں نے کسی کو مسلمان نہیں دیکھا اور نہ کوئی عربی بولتا ہے، ہندوستانیوں کے پاس گھوڑے کم اور چینیوں کے پاس زیادہ ہیں۔

و جنود ملك الهند كثيرة و لا يرزقون و انما يدعوهم الملك الىٰ الجهاد فيخرجون، ينفقون من اموالهم ليس علىٰ الملك من ذالك شئ۔ (ص ۵۸)

ہندوستانی راجہ کی فوجوں کی تعداد زیادہ ہے، لیکن وہ تنخواہ دار نہیں بلکہ ضرورت کے وقت جب راجہ اُن کو جنگ کے لیے بلاتا ہے تو وہ آتے ہیں اور اپنا مال خرچ کرتے ہیں، بادشاہ پر اس کی ذمہ داری نہیں ہوتی۔

و بلاد الصين انزه و احسن و اكثر الهند لا مدائن لها۔

چین ہندوستان سے زیادہ صاف ستھرا ملک ہے، ہندوستان کے اکثر علاقوں میں شہر نہیں ہیں۔

و بلاد الصين اصح و اقل امراضاً و اطيب هؤلاء يكاد يرى بها اعمىٰ ولا اعور ولا من به عاهة وهكذا كثير ببلاد الهند و انهار البلدين جميعاً عظام فيها ما هو اعظم من انهارنا و الامطار بالبلدين جميعاً كثيرة و فى بلاد الهند

چینی بیمار کم اور تندرست زیادہ ہوتے ہیں، آب و ہوا نہایت عمدہ اور خوشگوار ہے، کوئی شخص، اندھا، کانا یا کسی اور مرض و آفت میں مبتلا نظر نہیں آتا، ہندوستان کے اکثر شہروں کا بھی یہی حال ہے، دونوں ملکوں کے دریا بڑے بڑے اور پانی سے لبریز رہتے ہیں، وہاں کے دریا ہمارے ملک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفاوز كثيرة۔	کے دریاؤں سے بڑے ہوتے ہیں، دونوں ملکوں میں بارش خوب ہوتی ہے، ہندوستان میں صحرا بہت ہیں۔
و الصين كلها عمارة و اهل الصين اجمل من اهل الهند۔	چین کل کا کل آباد ہے، اہل ہند سے زیادہ خوبصورت ہیں۔
و اهل الهند يلبسون فوطتين و يتحلون باسورة الذهب و الجوهر الرجال والنساء۔ (ص ۵۹)	اہل ہند دولنگیاں استعمال کرتے ہیں اور مرد اور عورت سب سونے اور جواہرات کے کنگن اور زیور پہنتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوزید حسن سیرافی

یہ بھی تیسری صدی ہجری کا ایک سیاح اور تاجر ہے اور خلیج فارس کی مشہور بندرگاہ سیراف کا رہنے والا تھا، یہیں پر مشہور مؤرخ اور سیاح مسعودی سے اس کی ملاقات ہوئی تھی، یہ سیراف سے ہندوستان اور چین کے درمیان بحری اور تجارتی سفر کیا کرتا تھا، اس نے سلیمان تاجر کے سفرنامہ کا ۲۵ - ۳۰ برس کے بعد تکملہ لکھا، جس میں ہندوستان کے رسم ورواج، تمدن و معاشرت، مذہبی اعتقادات، بت خانوں اور راجاؤں کے حالات وغیرہ کا تذکرہ کیا ہے، اس کے معلومات کی بنیاد یا تو چشم دیدواقعات یا مشرقِ اقصیٰ کا سفر کرنے والے دوسرے سوداگروں کے بیانات ہیں، اس کا یہ تکملہ بھی سلیمان کے سفرنامہ کے ساتھ پہلی مرتبہ پیرس سے ۱۸۴۵ء میں چھپا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الكتاب الثانى
من سلسلة التواريخ

و بعدهم ملك الفيلة و هو ملك الهند و نجدة عندنا ملك الحكمة لان اصلها منهم۔

(ص۷۹)

چینی بادشاہ نے عرب کے قبیلہ قریش کے ایک آدمی سے اپنے دربار میں دنیا کے بڑے بڑے اور قابل ذکر شہنشاہوں کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ چوتھے نمبر پر ترکوں کے بعد ہاتھیوں والا یعنی ہندوستانی بادشاہ ہے، اور ہم لوگ اسے حکمت و دانائی کا راجہ سمجھتے ہیں، کیوں کہ سرزمین ہند حکمت و دانش کا مرکز و منبع ہے۔

وسائر ملوك الهند والصين يقولون بالتناسخ و يدينون به۔

(ص۱۰۱)

سارے ہندوستانی اور چینی راجہ تناسخ کے قائل ہیں اور وہ ان کا دین ہے۔

فى مملكة بلهرا و غيره من ملوك الهند من يحرق نفسه بالنار و ذالك لقولهم بالتناسخ و تمكنه فى قلوبهم و زوال الشك فيه عنهم۔

(ص۱۱۵)

راجہ بلہرا اور دوسرے ہندوستانی راجاؤں کی سلطنت میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو اپنے کو آگ میں جلا ڈالتے ہیں، اس لیے کہ وہ عقیدۂ تناسخ کے قائل ہیں اور یہ عقیدہ ان کے دل میں ایسا راسخ ہے کہ اس کے متعلق ان کو کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و فی ملوکهم من اذا قعد للملك طبخ له ارز ثم وضع بين يديه علیٰ ورق الموز وينتدب من اصحابه الثلثمائة والاربعمائة باختيارهم لانفسهم لا باكراه من الملك لهم فيعطيهم الملك من ذالك الارز بعد ان ياكل منه ويتقرب رجل رجل منهم فياخذ منه شيئاً يسيراً فياكله فيلزم كل من اكل من هذا الارز اذا مات الملك اور قتل ان يحرقوا انفسهم بالنار عن آخرهم فی اليوم الذی مات فيه لا يتاخرون عنه حتى لا يبقى منهم عين ولا اثر۔ (ص ۱۱٦)

و اذا عزم الرجل علیٰ احراق نفسه صار الیٰ باب الملك فاستاذن ثم دار فی الاسواق وقد اججت له النار فی حطب جزل كثير عليها رجال يقومون بايقادها حتى تصير كالعقيق حرارة والتهاباً ثم يعدوا وبين يديه الصنوج دايراً فی الاسواق و قد احتوشه اهله و قرابته و بعضهم يضع علیٰ راسه اكليلاً من الريحان

ان میں ایسے راجہ بھی ہیں کہ جب اولاً وہ تختِ حکومت پر بیٹھتے ہیں تو چاول پکا کر اس کے سامنے کیلے کے پتے پر رکھا جاتا ہے اور تین چار سو آدمی بخوشی راجہ کے جبر و اکراہ کے بغیر خود ہی جمع ہو جاتے ہیں، راجہ پہلے تھوڑا چاول خود کھا کر ان سب کو دیتا ہے، چنانچہ ہر شخص راجہ کے قریب سامنے جاتا اور تھوڑا تھوڑا چاول لے کر کھاتا ہے، جو لوگ چاول کھانے میں شریک ہوتے ہیں، ان سب کے لیے لازمی ہو جاتا ہے کہ بادشاہ کی موت یا قتل ہو جانے کے بعد ٹھیک اسی دن بغیر کسی تاخیر کے اس طرح آگ میں جل جائیں کہ ان کا کوئی نشان باقی نہ رہ جائے۔

جب کوئی آدمی جلنے کا ارادہ کرتا ہے تو پہلے دربار شاہی میں جا کر اجازت طلب کرتا ہے، پھر بازاروں میں چکر لگاتا ہے اور اس کو جلانے کے لیے بالکل خشک لکڑی میں آگ لگائی جا چکی ہوتی ہے، اس آگ کو بھڑکانے کے لیے کچھ لوگ متعین ہوتے ہیں، یہاں تک کہ یہ آگ بھڑک کر عقیق (۱) کی طرح گرم اور شعلہ زن ہو جاتی ہے اور وہ آدمی برابر بازار میں چکر لگاتا رہتا ہے اور اس کے

(۱) عقیق ایک قیمتی اور سرخ پتھر ہوتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یملأه جمراً و یصب علیه السندروس و هو مع النار كالنفعا و یمشی و هامته تحترق و روائح لحم راسه یفوح و هو لا یتغیر فی مشیته و لا یظهر منه جزع حتیٰ یاتی النار فیثب فیها فیصیر رماداً فذكر بعض من حضر رجلاً منهم یرید دخول النار انه لما اشرف علیها اخذ الخنجر فوضعه علیٰ راس فواده فشقه بیدهٖ الیٰ عانته ثم ادخل یده الیسریٰ فقبض علیٰ كبدہ فجذب منها ما تهیأ له و هو یتكلم ثم قطع بالخنجر منها قطعة فدفعها الیٰ اخیه استهانة بالموت وصبراً علیٰ الالم۔	آگے چنگ وطبل بجتے رہتے ہیں اور اس کے اقربا اور اعزہ گھیرے رہتے ہیں اور ان میں سے کوئی شخص اس کے سر پر گل نازبو کا تاج رکھ دیتا ہے، جس میں آگ کے انگارے بھرے رہتے ہیں، پھر اس میں گوندگرادی جاتی ہے، جو مٹی کے تیل کی طرح جلنے لگتی ہے، وہ آدمی چلتا اور اس کا سر جلتا رہتا ہے اور سر کی کھال کی چراند پھیلنے لگتی ہے، مگر اس کی رفتار میں کوئی فرق نہیں آتا اور نہ کسی قسم کے خوف وگھبراہٹ کا اظہار ہوتا ہے، بالآخر وہ آگ میں جا کر کود پڑتا ہے اور جل کر خاکستر ہو جاتا ہے، بعض مناہدین کا بیان ہے کہ ایک شخص جو جلنے کا قصد کر رہا تھا۔ جب آگ کے قریب آیا تو خنجر لے کر بیچ سر پر رکھا اور اپنے ہاتھ سے ناف کے نیچے تک چاک کر ڈالا، پھر بائیں ہاتھ سے جگر پکڑ کر جتنا ممکن ہوا نوچنا شروع کیا اور کچھ کہتا بھی جاتا تھا، پھر خنجر سے اس کا ایک ٹکڑا کاٹ کر اپنے بھائی کو دیا، اس طرح وہ موت کی حقارت اور تکلیفوں پر تحمل کا مظاہرہ کرتے ہیں۔
و زعم هذا الرجل الحاكی ان فی جبال هذه الناحیة قوماً من الهند سبیلهم سبیل الكنیفیة والجلیدیة عندنا فی طلب الباطل و الجهل بینهم	اسی حکایت بیان کرنے والے کا بیان ہے کہ اس علاقہ کے پہاڑوں میں ایک ہندوستانی قوم آباد ہے جو ہمارے یہاں کے فرقہ کنیفیہ اور جلیدیہ کی طرح تلاشِ باطل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و بین اهل الساحل عصبية و انه لا يزال رجل من اهل الساحل يدخل الجبل فيستدعى من يصابره على التمثيل بنفسه و كذالك اهل الجبل لاهل الساحل۔

(ص ۸۱)

طلب جہالت میں سرگرم ہے، اس میں اور ساحلی علاقہ والوں کے درمیان سخت عصبیت رہتی ہے اور اہل ساحل پہاڑ والوں کے یہاں اور پہاڑ والے اہل ساحل کے پاس برابر آتے جاتے رہتے ہیں اور ایک دوسرے سے ایسے شخص کا مطالبہ کرتے ہیں جو صبر و ضبط اور بہادری میں ان کا مقابلہ اور نمونہ پیش کر سکے۔

و من شانهم اذا اخذت السن من رجالهم و نسائهم و ضعفت حواسهم ان يطالب من صار فى هذه الحال منهم اهله بطرحه فى النار او تغريقه فى الماء ثقة منهم بالرجعة و سبيل موتاهم الاحراق۔

(ص ۱۲۰)

ان کا دستور ہے کہ جب کسی مرد یا عورت کی عمر دراز ہوجاتی ہے اور اس کے حواس کمزور ہوجاتے ہیں، تو اس کے گھر والے اس سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اپنے کو آگ میں جھونک دے یا پانی میں غرق کردے، کیوں کہ انہیں یقین ہے کہ وہ دوسرا جنم پا کر لوٹ آئیں گے، ان کے یہاں مردوں کے جلانے کا طریقہ رائج ہے۔

و لملك هذه الجزيرة شريعة و مشايخ لهم مجالس كمجالس محدثينا يجتمع اليهم الهند فيكتبون عنهم سير انبيائهم و سنن شرائعهم۔

(ص ۱۶۲)

اس جزیرے(۱) کے راجہ کی ایک شریعت ہے جس کے ماہر شیوخ ہوتے ہیں اور ہمارے محدثین کی طرح ان کے (درس کی) مجلسیں ہوتی ہیں، ان مجلسوں میں ہندوستانی شریک ہو کر اپنے نبیوں کے حالات اور شریعتوں کے قوانین قلمبند کرتے ہیں۔

(۱) یعنی لنکا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امر اليسارة التي تكون ببلاد الهند و تفسيرها المطر فانهم يدوم عليهم في الصيف ثلثة اشهر تباعاً ليلاً و نهاراً، وقد استعدوا قبل ذالك لاقواتهم فاذا كانت اليسارة اقاموا في منازلهم لانها معمولة من خشب مكنسة السقوف مظللة بحشايش لهم فلا يظهر احد منهم الا لمهم على ان اهل الصناعات يعالجون صنايعهم في هذه الاماكن هذه المدة و ربما عفت اسافل ارجلهم في هذا الوقت و بهذه اليسارة عيشهم و اذا لم تكن هلكوا لان زراعتهم الارز لا يعرف غيره و لا قوت لهم سواه انما يكون في هذا الوقت في حرامات لهم طريحا لا يحتاجون الى سقي و معاناة و معنى الحرامات منابت الارز عندهم فاذا انكشفت السماء عنهم بلغ الارز النهاية في الربيع و الكثرة و لا يمطرون الشتاء۔	ہندوستان میں موسم گرما کے بعد تین مہینہ تک مسلسل رات دن بارش ہوتی رہتی ہے،لوگ برسات آنے سے پہلے ہی اپنی خوراک وغیرہ کا انتظام کر لیتے ہیں اور جب برسات شروع ہوجاتی ہے تو مستقل اپنے گھروں میں رہتے ہیں، ان کے گھر لکڑیوں کے ہوتے ہیں، چھتوں پر گھاس پوس کا چھپر ڈال کر سایہ کرتے ہیں، اس زمانہ (برسات) میں لوگ عموماً خاص اور اہم ضرورت کے علاوہ باہر نہیں نکلتے اور پیشہ ور لوگ گھروں ہی میں اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہیں، عموماً لوگوں کی ایڑیاں برسات میں سڑ جاتی ہیں، اسی بارش پر ان کی زندگی کا دارومدار ہے اور اگر بارش نہ ہوتو لوگ ہلاک اور تباہ ہوجائیں، اس لیے کہ یہاں دھان کی کھیتی ہوتی ہے، اس کے علاوہ وہ اور کسی غلہ سے واقف نہیں (۱) اور یہی ان کی اصل غذا ہے اور یہ فصل اسی زمانہ میں کیاریوں کے اندر ہوتی ہے اور اس کے لیے ان کو آبپاشی اور محنت کی ضرورت نہیں پڑتی، حرامات سے مراد ان کے دھان کے کھیت ہیں، جب برسات ختم ہوجاتی ہے اور مطلع صاف ہوجاتا ہے، تو دھان

(۱) سلیمان اور ابوزید دونوں جنوبی ہند کے سیاح ہیں اور انہوں نے عموماً دہیں کے حالات لکھے ہیں، اس لیے ممکن ہے کہ اس زمانہ میں یہ بات رہی ہو اور اب بھی بنگال وغیرہ میں لوگ زیادہ تر چاول ہی کھاتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ص ۱۲٦-۱۲۷)

وافر مقدار میں پک کر تیار ہو جاتا ہے، جاڑے کے موسم میں بارش نہیں ہوتی۔

و للهند عباد و اهل علم یعرفون بالبراهمة و شعراء یغشون الملوك و منجمون و فلاسفة و کهان و اهل زجر للغربان و غیرها و بها سحرة و قوم یظهرون التخاییل و یبدعون فیها و ذالك بقنوج خاصة و هو بلد عظیم فی مملکة الجوز۔ (۱)

ہندوستان کے عابدوں اور عالموں کو برہمن کہتے ہیں، یہاں کے شعرا درباری ہوتے ہیں، نجومی، فلاسفر، کاہن، کووں وغیرہ سے شگون لینے والے، جادوگر، شعبدہ باز اور طلسمات و تخیلات میں اظہار و کمال اور طرح طرح کی ایجادیں دکھانے والے عموماً ہندوستان میں ہر جگہ اور قنوج میں خاص طور سے ہوتے ہیں، قنوج صوبہ گجرات کا ایک مشہور اور بڑا شہر ہے۔

بالهند قوم یعرفون بالبیکرجیین عراة قد غطت شعورهم ابدانهم و فروجهم و اظفارهم مستطیلة کالحراب اذ کانت لا یقص الا ما ینکسر منها وهم علیٰ سبیل سیاحة و فی عنق کل رجل منهم خیط فیه جمجمة من جماجم الانس فاذا اشتدبه الجوع وقف بباب بعض الهند فاسرعوا الیه بالارز المطبوخ فستبشرین به فیاکل فی تلك الجمجمة فاذا استیع انصرفت فلا

یہاں ایک جماعت بیکرجیین (۲) کے نام سے مشہور ہے جو ننگی رہتی ہے، اس کے بال اتنے بڑے ہوتے ہیں کہ جسم اور شرمگاہ کو ڈھانکے رہتے ہیں، ناخن لمبے اور نیزوں کی طرح تیز ہوتے ہیں، وہ خود ناخن یا بال نہیں کٹواتے، البتہ بعض خود ہی ٹوٹ کر گر جاتے ہیں، یہ لوگ سیر و سیاحت کرتے ہیں اور ان میں سے ہر شخص کے گلے میں ایک مالا ہوتا ہے، جس میں انسانی کھوپڑی لٹکتی رہتی ہے، جب انہیں زیادہ بھوک لگتی ہے تو کسی ہندوستانی کے دروازے پر چلے جاتے ہیں، تو وہ ان کو

(۱) کذا فی الاصل ولعله اجز (۲) بیکرجیین بھکشو یعنی یہ وہ فقیر ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يعود لطلب الطعام الا في وقت حاجته۔

(ص ۱۲۷-۱۲۸)

بابرکت سمجھ کر فوراً پکے ہوئے چاول لا کر کے سامنے پیش کرتے ہیں، جسے یہ کھوپڑی میں رکھ کر کھاتے ہیں۔

و للهند ضروب من الشرايع يتقربون بها زعموا الىٰ خالقهم جلّ الله و عزّ عما يقول الظالمون علواً كبيراً منها ان الرجل يبتني في طرقهم الخان السابلة و يقيم فيه بقالاً يبتاع المجتازون منه حاجتهم و تقيم الخان فاجرة من نساء الهند يجرى عليها لينال منها المجتازون و ذاك عندهما مما يثابون عليه۔

(ص ۱۲۸)

ہندوستانیوں کے ان حالات کے خیال کے مطابق خالق کائنات سے تقرب حاصل کرنے کے مختلف طریقے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ ان کے باطل تصورات سے بہت بلند و برتر ہے، مثلاً لوگ راستوں میں مسافروں کے لیے سرائیں بنواتے ہیں، ہر سرائے میں ایک بنیا رہتا ہے، جس سے مسافر اپنی ضرورت کی چیزیں خریدتے ہیں اور ایک بدکار عورت بھی رہتی ہے جس سے گذرنے والے متمتع ہوتے ہیں اور یہ سب کچھ ان کے نزدیک کار ثواب ہے۔

و بالهند قحاب يعرفون بقحاب البد و السبب فيه ان المرأة اذا نذرت نذراً و ولد لها جارية جميلة اتت بها البد و هو الصنم الذى يعبدونه فجعلتها له ثم اتخذت لها في السوق بيتا و علقت عليه ستراً و اقعدتها علىٰ كرسى لتجتاز بها اهل الهند و غيرهم من سائر الملل ممن يتجاوز في دينه فتمكن من نفسها باجرة

ہندوستان بر قحبائیں ہوتی ہیں، جو بتوں کی قحبائیں کہلاتی ہیں، جب کوئی عورت منت مانتی ہے اور اس کے خوبصورت لڑکی پیدا ہوتی ہے تو وہ اس کو بت پر چڑھا دیتی ہے اور بت ہی کی وہ لوگ عبادت کرتے ہیں، پھر اس لڑکی کے لیے بازار میں ایک گھر بنایا جاتا ہے اور اس میں پردہ لٹکا کر ایک کرسی پر لڑکی کو بٹھا دیا جاتا تاکہ اس کے پاس سے جب کوئی ہندوستانی یا کسی دوسری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلومة و كلما اجتمع لها شئ من ذالك دفعته الىٰ سدنة الصنم ليصرف فى عمارة الهيكل۔

ملت کے لوگ گذریں تو وہ ان سے ایک متعین اجرت لے کر انہیں متمتع ہونے کا موقع دے اور جب اس کے پاس کچھ رقم جمع ہوجاتی ہے تو وہ اسے بت خانہ کے مصارف کے لیے پجاریوں کے سپرد کردیتی ہے۔

فاما الصنم المعروف بالمولتان وهو قريب المنصورة فانه يقصد من مسيرة اشهر كثيرة و يحمل الرجل منهم العود الهندى القامرونى و قامرون بلد يكون فيه فاخر العود حتى ياتى به الىٰ هذا الصنم فيدفعه الىٰ المهانة لبخور الصنم ومن هذا العود ما قيمة المنا منه مائتا دينار و ربما ختم عليه فانطبع الخاتم فيه لنعومته فالتجار يبتاعونه من هؤلاء السدنة۔

منصورہ کے قریب ملتان میں جو مشہور بت ہے، اس کی زیارت (یاترا) کے لیے لوگ کئی کئی مہینہ کا سفر طے کرکے آتے ہیں اور اپنے ساتھ مشہور عود ہندی قامرونی لاتے ہیں، قامرون ایک شہر ہے جہاں عمدہ قسم کا عود پیدا ہوتا ہے، لوگ اسے بت پر دھونی کے لیے لاتے ہیں اور مہنتوں کے حوالہ کردیتے ہیں، بعض اقسام کے ایک من عود کی قیمت دو سو دینار ہوتی ہے، اس کی بعض قسمیں اتنی نرم ہوتی ہیں کہ اگر ان پر انگوٹھی سے مہر لگائی جاتی تو اس کی چھاپ آجاتی ہے، تاجران خادموں سے اس عود کو خریدتے ہیں۔

و بالهند عباد فى شرايعهم يقصدون الى الجزاير التى تحدث فى البحر فيغرسون بها النارجيل و يستنبطون بها المياه للاجر و ان يجتاز بها المراكب فتنال منها۔

(ص ۱۲۹–۱۳۰)

ہندوستان میں ایسے عابد بھی ہیں جو اپنی شریعت کے پابند اور سمندر کے کنارے واقع جزیروں میں جاکر ناریل کی کاشت کرتے ہیں اور اس کا پانی نکال کر بیچتے ہیں، جنہیں وہاں سے گزرنے والے جہاز خریدتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و لیس کبحر الهند و الصین الذی فی بطنه اللؤلؤ والعنبر و فی جباله الجوهر و معادن الذهب و فی افواه دوابه العاج و فی منابة الآبنوس، و البقم والخیزران و شجر العود والکافور والجوزبوا و القرنفل والصندل و سائر الافواه الطیبة الذکیة (۳) و طیوره الفغاغی یعنی الببغاوات و الطواویس و خرشات ارضه الزباد و ظباء المسك و ما لا یحصیه احد لکثرة خیره۔

(ص ۱۳۷-۱۳۸)

اس سمندر (جو ہند کے دائیں جانب عمان کی طرف (۱) ہے) کا حال بحر ہند اور چین جیسا نہیں ہے، کیوں کہ بحر ہند میں موتی اور عنبر ہوتا ہے، اس کے پہاڑوں میں جواہرات اور سونے کی کانیں ہیں، وہاں کے (۲) چوپایوں کے منہ میں عاج (ہاتھی کے دانت) ہوتے ہیں، اس کی زمین میں آبنوس، بقم، بید، عود، کافور، جوزبوا (جائے پھل) لونگ، صندل اور دوسرے پاکیزہ اور خوشبودار پودے ہوتے ہیں، پرندوں میں طوطے جیسے خوش الحان اور مور جیسے خوش نما پرندہ ہوتے ہیں اس کی زمین کا فضلہ زباد (ایک جانور کا خوشبودار پسینہ) اور مشک والے ہرن اور اس قسم کی بہت سی عمدہ چیزیں ہوتی ہیں، جن کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔

و ملوك الهند تلبس الاقراط من الجوهر النفیس فی آذانها المرکب فی الذهب و تضع فی اعناقها القلاید النفیسة المشتملة علیٰ فاخر الجوهر الاحمر والاخضر واللولوء ما یعظم قیمته و لجل (۱) مقداره

ہندوستان کے راجہ اپنے کانوں میں ایسے سونے کے بالے جن میں بڑے قیمتی جواہر اور موتی ہوتے ہیں اور گلے میں بیش قیمت مالے پہنتے ہیں، جن میں عمدہ قسم کے موتی اور سرخ و زرد رنگ کے جواہرات ہوتے ہیں اور یہی موتی اور جواہرات ان کی

(۱) یعنی بحر احمر (۲) یعنی ہاتھی (۳) کذا فی الاصل یعنی بالذال ولعله ان یکون بالزاء۔

(۴) کذا فی الاصل، ولعله "یجل"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وهو اليوم كنوزهم و ذخائرهم و تلبسه قوادهم و وجوههم و الرئيس منهم و يركب علىٰ عنق رجل منهم و عليه فوطة قد استتر بها و في يده شئ يعرف بالچترة وهي مظلة من ريش الطواويس ياخذها بيده فيتقي بها الشمس و اصحابه محدقون به۔	دولت اور خزانہ ہیں، یہ زیورات فوجوں کے سپہ سالار اور افسر بھی پہنتے ہیں، یہاں کے امرا آدمیوں کی گردن پر سوار ہوتے ہیں اور اس کی گردن پر ایک رومال ہوتا ہے جس سے وہ چھپی رہتی ہے اور ہاتھ میں مور کے پر کا چترہ (چھتر) ہوتا ہے، جس سے وہ اور اس کے ارد گرد کے ساتھی دھوپ سے بچتے ہیں۔
و منهم صنف لا ياكل اثنان منهم في غضارة واحدة و لا علىٰ مائدة واحدة يجدون ذالك عيباً فاحشاً فاذا اوردوا سيراف فدعاهم وجه من وجوه التجار و كانوا مائة نفس او دونها او فوقها احتاج ان يضع بين يدى كل رجل منهم طبقاً فيه ما ياكله لا يشاركه فيه سواه۔	یہاں ایک گروہ ایسا بھی ہے جس کے دو فرد ایک برتن میں ایک ساتھ مل کر اور ایک دسترخوان پر کھانا نہیں کھاتے اور وہ اُسے بڑے عیب کی چیز سمجھتے ہیں (۱) ان لوگوں کا ایک گروہ جو سو آدمیوں پر مشتمل تھا جب سیراف آیا اور ایک بڑے تاجر نے ان کی دعوت کی تو ہر شخص کے لیے الگ الگ تھالی فراہم کرنی پڑی، تاکہ وہ اس میں تنہا بلا شرکت غیر کھاسکیں۔
و اما ملوكهم في بلادهم و وجوههم فانه يتخذ لهم في كل يوم موائد يسف خوص النارجيل سفا و يعمل منه كهيئة الغضار و الصحان فاذا احضر الغدا اكلوا الطعام في	وہاں کے راجاؤں اور امیروں کے لیے روزانہ دسترخوان اور ناریل کی چھال کا تھالی سا کوئی برتن بنایا جاتا ہے، جب کھانا آتا ہے تو وہ اسی چھال کے بنے ہوئے برتن میں کھاتے ہیں، کھانے سے فارغ ہونے

(۱) ایسا چھوت چھات کی وجہ سے کرتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذالك الخوص المسفوف فاذا فرغوا من غذائهم رُمِی بتلك المایدة والغضار والمسفوف من الخوص مما بقی من الطعام الیٰ الماء واستانفوا من غدهم مثله وكان یحمل الیٰ الهند فی القدیم الدنانیر السندیة فیباع الدینار بثلاثة دنانیر و ما زاد و یحمل الیهم الزمرد الذی یرد من مصر مركباً فی خواتمهم مصونا فی الحاق و یحمل البسد وهو المرجان و حجؤ یقال له الدهنج ثم تركوه واكثر ملوكهم یظهرون نسائهم اذا جلسوا لمن دخل الیهم من اهل بلدهم و غیرهم لا یحجبن عن النظر الیهن۔

(ص ۱٤٥ تا ۱٤۷)

کے بعد وہ دستر خوان اور چھال کی تھالی اور اور بچا ہوا کھانا پانی میں پھینک دیا جاتا ہے اور دوسرے دن پھر نیا تھال بنایا جاتا ہے، قدیم زمانے میں ہندوستان میں سندھی دنانیر برآمد کئے جاتے تھے اور ایک دینار تین یا اس سے زائد دینار میں فروخت کیا جاتا تھا، ان کے یہاں مصر کا زمرد بھی انگوٹھیوں میں جڑا ہوا آتا تھا، جو ڈبوں میں بند ہوتی تھیں، بسد (۱) یعنی مرجان اور جو جسے دہنج کہتے تھے، دہنج بھی برآمد ہوتی تھی، مگر اب لوگوں نے اسے ترک کر دیا، یہاں کے اکثر راجاؤں کے دربار میں جب ملکی یا غیر ملکی لوگ آتے ہیں تو وہ ان سے اپنی رانیوں کا پردہ نہیں کراتے، بلکہ جو بھی دربار میں پہنچ جاتا ہے، انہیں دیکھ لیتا ہے۔

(۱) بُسد اور جو کی تشریح مصنف نے خود ہی کر دی ہے، یہ دونوں دراصل جواہرات اور ہیروں کی قسمیں ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلاذُری

المتوفی ۲۷۹ھ مطابق ۸۹۲ء

بلاذری کا نام احمد بن یحییٰ بن جعفر اور کنیت ابو جعفر یا ابوالحسن تھی، بغداد کا رہنے والا اور عباسی خلفا متوکل، مستعین اور معتز کے دربار میں باریاب تھا، جغرافیہ، تاریخ، ادب، روایت و انساب کا ماہر اور شاعر بھی تھا فارسی زبان سے اچھی طرح واقف اور فارسی سے عربی میں کتابوں کا ترجمہ کرتا تھا، اس کی مشہور کتابوں میں انساب الاشراف واخبارہم ۲۰ جلدوں میں ناتمام اور دوسری فتوح البلدان ہے، جس میں اسلامی فتوحات کا ذکر ہے اور اس سلسلہ میں اس نے سندھ پر مسلمانوں کے حملوں کا مفصل تذکرہ اور یہاں کے متعلق بعض سیاسی اور تاریخی معلومات بھی بیان کیے ہیں، یہ کتاب یورپ اور مصر دونوں جگہوں سے شائع ہوچکی ہے، ۲۷۹ھ میں اس نے وفات پائی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتوح البلدان

اخبرنا علی بن محمد بن عبداللّٰہ بن ابی سیف قال ولی عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ عثمان بن ابی العاص الثقفی البحرین و عمان سنۃ ۱۵ فوجہ اخاہ الحکم الی البحرین و مضی الیٰ عمان فاقطع جیشا الیٰ تانہ فلما رجع الجیش کتب الیٰ عمر یعلمہ ذالک فکتب الیہ عمر یا اخا ثقیف حملت دزدا علیٰ عود و انی احلف باللّٰہ الوا اصیبوا لاخذت من قومک مثلھم ووجہ الحکم ایضاً الیٰ بروص و وجہ اخاہ المغیرۃ بن ابی العاص الیٰ خور الدیبل فلقی العدو و ظفر۔

علی بن محمد بن عبداللہ بن ابو یوسف نے ہمیں بتایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ۱۵ھ میں عثمان بن ابو العاص ثقفی کو بحرین اور عمان کی ولایت پر مقرر کیا، عثمان ثقفی نے اپنے بھائی حکم کو بحرین بھیجا اور خود عمان جا کر ایک لشکر تھانہ (۱) کی طرف روانہ کیا، وہ لشکر جب وہاں سے (کامیاب) واپس آیا تو انہوں نے حضرت عمر کو اس کی اطلاع دی، حضرت عمرؓ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ ثقیف کے بھائی تم نے تو ایک کیڑے کو لکڑی پر چڑھا دیا، بخدا اگر وہ لوگ ہلاک ہو گئے ہوتے تو میں تمہاری قوم سے ایسے ہی آدمی لے لیتا (۲) حکم نے اپنے بھائی مغیرہ کو خلیج دیبل کی طرف بھیج کر خود بھروچ (۳) پر چڑھائی کی اور دشمن سے مقابلہ میں کامیاب ہوئے۔

(۱) یعنی تھانہ مشہور بندرگاہ جو گجرات کوکن بمبئی کی سرحد پر واقع ہے، یہ عربوں کا گجرات بلکہ ہندوستان پر پہلا حملہ تھا۔ (۲) یعنی تمہاری قوم بھر سے معاوضہ لیتا۔ (۳) بھروچ گجرات کا مشہور بندرگاہ ہے اور یہ عربوں کا گجرات پر دوسرا اور سندھ پر پہلا حملہ تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلما ولی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ وولی عبداللہ بن عامر بن کریز العراق کتب الیہ یامرہ ان یوجہ الیٰ ثغر الھند من یعلم علمہ وینصرف الیہ بخیرہ فوجہ حکیم بن جبلۃ العبدی فلما رجع اوفدہ الیٰ عثمان فسألہ عن حال البلاد فقال یا امیر المومنین قد عرفتھا و تنحرتھا قال فصفھا لی و قال ماؤھا وشل ثمرھا رتل و لصھا بطل ان قل الجیش ضاعوا و ان کثروا جاعوا فقال لہ عثمان ا خابر ام ساجع قال بل خابر فلم یغزھا احداً۔	جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور عبداللہ بن عامر بن کریز کو عراق کا گورنر بنایا تو ان کے پاس یہ فرمان بھیجا کہ ہندوستان کی سرحد کے حالات معلوم کرنے کے لیے کسی آدمی کو بھیجو جو واپس آنے کے بعد مجھے بھی وہاں کے حالات سے آگاہ کرے، اس فرمان کی تعمیل میں عبداللہ نے حکیم بن جبلہ عبدی کو (یعنی ان کی سرکردگی میں ایک دستہ حدود ہند کی طرف) بھیجا، جب حکیم واپس ہوئے تو عبداللہ نے انہی کو حضرت عثمان کے پاس بھیج دیا، حضرت عثمانؓ نے پوچھا اس ملک کا کیا حال ہے، جواب دیا امیر المومنین میں نے خوب چل پھر کر معلوم کیا ہے، حضرت عثمانؓ نے کہا مجھ سے اس کی کیفیت بیان کرو، بولے! وہاں پانی کم، پھل خراب اور چور بہادر ہیں، اگر فوج کم ہو تو ہلاک و برباد ہو جائے اور زیادہ ہو تو بھوکوں مر جائیں گی، حضرت عثمانؓ نے کہا یہ تم حال بیان کر رہے ہو یا قافیہ بندی کا مظاہر کر رہے ہو؟ بولے امیر المومنین! صورت حال سے مطلع کر رہا ہوں، حضرت عثمانؓ نے یہ حال سن کر کسی کو فوج کشی کے لیے نہیں بھیجا۔
فلما کان آخر سنۃ ۳۸ و اول سنۃ ۳۹ فی خلافۃ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	لیکن ۳۸ھ کے آخر یا ۳۹ھ کے اوائل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توجه الى ذالك الثغر الحارث ابن مرة العبدی متطوعاً باذن علی فظفر و اصاب مغنماً و سبیا و قسم فی یوم واحد الف راس ثم انه قتل و من معه بارض القیقان الا قلیلاً و کان مقتله فی سنة ٤٢ و القیقان من بلاد السند مما یلی خراسان ثم غزا ذالك الثغر المهلب ابن ابی صفرة فی ایام معاویة سنة ٤٤ فاتی بنة و الاهواز و هما بین الملتان و کابل فلقیه العدو فقاتله و من معه ولقی المهلب ببلاد القیقان ثمانیة عشر فارسا من الترك علیٰ خیل محذوفة فقاتلوه فقتلوا جمیعاً فقال المهلب ما جعل هؤلاء الاعاجم اولیٰ بالتمشیر منا فحذف الخیل۔

کے زمانہ میں حارث بن مرہ عبدی نے ان کی اجازت سے اس سرحد پر رضا کارانہ حملہ کیا، ان کو فتح حاصل ہوئی اور کثیر مال غنیمت ہاتھ آیا، قیدیوں کی تعداد اتنی تھی کہ ایک دن میں ایک ہزار تقسیم کئے گئے، لیکن پھر وہ اور ان کے اکثر ساتھی قلات میں قتل کر ڈالے گئے اور محض تھوڑے سے زندہ بچے، حارث کا حادثۂ قتل ۴۲ھ میں پیش آیا اور قلات خراسان کے قریب ہی سندھ کا شہر ہے، پھر ۴۴ھ میں مہلب بن ابی صفرہ نے حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ میں اس سرحد پر لشکر کشی کی اور بنہ اور اہواز (۱) تک پہنچ گئے، یہ دونوں شہر کابل اور ملتان کے درمیان ہیں، یہیں دشمنوں سے مقابلہ ہوا، مہلب نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان سے جنگ کی، قلات میں انہیں ۱۸ ترک سوار ملے جو دم بریدہ گھوڑوں پر سوار تھے، انہوں نے مہلب سے جنگ کی اور سب کام آئے، مہلب نے کہا ہم عجم نژادوں سے زیادہ پھرتی اور مستعدی کے حق دار ہیں، پھر اپنے گھوڑوں کی دم کاٹ دی۔

(۱) بلاذری نے بنہ اور اہواز کو کابل اور ملتان کے درمیان بتایا ہے، اس لیے مہلب موجودہ نقشے کے مطابق کابل اور پشاور (جو اس وقت سندھ کے علاقے تھے) کی درمیانی گھاٹیوں (درۂ خیبر) کو طے کر کے سرزمین ہند پہنچے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فکان اول من حذفها من المسلمین۔	گھوڑے کی دم کاٹنے والے مسلمانوں میں یہ پہلے شخص تھے۔(۱)
و فی بنۃ یقول الازدی:	بنتہ ہی کی جنگ کے متعلق ازدی شاعر کہتا ہے:
الم تر ان الازد لیلۃ بیتوا ببنۃ کانوا خیر جیش المھلب	کیا تم نے نہیں دیکھا جس رات کو قبیلۂ ازد نے بنتہ پر حملہ کیا تو یہی لوگ مہلب کی فوج کے سب سے بہترین سپاہی تھے۔
ثم ولی عبداللّٰہ بن عامر فی زمن معاویۃ بن ابی سفیان عبداللّٰہ بن سوار العبدی و یقال ولاہ معاویۃ من قبلہ ثغر الھند فغزا القیقان فاصاب مغنماً ثم وفد الیٰ معاویۃ و اھدی الیہ خیلاً قیقانیۃ و اقام عندہ ثم رجع الیٰ القیقان فاستجاشوا الترك فقتلوہ وفیہ یقول الشاعر:	پھر عبداللہ بن عامر نے امیر معاویہ ہی کے زمانہ میں عبداللہ بن سوار عبدی کو ہند کی سرحد کا گورنر بنایا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خود حضرت معاویہؓ نے عبداللہ کو گورنر مقرر کیا تھا، عبداللہ نے قلات پر حملہ کر کے مالِ غنیمت حاصل کیا اور اسے حضرت معاویہؓ کے پاس لائے اور قلاتی گھوڑے بھی ہدیۃً پیش کئے، چند دنوں ان کے پاس قیام کر کے پھر قلات واپس چلے گئے مگر قلاتیوں نے ترکوں کی فوج جمع کر کے انہیں قتل کر دیا، ان کے متعلق ایک شاعر کہتا ہے:
و ابن سوار علی عداتہ موقد النار و قتال الشغب	اور ابن سوار جو فوج کشی کے وقت ہمیشہ اپنا باورچی خانہ گرم رکھتا ہے اور دشمنوں کو تہِ تیغ کرتا ہے۔

(۱) ترکوں کے جو گھوڑے مالِ غنیمت میں ملے تھے وہ دم بریدہ تھے، یہ طرز مہلب کو بہت پسند آیا اور انہوں نے حکم دیا کہ تمام لشکر کے گھوڑے بھی اس طرح کر دیئے جائیں کیوں کہ اس عہد میں عرب اپنے گھوڑوں کے نہ بال کاٹتے تھے اور نہ دُم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و ولی زیاد بن ابی سفیان فی ایام معاویة سنان بن سلمة المحبق الهذلی و کان فاضلاً متالها وهو اول من احلف الجند بالطلاق فاتی الثغر ففتح مکران عنوة و مصرها و اقام بها و ضبط البلاد و فیه یقول الشاعر:

اس کے بعد زیاد بن ابوسفیان نے سنان بن سلمہ محبق ہذلی کو امیر معاویہؓ کے زمانہ ہی میں والی بنایا، سنان صاحب فضل، عبادت گزار اور پہلے شخص تھے جنھوں نے فوج کو بزدلی سے بچانے کے لیے طلاق کی قسم دی اور مکران بزور قوت فتح کر کے اسے شہر بنا دیا اور وہاں قیام کر کے شہروں کا نظم ونسق درست کیا، ایک شاعر نے طلاق کے قسم دلانے کے متعلق کہا ہے:

رأیت هذیلاً احدثت فی عینها
طلاق نساء ما یسوق لها مهراً

"میں نے ہذیل کو ایک نئی طرح کی قسم کھاتے دیکھا کہ بغیر مہر ادا کئے عورتوں پر طلاق کی قسمیں کھا رہے ہیں۔"

و قال ابن الکلبی کان الذی فتح حکیم بن جبلة العبدی ثم استعمل زیاد علی الثغر راشد بن عمرو الجدیدی من الازد فاتی مکران ثم غزا القیقان فظفر ثم غزا المید فقتل و قام بامر الناس سنان بن سلمة فولاه زیاد الثغر فاقام به سنتین۔

ابن کلبی (۱) کا بیان ہے کہ مکران کو حکیم بن جبلہ عبدی نے فتح کیا، ابن محبق کے بعد زیاد نے راشد بن عمرو الجدیدی ازدی کو سرحد پر مقرر کیا، وہ مکران آئے، قلات پر حملہ کیا اور فتحیاب ہوئے، پھر میدوں کی طرف بڑھے اور قتل کر دیئے گئے، ان کے قتل ہو جانے کے بعد سنان بن سلمہ نے انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا اور زیاد نے ان کو سرحد کی ولایت پر برقرار رکھا، سنان وہاں دو سال رہے۔

(۱) ہشام کلبی المتوفی ۲۰۶ھ مطابق ۸۲۱ء یعنی ابوالمنذر رہشام بن محمد بن سائب بن بشر بن عمرو کلبی جو کوفہ کا رہنے والا اور انساب واعلام اور وقائع عرب کا مشہور عالم اور متعدد کتابوں کا مصنف جن میں کتاب الاصنام بہت مشہور ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و غزا عباد بن زياد ثغر الهند من سجستان فاتى سناروز ثم اخذ علىٰ حرى كهز الىٰ الروزبار من ارض سجستان الىٰ الهند منذ فنزل كش و قطع المفازة حتى اتى القندهار فقاتل اهلها فهزمهم و فتهم و فتحها بعد ان اصيب رجال من المسلمين و راى قلانس اهلها طوالا فعمل عليها فسميت العبادية قال ابن مفرغ:

كم بالجروم و ارض الهند من قدم
ومن سرائنك قتلى لاهم قبروا

بقندهار و من تكتب منيته
بقندهار يرجم دونه الخبر

ثم ولى زياد المنذر بن الجارود العبدى و يكنى ابالاشعث ثغرا لهند فغزا البوقان و القيقان فظفر المسلمون و غنموا و بث السرايا فى بلادهم و فتح قصدار و سباها

عباد بن زیاد نے سجستان سے ہند کی سرحد پر حملہ کیا اور سناروز (۱) پہنچے پھر کہز کی سمت سے روزبار تک اور ہند مند (۲) تک بڑھ گئے اور کش میں مقام کیا اور صحرا طے کر کے قندھار پہنچے، قندھار والوں نے جنگ کی مگر عباد نے ان کو شکست دی اور بہت سے مسلمانوں کے کام آنے کے بعد قندھار فتح ہوا، عباد نے وہاں لوگوں کی لمبی ٹوپیاں دیکھ کر اسی قسم کی ٹوپیاں بنوائیں، اسی لیے ان ٹوپیوں کا نام عبادیہ پڑ گیا، ابن مفرغ شاعر نے کہا: ''سخت گرم علاقوں اور سرزمین ہند میں کتنے بہادر اور سردار شہید ہوئے مگر انہیں قبر نصیب نہ ہوئی۔''

(یعنی قندھار میں جس کی موت مقدر ہو تو سمجھنا چاہئے کہ اس کی کوئی خبر نہ مل سکے گی۔)

پھر زیاد نے منذر بن جارود المکنی بابی الاشعث کو ہند کی سرحد کا حاکم بنایا انہوں نے بوقان اور قلات پر حملہ کیا، اس حملہ میں مسلمانوں کو کامیابی ہوئی اور مالِ غنیمت ہاتھ آیا، ابوالاشعث نے مختلف اطراف میں دستے

---

(۱) دریائے ہلمند کی ایک شاخ کا نام ہے (جغرافیہ خلافت مشرقی ص ۵۰۱) اور اس سے غالباً دریائے اٹک مراد ہے۔ (تاریخ سندھ) (۲) سجستان کا مشہور دریا جسے یاقوت نے ''ہزار ندیوں والا دریا'' اور کتابت کی غلطی کی وجہ سے اسے ہیدمند اور ہیرمند بھی کہتے تھے اور آج کل زیادہ تر ہلمند بولا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و كان سنان قد فتحها الا ان اهلها انتقضوا و بها مات۔	پھیلا دیئے اور قصدار فتح کر کے قیدیوں کو گرفتار کیا، اس سے پہلے سنان قصدار فتح کر چکے تھے، مگر وہاں کے لوگ باغی ہو گئے تھے، اس لیے دوبارہ ابوالاشعث کو فوج کشی کرنی پڑی) سنان کا قصدار ہی میں انتقال ہوا۔
ثم ولی عبید اللّٰه بن زیاد ابن حری الباهلی ففتح اللّٰه تلك البلاد علیٰ یده و قاتل بها قتالاً شدیداً فظفر و غنم و قال قوم ان عبید اللّٰه بن زیاد ولی سنان بن سلمة و كان حری علیٰ سرایاه واهل البوقان الیوم مـ ملمون وقد بنی عمران بن موسیٰ بن یحییٰ بن خالد البرمكی بها مدینة سماها البیضاء و ذالك فی خلافة المعتصم باللّٰه ولما ولی الحجاج بن یوسف بن الحكم بن ابی عقیل الثقفی العراق ولی سعید بن اسلم ابن زرعة الكلابی مكران و ذالك الثغر فخرج علیه معاویة و محمد ابنا الحارث العلافیان فقتل و غلب العلافیان علیٰ الثغر، فولی الحجاج مجاعة بن سعر التمیمی ذالك الثغر فغزا مجاعة فغنم و فتح طوائف من قندابیل ثم اتم فتحا	پھر عبید اللہ بن زیاد نے ابن حری باہلی کو گورنر بنایا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر ان ممالک کو فتح کرایا، ابن حری کو بہت سخت جنگ کرنی پڑی اور آخر میں فتح ہوئی اور مالِ غنیمت ملا، بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عبید اللہ ابن زیاد نے سنان بن سلمہ کو اس علاقہ کا والی بنایا تھا اور حری فوجی دستوں پر مقرر کیے گئے تھے، بوقان کے باشندے آج کل مسلمان ہیں، عمران ابن موسیٰ بن یحییٰ بن خالد برمکی نے معتصم باللہ کے عہد خلافت میں یہاں ایک شہر آباد کیا تھا اور اس کا نام ''البیضاء'' رکھا تھا، جب حجاج بن یوسف ابن حکم بن ابو عقیل ثقفی عراق کا گورنر مقرر ہوا تو اس نے سعید بن اسلم بن زرعہ کلابی کو مکران اور اس سرحد پر مامور کیا، حارث علافی کے بیٹے معاویہ اور محمد نے سعید کے خلاف بغاوت کر کے اسے قتل کر دیا اور خود سرحد پر قابض ہو گئے، اس لیے حجاج نے مجاعہ بن سعر تمیمی کو اس سرحد کا گورنر بنایا، مجاعہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن القاسم و مات مجاعة بعد سنة بمکران۔	نے حملہ کرکے مالِ غنیمت حاصل کیا اور قندابیل کے کچھ حصے فتح کیے، سرحد کی فتوحات کو بعد میں محمد بن قاسم نے تکمیل تک پہنچایا اور مجاعہ سے ایک سال بعد مکران میں وفات پائی۔
ثم استعمل الحجاج بعد مجاعة محمد بن هارون بن ذراع النمری فاهدی الیٰ الحجاج فی ولایته ملك جزیرة الیاقوت نسوة ولدن فی بلاده مسلمات و مات اباء هُنّ و کانوا تجاراً فاراد التقرب بهن فعرض للسفینة التی کن فیها قوم من مید الدبیل فی بوارح فاخذوا السفینة بما فیها فنادت امرأة منهن و کانت من بنی یربوع یا حجاج او بلغ الحجاج ذالك فقال یا لبیك فارسل الیٰ داهر یسئله تخلیة نسوة فقال انما اخذهن لصوص لا اقدر علیهم فاغزی الحجاج عبید الله بن نبهان الدیبل فقتل فکتب الی بدیل بن طهفة البجلی و هو بعمان ان یسیر الی الدیبل فلما لقیهم نفر به فرسه	مجاعہ کے بعد حجاج نے محمد بن ہارون ابن ذراع نمری کو سرحد پر بھیجا، نمری کے زمانۂ ولایت میں جزیرۂ یاقوت (١) کے راجہ نے حجاج کے پاس کچھ عورتیں تحفۃً بھیجیں، یہ عورتیں مسلمان تھیں اور اسی راجہ کے ملک میں پیدا ہوئی تھیں، ان کے آبا و اجداد یہاں تجارت کرتے تھے اور یہیں فوت ہو گئے تھے، راجہ نے حجاج کو خوش کرنے کے لیے ان عورتوں کو بھیجا تھا، جس کشتی میں یہ سوار تھیں دیبل کے میدوں نے جو جنگی کشتیوں پر سوار تھے ان کشتیوں اور اس کے کل سامان پر قبضہ کرلیا، قبیلہ بنی یربوع کی ایک عورت نے حجاج کی دہائی دی، حجاج کو جب یہ خبر معلوم ہوئی تو اس نے جواب میں کہا، میں آیا! اور راجہ داہر کے پاس کہلا بھیجا کہ وہ عورتوں کو چھڑا کر بھیج دے، داہر نے جواب دیا کہ انہیں بحری قزاقوں نے پکڑا ہے، جو میرے بس سے باہر

(١) یعنی لنکا، اسے جزیرہ یاقوت کہے جانے کا ایک سبب تو خود بلاذری نے آگے بیان کیا ہے، دوسری وجہ یہ ہے کہ یہاں ہیرے اور جواہرات کی پیداوار بکثرت ہوتی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاطاف به العدو فقتلوه و قال بعضهم قتله زط البدهة قال انما سميت هذه الجزيرة جزيرة الياقوت لحسن وجوه نسائها۔

ہیں، یہ جواب سن کر حجاج نے عبید اللہ بن نبھان کو دیبل پر حملہ کے لیے بھیجا، مگر وہ قتل ہو گئے، ان کے بعد حجاج نے بدیل بن طہفہ کو جو عمان میں تھے، دیبل جانے کا حکم دیا، وہ حکم پاتے ہی پہنچ گئے، مگر عین میدانِ جنگ میں ان کا گھوڑا بدکا اور دشمنوں نے انہیں گھیر کر قتل کر دیا، بعض لوگ کہتے ہیں کہ بدھ جاٹوں نے بدیل کو قتل کیا تھا، اس جزیرے کو جزیرۂ یاقوت اس لیے کہتے ہیں کہ یہاں کی عورتوں کے چہرے نہایت حسین ہوتے ہیں۔

ثم ولى الحجاج محمد بن القاسم بن محمد بن الحكم بن ابى عقيل فى ايام الوليد بن عبدالملك فغزا السند و كان محمد بفارس و قد امره ان يسير الى الرى و على مقدمته ابوالاسود جهم بن زحر الجعفى فرده اليه و عقد له ثغر السند و ضم اليه ستة آلاف من جند اهل الشام و خلقا من غيرهم و جهزه بكل ما احتاج اليه حتىٰ الخيوط و المسال و امره ان يقيم بشيراز حتىٰ يتتام اليه اصحابه و يوافيه ما عد لـ و عمد الحجاج الى القطن المحلوج فنقع فى الخل الخمر الحاذق ثم

اس کے بعد ولید بن عبدالملک کے زمانۂ خلافت میں حجاج نے محمد بن قاسم بن محمد بن حکم بن ابو عقیل کو والی بنا کر سندھ روانہ کیا، محمد اس وقت فارس میں تھے اور حجاج انہیں رے جانے کا حکم دے چکا تھا اور ان کے مقدمۃ الجیش پر جہم بن زحر جعفی کو متعین کر چکا تھا، مگر بدیل کے قتل ہونے کے بعد انہیں رے جانے سے روک دیا اور سندھ کی سرحد کا علم عطا کیا اور ہشام اور بعض دوسرے مقامات کی چھ ہزار فوجیں ان کے ساتھ کیں اور اس کے لیے جملہ ضروری سامان یہاں تک کہ سوئی، دھاگہ بھی ساتھ کر دیا اور کل ساتھیوں اور سامان کے پہنچنے تک شیراز میں رُکے رہنے کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جفف فی الظل فقال اذا صرتم الیٰ	حکم دیا اور روئی سرکے میں تر کر کے اس کو سکھا
السند فان الخل بها ضیق فانقعوا هذا	کر دیا اور کہا سرکہ سندھ میں کمیاب ہے، جب
القطن فی الماء ثم اطبخوا به و	اس کی ضرورت ہو تو اس روئی کو پانی میں ڈال
اصطبغوا و یقال ان محمدا لما صار	کر پکا لو اور سرکہ نکال کر اُس کو استعمال کرو،
الیٰ الثغر کتب یشکو ضیق الخل	ایک روایت یہ ہے کہ محمد بن قاسم جب سرحد
علیهم فبعث الیه بالقطن المنقوع فی	پر پہنچا تو حجاج کے پاس سرکہ کی کمی کی شکایت
الخل فسار محمد بن القاسم الیٰ	لکھی، اُس نے روئی سرکہ میں تر کی پھر خشک
مکران فاقام بها ایاما ثم اتیٰ قنزپور	کر کے بھیجی، جب کمک آ گئی تو محمد بن قاسم
ففتحها ثم اتیٰ ارمائیل ففتحها و کان	شیراز سے مکران روانہ ہوئے اور وہاں چند
محمد بن هارون بن ذراع قد لقیه	دنوں قیام کرنے کے بعد قنز پور پر حملہ کر کے
فانضمّ الیه و سار معه فتوفی بالقرب	فتح کیا، پھر ارمائیل بھی فتح کیا، یہاں محمد بن
منها فدفن بقنبل ثم سار محمد بن	ہارون بن ذراع کا انتقال ہو گیا، وہ اس کمک
القاسم من ارمائیل و معه جهم بن زحر	میں تھے، جو بعد کو شیراز بھیجی تھی اور محمد بن
الجعفی فقدم الدیبل یوم الجمعة و	قاسم کے لشکر سے مل گئی تھی، انہیں قنبلی (۱)
وافته سفن کان حمل فیها الرجال و	میں دفن کر کے محمد بن قاسم جہم بن زحر جعفی کو
السلاح والاداة فخندق حین نزل	ساتھ لے کر ارمائیل سے روانہ ہوئے اور
الدیبل و رکزت الرماح علیٰ الخندق	جمعہ کو سندھ پہنچے، یہاں جہازوں کی وہ کمک
و نشرت الاعلام و انزل الناس علیٰ	بھی پہنچ گئی جن میں فوجیں، ہتھیار، رسد اور
رایاتهم و نصب منجنیقاً تعرف	دوسرے جنگی سامان تھے، محمد نے دیبل آتے
بالعروس کان یمد فیها خمس مائة	ہی خندق کھودی اور اس کے کنارے نیزے
رجل و کان بالدیبل بد عظیم علیه دقل	نصب کر کے ان پر پرچم لہرائے، پھر لوگوں کو
طویل وعلیٰ الدقل رایة حمراء اذا هبت	ان کے جھنڈوں تلے کر کے عروس نام ایک

(۱) مکران کی سرحد پر ایک شہر جو سمندر کے نزدیک ہے اور اس کے دوسرے کنارے پر بیابان ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الريح اطافت بالمدينة و كانت تدور و البد فيما ذكروا منارة عظيمة يتخذ في بنائهم فيه صنم لهم او اصنام يشهر بها و قد يكون الصنم في داخل المنارة ايضاً و كل شئ اعظموه من طريق العبادة فهو عندهم بد و الصنم بد ايضاً و كانت كتب الحاج ترد علىٰ محمد و كتب محمد ترد عليه بصفة ما قبله و استطلاع رايه فيما يعمل به في كل ثلاثة ايام فورد علىٰ محمد من الحجاج كتاب ان انصب العروس و اقصر منها قائمة ولتكن مما يلي المشرق ثم ادع صاحبها فمره ان يقصد برميته للدقل الذي وصفت لي فرمى الدقل فكسر فاشتد طرة الكفر من ذالك ثم ان محمدا ناهضهم و قد خرجوا اليه فهزمهم حتى ردهم و امر بالسلاليم فوضعت و صعد عليها الرجال و كان اولهم صعودا رجل من مراد من اهل الكوفة ففتحت عنوة و مكث محمد يقتل من فيها ثلاثة ايام و هرب عامل داهر عنها و قتل سادنا بيت الهتهم و اختط محمد للمسلمين

منجنیق نصب کی جس کو چلانے کے لیے ۵۰۰ آدمی متعین کئے، دیبل میں ایک بڑا بت خانہ تھا، اس کے گنبد پر کشتی کے پتوار کی طرح ایک لمبی لکڑی میں ایک سرخ جھنڈا لگا ہوا تھا، جب ہوا چلتی تو چاروں طرف لہرانے لگتا، لوگوں کا بیان ہے کہ بت خانہ ایک بلند مینار تھا، اس طرح کے منارے ہندوستانی اپنے بت کدوں کی عمارتوں یا ایسے بتوں کے لیے بناتے ہیں جس کی نسبت سے وہ مشہور ہوتے ہیں، کبھی بت منارے کے اندر بھی ہوتا ہے اور ہر وہ چیز جس کی بطریق عبادت تعظیم کی جائے اہل ہند کے یہاں بت کہلاتی ہے، صنم بھی بت ہوتا ہے، اس زمانہ میں حجاج کے خطوط محمد کے پاس اور محمد کے حجاج کے پاس ہر تیسرے دن آتے رہتے تھے، محمد خطوط میں واقعات کی نوعیت اور صورت لکھ کر حجاج کی رائے معلوم کرتا کہ اس کے مطابق عمل کیا جائے، ایک مرتبہ حجاج نے محمد کو لکھا کہ عروس (منجنیق) اس طرح نصب کرو کہ اس کا ایک پایہ ذرا کم اور مشرق سمت کے قریب ہو جائے اور اس کے چلانے والے کو حکم دو کہ پتوار کے مانند بڑی لکڑی کی طرف جس کا تم نے ذکر کیا ہے، گولہ باری کی جائے، چنانچہ جب گولہ باری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بها و بنی مسجداً و انزلها اربعة آلاف۔

ہوئی تو وہ بڑی لکڑی ٹوٹ گئی، اس کا ٹوٹنا کافروں پر بہت گراں گذرا اور وہ آگے بڑھے، محمد نے انہیں شکست دے کر شہر میں پسپا کر دیا اور شہر پناہ کی دیوار پر سیڑھی لگانے کا حکم دیا اور مسلمان اس کی مدد سے سیڑھی پر چڑھ گئے، فصیل پر سب سے پہلا چڑھنے والا کوفہ کے قبیلۂ مراد کا ایک شخص تھا، اس طرح دیبل بزور شمشیر فتح کیا گیا اور محمد نے تین دن تک شہر میں قتل و خونریزی (۱) کی راجہ داہر کا حاکم وہاں سے بھاگ گیا، بت خانوں کے خادم اور پجاری قتل کر دیئے گئے اور فاتحِ سندھ نے وہاں مسلمانوں کی آبادی قائم کی، ایک جامع مسجد بنائی اور ۴ ہزار مسلمانوں کو آباد کیا۔

قال محمد بن یحییٰ فحدثنی منصور بن حاتم النحوی مولیٰ آل خالد بن اسید انه رای الدقل الذی کان علیٰ منارة البد مکسوراً و ان عنبسة بن اسحاق الضبی العامل کان علی السند فی خلافة المعتصم باللّٰہ رحمه اللّٰہ هدم اعلیٰ تلك المنارة و جعل فیها سجناً و ابتدأ فی

محمد بن یحییٰ کا بیان ہے کہ مجھ سے منصور بن حاتم نحوی نے جو آل خالد بن اسید کے غلام تھے، بیان کیا کہ انہوں نے بت کے منارہ کی ٹوٹی لکڑی دیکھی ہے، معتصم باللہ کے دورِ خلافت میں سندھ کے گورنر عنبسہ بن اسحاق ضبی نے منارہ کے بالائی حصے ڈھا کر وہاں قید خانہ تعمیر کیا اور شکستہ منارہ کے اینٹ اور پتھروں سے شہر کی مرمت شروع کر دی، مگر

(۱) قابل جنگ لوگوں کو قتل کیا، ورنہ عورتوں بچوں اور نا قابل جنگ افراد سے مسلمان تعرض نہیں کرتے تھے، جیسا کہ آگے چل کر بلاذری نے خود اس کی تشریح کر دی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرمة المدينة بما نقص من حجارة تلك المنارة فعزل قبل استتمام ذالك و ولى بعده هارون بن ابى خالد المروزى فقتل بها۔

اسے مکمل کرنے سے پہلے ہی معزول کر دیا گیا، اس کے بعد ہارون بن ابو خالد مروزی کو حکومت سپرد کی گئی، مگر وہ جلد ہی قتل کر دیئے گئے۔

قالوا و اتى محمد بن قاسم البيرون و كان اهلها بعثوا سمنيين منهم الى الحجاج فصالحوه فاقاموا لمحمد العلوفة و ادخلوه مدينتهم و دنوا بالصلح۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ محمد بن قاسم کے بیرون(۱) آنے سے پہلے ہی اہل شہر اپنا ایک گروہ سمن سیر(۲) حجاج کے پاس بھیج کر مصالحت کر چکے تھے اور جب محمد پہنچے تو لوگوں نے انہیں شہر میں (عزت کے ساتھ) داخل کیا اور رسد وغیرہ پیش کی اور صلح کی پابندی کی۔

و جعل محمد لا يمر بمدينة الا فتحها حتى عبر نهر دون مهران فاتاه سمنية سربيدس فصالحوه عمن خلفهم و وظف عليهم الخراج و سار الىٰ سهبان ففتحها ثم سار الى مهران فنزل فى وسطه فبلغ ذالك داهر و استعد لمحاربته و بعث محمد بن القاسم محمد بن مصعب بن عبدالرحمن الثقفى الىٰ سدوسان فى خيل و حمارات فطلب اهلها الامان

محمد جس شہر سے بھی گذرتے اسے فتح کر لیتے، یہاں تک کہ مہران کے پاس ایک دریا پار کیا، وہاں (۳) سربیدس کے سمنی ان کے پاس آئے اور وہاں کے لوگوں کی طرف سے صلح کر لی، محمد نے اُن لوگوں پر خراج مقرر کیا، پھر سہبان فتح کیا اور مہران جا کر وسط علاقہ میں اترے، داہر کو معلوم ہوا تو وہ جنگ کے لیے کمربستہ ہوا، محمد بن قاسم نے محمد بن مصعب بن عبدالرحمٰن ثقفی کو سواروں اور سواری کے سامانوں کے ساتھ سدوسان بھیجا،

(۱) دراصل یہ نیرون ہے جو سندھ کا ساحلی شہر اور دیبل سے ۵ میل پر واقع تھا۔ (۲) یہ عربوں کے نزدیک بدھمت والوں کا نام تھا۔ (عرب و ہند کے تعلقات ص ۲۰۶) (۳) یعنی شری دیداس کے بدھ لوگ (تاریخ سندھ صفحہ ۵۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والصلح و سفر بينه و بينهم السمنية و وظف عليهم خرج واخذ منهم رهنا و انصرف الىٰ محمد و معه من الزط اربعة آلاف فصاروا مع محمد و ولى سدوسان رجلا، ثم ان محمداً احتال لعبور مهران حتىٰ عبره مما يلى بلاد راسل ملك قصّة من الهند على جسر عقده و داهر مستخف به لاه عنه و لقيه محمد والمسلمون وهو علىٰ فيل و حوله الفيلة و معه التكاكرة فاقتتلوه قتالاً شديداً لم يسمع بمثله۔

وہاں کے لوگوں نے امان وصلح کی درخواست کی، سمنیہ نے فریقین کے درمیان سفارت کا کا کام انجام دیا، ابن مصعب نے امان بخشی، خراج مقرر کیا اور ان سے پابندی کی ضمانت لے کر محمد کے پاس چار ہزار جاٹوں کے ساتھ واپس چلے آئے اور سدوسان میں اپنے ایک ساتھی کو والی بنایا، دوسری طرف محمد دریا سے مہران پار کرنے کی تدبیر کر رہے تھے اور کچھ (۱) کے پاس راجہ راسل (۲) کی عملداری کے قریب اسے پار کرنے کے لیے (کشتیوں) کا ایک پل بنایا، داہر ان ساری کارگذاریوں سے بے خبر محمد بن قاسم کا مذاق اڑا رہا تھا، حالانکہ محمد اور ان کے ساتھی اس کی علمداری میں پہنچ چکے تھے، وہ مقابلہ کے لیے ہاتھی پر سوار ہو کر ٹھاکروں کے ساتھ نکلا، ٹھاکر بھی ہاتھیوں پر سوار تھے، بڑا سخت مقابلہ ہوا، ایسی گھمسان کی لڑائی کبھی نہیں سنی گئی تھی۔

و ترجل داهر و قاتل فقتل عند المساء وانهزم المشركون فقتلهم المسلمون كيف شاؤوا و كان الذى قتله فى رواية المدائنى رجلاً من بنى

داہر ہاتھی سے اتر کر پیدل جنگ کرنے لگا اور شام کے وقت قتل کر دیا گیا، مشرکوں کو ایسی سخت شکست ہوئی کہ مسلمانوں نے جس طرح چاہا انہیں قتل کیا، (۳) مدائنی کی روایت

(۱) آج کل یہ مقام خوشاب ضلع میں جو جہلم دریا کے پاس ہے، واقع ہے۔ (تاریخ سندھ ص ۱۰۹)

(۲) دریائے سندھ کی مشرقی جانب ایک قلعہ جزیرہ میں ہے، یہاں کے ٹھاکر (یا راجہ) کو راسل کہتے ہیں۔ (تاریخ سندھ ص ۵۸) (۳) یعنی بصرہ کا مشہور مورخ وادیب ابوالحسن علی بن محمد (ص ۱۳۵ تا ۲۲۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلاب، و قال:	کے مطابق قبیلہ بنو کلاب کے ایک شخص نے داہر کو قتل کیا تھا، چنانچہ وہ کہتا ہے:
الخیل تشھد یوم داھر و القنا و محمد بن القاسم بن محمد انی فرجت الجمع غیر معرد حتی علوت عظیمھم بمھند فترکتہ تحت العجاج مجدلاً متعفر الخدین غیر موسد	گھوڑے، نیزے اور خود محمد بن قاسم سب شاہد ہیں کہ معرکہ داہر میں میں نے بڑی بہادری سے دشمن کے لشکر کو منتشر کیا اور ان کے سردار پر تیغ ہندی بلند کی اور اس کو گرد و غبار میں لت پت زمین پر اس حال میں چھوڑا کہ چہرہ خاک میں اٹا ہوا اور سر بلا تکیہ تھا۔
فحدثنی منصور بن حاتم قال و الذی قتلہ مصوران ببروص و بدیل ابن طھفۃ مصور بقند و قبرہ بالدیبل۔	لیکن مجھ سے منصور بن قاسم نے بیان کیا کہ داہر اور اس کے قاتل کی تصویریں بھروچ میں اور بدیل بن طہفہ کی تصویر قند میں اور اس کی قبر دیبل میں ہے۔
و حدثنی علی بن محمد المدائنی عن ابی محمد الھندی عن ابی الفرج قال لما قتل داھر غلب محمد بن قاسم علی بلاد السند و قال ابن الکلبی کان الذی قتل داھر القاسم بن ثعلبۃ بن عبداللّٰہ بن حصن الطائی۔	مجھ سے علی بن محمد مدائنی نے اور وہ ابو محمد ہندی سے اور ابو محمد ابوالفرج سے روایت کرتے ہیں کہ داہر جب قتل کیا گیا تو محمد بن قاسم سارے سندھ پر غالب ہو گئے، ابن کلبی کے بیان کے مطابق راجہ داہر کا قاتل قاسم بن ثعلبہ بن عبداللہ ابن حصن طائی ہے۔
قالوا و فتح محمد بن القاسم راور عنوۃ و کانت بھا امرأۃ لداھر فخافت ان توخذ فاحرقت نفسھا و جواریھا و جمیع مالھا ثم اتی محمد بن القاسم برھمناباذ العتیقۃ و ھی علیٰ	لوگوں کا بیان ہے کہ محمد بن قاسم نے راور بزور فتح کیا، وہاں راجہ داہر کی ایک عورت تھی، وہ اپنی گرفتاری کے ڈر سے آگ میں جل گئی اور اپنی تمام لڑکیوں اور سہیلیوں اور مال و اسباب کو بھی جلا ڈالا، راور فتح کرنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رأس فرسخين من المنصورة ولم	کے بعد محمد بن قاسم قدیم برہمناباد آئے جس
تكن المنصورة يومئذ انما كان	کا فاصلہ منصورہ سے دو فرسنگ تھا، منصورہ اس
موضعها غيضة وكان فل داهر	وقت تک آباد نہیں ہوا تھا، بلکہ اس کی آبادی
ببرهمنا باد هذه فقاتلوه ففتحا	کی جگہ جھاڑیاں تھیں، داہر کی شکست خوردہ
محمد عنوة وقتل بها ثمانية آلاف	فوج برہمناباد میں جمع ہوگئی تھی اور اس نے محمد
وقيل ستة وعشرين الفا وخلف	بن قاسم سے جنگ کی، مگر محمد بن قاسم نے
فيها عامله وهي اليوم خراب وسار	بزور غلبہ حاصل کیا اور آٹھ ہزار اشخاص کو قتل
محمد يريد الرور وبغرور فتلقاه اهل	کیا، دوسری روایت کے مطابق ۲۶ ہزار
ساوندرى فسألوه الامان فاعطاهم	اشخاص قتل کئے گئے، برہمن آباد اس زمانہ
اياه واشترط عليهم ضيافة المسلمين	میں ویران ہوچکا تھا، محمد بن قاسم وہاں اپنا
ودلالتهم واهل ساوندرى اليوم	عامل چھوڑ کر خود رور اور بغرور(۱) چلے
مسلمون ثم تقدم الى بسمد فصالح	گئے، راستے میں ساوندری کے لوگ ملے اور

(۱) چچ نامہ ۸۲ میں راور کا دوسرا نام بغرور اور ص ۹۶ پر الور کا دوسرا بغرور بتایا ہے، مگر راور ہی کا دوسرا نام بغرور ہے، کیوں کہ ارور کے ساتھ بغرور صرف ایک جگہ آیا ہے، جو کاتب کی غلطی معلوم ہوتی ہے، بخلاف راور کے دوسرے ارور ہی کے وزن پر بغرور اس کا اصل نام رکھا گیا ہوگا، بلاذری میں الرور کے بعد بغرور واو عاطفہ کے ساتھ آیا ہے اور راور کا لفظ تنہا لکھا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بلاذری کے نزدیک الرور، بغرور، راور تین الگ الگ شہر ہیں، لیکن الرور اور بغرور کے لیے ضمیر واحد استعمال کرتا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شہر ہیں، اس لیے بلاذری کو اس معاملہ میں مغالطہ ہوگیا ہے، اس نے بھی ارور اور بغرور کو ایک ہی سمجھا ہے، لیکن الکامل جلد ۴ ص ۶۴ ۴ لیدن میں ان دونوں کا نام واوٗ عاطفہ کے بعد ضمیر بھی تثنیہ کی موجود ہے، جس سے دو شہر ہونے کا ثبوت ملتا ہے، محمد بن قاسم حجاج کے مرنے کے بعد ملتان سے واپس آ گیا ہے اور ہر وقت خلافت کے حکم کا منتظر رہتا ہوگا، اس لیے اسلامی ممالک سے قریب ترین جگہ اس نے رہنما پسند کیا ہوگا، اس کے علاوہ واپسی ملتان کے بعد وہ جس جگہ مقیم ہوا وہاں سے بیلمان فتح کرنے کے لیے فوج بھی روانہ کی اور ظاہر ہے کہ اس نے اسی جگہ کا انتخاب کیا ہوگا کہ بروقت فوج کو مدد دے سکے، غرض دونوں باتوں کے لیے راور سے بہتر کوئی دوسری جگہ نہ تھی، پس راور ہی کا دوسرا نام بغرور ہے، لیکن راور کے نام سے کسی باعث عوام میں مشہور ہوگیا جیسا کہ چچ نامہ ص ۲۵ سے ظاہر ہوتا ہے۔ (تاریخ سندھ ص ۱۰۹-۱۱۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اهلها علىٰ مثل صلح ساوندری۔

امان طلب کی، محمد نے امان بخشی اور یہ شرط لگائی کہ جو مسلمان ادھر سے گذریں ان کی ضیافت اور رہنمائی کی جائے، اب ساوندری کے باشندے مسلمان ہو چکے ہیں، وہاں سے بسمد (۱) کی طرف بڑھے اور ان سے بھی ساوندری کی طرح صلح کی۔

و انتهى محمد الىٰ الرور وهي من مدائن السند وهي علىٰ جبل فحصرهم اشهرا ففتحها صلحا علىٰ ان لا يقتلهم و لا يعرض لبدهم و قال ما لبد الا ككنائس النصارىٰ و اليهود و بيوت نيران المجوس و وضع عليهم الخراج بالرور و بنى مسجداً و سار محمد الى السكة وهي مدينة دون بياس ففتحها و السكة اليوم خراب ثم قطع نهر بياس الىٰ الملتان فقاتله اهل الملتان فابلى زائدة بن عمير الطائي و انهزم المشركون فدخلوا المدينة و حصرهم محمد و نفدت ازواد رجل مستامن فدلهم المسلمين فاكلوا الحمر ثم اتاهم

پھر محمد رور پہنچے، رور سندھ کا شہر اور ایک پہاڑی پر واقع ہے، چند مہینوں کے محاصرے کے بعد اس شرط پر مصالحت ہوگئی کہ کسی کو قتل نہ کریں اور نہ بت خانوں سے کوئی تعرض کریں، محمد نے (اسے منظور کیا) اور کہا کہ بت خانے بھی نصاریٰ کے گرجوں، یہود کے کنیسوں اور مجوسیوں کے آتش کدوں کی طرح ہیں، غیر مسلموں پر خراج متعین کیا اور مسلمانوں کے لیے ایک مسجد تعمیر کی اور وہاں سے سکہ روانہ ہوئے اور اسے فتح کیا، سکہ (۲) دریائے بیاس (۳) کے قریب واقع تھا، مگر اب ویران ہے، دریائے بیاس پار کر کے ملتان پہنچے، ملتان والوں نے جنگ کی، زائدہ بن عمر طائی نے کارہائے نمایاں انجام دیئے، مشرکوں کو شکست ہوئی اور انہوں نے شہر میں

(۱) ہندوستان کا ایک چھوٹا اور پر رونق شہر تھا۔ (۲) بلاذری نے یہاں لکھا ہے کہ یہ شہر ویران ہو چکا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے عہد میں اس کے کچھ آثار باقی تھے، مگر اب تو اس کے نام سے بھی لوگ واقف نہیں۔ (۳) یعنی ستلج۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیٰ مدخل الماء الذی منه شربهم وهو ماء یجری من نهر بسمد فیصیر فی مجتمع له مثل البرکة فی المدنية وهو يسمونه التلاح فغوره فلما عطشوا نزلوا علیٰ الحکم فقتل محمد المقاتلة و اصابوا ذهباً كثيراً فجمعت تلك الاموال فی بیت یکون عشرة اذرع فی ثمانی اذرع یلقی ما اودعه فی کوة مفتوحة فی سطحه فسمیت الملتان فرج بیت الذهب و الفرج الثغر و کان بد الملتان بدا تهدی الیه الاموال و ینذر له النذور و یحج الیه السند فیطوفون به و یلحقون رؤسهم و لحاهم عندهم و یزعمون ان صنما فیه هو ایوب النبی صلی الله علیه وسلم۔

پناہ لی، محمد بن قاسم نے محاصرہ کرلیا مگر مسلمانوں کا زادِ راہ ختم ہو چکا تھا اس لیے گدہوں کا گوشت کھانا پڑا، اسی دوران میں دشمن کی جماعت کا ایک امن خواہ آیا اور اس نے اس گھاٹ کی خبر کردی، جہاں سے شہر والے پانی پیتے تھے، اس گھاٹ میں دریائے بسمد کا پانی اکٹھا ہوتا تھا اور وہ نہر کے تالاب کی طرح تھا، جسے لوگ نالہ کہتے تھے، محمد نے نالہ کی ناکہ بندی کرلی، جب اہل شہر پیاس سے مجبور ہو گئے تو انہوں نے سرِ تسلیم خم کردیا (۱) محمد بن قاسم نے جنگی آدمیوں کو قتل کردیا، یہاں کافی سونا دستیاب ہوا، یہ ساری دولت ۱۰ گز لمبے ۸ گز چوڑے ایک کمرہ میں تھی، پورا کمرہ بند رہتا تھا، صرف چھت میں ایک روزن تھا، جس میں مال ڈالا جاتا تھا، ملتان کو فرج الذہب (سنہری سرحد) بھی کہتے ہیں اور فرج بمعنی سرحد ہے، ملتان کا بت خانہ ایسا تھا کہ اس میں ہدیہ اور نذر و نیاز کا مال و اسباب آتا تھا اور سندھی اس کی عظمت کی وجہ سے اس کی زیارت اور طواف کرتے اور سر اور داڑھیوں کا وہاں جا کر بھدر کراتے تھے اور سمجھتے تھے کہ ایک بت حضرت ایوبؑ کا مجسمہ ہے۔

(۱) لیکن چچ نامہ کی روایت ہے کہ ملتانی جب پیاس سے مرنے لگے تو مجبوراً قلعہ سے باہر نکل کر جنگ پر آمادہ ہو گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قالوا و نظر الحجاج فاذا هو قد انفق علىٰ محمد بن القاسم ستين الف الف و وجد ما حمل اليه عشرين و مائة الف الف فقال شفينا غيظنا و ادركنا ثارنا و ازددنا ستين الف الف درهم و رأس داهر و مات الحجاج فاتت محمدا وفاته فرجع عن الملتان الى الرور و بغرور و كان قد فتحها فاعطىٰ الناس و وجه الىٰ البيلمان جيشا فلم يقاتلوا و اعطوا الطاعة و سالمه اهل سرست وهى مغزى اهل البصرة اليوم و اهلها الميد الذى يقطعون فى البحر ثم اتى محمد الكيرج فخرج اليه دوهر فقاتله فانهزم العدو وهرب دوهر و يقال قتل و نزل اهل المدينة علىٰ حكم محمد فقتل و سبى قال الشاعر:

وقائع نگاروں کا بیان ہے کہ حجاج نے جنگ کے بعد جب آمد وخرچ کا جائزہ لیا تو پتہ چلا کہ اُس نے محمد بن قاسم کے لشکر پر ۶ کروڑ صرف کیا تھا اور ۱۲ کروڑ مالِ غنیمت اس کے ہاتھ لگا ہے، تو کہنے لگا کہ ہمارا غصہ ٹھنڈا ہوگیا، ہم نے اپنے خون کا بدلہ پالیا، اس کے علاوہ چھ کروڑ درہم اور راجہ داہر کا سر بھی حاصل کیا، حجاج کے انتقال کی خبر جب محمد بن قاسم کو ہوئی تو وہ ملتان سے رور اور بغرور واپس چلے آئے اور لوگوں کو داد ودہش کی، ان دونوں شہروں کو وہ پہلے فتح کر چکے تھے، پھر بھیلمان کی طرف ایک لشکر بھیجا مگر جنگ کی نوبت نہیں آئی اور بھیلمان والوں نے اطاعت قبول کرلی، کاٹھیاواڑ کے لوگوں نے بھی صلح کرلی، اس زمانہ میں وہ اہل بصرہ کا جولان گاہ ہے، یہاں کے باشندے مید ہیں، جن کا کام سمندروں میں ڈاکہ ڈالنا ہے، اس کے بعد محمد کیرج (۱) کی طرف بڑھے تو دوہر (۲) مقابلہ میں آیا، مگر دشمنوں کو شکست فاش ہوئی اور دوہر کہیں بھاگ نکلا، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ قتل کردیا گیا تھا اور اہل شہر محمد بن قاسم کے فیصلے پر رضامند ہوگئے، چنانچہ محمد نے جنگ

(۱) کیرج یا کورج یعنی جے پور۔ (۲) مشہور ہندوستانی راجہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آز ما لوگوں کو قتل اور بقیہ اشخاص کو قید کرلیا،
شاعر کہتا ہے:

نحن قتلنا داهرا و دوهرا
والخيل تردى منسرا فمنسرا

”ہمیں نے داہر اور دوہر کو قتل کیا اور ہمارے گھوڑے اور سوار دشمنوں کے غول کے غول ٹھوکروں سے مار گرا رہے تھے۔“

و مات الوليد بن عبدالملك و ولى سليمان بن عبدالملك فاستعمل صالح بن عبدالرحمن علىٰ خراج العراق و ولى يزيد بن ابى كبشه السكسكى السند فحمل محمد بن القاسم مقيدا مع معاوية بن المهلب فقال متمثلاً:

جب ولید بن عبدالملک کا انتقال ہوگیا اور سلیمان بن عبدالملک تخت نشین ہوا تو اس نے صالح بن عبدالرحمٰن کو عراق کا عامل خراج اور یزید بن ابو کبشہ سکسکی کو سندھ کا گورنر بنایا، یزید نے معاویہ بن مہلب کے ساتھ محمد ابن قاسم کو بھی گرفتار کر کے صالح کے پاس بھیج دیا، محمد نے بطور مثل یہ شعر پڑھا:

اضاعونى و اى فتىً اضاعوا
ليوم كريهة و سداد ثغر

ان لوگوں نے مجھے ضائع کیا، یعنی ایسے نوجوان کو ضائع کر دیا جو میدانِ کارزار اور سرحدوں کی حفاظت میں اپنے جوہر و کمال دکھاتا تھا۔

فبكى فبكى اهل الهند علىٰ محمد و صوروه بالكيرج فحبسه صالح بواسط فقال:

اہل ہند نے محمد کے غم میں گریہ وزاری کی اور اس کا ایک مجسمہ کیرج میں تیار کیا، صالح نے انہیں واسط کے جیل خانہ میں قید کر کے رکھا، محمد نے یہ شعر کہے:

فلئن ثويت بواسط و بارضها
رهن الحديد مكبلا مغلولا
فقلوب فتية فارس قد رعتها
و رب فرن قد تركت قتيلا

اگر مجھے بیڑیاں اور زنجیریں پہنا کر واسط میں قید کر دیا گیا ہے تو اس میں کوئی ہرج نہیں، اس لیے کہ اس سے پہلے کتنے نوجوان شہ سواروں کے دل میں میری دھاک رہ چکی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور کتنے بہادروں اور سرداروں کو میں نے مردہ کر کے چھوڑ دیا ہے۔

وقال:

لو كنت اجمعت القرار لوطئت
اناث اعدت للوقى و ذكور
وما دخلت خيل السكاسك ارضنا
ولا كان من عك علىّ امير
ولا كنت للعبد المزونى تابعاً
فيا لك دهر بالكرام عثور

اگر مجھے کچھ موقع ملا ہوتا تو جنگ کے لیے جو مرد اور عورتیں مہیا کی گئی تھیں، سب پامال کر ڈالی گئی ہوتیں اور قبیلہ سکسک کے سواروں کو ہماری سرزمین میں داخل ہونے کا موقع ہی نہ ملا ہوتا اور نہ قبیلہ عک (۱) کا کوئی آدمی مجھ پر امیر ہوتا اور نہ میں معمولی عمانی غلام کا تابع فرمان بنا ہوتا، ہائے رے زمانے! تجھ پر افسوس، تو شرفا کو کیسے سخت دھکے لگاتا ہے۔

فعذبه صالح فى رجال من آل ابى عقيل حتى قتلهم و كان الحجاج قتل آدم اخا صالح و كان يرى رأى الخوارج وقال حمزة بن بيض الحنفى:

صالح نے آلِ ابی عقیل کے چند آدمیوں کے ساتھ محمد کو سخت تکلیفیں پہنچائیں، یہاں تک کہ قتل کر ڈالا، حجاج نے صالح کے بھائی آدم کو قتل کیا تھا اور وہ خوارج کا ہم نوا تھا، حمزہ بن بیض حنفی نے محمد کا مرثیہ کہا ہے:

ان المروة والسماحة والندى
لمحمد بن القاسم بن محمد
ساس الجيوش لسبع عشرة حجة
يا قرب ذالك سودداً من مولد

بیشک محمد بن قاسم جوانمردی وسخاوت اور فیاضی کا پیکر تھا، اس نے ۱۷ سال کی عمر میں فوجوں کی قیادت کی، یہ سیادت وقیادت اس کے سن ولادت سے کس قدر قریب تھی۔ (۱)

وقال آخر:

دوسرے شاعر نے کہا:

ساس الرجال لسبع عشرة حجة
ولداته عن ذاك فى اشغال

محمد ۱۷ برس کی عمر میں لوگوں کا سردار بن گیا، حالانکہ اس وقت اس کے ہم عمر شباب

(۱) سکسک اور عک قبیلوں اور خاندانوں کے نام ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی سرمستیوں اور دنیا کی رعنائیوں میں فریفتہ ہو کر سیادت و قیادت کی حقیقت سے بے خبر اور غافل تھے۔

و مات یزید بن ابی کبشة بعد قدومه ارض السند ثمانیة عشر یوماً و استعمل سلیمان بن عبدالملك حبیب بن المهلب علیٰ حرب السند. فقدمها و قد رجع ملوك الهند الی ممالکهم فرجع حلیشة بن داهر الیٰ برهمناباذ و نزل حبیب علیٰ شاطئ مهران فاعطاه اهل الرور الطاعة و حارب قوماً فظفر بهم ثم مات سلیمان بن عبدالملك و کان خلافة عمر بن عبدالعزیز بعده فکتب الیٰ الملوك یدعوهم الیٰ الاسلام و الطاعة علیٰ ان یملکهم و لهم بالمسلمین و علیهم ما علیهم و قد کانت بلغتهم سیرته و مذهبه فاسلم حلیشة والملوك و تسموا باسماء العرب و کان عمرو بن مسلم الباهلی عامل عمر علیٰ ذالك الثغر فغزا بعض الهند فظفر و هرب

یزید بن ابو کبشہ کو سندھ پہنچے ابھی ۱۸ ہی دن ہوئے تھے کہ اس کا انتقال ہو گیا، اس کے بعد سلیمان بن عبدالملک نے حبیب بن مہلب کو سندھ کا والی بنایا، حبیب جب وہاں آئے تو ہند کے راجہ اپنے اپنے ملک واپس جا چکے تھے، (۱) اور راجہ داہر کا بیٹا حلیشہ (۲) برہمناباد واپس آ کر اس پر قابض ہو چکا تھا، حبیب نے دریائے سندھ کے کنارے پڑاؤ ڈالا، رور کے باشندوں نے اطاعت قبول کر لی، لیکن ایک اور قوم سے انہیں جنگ کرنی پڑی، مگر فتحیاب ہوئے، پھر سلیمان بن عبدالملک کا انتقال ہو گیا، اس کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ خلیفہ ہوئے، انہوں نے راجاؤں کو تبلیغی خطوط لکھے اور اسلام و اطاعت کی دعوت دی کہ اگر وہ اس کو قبول کر لیں تو انہیں وہی حقوق اور مراعات حاصل ہوں گے، جو عام مسلمانوں کو حاصل ہیں اور ان کے ذمہ بھی وہی فرائض عائد ہو جائیں گے جو عام مسلمانوں

(۱) یعنی محمد بن قاسم کی گرفتاری اور سکسکی کی موت نے سندھ میں بدنظمی اور انتشار پیدا کر دیا تھا۔

(۲) جے سنگھ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بنوا المهلب الیٰ السند فی ایام یزید بن عبدالملك فوجه الیهم هلال بن احوز التمیمی فلقیهم فقتل مدرك بن المهلب بقندابیل و قتل المفضل و عبدالملك و زیاد و مروان و معاویة بنی المهلب و قتل معاویة بن یزید فی آخرین۔	پر عائد ہوتے ہیں، ان راجاؤں کو حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی پاکیزہ سیرت و کردار اور تقویٰ و دینداری کا پہلے ہی سے علم ہو چکا تھا، اس لیے جے سنگھ اور دوسرے راجہ مسلمان ہو گئے اور اپنے نام عربوں کے جیسے رکھے، عمرو بن مسلم باہلی نے جو عمر بن عبدالعزیزؒ کی طرف سے اس سرحد کے عامل مقرر ہوئے تھے، ہندوستان کی بعض سرحدوں پر حملہ کیا اور مظفر و منصور ہوئے، بنو مہلب یزید بن عبدالملک کے عہد میں بھاگ کر سندھ چلے آئے تھے، اس لیے عمرو بن مسلم نے ہلال ابن احوز تمیمی کو ان کے تعاقب میں بھیجا، ہلال نے ان سے جنگ کر کے قندابیل میں مدرک بن مہلب کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور مفضل، عبدالملک، زیاد، مروان اور معاویہ وغیرہ افراد بنی مہلب کو بھی قتل کیا اور معاویہ بن یزید اور بعض دوسرے لوگوں کو بھی قتل کیا۔
و ولی الجنید بن عبدالرحمن المری من قبل عمرو بن هبیره الفزاری ثغر السند ثم ولاه ایاه هشام بن عبدالملك فلما قدم خالد بن عبدالله القسری العراق کتب هشام	عمرو بن ہبیرہ فزاری کی جانب سے جنید بن عبدالرحمٰن مری سرحد سندھ کا والی ہوا، پھر ہشام بن عبدالملک نے بھی اسے برقرار رکھا، جب خالد بن عبداللہ قسری عراق کے والی ہو کر آئے تو ہشام نے جنید کو تاکید کی کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الیٰ الجنید یامرہ بمکاتبتہ فاتی الجنید الدیبل ثم نزل شط مھران فمنعہ حلیشة العبور و ارسل الیہ انی قد اسلمت و ولانی الرجل الصالح بلادی ولست آمنك فاعطاہ رھنا و اخذ منہ رھنا بما علیٰ بلادہ من الخراج ثم انھما تراد الرھن و کفر حلیشة و حارب و قیل انہ لم یحارب و لکن الجنید یجنی علیہ فاتی الھند فجمع جموعاً و اخذ السفن و استعد للحرب فسار الیہ الجنید فی السفن فالتقوا فی بطیحة الشرقی فاخذ حلیشة اسیراً و قد جنحت سفینتہ فقتلہ و ھرب صصة بن داھر و ھو یرید ان یمضی الی العراق فیشکو غدر الجنید فلم یزل الجنید یونسہ حتی وضع یدہ فی یدہ فقتلہ

وہ سندھ کے متعلق ان سے خط و کتابت کرتے رہیں، جنید پہلے دیبل آئے اور دریائے سندھ کے کنارے اترے، جے سنگھ نے انہیں دریا پار کرنے سے روکا اور پیغام کہلا بھیجا میں مسلمان ہو چکا ہوں اور مجھے مرد صالح (عمرو بن عبدالعزیز) نے میری مملکت کا حاکم برقرار رکھا ہے اور مجھے تمہاری جانب سے اطمینان نہیں ہے، جنید نے اسے اطمینان کی ضمانت دی اور اس سے اس بات کی ضمانت لی کہ وہ اپنی مملکت کا خراج ادا کرتا رہے گا لیکن پھر دونوں نے ضمانتیں اور معاہدے توڑ ڈالے اور حلیشہ (جے سنگھ) مرتد (۱) ہو کر آمادۂ پیکار ہو گیا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جے سنگھ پہلے آمادۂ جنگ نہیں ہوا تھا، بلکہ خود جنید نے اس کے ساتھ زیادتی کی تھی، بہر کیف جے سنگھ ہندوستان آیا اور لشکر جمع اور کشتیاں تیار کر کے لڑائی کے لیے تیار ہو گیا، جنید کشتی کے ذریعہ

(۱) لیکن اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا، غالباً جنید کے حملہ کو صحیح ثابت کرنے کے لیے اس کا اظہار کیا گیا ہے، حالانکہ یہ تو ایک صرف سیاسی مسئلہ تھا، جنید چاہتا تھا کہ اسے جے سنگھ اپنے ملک سے راستہ دے دے تاکہ سندھ کے باہر ممالک پر حملہ آور ہو سکے اور بہ حیثیت ایک مسلمان ہونے کے اس کی امداد کرے اور جے سنگھ شاید یہ سمجھتا تھا کہ اگر جنید یہاں آ گیا تو ممکن ہے کہ مجھ سے یہ ملک واپس لے لے اور میرا آبائی وطن مجھ سے پھر چھوٹ جائے، اسی لیے اس نے ایسی روش اختیار کی جس سے نہ صرف جنگ کی نوبت آئی بلکہ ہمیشہ کے لیے اس کا خاندان تباہ ہو گیا، پس ایک باغی کی سرزنش جنید کا فرض تھا اور جس کے لیے وہ مدح و توصیف کا مستحق ہے نہ کہ الزام اور اتہام کا۔ (تاریخ سندھ ص ۱۲۷-۱۲۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغزا الجنيد الكيرج و كانوا قد نقضوا فاتخذ كباشازطاحة فصك بها حائط المدينة حتى ثلمه و دخلها عنوة فقتل و سبى و غنم و وجه العمال الىٰ مرمد والمندل و دهنج و بروص و كان الجنيد يقول "القتل في الجزع اكبر منه في الصبر" و وجه الجنيد جيشاً الىٰ ازين و وجه حبيب بن مرة في جيش الىٰ ارض المالبة فاغاروا علىٰ ازين و غزوا بهريمد فحرقوا ربضها و فتح الجنيد البيلمان و الجزر و حصل في منزله سوى ما اعطى زواره اربعين الف الف و حمل مثلها۔

اس کی طرف بڑھا اور مشرقی جانب میں دونوں کا مقابلہ ہوا، اتفاق سے جے سنگھ کی کشتی (اپنے بیڑہ سے) جدا ہوگئی تھی، اس لیے گرفتار کرکے قتل کردیا گیا، اس کا بھائی چچ بن داہر جنید کے اس فریب کی شکایت کرنے کے لیے عراق جانا چاہتا تھا، مگر جنید نے اس کو مانوس کرنے کی کوشش کی اور جب وہ قابو میں آگیا تو قتل کردیا، پھر جنید نے کیرج (جے پور) پر حملہ کیا، وہاں کے لوگ معاہدے توڑ کر باغی ہوچکے تھے، جنید قلعہ شکن آلات کے ذریعہ شہر پناہ کی فصیل توڑ کر زبردستی شہر میں داخل ہوگیا اور لوگوں کو قتل و گرفتار کرکے مالِ غنیمت حاصل کیا، اس کے بعد مرمد، مندل، دہنج اور بھروچ میں عمال بھیجے، جنید کا مقولہ ہے "مردانہ وار قتل ہوجانا ایڑیاں رگڑ کر مرنے سے بہتر ہے" جنید نے ایک لشکر ازین کی طرف اور دوسرا حبیب بن مرۃ کی کمان میں مالبتہ (۱) بھیجا، پہلے لشکر نے اجین پر چھاپہ مار کر بہ ریمد (۲) کا رخ کیا اور اس کی شہر پناہ میں آگ لگادی اور خود جنید نے بھیلمان اور گجرات فتح کیا، یہاں اس کو اتنا مالِ غنیمت ملا کر زائرین اور سائلین کو دینے کے بعد چار کروڑ بچ گیا، اتنا ہی مال بیت المال میں بھی وہ بھیج چکا تھا۔

(۱) ازین سے اجین اور مالبہ سے مالوہ مراد ہے۔ (۲) بہریمد یعنی مارواڑ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثم ولی بعد الجنید تمیم بن زید العتبی فضعف و وهن و مات قریباً من الدیبل بماء یقال له ماء الجوامیس و انما سمی ماء الجوامیس لانه یهرب بها الیه من زباب زرق تکون بشاطئ مهران و کان تمیم من اسخیاء العرب و جد فی بیت المال بالسند ثمانیة عشرة الف الف درهم طاطریه فاسرع فیها و کان قد شخص معه فی الجند فتی من بنی یربوع یقال له خنیس و امه من طیئ الی الهند فاتت الفرزدق فسألته ان یکتب الیٰ تمیم فی اقفاله و عاذت بقبر غالب ابیه فکتب الفرزدق الی تمیم۔

جنید کے بعد تمیم بن زید عتبی والی ہوا، وہ ضعیف وکمزور تھا، اس کا انتقال دیبل کے قریب ایک تالاب کے پاس ہوا جس کو ماء الجوامیس (بھینسوں کا تالاب) کہتے ہیں، یہ نام اس لیے پڑا کہ دریائے سندھ کے کنارے زرد ریچھ (۱) رہتے ہیں، ان سے لوگ بھاگ کر (بھینسوں کی طرح) اس میں کود پڑتے ہیں، تمیم کا شمار عرب کے فیاض لوگوں میں ہوتا تھا، اسے سندھ میں اسی لاکھ طاطاری درہم ملے، مگر بہت جلد انہیں خرچ کر ڈالا، تمیم کے ساتھ جو لشکر ہندوستان آیا تھا اس میں قبیلہ بنی یربوع کا ایک نوجوان خنیس بھی تھا، اس کی ماں قبیلۂ طے کی تھی، وہ فرزدق شاعر کے پاس اس کے باپ غالب کی قبر کا واسطہ دلا کر اپنے بیٹے کی واپسی کے لیے خط لکھانے آئی، فرزدق نے یہ اشعار لکھ کر تمیم کے پاس روانہ کیے۔

اتتنی فعاذت یا تمیم بغالب
و بالحفرة السافی علیها ترابها

اے تمیم! میرے پاس یہ بڑھیا ماں آئی ہے اور میرے باپ غالب اور اس کی قبر کا مجھے واسطے دے رہی ہے۔

(۱) ذباب (ریچھ کے بجائے بعض لوگوں نے ''ذباب'' مکھیاں پڑھا ہے اور صورت میں مفہوم یہ ہوگا کہ یہ زرد مکھیاں مہران کے کنارے رہتی تھیں، انہیں دیکھ کر بھینسیں بھاگتی تھیں اور اس تالاب میں آ کر کود پڑتی تھیں۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فهب لي خنيسا و اتخذ فيه منة
لحوبة ام ما يسوغ شرابها

اس لیے خنیس کو میرے پاس بھیج کر ایک ضعیف و ناتواں ماں پر احسان کر جس کے حلق سے پانی نہیں اترتا۔

تميم بن زيد لا تكونن حاجتي
بظهر و لا يخفى عليك جوابها

زید کے بیٹے تمیم دیکھ! میری درخواست پس پشت نہ ڈال دینا اور تجھ پر اس کا جواب گراں نہ گزرے۔

فلا تكثر الترداد فيها فانني
ملول لحاجات بطي طلابها

اس کے متعلق زیادہ رد و کد مت کر کیوں کہ ضرورت کے تاخیر سے پورا ہونے میں کبیدہ خاطر ہو جاتا ہوں۔

فلم يدر ما اسم الفتى اهو حبيش ام خنيس فامر ان يقفل كل من كان اسمه على مثل هذه الحروف و في ايام تميم خرج المسلمون عن بلاد الهند و رفضوا مراكزهم فلم يعودوا اليها الى هذه الغاية ثم ولى الحكم ابن عوانة الكلبي و قد كفر اهل الهند الا اهل قصة فلم ير للمسلمين ملجأ يلجئون اليه فبنى من وراء البحيرة مما يلي الهند مدينة سماها المحفوظة و جعلها ماوى لهم و معاذا و مصرها وقال المشائخ كلب من اهل الشام

لیکن تمیم کو فرزدق کی تحریر سے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ نوجوان کا نام حبیش یا خنیس ہے اس لیے اس نے حکم دے دیا کہ جن لوگوں کے ناموں میں اس طرح کے حروف ہوں وہ سب وطن واپس چلے جائیں، تمیم کے زمانہ میں مسلمان اپنے مرکزوں کو چھوڑ کر ہندوستان سے چلے آئے اور اس وقت تک واپس نہیں جا سکے ہیں، پھر حکم بن عوانہ کلبی والی ہوئے، اس وقت کچھ (۱) والوں کے سوا تمام اہل ہند باغی اور مرتد ہو چکے تھے (۲) اور حکم کو مسلمانوں کے لیے کوئی جائے پناہ نظر نہ آتی تھی، اس لیے انہوں نے دریا کے اس پار ہی سمندر کے قریب ایک شہر آباد کیا (۳) اور

(۱) "یعنی کش"۔ (۲) بغاوت و ارتداد کی وجہ تمیم کی بدانتظامی اور پھر اس کی اچانک موت تھی۔
(۳) یہ شہر دریائے سندھ کے دہانہ پر مشرقی جانب آباد تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما ترون ان نسميها فقال بعضهم دمشق و قال بعضهم حمص و قال رجل منهم سمها تدمر فقال دمر الله عليك يا احمق و لكني اسميها المحفوظة و نزلها و كان عمرو بن محمد بن القاسم مع الحكم و كان يفوض اليه و يقلده جسيم اموره و اعماله فاغزاه من المحفوظة فلما قدم عليه و قد ظفر امره فبنى دون البحيرة مدينة و سماها المنصورة فهي التي ينزلها العمال اليوم و تخلص الحكم ما كان في ايدى العدو مما غلبوا عليه و رضى الناس بولايته و كان خالد يقول وا عجباً وليت ابخل الناس فرضى به ثم قتل الحكم بها، ثم كان العمال بعد يقاتلون العدو فيا خذون ما استطف لهم و يفتحون الناحية قد نكث اهلها۔

اس کا نام محفوظہ رکھا اور اس کو مسلمانوں کا مستقر اور پناہ گاہ بنایا، شہر کی تعمیر کے بعد شامی قبیلہ کلب کے سن رسیدہ لوگوں سے پوچھا کہ آپ لوگوں کے خیال میں اس کا کیا نام ہونا چاہئے، کسی نے دمشق، کسی نے حمص اور ایک آدمی نے تدمر(۱) نام تجویز کیا (تدمر نام سن کر حکم کو غصہ آیا اور بولے) احمق خدا تجھے غارت کرے، میں اس کا نام محفوظہ رکھتا ہوں اور اسی شہر میں مقیم ہوگئے، محمد بن قاسم کے فرزند عمرو بھی حکم کے ساتھ تھے اور حکم کو ان پر بڑا اعتماد تھا اور اپنے بڑے بڑے اور اہم معاملات ان کے سپرد کرتے تھے، چنانچہ محفوظہ سے انہیں کسی مہم پر روانہ کیا، وہ جب کامیاب ہوکر لوٹے تو دریائے سندھ کے قریب ہی ایک شہر آباد کیا اور اس کا نام منصورہ رکھا، یہی شہر آج کل عالموں اور حاکموں کی رہائش گاہ ہے، دشمنوں کے قبضے میں جو علاقے جا چکے تھے، حکم نے انہیں آزاد کرا دیا، عام طور سے لوگ اس کی حکومت پسند کرتے تھے، خالد کہتے تھے تعجب ہے کہ میں نے جب عرب کے سخی داتا نوجوان یعنی تمیم کو والی بنایا

(۱) تدمر علاقہ شام میں ایک مشہور شہر تھا، چوں کہ تدمر کا مادہ دمر ہے جس کے معنی ہلاکت و بربادی کے ہیں، اس لیے بدشگونی سمجھ کر اس کو ناپسند کیا مگر وہی ہوا یعنی "محفوظہ" جلد برباد ہوگیا اور آج اس کا نشان بھی نہیں ملتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو لوگوں نے ناگواری کا اظہار کیا اور جب بخیل ترین شخص والی ہے تو وہ اس سے خوش ہیں، یہیں حکم کا انتقال ہوگیا، ان کے بعد بھی عمال دشمنوں سے جنگ کرتے اور مالِ غنیمت حاصل کرتے اور خاص طور سے ان حصوں کو فتح کرنے کی کوشش کی، جہاں لوگوں نے شورش، بغاوت اور بدعہدی کا رویہ اختیار کرلیا تھا۔

فلما کان اول الدولة المبارکة ولی ابومسلم عبدالرحمن ابن مسلم مفلسا العبدی ثغر السند و اخذ علیٰ طخارستان وسار حتی صار الیٰ منصور ابن جمهور الکلبی وهو بالسند فلقیه منصور فقتله وهزم جنده فلما بلغ ابا مسلم ذالك عقد لموسیٰ بن کعب التمیمی ثم وجه الیٰ السند فلما قدمها کان بینه و بین منصور بن جمهور مهران ثم التقیا فهزم منصورا و جیشه و قتل منظورا اخاه و خرج

جب مبارک سلطنت کا زمانہ شروع ہوا (۱) تو ابومسلم (۲) عبدالرحمٰن بن مسلم نے مفلس عبدی کو سرحد سندھ کا گورنر بنایا، مفلس طخارستان (۳) کے راستے روانہ ہوئے اور منصور بن جمہور کلبی کے پاس سندھ پہنچے، اس نے مقابلہ کرکے مفلس کو قتل اور اس کی فوج کو شکست دے دی، ابومسلم کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو اس نے موسیٰ بن کعب تمیمی کو والی بنا کر سندھ بھیجا، جب موسیٰ سندھ پہنچے تو ان کے اور منصور کے درمیان دریائے سندھ حائل تھا، دونوں میں مقابلہ ہوا، موسیٰ نے

(۱) دولتِ مبارکہ سے مصنف نے عباسی سلطنت مراد لی ہے، جو بنی امیہ کی سلطنت کے خاتمہ کے بعد ۱۳۲ھ میں قائم ہوئی تھی۔ (۲) ابومسلم خراسانی نے پہلے عباسی خلیفہ ابوالعباس عبداللہ السفاح کی طرف سے نہ صرف خراسان بلکہ تمام مشرقی ممالک پر قبضہ کرلیا اور ہر جگہ اپنے معتمد آدمی بھیج کر اپنی حکومت مضبوط کرلی، اسی سلسلہ میں اس نے سندھ بھی ایک فوج روانہ کی جس کا افسر مفلس عبدی بجستانی تھا۔

(۳) خراسان کا ایک بڑا صوبہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منصور مغلولاً هارباً حتى ورد الرمل فمات عطشاً، و ولى موسىٰ السند فرم المنصورة و زاد في مسجدها و غزا و افتتح، و ولي امير المومنين المنصور رحمه الله هشام بن عمرو التغلبى السند ففتح ما استغلق و وجه عمرو بن جمل في بعارج الىٰ نارند و وجه الىٰ ناحية الهند فافتتح قشميراً و اصاب سبايا و رقيقاً كثيراً و فتح الملتان و كان بقندابيل متغلبة من العرب فاجلاهم عنها واتى القندهار في السفن ففتحها و هدم البد و بنى موضعه مسجداً۔

منصور اور اس کے لشکر کو شکست دی اور اس کا بھائی منظور مارا گیا، منصور شکست کھانے کے بعد بھاگ گیا اور ایک ریگستان میں پہنچ کر پیاس کی شدت سے ہلاک ہوگیا، سندھ کا والی ہونے کے بعد موسیٰ نے منصورہ کی مرمت کی اور مسجد کی توسیع کی، جنگ کا سلسلہ بھی جاری رہا، جس میں کامیاب رہا، پھر امیر المومنین منصور(۱) رحمہ اللہ نے ہشام بن عمرو تغلبی کو سندھ کا والی بنایا، اُس نے بہت سے نئے علاقے فتح کئے، عمرو بن جمل کو چند جنگی جہازوں کے ساتھ (۲) باربد بھیجا اور خود ہندوستان کے شمالی حصوں کی طرف روانہ ہوا اور کشمیر فتح کرکے بہت سے قیدی اور غلام حاصل کئے، پھر ملتان فتح کیا، قندابیل پر عربوں کا ایک گروہ متغلب ہوگیا تھا، ہشام نے انہیں وہاں سے نکالا اور جہاز کے ذریعہ قندھار آیا اور اسے فتح کیا اور اس کا بت خانہ ڈھا کر اس کی جگہ مسجد تعمیر کی۔

فاخصبت البلاد في ولايته فتبركوا به و دوخ الثغر و حكم اموره ثم ولى ثغر السند عمر بن حفص بن عثمان هزار مرد ثم داؤد بن يزيد بن حاتم و

ہشام کے عہد حکومت میں ملک میں شادابی اور خوش حالی آ گئی لوگ اس کو بابرکت سمجھتے تھے، اُس نے سرحدوں پر پورا قابو حاصل کرلیا اور تمام معاملات کو مستحکم کردیا، اس

(۱) ابوالعباس عبداللہ السفاح کے بعد یہ دوسرا عباسی خلیفہ تھا۔ (۲) یہ بھروچ کے قریب بھاڑ بھوت نامی بندرگاہ تھا۔ (تاریخ سندھ ص ۱۵۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

كان معه ابو الصمة المتغلب اليوم و هو مولىٰ لكندة، و لم يزل امر ذالك الثغر مستقيماً حتى وليه بشر بن داؤد في خلافة المامون فعصىٰ و خالف فوجه اليه غسان بن عباد و هو رجل من اهل سواد الكوفة فخرج بشر اليه في الامان ورد به مدينة السلام و خلف غسان علىٰ الثغر موسىٰ بن يحيىٰ بن خالد بن برمك فقتل باله ملك الشرقي و قد بذل له خمس مائة الف درهم علىٰ ان يستبقيه و كان باله هذا التوىٰ علىٰ غسان و كتب اليه في حضور عسكره في من حضره من الملوك فابى ذالك۔

کے بعد حفص بن عثمان ہزار مرد (۱) پھر داؤد بن یزید بن حاتم سرحد کا والی ہوا، اس کے ساتھ ابو صمہ قبیلہ کندہ کا غلام بھی آیا تھا اور وہی اس زمانے (۲) میں اس پر قابض ہے، اس سرحد کا نظم و نسق برابر درست رہا، لیکن جب مامون کے زمانۂ خلافت میں بشر بن داؤد والی ہوا تو اس نے سرکشی اور بغاوت کی، اس لیے مامون نے اس کی سرکوبی کے لیے سوادِ کوفہ کے ایک شخص غسان بن عباد کو بھیجا، بشر امان کا طالب ہو کر اس کے پاس آیا، غسان اسے قید کر کے بغداد لایا اور اپنی جگہ سرحد پر موسیٰ بن یحییٰ بن خالد برمک کو کر دیا، موسیٰ نے مشرقی علاقہ کے راجہ بالا (۳) کو قتل کر دیا، حالانکہ وہ اپنی جان بچانے کے لیے پانچ لاکھ درہم فدیہ دینے کو تیار تھا، اس سے پہلے بالا چندر غسان پر اپنی برتری جتا چکا تھا اور اس کو خط لکھا تھا کہ دوسرے راجاؤں کی طرح اس کے یہاں وہ بھی اپنا لشکر لے کر آئے، مگر غسان نے اس کی دعوت رد کر دی تھی۔

و اثر موسىٰ اثراً حسنا و مات ۲۲۱ھ و استخلف ابنه عمران ابن

موسیٰ نے بڑے کارنامے یادگار چھوڑے، اس کا انتقال ۲۲۱ھ میں ہوا، اس نے اپنی زندگی

(۱) اس کی بہادری اور غیر معمولی شجاعت کی وجہ سے ہزار مرد اس کا لقب ہو گیا تھا۔ (۲) یعنی بلاذری کے زمانہ میں۔ (ض) (۳) بالا کا اصل نام بالا چندر یا مالا سنگھ یا بالا ناتھ ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ فکتب الیہ امیر المومنین المعتصم باللہ بولایۃ الثغر فخرج الیٰ القیقان وہم زط فقاتلہم فغلبہم و بنی مدینۃ سماہا البیضاء و اسکنہا الجند ثم اتی المنصورۃ و سار منہا الیٰ قندابیل وہی مدینۃ علیٰ جبل وفیہا متغلب یقال لہ محمد بن خلیل فقاتلہ و فتحہا و حمل رؤسائہا الیٰ قصدار ثم غزار المید و قتل منہم ثلاثۃ آلاف و سکر سکرا یعرف بسکر المید و عسکر عمران علیٰ نہر الرور ثم نادی بالزط الذین بحضرتہ فاتوہ فختم ایدیہم و اخذ الجزیۃ منہم و امرہم بان یکون مع کل رجل منہم اذا اعترض علیہ کلب فبلغ الکلب خمسین درہما ثم غزا المید و معہ وجوہ الزط فحفر من

میں اپنے بعد اپنے بیٹے عمران بن موسیٰ کو اپنا قائم مقام بنا دیا تھا، امیر المومنین معتصم باللہ نے بھی عمران کی تقرری کا پروانہ بھیج دیا، عمران قلات کے جاٹوں کی طرف بڑھا (۱) اور جنگ کرکے ان پر غلبہ حاصل کیا اور ایک شہر آباد کرکے اس کا نام بیضا رکھا اور شہر میں امن وامان قائم رکھنے کے لیے وہاں فوجی چھاؤنی قائم کی، پھر منصورۃ اور اس کے بعد قندابیل (۲) آیا، قندابیل ایک پہاڑ پر واقع ہے، جس پر محمد بن خلیل قابض ہوگیا تھا، عمران نے خلیل سے جنگ کرکے قندابیل کو اس کے قبضہ سے چھڑایا اور باغیوں کے سرغناؤں کو قصدار منتقل کردیا، پھر مید قوم سے جنگ کرکے ان کے تین ہزار اشخاص قتل کیے اور یہاں ایک بند تعمیر کیا جو ''سکر المید'' (۴) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، عمران نے دریائے رور پر فوجیں جمع کرکے جاٹوں کو بلا کر ان کے ہاتھوں پر

(۱) یہ اقدام اس لیے کیا تھا کہ جاٹ ہمیشہ سے سرکش چلے آرہے تھے، جہاں ذرا والی کمزور ہوا یا ان کے ساتھ مراعات سے پیش آیا کہ فوراً سرکشی اور بغاوت پر آمادہ ہوجاتے۔ (۲) چوں کہ جاٹ بڑی سرکش قوم تھی اور اکثر بغاوت اور فساد پر آمادہ رہتی، اس لیے عمران نے بوقان علاقہ بدھ میں ایک مناسب مقام تجویز کرکے ایک مستقل فوجی چھاؤنی کے لیے یہ شہر آباد کیا۔ (۳) منصورہ پہنچنے کے بعد قندابیل والوں کی بغاوت کی اطلاع پاکر یہ اقدام کیا ہوگا۔ (۴) یعنی ''مید کا پل'' بہت ممکن ہے کہ آج جس مقام کو ''سکھر'' کہتے ہیں یہ وہی مقام ہو جس کو ''سکر المید'' کہتے تھے اور نام تخفیف ہوکر ''سکر'' اور پھر ''سکھر'' ہوگیا ہو۔ (تاریخ السندھ ص ۱۸۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البحر نهراً اجراه في بطيحتهم حتى ملح ماؤهم وشن الغارات عليهم ثم وقعت العصبية بين النزارية واليمانية فمال عمران الىٰ اليمانية فسار اليه عمر بن عبدالعزيز الهباري فقتله و هو غارّ و كان جد عمر هذا ممن قدم السند مع الحكم ابن عوانة الكلبي۔

مہریں لگائیں اور ان سے جزیہ لیا اور یہ بھی حکم دیا کہ ہر جاٹ اپنے ساتھ ایک ایک کتا لائے (۱) اس حکم کی وجہ سے کتوں کی قیمت اس وقت ۵۰ درہم تک ہوگئی تھی، پھر میدوں پر حملہ کیا، اس وقت اس کے ساتھ جاٹ عمائد بھی تھے، اس نے نہر کھود کر میدوں کے سرچشمۂ آب سے ملا دیا جس سے ان کا پینے کا پانی شور (۲) ہوگیا اور جاٹوں پر حملہ شروع کر دیا، لیکن اسی درمیان میں نزاریوں (۳) اور یمانیوں کے درمیان عصبیت بھڑک اٹھی، عمران کا میلان (مظلوم) یمانیوں کی طرف ہوگیا، یہ دیکھ کر عمر بن عبدالعزیز ہباری اس کے پاس گیا اور دھوکے سے اس کو قتل کر دیا، عمر ہباری کا دادا حکم بن عوانہ کلبی کے ساتھ سندھ کے آنے والوں میں تھا۔

و حدثني منصور بن حاتم قال كان الفضل بن ماهان مولىٰ بني سامة فتح سندان و غلب عليها، و بعث الى المامون رحمه الله بفيل و كاتبه ودعا له في مسجد جامع اتخذه بها، فلما

مجھ سے منصور بن حاتم نے بیان کیا کہ بنوسامہ کے غلام فضل بن ماہان نے سندان فتح کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور مامون رحمہ اللہ کے پاس ایک ہاتھی تحفۃً بھیجا اور خط بھی لکھا اور ایک جامع مسجد تعمیر کی جس میں خلیفہ کے لیے

(۱) یہ قدیم رسم راجہ چچ کے عہد سے جاٹوں کے متعلق چلی آتی تھی، عمران برمکی نے اس کے اجرا کا پھر حکم صادر کیا۔ (۲) غالباً میدوں کا کوئی تالاب تھا جس سے شیریں پانی حاصل کرتے تھے، عمران نے انجینئروں کے مشورہ سے سمندر سے ایک نہر کھدوا کر اس تالاب میں ملا دیا، جس سے تالاب کا پانی کھارا ہوگیا۔ (۳) نزاریہ سے حجازی اور یمانیہ سے قحطانی مراد ہیں، ان دونوں میں بڑی پرانی رقابت تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مات قام محمد بن الفضل بن ماهان مقامه فسار في سبعين بارجة الى ميد الهند فقتل منهم خلقا و افتتح فالي و رجمع الى سندان و قد غلب عليها اخ له يقال له ماهان بن الفضل و كاتب امير المومنين المعتصم بالله و اهدى اليه ساجاً لم ير مثله عظماً و طولا و كانت الهند في امر اخيه فمالوا عليه فقتلوه و صلبوه ثم ان الهند بعد غلبوا علىٰ سندان فتركوا مسجدها للمسلمين يجمعون فيه و يدعون للخليفة۔

خطبہ میں دعا کی، جب فضل کا انتقال ہوا تو اس کا بیٹا محمد بن فضل باپ کا قائم مقام ہوا اور ستر جنگی کشتیوں کے ساتھ میدوں پر حملہ کیا اور ان کے بہت سے آدمی قتل کر کے فتح حاصل کی، وہاں سے پھر سندان واپس آیا، کیوں کہ سندان پر اس کا ایک بھائی ماہان بن فضل قابض ہو گیا تھا اور اس کے بارہ میں امیر المومنین معتصم باللہ کو خط لکھا اور خط کے ساتھ ساگوان کا اتنا بڑا لٹھا بھیجا کہ ایسا دیکھنے میں نہیں آیا تھا، اہل ہند اس کے بھائی کے خیر خواہ تھے، اس لیے وہ محمد پر پل پڑے اور اسے قتل کر کے سولی پر لٹکایا اور سندان پر قبضہ کر لیا مگر مسجد میں ہاتھ نہیں لگایا اور اس کو مسلمانوں کے لیے چھوڑ دیا، جس میں وہ جمعہ ادا کرتے اور خلیفہ کے نام کا خطبہ پڑھتے تھے۔

و حدثني ابو بكر مولى الكريزين ان بلداً يدعىٰ العسيفان بين قشمير و الملتان و كابل كان له ملك عاقل و كان اهل ذالك البلد يعبدون صنماً قد بني عليه بيت و ايدوه فمرض ابن الملك فدعىٰ سدنة ذالك البيت فقال لهم ادعوا الصنم ان يبرى ابني فغابوا

کریزیوں کے غلام ابوبکر نے مجھ سے بیان کیا کہ کشمیر، ملتان اور کابل کے درمیان عسیفان نام کا ایک شہر تھا، وہاں کا راجہ بڑا دانشمند تھا، اہل شہر ایک بت کی پوجا کرتے تھے، اس کے لیے راجہ نے ایک مستحکم اور پائیدار مندر بنا دیا تھا، ایک بار اس کا لڑکا بیمار ہوا تو اس نے اس مندر کے پجاریوں کو بلا کر

(۱) فالی یعنی قالی (کالڑی) جو سندھ کا بندرگاہ تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنه ساعة ثم اتوه فقالوا قد دعوناه و قد اجابنا الیٰ ما سألناه فلم یلبث الغلام ان مات فوثب الملك علیٰ البیت فهدمه و علیٰ الصنم فكسره و علیٰ السدنة فقتلهم۔

کہا کہ بت سے دعا کرو کہ میرے بیٹے کو شفا دے، یہ سن کر وہ لوگ کچھ دیر کے لیے چلے گئے، پھر واپس آ کر کہنے لگے کہ ہم نے بت سے دعا کی ہے، اس نے ہماری دعا قبول کر لی ہے، مگر تھوڑی ہی دیر میں لڑکا مر گیا، یہ دیکھ کر راجہ نے مندر ڈھا دیا، بت توڑ ڈالا اور پجاریوں کو قتل کر دیا۔

ثم دعا قوما من تجار المسلمین فعرضوا علیه التوحید فوحد و اسلم و كان ذالك فی خلافة امیر المومنین المعتصم باللّٰه رحمه اللّٰه۔

پھر اس نے مسلمان تاجروں کی ایک جماعت کی دعوت کی، ان مسلمان تاجروں نے اس کے سامنے توحید کی دعوت پیش کی، اس نے قبول کر لی اور مسلمان ہو گیا، یہ واقعہ امیر المومنین معتصم باللہ رحمہ اللہ کے عہد خلافت کا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعقوبی

المتوفی

(۲۸۴ھ یا ۲۸۷ھ مطابق ۸۹۷ء یا ۹۰۰ء)

اس کا نام احمد بن یعقوب بن جعفر ہے، یہ عباسی سلطنت میں دفتر انشا کا افسر تھا، اس نے مشرق و مغرب اور اسلامی سلطنت کے اکثر ممالک کی سیر و سیاحت کی تھی اور ہندوستان بھی آیا تھا، اس کی دو مشہور کتابیں ہیں، ایک تاریخ میں دوسری جغرافیہ میں، مگر تعجب ہے کہ اس نے جغرافیہ میں ہندوستان کا حال نہیں لکھا، البتہ تاریخ میں ہندوستان کی ان کتابوں کا ذکر کیا ہے، جن کا عربی میں ترجمہ ہوا ہے اور مسلمانوں کی فتوحات کے ذکر میں سندھ پر ان کے حملوں کا بھی تذکرہ ہے، یہ پہلا مسلمان مؤرخ ہے جس نے تمام دنیا کی عربی میں تاریخ لکھی تھی، تاریخ یعقوبی یورپین عالم تسما کے اہتمام میں ۱۸۸۳ء میں لیڈن سے دو جلدوں میں شائع ہوئی ہے، یعقوبی کا انتقال ۲۸۴ھ یا ۲۸۷ھ میں ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ یعقوبی

جلد اول

قال اهل العلم ان اول ملوك الهند الذين اجتمعت عليه كلمتهم برهمن الملك الذى فى زمانه كان البدء الاول وهو اول من تكلم فى النجوم و اخذ عنه عملها والكتاب الاول الذى تسميه السند هند و تفسيره دهر الدهور و منه اختصر الارجبهر والمجسطى ثم اختصروا من الارجبهر الاركند و من المجسطى كتاب بطليموس ثم عملوا من ذالك المختصرات والزيجات وما اشبهها من الحساب و وضع التسعة الاحرف الهندية التى يخرج منها جميع الحساب الذى لا يدرك معرفتها وهى ١، ٢، ٣، ٤، ٥، ٦، ٧، ٨، ٩ فالاول منها واحد وهو عشرة و مائة وهو الف وهو مائة الف الف

اہل علم کا بیان ہے کہ پہلا ہندوستانی راجہ جس کو سب مانتے تھے، برہمن تھا اور برہمن جس کے زمانہ میں بدء اول تھا اور اسی نے سب سے پہلے علم نجوم میں بحث وگفتگو کی اور اسی سے یہ علم اخذ کیا گیا اور وہ پہلی کتاب بھی جسے ہندوستانی سندھ ہند(۱) یعنی دہر الدہور (زمانوں کا زمانہ) کہتے ہیں، ارجبرا اور مجسطی (۳) اسی کا اختصار ہیں، پھر ارجبرا کا مختصر ارکند (۴) اور مجسطی کا مختصر بطلیموس کی کتاب ہے، پھر اس سے دوسرے مختصرات اور جنتری وغیرہ کی کتابیں تیار کی گئیں اور وہ نو ہندی ہندسے بھی بنائے گئے، جن سے تمام قسم کے حساب حل کئے جاتے ہیں، مگر ان کی معرفت وادراک دشوار ہے اور یہ نو ہندسے ۱،۲،۳،۴،۵،۶،۷،۸، اور ۹ ہیں، پہلا ایک ہے اور اسی سے ۱۰، ۱۰۰ سو، ایک ہزار،

(۱) اس کا پورا سنسکرت نام برہمپت سدھانت ہے (۲) یعنی ''آریہ بھٹ'' (۳) یہ یونانی زبان میں حکیم ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعلیٰ هذا الحساب ابداً فصاعدا او الثانی وهو اثنان وهو عشرون (وهو مائتان وهو الفان وهو عشرون) الفاً ومائتا الف و الفا الف وعلیٰ هذا الحساب یجری التسعة الاحرف فصاعدا غیر ان بیت الواحد معروف من العشرة وكذالك بیت العشرة معروف من المائة وكذالك كل بیت واذا خلا بیت منها یجعل فیه صفر و یكون الصفر دائرة صغیرة۔ (ص۹۳)	ایک لاکھ، ایک کروڑ اور دس کروڑ وغیرہ بھی بنتا ہے اور اسی حساب سے وہ ہمیشہ بڑھ سکتا ہے، دوسرا دو ہے اور وہی بیس، دوسو، دو ہزار، ۲لاکھ اور ۲ کروڑ بھی بنتا ہے اور اسی قاعدہ کے مطابق اس سے زیادہ کے تمام ہندسے ۹ تک بنتے ہیں، البتہ ایک کا خانہ دس سے مشہور اور دس کا سو سے مشہور ہے اور اسی طرح ہر خانہ خالی ہوجاتا ہے تو اس میں صفر رکھ دیا جاتا ہے اور صفر ایک چھوٹے گول نشان اور دائرہ کا نام ہے۔
و جعلوا الدنیا سبعة اقالیم فالاقلیم الاول الهند وحده مما یلی المشرق البحر و ناحیة الصین الیٰ الدیبل مما یلی ارض العراق الیٰ خلیج البحر مما یلی ارض الهند الیٰ ارض الحجاز۔ (ص۹۳)	اہل جغرافیہ نے دنیا کو سات حصوں میں تقسیم کیا ہے، پہلا حصہ ہندوستان ہے اور اس کی سرحد مشرق میں سمندر کے قریب اور چین کے علاقہ سے لے کر مغرب میں دیبل تک ہے، جو عراق کے قریب خلیج بحر تک ہندوستان اور حجاز کی سرزمین سے متصل ہے۔
و قالت الهند ان اللّٰه عز و جل خلق الكواكب فی اول دقیقة من الحمل وهو اول یوم من الدنیا ثم سیرها من ذالك الموضع فی اسرع من طرفة العین فجعل لكل كوكب منها سیراً معلوماً حتی یوافی جمیعها	اہل ہند کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو حمل (۱) کے پہلے دقیقہ میں پیدا کیا ہے اور یہی دنیا کا پہلا دن ہے، پھر ستاروں کو اس مقام سے پلک کے جھپکنے سے بھی کم دقیقہ میں چلایا اور ہر ستارے کے لیے ایک متعین و معلوم رفتار مقرر کی، یہاں تک کہ وہ سب سندھ

(۱) پہلے برج آسمانی کا نام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی عدة ایام السند هند الیٰ ذالك الموضع الذی خلقت فیه کما کانت کهیئتها الاولیٰ ثم یقضی تبارك و تعالیٰ ما احب فقالوا ان جمیع ایام الدنیا من السد هند منذ اول ما دارت الکواکب الیٰ ان تجتمع جمیعا فی دقیقة الحمل کما کانت یوم خلقت۔ (ص ۹۵)

ہند کے چند دنوں کو پورا کر کے اس مقام میں پہنچ جاتے ہیں جس میں پیدا کیے گئے تھے اور اپنی پہلی ہیئت کے مطابق ہو جاتے ہیں، اس کے بعد اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے، چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ دنیا کے سارے دن سند ہند (سدھانت) میں شامل ہیں، یہ ستاروں کی پہلی گردش سے دقیقہ حمل میں جمع ہو جانے تک اپنی پیدائش کے دن کی ہیئت پر آ جاتے ہیں۔

ثم اضطرب امر الملك بالهند فاقام زمانا طویلا و هو مالك مفترقة فی البلاد لکل طائفة مملکة حتیٰ غزتهم الملوك فخافوا ان یدخل علیهم الوهن و کانوا اهل حکمة و معرفة و عقول مجاوزون بها مقدار غیرهم من الامم فاجمعوا علیٰ تملیك رجل واحد فملکوا زارح و کان عظیم الشان جلیل القدر فعظم ملکه و جل سلطانه حتی سارا لیٰ ارض بابل ثم تجاوزها الیٰ سکوك بنی اسرائیل وهو الذی غزا بنی اسرائیل بعد ان مات سلیمان بن داؤد بعشرین سنة و ملك اسرائیل یومئذ رجعم بن سلیمان فضجت بنو اسرائیل الی اللّٰه تعالیٰ

پھر (برہمن کے بعد) ہندوستان میں ایک طویل زمانہ تک نظام سلطنت درہم برہم اور منتشر حکومتوں میں اس طور پر تقسیم رہا کہ ہر جماعت ایک الگ مملکت اور سلطنت پر قابض رہی، یہاں تک کہ جب دوسرے بادشاہ ان پر حملہ آور ہونے لگے تو انہیں اندیشہ ہوا کہ (اس افتراق سے) سے ان میں کمزوری پیدا ہو جائے گی، ان کی حکمت و بصیرت مشہور تھی اور دانائی و تدبیر میں وہ دوسری حکومتوں کے مقابلہ میں زیادہ فائق تھے، اس لیے ایک شخص کو اپنا بادشاہ بنانے کے لیے متفق ہو گئے، چنانچہ انہوں نے زارح کو اپنا راجہ بنایا، وہ بڑی جاہ و عظمت اور بڑے مرتبہ کا بادشاہ تھا، اس لیے اس کی حکومت اور اس کا اقتدار بہت بڑھ گیا اور وہ بابل اور اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فسلط علیٰ زارح و جیشه الموت فانصرف الیٰ بلاده۔

سے بھی آگے بنی اسرائیل کے بادشاہوں کی جانب بڑھا، اسی نے سلیمان بن داؤد کی وفات کے ۲۰ برس بعد بنو اسرائیل پر حملہ کیا، اس وقت ان کا بادشاہ رجعم بن سلیمان تھا، بنو اسرائیل اللہ تعالیٰ کے حضور میں گڑگڑائے تو اس نے زارح اور اُس کے لشکر پر موت طاری کردی اور وہ اپنے ملک کو واپس چلا آیا۔

و من ملوکهم فور وهو الذی غزا بلاده الاسکندر لما قتل الفرس و غلب علیٰ ارض العراق و ما والاها من کان فی مملکة داریوش و ذالك انه کتب الیه یامره بالدخول فی طاعته و کتب الیه فور انه یزحف الیه بالجیوش فبدر الاسکندر فصار الیٰ بلاده و خرج الیه فور فحاربه و اخرج فور الفیلة و کان العلو علیٰ الاسکندر فکانت لا یقف لها شیٔ فعمل الاسکندر تماثیل من نحاس ثم حشا ها بالنفط و الکبریت و اشعل النار فی داخلها ثم صیرها علیٰ عجل و البسها السلاح ثم قدمها امام الصفوف فلما تلاقوا رفعتها

ہندوستان کا ایک راجہ فور تھا، جس کے ملک پر سکندر نے شہنشاہِ فارس کو قتل اور عراق اور اس سے متصل داریوش کی سلطنت پر قبضہ کرنے کے بعد چڑھائی کی تھی (۱) اس کی تفصیل یہ ہے کہ اس نے اسے اپنی ماتحتی اور اطاعت قبول کرنے کے لیے خط لکھا، فور نے جواب دیا کہ وہ عنقریب اپنی فوجیں لے کر اس پر چڑھائی کرے گا، اسکندر یہ جواب سنتے ہی فوراً نکل کھڑا ہوا اور فور کی سلطنت میں پہنچ گیا، فور ہاتھی لے کر اس کے مقابلہ میں آیا، ہاتھیوں کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں ٹکتی تھی، اس لیے سکندر نے تانبے کی مورتیں بنوائیں اور ان میں مٹی کا تیل اور گندھک بھر کر ان میں آگ لگادی اور پھر ایک گاڑی پر ان کو رکھ

(۱) یہ تقریباً تین سو سال قبل مسیح کا واقعہ ہے، اس بادشاہ کا یونانیوں کے بیان کے مطابق پورس نام تھا اور اس کے علاقے میں موجودہ جہلم، گجرات اور شاہ پور کے اضلاع شامل تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرجال الى الفيلة فلما قربت حملت عليها الفيلة بخراطيمها فكانت تلف الخراطيم علىٰ ذالك النحاس و هو يلهب و يشتوى و تنصرف منهزمة فقتل كراديس الهند و تهلكهم ثم دعا الاسكندر فور ملك الهند الىٰ ان يبارزه غير زله فقتله الاسكندر مبارزة بعد له و استباح عسكره۔ (ص۹۷)	دیا اور ہتھیار پہنا کر صفوں کے آگے کر دیا، جب مڈبھیڑ ہوئی تو لوگوں نے انہیں ہاتھیوں کی طرف بڑھا دیا، جب یہ ہاتھیوں کے قریب پہنچے تو انہوں نے اپنی سونڈوں سے ان پر حملہ کیا اور ان کو سونڈ میں لپیٹنا چاہا، مگر وہ آگ سے اس قدر بھڑک رہی تھیں کہ ہاتھی پیچھے ہٹ آئے اور اس پسپائی میں ہندوستان کی فوجیں بھی پسپا اور ہلاک ہوگئیں، سکندر نے ہندوستان کے راجہ فور کو تنہا مقابلہ کی دعوت دی، وہ مقابلہ میں نکلا، سکندر نے اسے قتل اور اس کے لشکر کو ہلاک کر ڈالا۔
و من ملوكهم كيهن و كان رجلا حكيما ذكيا اديبا فملكه الاسكندر بعد فور علىٰ جميع ارض الهند و كان كيهن قد استعمل الفكر فكان اول من قال بالتوهم وان الطبيعة تنصرف الىٰ ما تتوهمه فما توهمت انه ينفعها نفعها و ان كان ضارا و كان كيهن ياكل البيش وهو السم القاتل ثم يتوهم ان علىٰ قلبه احمال ثلج فلا يضره ذالك البيش حتىٰ احترقت رطوبة و كان من اصح	ہندوستان کے ایک راجہ کا نام کیہن تھا، یہ بڑا ذہین، حکیم اور ادیب تھا، سکندر نے فور کے بعد اس کو پورے ہندوستان کا بادشاہ بنایا، کیہن غور و فکر سے کام لیتا تھا اور سب سے پہلے اسی نے نظریہ توہم (۱) کو ظاہر کیا اور بتایا کہ طبیعت میں جس چیز کا وہم پیدا ہوتا جاتا ہے اسی کی طرف واقعۃً وہ مائل ہو جاتی ہے، جس چیز کے متعلق وہم ہو کہ وہ نفع بخش ہوگی تو وہ نفع بخش ثابت ہوتی ہے اور اگر مضر ہونے کا خیال ہو جائے تو وہ مضر ہوتی ہے، کیہن بیش (ایک قسم کا پودا ہوتا تھا) کھاتا تھا، جو زہر قاتل

(۱) غالباً آج کل اسے مسمریزم کہا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلق اللّٰہ ذھنا و احفظہ و اذکاہ۔
(ص ۹۷)

تھا مگر اسے یہ وہم تھا کہ اس کے دل پر برف کے ٹکڑے ہیں، جنہیں یہ پودا اس وقت تک نقصان نہیں پہنچا سکتا، جب تک کہ اس کی رطوبت جل نہ جائے، وہ نہایت صحیح الذہن اور ذکی انسان تھا، اس کا حافظہ بہت قوی تھا۔

و من ملوکھم دبشلم وھو الذی وضع فی عصرہ کتاب کلیلۃ و دمنۃ و کان الذی وضعھا بیدبا حکیم من حکمائھم و جعلہ امثالاً یعتبر بھا و یتفھمھا ذو العقول و یتأدبون بھا۔ (ص ۹۸)

ہندوستان کا ایک اور راجہ دابشلیم تھا، جس کے زمانہ میں کتاب کلیلہ و دمنہ لکھی گئی اور اس کا مصنف ایک دانشمند پنڈت بیدبا تھا، اس نے اس میں ایسی تمثیلیں بیان کی ہیں، جن سے عقلمند لوگ عبرت و نصیحت، فہم و فراست اور تہذیب و شائستگی حاصل کر سکتے ہیں۔

و قال بعض علماء الھند ان اھل بلاد الھند تواتر علیھم الموت حتی ذھب علماؤھم و ضعف الملک و انہ لما ملک ھشران طلب من یحیی لہ شرائع دین آبائہ فاتاہ قفلان و کان واھیۃ فقال لہ ان الناس جزء من الحیوان و ان الحیوان جزء من النامی و ان النامی من الطبائع الاربع التی ھی النار والھواء والارض والماء و ان النامی ینقسم علیٰ ثلاثۃ اقسام، احدھا النبات ولہ النمو فقط والثانی ما یکون فی البحر من الاصداف وما اشبھھا

ہندوستانیوں پر پیہم موت و ہلاکت طاری ہوتی رہی، جس سے ان کے علما کا خاتمہ اور نظام سلطنت میں کمزوری پیدا ہوگئی، لیکن جب ہشران کی سلطنت کا زمانہ آیا تو اس نے ایسے لوگوں کو طلب کیا جو اس کے آبائی دین کو زندہ کر سکتے ہوں، یہ سن کر اس کے پاس قفلان نام کا ایک شخص آیا جو بڑا ہوشیار اور صاحب تدبیر تھا، اس نے کہا کہ انسان حیوان ہی کا جزء ہے اور حیوان نامی کا جزء ہے اور نامی چار عناصر یعنی آگ، ہوا، مٹی اور پانی سے مرکب ہے اور اس کی تین قسمیں ہیں، (۱) نباتات جن میں محض نمو کی صلاحیت ہے، دوسری قسم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وله نمو و حسّ، والثالث الحيوان البرّی وله نمو و حس و حركة، وان الحيوان اقل و احقر من ان يدبرهم الخالق و انما يدبرهم وليصرفهم الفلك فقال له الملك ارِنی صورة ما تقول و برهانه فوضع النرد و قال اتفق الناس علیٰ ان دور الزمان سنة و معناها اثنا عشر و معناها البروج الاثنا عشر وعلیٰ ان ايام الشهر ثلثون يوماً و معناها لكل برج ثلثون درجة و علیٰ ان الايام سبعة ومعناه الكواكب السبعة السيارة ثم جعل تشبيهاً لذالك فوضع عرضة شبيهة بالسنة و صير فيها اربعة و عشرين بيتاً عدد ساعات الليل والنهار فی كل ناحية اثنی عشر بيتاً تشبيها بشهور السنة و البروج و صير لها ثلثين كلباً تشبيها بايام الشهر و درج البروج و صير الفصين تشبيهاً بالليل والنهار و فی كل فص متجهات لانه عدد تام له نصف و ثلاث و سدس فی كل فص اذا سقط من اعلاه و

میں سمندر کی سیپ اور اس سے مشابہ چیزیں داخل ہیں، جن میں نمو اور حس دونوں پائے جاتے ہیں، تیسری قسم میں وہ وحشی جانور ہیں جن کے اندر نمو، حس اور حرکت تین قسم کی صلاحیتیں ہوتی ہیں اور یہ حیوانات اس قدر حقیر اور کمتر ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی تدبیر و انتظام سے بالاتر ہے، ان کی تدبیر و انتظام فلک کے ذمہ ہے، بادشاہ نے کہا تم نے جو کچھ کہا ہے اس کا نمونہ دکھاؤ اور اس کی دلیل بھی دو، اس پر اس نے نرد(۱) ایجاد کیا اور بتایا کہ لوگوں کا اس پر اتفاق ہے کہ زمانہ کا دور ایک سال یعنی ۱۲ مہینے یعنی ۱۲ برج ہیں اور چوں کہ ہر مہینہ ۳۰ دن کا ہوتا ہے اس لیے ہر برج کے ۳۰ درجے ہیں اور چوں کہ دن سات ہوتے ہیں اور سات ستارے سیارے کہلاتے ہیں پھر اس نے اس کی مثال دی اور سال کی مثال دیتے ہوئے ایک صحن (کا نقشہ) بنایا اور اس میں ۲۴ خانے رات و دن کے گھنٹوں کے اعتبار سے بنائے اور یہ خانے ان بارہ خانوں کے ہر گوشہ میں بنے ہوئے تھے، جو سال کے ۱۲ مہینوں اور برجوں کی مثال میں بنائے گئے تھے اور ۳۰ دنوں اور اس کے

(۱) یعنی چوسر کا کھیل۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسفله سبع نقط تحت الست واحدة و تحت الخمس اثنتان و تحت الاربع ثلث تشبيهها بعدد الايام و الكواكب السبعة السيارة وهي الشمس والقمر و زحل و المشتري و المريخ و عطارد و الزهرة ثم جعلها محنة بين رجلين و اعطیٰ کل واحد فصا و قال من اعطيته هذه السبع النقط من اعلاها اكثر من صاحبه بدأً فاجتمع لهٗ الفصانٌ فضرب و ما ظهر من الفصين تقلب الكلاب عليه و جعل ذالك تمثيلاً للحظ الذي يناله العاجز بما جرى له الفلك و الحرمان الذي يبتلى به الحازم علیٰ حسب ما يجرى له الفلك فلما ظهر ذالك قبله الملك و فشا في اهل المملكة و صار اهل الهند يجري امورها بما يدبره الكواكب السيارة۔ (ص ۱۰۰)

برجوں کی مثال میں ۳۰ ستارے بنائے اور دن کے لحاظ سے دو نگینے بنا دیئے، ہر نگینہ میں ۶ سمتیں تھیں، اس لیے کہ یہی ایسا مکمل عدد ہے جس کا آدھا، تہائی اور چھٹا ہو سکتا ہے، ہر نگینہ میں جب وہ اوپر سے نیچے کی طرف آتا تھا، سات نقطے نظر آتے تھے، چھ کے نیچے ایک پانچ کے نیچے دو اور چار کے نیچے تین اور یہ ساتوں سیاروں اور دنوں کی مثال تھی، ساتوں سیاروں سے سورج، چاند، زحل، مشتری، مریخ، عطارد اور زہرہ مراد ہیں، پھر اسے آزمانے کے لیے دو آدمیوں کے درمیان رکھا اور ہر شخص کو ایک ایک نگینہ دے دیا اور کہا کہ جس شخص کو میں نے اوپر کے یہ سات نقطوں والا دیا ہے، وہ اپنے ساتھی سے ابتدا کے لحاظ سے زیادہ ہے، اس لیے دونوں نگ جمع ہو گئے، یہ گویا مثال بیان کی اور دونوں نگوں سے جو کچھ ظاہر ہوتا تھا، اس کے گرد ستارے گردش کرتے تھے اور یہ اس نصیبہ اور قسمت کی مثال تھی، جسے فلک کی حرکت سے عاجز و درماندہ حاصل کر لیتا ہے اور اس بدقسمتی و محرومی کی بھی مثال تھی جس سے گردش فلک کی وجہ سے ہوشیار اور صاحب تدبیر و احتیاط آدمی بھی دو چار ہو جاتا ہے،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب یہ چیزیں بادشاہ کے سامنے آئیں تو اس نے اسے قبول کرلیا اور پوری مملکت میں اس کا رواج ہوگیا اور تمام ہندوستانیوں کے معاملات ساتوں سیاروں کی تدبیر و انتظام کے مطابق ہونے لگے۔(۱)

و ملك بلهيت و قد غلب علىٰ اهل المملكة هذا الدين و كان له عقل و معرفة فلما رای ما علیه اهل مملكته ساء ه ذالك و بلغ منه ثم سأل هل بقی رجل علىٰ دین البرهمية فدُلَّ علىٰ رجل له عقل و دین فارسل الیه فلما اتاه اكرمه ورفع درجته ثم ذكر له ما قد فشا فی اهل مملكته فقال ایها الملك انا اقیم برهانا اضطر به و یعرف به فضل الحازم و موضع تقصير العاجز واجعلها صورة بین اثنين ليبين فضل الحازم علىٰ العاجز والمجتهد علىٰ المقصر والمحتاط علىٰ المضيع والعالم علىٰ الجاهل فوضع الشطرنج و تفسيرها بالفارسية هشت رنج و هشت ثمانية و رنج مصفح و صيرها ثمانية فی

جب بلہیت (۲) کا راج ہوا تو اس وقت یہی مذہب پوری سلطنت پر چھا گیا تھا، وہ بڑی سوجھ بوجھ اور عقل و دانش کا آدمی تھا، اس لیے اس نے اپنے اہل مملکت کے دین کو سخت ناپسند کیا اور لوگوں سے پوچھا کہ کوئی ایسا آدمی ہے جو برہمنوں کے دین پر چلتا ہو، اس سوال کے جواب میں ایک صاحب فراست اور دیندار آدمی کا پتہ دیا گیا، بلہیت نے اسے بلا بھیجا، وہ جب آیا تو اس کا بڑا اعزاز کیا اور اس کا درجہ بڑھایا اور اس مذہب کا تذکرہ کیا جو اس کی مملکت میں پھیل چکا تھا، اس نے کہا اے بادشاہ میں ایک دلیل قائم کرتا ہوں، جس سے ہوشیار کی فضیلت اور اور مجبور کی کوتاہی کا مقام واضح ہو جائے گا اور اس دلیل کو دو آدمیوں کے درمیان ایک تصویر کی شکل میں پیش کرتا ہوں، اس سے ہوشیار کی فضیلت اور برتری عاجز پر کوشش کرنے

---

(۱) یہاں تک چوسر (نرد) کا فلسفہ بیان کیا ہے۔ (۲) بالہیت راجہ کا نام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثمانية فصارت اربعة و ستين بيتا و صيرها اثنين و ثلثين كلباً مقسومة بين لونين كل لون ستة عشر كلبا و قسم الستة عشر علىٰ ست صور والشاة صورة والفرز صورة والفيلان صورة والدخان صورة والفرسان صورة والبيادق صورة فاشتق ذالك من زوج الزوج وهو احسن ما يكون من الحساب لان الاربعة والستين اذا قسمتها كان لها نصف اثنان و ثلاثون وهي عدة جميع الكلاب واذا انصفت الاثنين والثلاثين كان لها نصف و هو ستة عشر وهو الكل واحد من الكلاب واذا انصفت الستة عشر كان لها نصف وهو ثمانية وهي عدة بيادق كل واحد فاذا انصفت الثمانية كان لها نصف و هو اربعة وهو الرخان والفرسان من كل واحد فاذا نفقت الاربعة كان لها نصف و هو اثنان فقد انقسمت ازواجاً و لم يبق في القسم بعد الازواج الا الواحد الذي يقسمها كلها احاد وهويس

والے کی نہ کوشش کرنے والے پر محتاط کی غیر محتاط پر، عالم کی جاہل پر، بالکل نمایاں ہوجائے گی، چنانچہ اس نے شطرنج ایجاد کی، جس کو فارسی میں ہشت رنج کہا جاتا ہے، ہشت کے معنی آٹھ اور رنج کے معنی کنارہ کے ہیں، اس کے ۸×۸ یعنی ۶۴ خانے اور ۳۲ مہرے بنائے، جو دو رنگوں میں تقسیم تھے، ہر رنگ کے سولہ مہرے تھے، پھر ان سولہ کو چھ شکلوں میں بانٹ دیا تھا، ایک شکل بادشاہ کی، ایک شکل فرزین (وزیر) کی، ایک شکل دو فیلوں کی، ایک شکل دو رُخوں کی، ایک شکل دو گھوڑوں کی، ایک شکل دو پیادوں کی، اس سے جڑواں حساب نکلتا ہے جو بہترین حسابوں میں ہے، کیوں کہ اگر ۶۴ کو دو حصوں میں تقسیم کریں تو اس کا آدھا ۳۲ ہوگا جو کل مہروں کی تعداد ہے اور ۳۲ کو آدھا کریں تو ۱۶ ہوگا جو ہر ایک مہرے کی تعداد ہے اور ۱۶ کو آدھا کریں تو ۸ ہوں گے جو پیدل کی تعداد ہے اور آٹھ کو آدھا کریں تو ۴ ہوں گے جو دونوں رنگ کے رخوں اور گھوڑوں کی تعداد ہے اور ۴ کو آدھا کریں تو ۲ ہوگا، اس طرح کل تعداد جوڑوں میں تقسیم ہوگی اور اس تقسیم کے

(۱) رُخ سواری کا نام ہے، جس کا ہندی نام رتھ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعدد ولا معدود ولا زوج ولا فرد لان اول اعداد الفرد ثلثة۔

بعد صرف ایک کا عدد باقی رہ گیا جو سب کو اکائی کی شکل میں تقسیم کرتا ہے اور وہ خود نہ کوئی عدد ہے اور نہ شمار میں آتا ہے، نہ زوج ہے نہ فرد ہے، بلکہ فرد کا پہلا عدد ۳ ہے۔

ثم قال الحکیم لیس شئ اجل من الحرب لانہ یبین فیھا فضل التدبیر و فضل الرایٔ و فضل الحزم و فضل الاحتیاط و فضل التھیة وفضل المکیدة وفضل الاحتراس و فضل النجدة وفضل البأس وفضل القوة و فضل الجلد و فضل الشجاعة فمن عدم منہ شئ من ھذا عرف موضع تقصیرہ لان خطأھا لا یستقال والعجز فیھا متلف للمھج والجھل مبیح للحمی وترك الحزم ذھاب الملك و ضعف الرأی جلب للعطب و التقصیر سبب للھزیمة وقلة العلم بالترتیب و الاھبة الانکشاف و قلة التدبیر و المکیدة نھوز الی الھلکة و ترك الاحتراس نھزة للعدو وجعلھا علیٰ مثال الحرب فان اصاب ظفر وان اخطأ ھلك۔ (ص ۱۰۲)

پھر پنڈت نے کہا کہ جنگ سے بڑی کوئی چیز نہیں، اس لیے کہ اس میں رائے، تدبیر، حزم، احتیاط، لشکر کی تیاری، حیلہ، حفاظت، بہادری، قوت، طاقت، صبر، سختی اور شجاعت سب کی اہمیت اور فضیلت کا حال معلوم ہوجاتا ہے اور جس شخص کے اندر اس میں سے کوئی چیز بھی نہ پائی گئی تو اس کی کوتاہی کا حال معلوم ہوجائے گا، اس لیے کہ اس بارہ میں غلطی کی تلافی نہیں ہوسکتی اور کوتاہی کا نتیجہ انسانی جان کی ہلاکت اور جہالت کا نتیجہ موت و ہلاکت اور حزم و احتیاط کے ترک کا نتیجہ حکومت کا کھونا، رائے کی کمزوری کا نتیجہ ہلاکت، کسی طرح کی کوتاہی موجب شکست، لشکر کی صف بندی سے ناواقفیت کا نتیجہ انکشافِ راز، تدبیر و حیلہ سے ناواقفیت کا انجام ہلاکت و بربادی اور ترک حفاظت کا نتیجہ دشمن کو موقع دینا اور جنگ میں اسے کامیاب کرنا ہے، اگر آدمی ان باتوں میں صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلما رأى الملك صحة البرهان و تبين فضل حكمة الحكيم و علم ان قد اصاب و احسن التمثيل و ابان عما قد عمى عنه جمع اهل مملكته فعرفهم ما كشف الله عنهم من الغم و امرهم ان يقيموها و يتأملوها و قال لهم قد علمنا ان ليس فى العالم حتى ناطق مفكر ضاحك و عاقل الا الانسان فالانسان عليه مدار جميع ما فى العالم لان الفلك بجميع ما فيه خلقه الخالق للانسان ليعرف به ما يحتاج اليه من زمانه و اوقاته و كذالك ذلّل له جميع ما فى الارض و كل ما خلق الله هما فى قعر البحر و جو السماء و رؤوس الجبال فلما ملك الانسان جميع ما خلق قسم ذالك الانسان ثلثة اقسام فاكل ثلاثا و سخر ثلثا فاكل الطير و السمك و ما شاء من النعم و الابل و سخر البقر و الحمير و الدواب و قتل السباع والجيات والهوام۔

طریقہ اختیار کرے گا تو کامیاب اور اگر غلط پالیسی اختیار کرے گا تو ہلاک و برباد ہوگا۔

جب بادشاہ کو دلیل کی صحت معلوم ہوگئی اور پنڈت کی دانائی کا ثبوت مل گیا اور اسے یقین ہوگیا کہ اس کی رائے صحیح اور تمثیلات عمدہ ہیں اور اس نے ان چیزوں سے پردہ اٹھا دیا جس سے لوگ ناواقف تھے تو اپنی مملکت والوں کو جمع کیا اور ان کو بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے غم دور کردیا ہے اور ان کو حکم دیا کہ وہ بھی اس پر غور وخوض کریں اور کہا کہ یہ ہم سب جانتے ہیں کہ سوائے انسان کے دنیا میں کوئی زندہ مخلوق ایسی نہیں ہے جو بولتی، سوچتی، ہنستی اور عقل رکھتی ہو، بس انسان ہی پر کائنات کی تمام چیزوں کا دارو مدار ہے، کیوں کہ افلاک اور اس کی ساری کائنات کو خالق نے انسان کے واسطے اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ ان کے ذریعہ اپنے زمانے اور اوقات کی ضروریات معلوم اور پوری کرے، اسی طرح روئے زمین، سمندر کی گہرائیوں، فضا کی بلندیوں اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر جو کچھ ہے سب کو انسان کے تابع فرمان کیا گیا ہے، پس جب انسان ان تمام چیزوں کا مالک ہوگیا ہے تو اس نے ان کو تین تین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصوں میں تقسیم کر دیا، ایک ثلث (ایک حصہ) کھانے کے کام میں لاتا ہے، ایک حصہ اپنے آرام اور فائدہ کے لیے استعمال کرتا ہے اور ایک حصہ کو قتل کر دیتا ہے، چنانچہ چڑیوں، مچھلیوں اور اونٹ وغیرہ جانوروں کو جنہیں پسند کرتا ہے، کھاتا ہے، بیلوں گدھوں اور دوسرے چوپایوں کو اپنے کام میں لاتا ہے، اور درندوں ، سانپوں اور موذی کیڑوں مکوڑوں کو مارڈالتا ہے۔

ثم جعل فيه آلاف يعلم بها و يعقل بها و يدرك بها و يفهم ففضل الناس بعضهم بعضاً بالعلم و العقل و الفهم۔

پھر قدرت نے انسان کے اندر ایسے آلات اور وسائل بنائے ہیں جن سے وہ جانتا، سوچتا، ادراک و احساس کرتا اور سمجھتا بوجھتا ہے، علم و عقل اور فہم و دانائی کے اعتبار سے بعض انسانوں کو بعض پر فوقیت اور برتری دی گئی ہے۔

و قد زعم علماء من علماء الهند انه لما ملكت حوسس بنت بلهيت خرج عليها خارجي و كانت جارية عاقلة فوجهت ابنا لها و كان لها اربعة اولاد فقتل ذالك الخارجي ابنها فعظم ذالك اهل مملكتها و اشفقوا من اخبارها فاجتمعوا علىٰ حكيم من حكمائهم يقال له قفلان

علمائے ہند کی ایک جماعت کا بیان ہے کہ جب راجہ بلہیت کی لڑکی حوسس کا راج ہوا تو اس پر کسی دوسرے ملک کے آدمی نے حملہ کیا، حوسس بڑی سمجھ دار اور ہوشیار عورت تھی، اس کے چار اولادیں تھیں، ان میں سے اس نے اپنے ایک بیٹے کو بھیجا، حملہ آور نے اس کو تہِ تیغ کر دیا، اس کے ملک والوں پر یہ واقعہ بڑا گراں گذرا اور رانی کو اس کی اطلاع دینے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و کان ذا حکمة و فطنة و رأی فذکروا ذالك له فقال انظرونی ثلثاً ففعلوا ذالك و خلا مفکراً ثم قال لتلمیذ له احضرنی نجاراً و خشباً من لونین مختلفین ابیض و اسود فاحضره نجاراً و فارھا و خشبا من لونین مختلفین ابیض و اسود فصور صورة الشطرنج وامر النجار فنجرھا ثم قال له احضرنی جلدا مدبوغاً فامره ان یخط فیه اربعة و ستین بیتا ففعل ذالك فنصب ناحیة ثم تجاولا حتی فهماھما و احکماھا ثم قال لتلمیذه هذه حرب بلا ذهاب انفس۔ (ص ۱۰۳)

میں اندیشہ محسوس ہوا، چنانچہ وہ قفلان نامی ایک حکیم کے پاس جو دانشمند، ذہین اور صاحب رائے تھا، گئے اور یہ واقعہ اس کو بتلایا، اس نے کہا کہ مجھے تین دن کی مہلت دو، ان لوگوں نے مہلت دی، وہ تنہائی میں سوچنے لگا، پھر اپنے ایک شاگرد سے کہا کہ ایک بڑھئی اور سفید اور سیاہ دو مختلف رنگوں کی ایک لکڑی مجھ کو منگا دو، چنانچہ وہ ایک بڑھئی اور سیاہ سفید دو مختلف رنگوں کی ایک لکڑی لے آیا، اس کے بعد اس نے شطرنج کا نقشہ بنایا اور بڑھئی کو اسے گھڑنے کا حکم دیا اور چیلے سے کہا کہ ایک کمایا ہوا چمڑا لاؤ، جب وہ لایا تو حکم دیا کہ اس میں چونسٹھ خانے بناؤ، جب خانے بن گئے تو اس کو ایک کنارے کھڑا کر کے اس کے سامنے پینترا بدل کر اس کو اچھی طرح سمجھا اور اس کو پوری طرح درست کیا، پھر حکیم نے شاگرد سے کہا یہ بلا خون خرابہ کی لڑائی تھی۔

ثم حضره اهل المملکة فاخرجها لهم فلما رأوها علموا انها حکمة لا یهتدی لها احد و جعل یجاول تملیذه فیقع شاه مات و شاه غلب فاخبرت المملکة بخبر قفلان فاحضرته وامرته ان یریها حکمته فاحضر تلمیذه و

پھر اس کے پاس سلطنت کے لوگ حاضر ہوئے، تو شطرنج نکلوایا، جب لوگوں نے اسے دیکھا تو سمجھ گئے کہ یہ کوئی غیر معمولی حکمت و دانائی ہے، جسے کوئی نہیں سمجھ سکتا اور وہ اپنے شاگرد کے ساتھ پینترا بدلنے لگا، تو ایک بادشاہ کو موت ہوگئی اور دوسرا غالب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معه الشطرنج فنصبها بينه و بينه فلعبا فغلب احدهما صاحبه فقال شاه مات فانتبهت و علمت ما ارادوه و قالت لقفلان اقتل ابني قال انت قلت فقالت لحاجبها ادخل الناس يعزوني۔

(ص ۱۰۳)

ہوگیا، جب رانی کو قفلان کا واقعہ بتایا گیا تو اس نے اسے بلا کر حکم دیا کہ وہ اپنی حکمت دکھلائے، اس نے شاگرد کو بلایا اور اس کے ساتھ شطرنج تھی، جس کو اس نے اپنے اور اس کے درمیان نصب کردیا اور دونوں کھیلتے رہے، یہاں تک کہ ایک دوسرے پر غالب آگیا اور اس نے کہا کہ بادشاہ مر گیا، تب رانی کو انتباہ ہوا اور اس کو اس کا مقصد معلوم ہوگیا تو اس نے قفلان سے کہا کیا میرا لڑکا قتل کردیا گیا، اس نے کہا یہ آپ کہہ رہی ہیں، پھر رانی نے دربانوں سے کہا لوگوں کو بلاؤ کہ میری تعزیت کریں۔

فلما فرغت احضرت قفلان و قالت له سل حاجتك فقال اسئل ان اعطي قمحا بعدد بيوت الشطرنج اعطىٰ في البيت الاول حبة ثم يضيف ذالك لي في البيت الثالث علىٰ الثاني ثم علىٰ هذا الحساب الىٰ آخرها قالت و ما مقدار هذا ثم امرت بالحنطة ان تحفر فلم يقم لذالك شئ انفدت قموح البلد ثم قوم القمح بالمال حتى فني المال فلما كثر ذالك قال لا حاجة لي به ان قليل

جب اس سے فارغ ہوئی تو قفلان کو بلایا اور اس سے کہا کہ جو مانگنا ہو مانگو، اس نے کہا کہ شطرنج کے خانوں کی تعداد کے مطابق مجھے گیہوں دیا جائے، پہلے خانہ میں گیہوں کا ایک دانہ رکھا جائے، پھر تیسرے خانہ میں دوسرے خانہ کا دگنا کردیا جائے، اسی طریقہ سے سب خانوں میں پہلے خانہ کا دونا کردیا جائے، رانی نے کہا اس کی مقدار ہی کیا ہوگی (یعنی یہ تو بہت معمولی سوال ہے) پھر اس نے گیہوں نکالنے کا حکم دیا لیکن ابھی سب خانے پورے نہیں ہوئے تھے کہ سارے شہر کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدنيا يكفيني ثم سألته عن عدد الحب الذى سأل فقال لها يكون ذالك عددا و هذا ما فى الشطرنج من العدد السطر الاول مائتان و خمسة و خمسون الثانى اثنان و ثلثون الفا و سبع مائة و ثمانية و ستون۔ (ص ۱۰٤)	گیہوں ختم ہوگیا، پھر روپیہ سے اس کی قیمت لگائی گئی تو کل روپیہ ختم ہوگیا، جب اس کی مقدار بہت بڑھ گئی تو قفلان نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں، تھوڑا دنیاوی مال میرے لیے کافی ہے، پھر رانی نے کل دانوں کی تعداد پوچھی، قفلان نے کہا کہ شطرنج کی پہلی صف کے دانوں کی تعداد ۲۵۵ اور دوسری صف کے دانوں کی تعداد ۳۲۷۶۸ ہوگی (اسی طریقہ سے تمام خانوں کی تعداد کئی کھرب تک پہنچ جاتی ہے)
و منهم كوش الملك الذى كان فى زمان سندباذ الحكيم و كوش وضع كتاب مكر النساء۔ (ص ۱۰۵)	ہندوستان کے راجاؤں میں ایک راجہ کوش نام کا تھا جو سندباد(۱) حکیم کے زمانہ میں تھا، راجہ کوش ہی نے کتاب ''عورتوں کے فریب''(۲) لکھی تھی۔
و الهند اصحاب حكمة و نظر وهم يفوقون الناس فى كل حكمة فقولهم فى النجوم اصح الاقاويل و كتابهم فيه كتاب السند هند الذى منه اشتق كل علم من علوم مما تكلم فيه اليونانيون و الفرس و غيرهم وقولهم فى الطب المقدم و لهم فيه الكتاب الذى يسمّى سسرد فيه	ہندوستانی صاحب حکمت و بصیرت ہیں اور ہر قسم کی حکمت میں سب لوگوں سے فائق اور برتر ہیں، جوتش اور نجوم میں ان کے اقوال سب سے زیادہ صحیح اور درست ہوتے ہیں اور اس فن میں ان کی کتاب سند ہند اور اس فن میں ان کی کتاب سند ہند (سدھانت) ہے اور اسی سے وہ تمام علوم وفنون نکلے ہیں جن پر یونانیوں اور ایرانیوں نے بحث کی

(۱) مشہور حکیم و پنڈت کا نام ہے، جس کی کتابوں کا بعض مصنفین ذکر کرتے ہیں۔ (۲) یعنی تریا چتر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامات الادواء و معرفة علاجها و ادويتها و كتاب شرك و كتاب ندان فى علامات اربع مائة و اربعة ادواء و معرفتها بغير علاج و كتاب سندهستان و تفسيره صورة النجح و كتاب فيما اختلفت فيه الهند و الروم من الحار و البارد و قوى الادوية و تفصيل السنة و كتاب اسماء العقاقير كل عقار باسماء عشرة و لهم غير ذالك من الكتب فى الطب۔

ہے، طب میں ان کے اقوال اور فیصلے سب سے مقدم ہیں اور اس فن میں ان کی ایک کتاب ہے جسے سسرد(۱) کہتے ہیں، اس میں بیماریوں کی علامات اور ان کے علاج اور دواؤں کی تفصیل ہے، کتاب سرک(۲) اور کتاب ندان میں چار سو چار بیماریوں کی صرف علامتوں کا بیان ہے، اس میں علاج کا ذکر نہیں ہے اور کتاب سندھستان بھی طب میں ہے، جس کے معنی کامیابی کی صورت کے ہیں، ایک اور کتاب جس میں دواؤں کے گرم اور سرد ہونے، دواؤں کی قوت اور سال کے موسموں کی تقسیم کے بارے میں ہندی اور رومی طبیبوں میں جو اختلافات ہیں، ان کا بیان ہے، جڑی بوٹیوں کے ناموں پر ایک کتاب ہے جس میں ایک ایک جڑی کے دس دس نام ہیں، ان کے علاوہ بھی طب میں ان کی اور کتابیں ہیں۔

و لهم فى المنطق و الفلسفة كتب كثيرة فى اصول العلم منها كتاب طوفا فى علم حد و المنطق

ور منطق و فلسفہ میں ان کی بہت سی کتابیں ہیں، ان میں اس علم کے اصول کے متعلق بحث ہے، منطق کے حدود کے علم میں

(۱) سنسکرت نام شسرت یا سسرتا ہے، یہ ایک ماہر فن اور عدیم النظیر ہندو وید کا نام ہے، علم الادویۃ کے علاوہ فن جراحی میں بھی کامل تھا، اس کی مشہور کتاب سسرد (شسرت سنگھٹا) ہے جس کا منکہ نے یحییٰ برمکی کے لیے فارسی میں ترجمہ کیا، پھر عربی میں منتقل ہوئی۔ (۲) سرک یعنی چرک ہندی (جو ایک نامور وید تھا) کی کتاب ''چرک سنگھٹا'' جو اول فارسی میں پھر عربی میں منتقل کی گئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و کتاب ما تفاوت فیه فلاسفة الهند والروم ولهم کتب کثیرة یطول ذکرها و یبعد عرضها۔

(ص ١٠٦)

طوفا (۱) کی کتاب ہے اور ایک اور کتاب ہے جس میں ہندوستان اور روم کے فلاسفہ کے اختلافات اور تفاوت کا ذکر ہے اور ہندوستانیوں کی اور بھی بہت سی کتابیں ہیں جن کا ذکر موجب طوالت ہوگا۔

و دین اهل الهند البرهمیة و فهم عبدة الاصنام ولهم ممالك مختلفة و ملوك متفرقة لسعة البد فی طوله و عرضه فاول ملوکهم مما یتاخم البلاد التی هی الیوم فی دارالاسلام دانق و هو ملك عظیم القدر واسع المملکة کثیر العدة ثم من بعده رهمی و هو اعظم قدراً و اعز بلاداً و هو علیٰ بحر من البحور وفی بلده الذهب و ما اشبه ثم مملکة بلهری ثم الکمکم و من عندهم یاتی الساج و لهم اتساع فی البلاد ثم مملکة الطافن و هم قوم بیض الوجوه ثم مملکة کنبایة و مملکة الطرسول و مملکة الموشه و مملکة المايد وهذه الممالك تتاخم الصین و هم

ہندوستانی برہمنی مذہب کے قائل ہیں، ان میں بت پوجنے والے ہیں، ملک کی غیر معمولی وسعت کی وجہ سے ان کی مختلف حکومتیں اور مختلف بادشاہ ہیں، ان کا پہلا راجہ دانق (۱) ہے، اس کی سرحد اسلامی ملک کی سرحد سے قریب ہے، وہ بڑی قدر و منزلت، وسیع مملکت اور وافر ساز و سامان کا مالک ہے، اس کے بعد رہمی (برہما) کا راجہ ہے، وہ بھی بڑا جلیل القدر اور اس کا ملک بڑا طاقت ور اور سمندر کے کنارے آباد ہے، اس کے ملک میں سونا اور اس قسم کی دوسری معدنیات پائی جاتی ہیں، پھر ولبھ رائے اور اس کے بعد کمکم (کوکن) کی سلطنتیں ہیں، کمکم ہی سے ساگوان کی لکڑی آتی ہے، اس کا ملک بہت وسیع ہے، پھر طافن (دکھن) کی سلطنت ہے، یہاں کے باشندوں کے چہرے گورے ہوتے ہیں، پھر

(۱) یعنی ٹوپا، (Topa)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یحاربون الصین ثم مملکة سرندیب ثم مملکة قمار وھی مملکة جلیلة القدر عظیمة الامر یتقدم لملکھم الملوك ثم مملکة الدیبل ثم الفاریط، ثم مملکة الصیلمان و لھم فی بعض ممالك یلیھا النساء۔ (٤)

(ص ١٠٦)

کھمبایت، طرسول(۱) موسہ(۲) اور ماید(۳) کی سلطنتیں ہیں، جو چین کے قریب اور اس سے نبرد آزما رہتی ہیں، پھر لنکا اور اس کے بعد قمار (راس کماری) کا ملک ہے، جو بڑی شان وشوکت اور غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے اور وہاں کے راجہ کو دوسرے راجاؤں پر فوقیت اور برتری حاصل ہے، پھر دیبل، فاریط(۵) اور صیلمان (بھیلمان) کی سلطنتیں ہیں اور ہندوستان کی بعض سلطنتوں میں عورتوں کی حکومت اور فرمانروائی ہے۔

---

(۱) یعنی طوسال جو چین سے ملا ہوا ایک بڑا خطہ ہے، ان دونوں کے درمیان ہمالیہ حد فاصل ہے، باشندے گندمی رنگ کے ہیں، جو روئی کے کپڑے پہنتے ہیں۔ (۲) چین اور طوسول سے ملا ہوا ایک خطہ ہے، اس میں مضبوط قلعے اور بلند مکانات ہیں، یہاں مشک بہت پیدا ہوتا ہے۔ (۳) یعنی ایک چین اور موسہ سے متصل یہ ملک واقع ہے، ان تینوں ملکوں سے چینی جنگ کرتے رہے ہیں۔ (۴) اس کے بعد مصنف نے دوسری جلد میں مسلمانوں کے حملہ سندھ کا ذکر کیا ہے، لیکن چونکہ اسے بلاذری کی فتوح البلدان سے نقل کیا جا چکا ہے، اسی لیے پھر اسی طرح کی باتوں کا تذکرہ ضروری نہیں معلوم ہوتا۔ (ص)
(۵) اس کا اصل تلفظ معلوم نہیں۔

❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن فقیہ ہمذانی

اس کی کنیت ابوعبداللہ، نام احمد بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم ہمذانی اور ابن فقیہ کے نام سے معروف ہے، یہ تیسری صدی ہجری کے آخر کا انشا پرداز اور جغرافیہ داں ہے، ابن ندیم اور یاقوت حموی نے اس کی کئی کتابوں کا ذکر کیا ہے، لیکن صرف کتاب البلدان ہم تک پہنچی ہے، جو خلیفہ معتضد کی وفات (۲۷۹ھ) کے بعد تصنیف کی گئی تھی، اس میں مشرق و مغرب کے ملکوں کی طرح ہندوستان کے شہروں اور دریاؤں کے متعلق بھی معلومات درج ہیں، ابن ندیم کا بیان ہے کہ یہ کتاب بعض متقدمین اور جیہانی وزیر خراسان کی کتاب المسالک والممالک سے ماخوذ ہے اور جیہانی کی کتاب بادِ حوادث کی نذر ہوگئی، اس لیے اس کی قائم مقام سمجھنا چاہیے، یہ کتاب ۱۸۸۵ء میں مکتبہ جغرافیہ سے شائع ہوئی، ابن فقیہ کے اکثر حالات کی طرح اس کی پیدائش اور وفات کا سنہ بھی نامعلوم ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب البلدان

و اقلیم فی ایدی الھند (ص ۵)

ہفت اقالیم میں ایک اقلیم ہندوستان والوں کے قبضہ میں ہے۔

البحر الکبیر الذی لیس فی العالم بحر اکبر منه و هو آخذ من المغرب الیٰ القلزم حتی یبلغ واق واق الصین، و واق واق الصین هو بخلاف واق واق الیمن۔

دنیا کا سب سے بڑا سمندر (۱) جس سے بڑا کوئی سمندر نہیں وہ مغرب میں قلزم سے واق واق چین تک پھیلا ہوا ہے، چینی واق واق یمن کے واق واق سے مختلف ہیں۔

و هذا البحر یمد من القلزم علیٰ وادی القریٰ حتی یبلغ بربر و عمان و یمر الیٰ الدیبل و المولتان حتیٰ یبلغ جبل الصنف الیٰ الصین۔ (ص ۷)

یہ سمندر قلزم سے وادی قریٰ (۲) ہوتا ہوا بربر، عمان، دیبل اور ملتان کو عبور کرتا ہوا چین میں چنپہ پہاڑ تک چلا آیا ہے۔

و اعلم ان بحر فارس و الھند ھما بحر واحد لاتصال احدھما بالآخر الا انھما متضادان فاما بحر الھند فلا یرکبه الناس عند ھیجانه لظلمته و صعوبته۔ (ص ۸)

بحر فارس اور بحر ہند دراصل ایک ہی سمندر ہیں، کیوں کہ دونوں میں سے ہر ایک دوسرے سے ملا ہوا ہے، لیکن اس کے باوجود دونوں میں بڑا فرق ہے، بحر ہند میں طوفان و طلاطم کے وقت بڑی تاریکی اور خطرہ ہوتا ہے، اس لیے لوگ اس وقت اس میں سفر نہیں کرتے ہیں۔

(۱) یعنی بحر ہند (۲) شام اور مدینہ کے پاس تیما اور خیبر کے درمیان ایک وادی جس میں متعدد گاؤں آباد تھے، اسی لیے اس کا نام وادی قریٰ تھا۔ (معجم البلدان جلد ۷ ص ۳۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتختطف السفينة منها الیٰ بلاد الهند و تقصد الیٰ کولوملی و فيها مسلحة لبلاد الهند و بها ماء عذب فاذا استعذبوا من هناك الماء اخذوا من المركب الصينى الف درهم و من غيرها عشرة دنانير الیٰ العشرين الدينار۔

عمان سے جہاز ہندوستان کی طرف جاتے اور کولی ملی (ٹراونکور) کا رُخ کرتے ہیں، جہاں جہازوں کے بنانے اور درست کرنے کا کارخانہ اور میٹھا پانی ہوتا ہے، جب لوگ وہاں سے میٹھا پانی لے کر چلتے ہیں تو چینی جہازوں سے ایک ہزار درم اور دوسرے مقامات کے جہازوں سے ۱۰ سے ۲۰ دینار تک اس کا ٹکس وصول کیا جاتا ہے۔

و ملى من بلاد الهند و بين مسقط و بين كولو ملى مسيرة شهر و بين كولو ملى و بين الهركند نحو من شهر ثم يختطف من كولو ملى الیٰ بحر الهركند فاذا جاوزوه صاروا الیٰ موضع يقال له كلّه بار بينه و بين هركند جزائر قوم يقال لهم لنج لا يعرفون لغة و لا يلبسون الثياب كواسج لم نر منهم امرأة، يبيعون العنبر بقطع الحديد و يخرجون الیٰ التجار من الجزيرة فى زواريق و معهم السارجيل و شراب النا[illegible] يكون ابيض فاذا [illegible] م نه فهو [illegible]حلو

ملی (ٹراونکور) ہندوستان کا علاقہ ہے اور مسقط اور اس کا فاصلہ ایک مہینہ کی مسافت کے بقدر ہے اور وہاں سے ہرکند (۱) بھی تقریباً ایک مہینہ کے فاصلہ پر ہے، پھر کولو ملی (ٹراونکور) سے بحر ہرکند کے کنارے لنگر ڈالتے ہیں اور جب اُسے پار کر لیتے ہیں، تو کلہ بار نام ایک مقام پر پہنچتے ہیں، کلہ بار(۱) اور ہرکند کے درمیان قوم لنج کے جزیرے واقع ہیں، اس قوم کے لوگ کوئی زبان نہیں سمجھتے اور نہ کپڑے پہنتے ہیں، ان کی داڑھیاں صرف ٹھوڑیوں پر ہوتی ہیں، ان کی عورتیں نہیں دیکھنے میں آتیں، یہ لوگ لوہے کے ٹکڑوں کے عوض عنبر بیچتے ہیں اور چھوٹی کشتیوں اور

(۱) یعنی بحر ہند کا وہ حصہ [illegible] ہند کے کناروں سے بہتا ہے۔ (۲) کلہ ہندوستان کا بندرگاہ اور چین و عمان کے درمیان [illegible]ستہ میں پڑتا تھا۔ (معجم البلدان ج ۷ ص ۲۷۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كالعسل فاذا ترك يوماً صار مسكرا فان بقى اياماً حمض فيبيعونه بالحديد و يتبايعون بالاشارة يدا بيد و هم حذاق بالسباحة فربما استبلوا الحديد من التجار و لا يعطونهم شيئاً۔

(ص ۱۱)

ڈونگیوں میں بیٹھ کر جزیرہ میں داخل ہونے والے تاجروں کے پاس آتے ہیں، ان کے ساتھ ناریل بھی ہوتا ہے، ناریل کا شربت سفید اور پینے میں شہد کی طرح میٹھا ہوتا ہے، لیکن اگر اسے ایک دن بھی چھوڑ دیا جائے تو وہ نشہ آور اور کئی دنوں تک رہ جانے کے بعد کھٹا ہو جاتا ہے، اس شربت کو بھی وہ لوہے کے عوض بیچتے ہیں اور لین دین کا یہ سارا معاملہ ہاتھوں کے اشاروں سے ہوتا ہے، یہ لوگ تیرا کی میں ماہر ہوتے ہیں اور بعض اوقات تاجروں سے لوہا چھین لیتے ہیں اور انہیں کوئی چیز اس کے عوض نہیں دیتے۔

ثم تختطف السفينة الىٰ موضع يقال له كله بار وهى من مملكة الزابج ميامنة عن بلاد الهند ثم يختطف الىٰ موضع يقال تيمومة بها ماء عذب و المسافة اليها عشرة ايام ثم الىٰ موضع يقال له كدرنج مسيرة عشرة ايام بها ماء عذب و كذالك في سائر جزائر الهند ان احتفر فيها الآبار و جد فيها الماء العذب و بها جبل مشرف۔ (ص ۱۱-۱۲)

اس کے بعد جہاز کلہ بار آتے ہیں جو ہندوستان کے دائیں جانب جاوہ کی سلطنت میں واقع ہے، اس کے بعد تیومہ آتے ہیں، جہاں کا پانی شیریں اور مسافت دس دنوں کی ہے، پھر کدرنج میں پہنچتے ہیں، اس کا فاصلہ بھی دس دن ہے اور وہاں کا پانی بھی میٹھا ہوتا ہے، یہی حال تمام ہندوستانی جزیروں کا ہے ... ر وہاں چشمے اور کنوئیں کھودے جائیں تو ان میں عمدہ پانی نکلتا ہے، یہاں ایک بلند و بالا پہاڑ ہے۔(۱)

(۱) یعنی کوہ ہمالیہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و الهند لا يأكلون الحنطة انما يأكلون الارز فقط و تطول لحاهم حتىٰ ربما رأيت لاحدهم لحية ثلثة اذرع و اذا مات احدهم حلق راسه و لحيته و هم يتلازمون بالحقوق و يمنعون في الملازمة الطعام و الشراب سبعة أيام۔	ہندوستانی(۱) گیہوں کے بجائے صرف چاول (۲) کھاتے ہیں اور ان کی داڑھیاں لمبی لمبی ہوتی ہیں، حتیٰ کہ میں نے بعض لوگوں کی تین تین ہاتھ لمبی داڑھیاں دیکھی ہیں (۳) اور جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو اس کے سر اور داڑھی کے بال منڈا دیئے جاتے ہیں اور وہ لوگ تاوان لگاتے ہیں اور تاوان لگانے کے وقت مجرم کا ۷ دنوں تک کھانا پانی روک دیتے ہیں۔
و اهل الهند يقتلون ما ارادوا اكله و لا يذبحونه يضربون هامته حتى يموت ثم يأكلونه و لا يغتسلون من جنابة و لا ياتون النساء في محيض و اهل الصين ياتون لان آئينهم آئين المجوس و اهل الهند لا يأكلون حتى يستاكوا و يغتسلوا و لا يفعل ذالك اهل الصين۔	وہ لوگ جس جانور کا گوشت کھانا چاہتے ہیں، اسے مار ڈالتے ہیں اور ذبح کرنے کے بجائے اس کے سر پر مارتے ہیں اور وہ جب مر جاتا ہے تو اسے کھا جاتے ہیں، یہ لوگ جنابت کی وجہ سے غسل نہیں کرتے اور نہ زمانہ حیض میں عورتوں کے پاس جاتے ہیں، مگر چین کے لوگ جاتے ہیں، اس لیے کہ ان کا اور مجوسیوں کا قاعدہ یکساں ہے، ہندوستان

(۱) یہاں مصنف نے ہند و چین کا موازنہ اور دونوں ملکوں کے طرز معاشرت کے خاص خاص فرق بیان کیے ہیں، لیکن اختصار کی وجہ سے صرف ہندوستان کے حصے کو نقل کیا جا رہا ہے یا جہاں سلسلہ بیان میں چین کا ذکر اس طرح آ گیا ہے کہ بغیر اس کے مفہوم واضح نہیں ہو سکتا تو اس کا بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔ (ض)

(۲) اس کے متعلق پہلے نوٹ گزر چکا ہے کہ یہ سیاح ہندوستان کے جنوبی علاقہ میں آئے تھے، اس لیے ممکن ہے کہ اس وقت وہاں لوگ صرف چاول ہی کھاتے رہے ہوں، جیسا کہ آج کل بھی ان علاقوں میں چاول زیادہ کھایا جاتا ہے۔ (۳) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ہندوستانی عموماً داڑھی رکھتے تھے، سلیمان تاجر وغیرہ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لوگ مسواک اور غسل کیے بغیر کھانا نہیں کھاتے، لیکن چین کے لوگوں میں یہ قاعدہ نہیں ہے۔

و بلاد الهند اوسع من بلاد الصين اضعافا و بلاد الصين اعمر وليس لهم عنب و ليس بالبلدين جميعاً نخل و للهند السحر وهم جميعاً يقولون التناسخ و يختلفون فروع دينهم واهل الهند اطباء حكماء منجمون و لهم خيل قليلة و ملوكهم لا يرزقون جندهم انما يدعوهم الملوك الىٰ الجهاد فيخرجون بنفقات انفسهم والهند لا مدائن لهم و يلبسون القرطين و يتحلون باسورة الذهب الرجال و النساء۔

ہندوستان چین سے کئی گنا وسیع ہے، مگر چین زیادہ آباد ملک ہے، البتہ وہاں انگور نہیں ہوتا اور کھجور(۱) تو دونوں ملکوں میں نہیں ہوتی، ہندوستانیوں کو سحر و شعبدہ میں بھی درک ہے اور وہ سب کے سب آوا گون (تناسخ) کے قائل ہیں، لیکن دین کی فرعات میں ان میں اختلاف ہے (۲) ہندوستان میں طبیبوں، پنڈتوں (فلسفیوں) اور نجومیوں کی کثرت ہے، وہاں گھوڑے کم ہوتے ہیں اور بادشاہ فوج کو تنخواہ نہیں دیتا، بلکہ لڑائی کے لیے جب بلاتا ہے تو لوگ اپنے اپنے خرچ سے چلے آتے ہیں (۳) ہندوستان میں (چین کی طرح) شہر نہیں ہیں، مرد اور عورتیں کانوں میں بالیاں اور ہاتھوں میں سونے کے کنگن پہنتی ہیں۔ (۴)

و الهند تبيح الزنا ما خلا ملك قمار فانه يحرم الزنا و الشراب و بلاد الصين انزه و احسن و مدنهم عظيمة

راجہ قمار کے علاوہ عام ہندوستانیوں کے یہاں زنا مباح ہے، مگر قمار کے راجہ نے زنا اور شراب دونوں کو ممنوع قرار دیا ہے،

(۱) کھجور کی پیداوار عربوں کے یہاں بہت ہوتی ہے، اس لیے وہ جہاں کھجور نہیں دیکھتے تو اس کا بڑے تعجب سے ذکر کرتے۔ (۲) یعنی بنیادی طور سے ان کے مذاہب میں یکسانیت ہے، البتہ جزئی باتوں میں اختلاف ہے۔ (۳) یعنی فوجوں کا روزینہ مقرر نہیں ہوتا تھا۔ (۴) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں زیور پہننے کا عام رواج تھا، آج بھی بعض ہندو قوموں میں زیور پہنتی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرفة محصنة مسورة و بلادهم اصح و اقل امراضاً و اطيب لا تكاد ترى بها اعور و لا اعمىٰ ولا ذا عاهة و يقال ان بين الهند والصين ثلثين ملكا اصغر ملك بها يملك بما يملكه العرب و ملوك الهند كلهم يلبسون الحلی۔	چین (۱) ایک صاف ستھرا عمدہ ملک ہے، یہاں کے شہر بڑے اونچے، محفوظ اور فصیلوں والے ہیں، وہاں کے لوگ عموماً بیمار کم اور تندرست زیادہ ہوتے ہیں، کوئی کانا، اندھا یا کسی اور مرض میں مبتلا نظر نہیں آتا، بیان کیا جاتا ہے کہ چین اور ہندوستان میں ۳۰ راجے ہیں (۲)، وہاں کا سب سے چھوٹا راجہ بھی عربوں کے بادشاہ کے برابر وسیع سلطنت کا مالک ہوتا ہے، ہندوستان کے تمام راجہ زیور پہنتے ہیں۔
و فی بلاد الهند مملكة يقال له رهمى علىٰ ساحل البحر و ملكتهم امرأة و بلادها و وبيه و من دخل اليها من سائر الهند مات فالتجار يدخلونها لكثرة ارباحها ثم تصير الىٰ بلاد الزابج فالملك الكبير يقال لهٗ المهراج تفسيره ملك الملوك وليس بعده احد لانه فی آخر الجزائر وهو ملك كثير الخير و فيها غيضة فيها ورد اذا خرج من الغيضة احترق۔	ہندوستان میں ایک سلطنت کا نام رہمی ہے، جو ساحل سمندر پر واقع ہے، وہاں کی حکمراں ایک عورت ہے، مگر اس سلطنت کی آب و ہوا بہت خراب ہے اور ہندوستان کے جو لوگ وہاں پہنچ جاتے ہیں، ان کی زندگی کا خاتمہ ہوجاتا ہے، لیکن تاجر زیادہ نفع کمانے کی غرض سے وہاں جاتے ہیں، پھر وہ وہاں سے جاوہ چلے جاتے ہیں، یہاں ہندوستان کا سب سے بڑا راجہ ہے، جس کو مہراج (مہاراجہ) کہتے ہیں، اس کے بعد کوئی راجہ نہیں کیوں کہ یہ سب سے آخری جزیرہ میں

(۱) یہ اس زمانہ کے ملک چین کا حال ہے۔ (۲) یعنی ہندوستان نہایت وسیع ملک ہے، اس لیے وہاں راجاؤں کی کثرت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

	جزیرہ میں آباد ہے اور یہ بڑا دولت مند راجہ ہے، یہاں کے ایک جنگل میں ایک گلاب ہے جسے اگر جنگل سے نکال دیا جائے تو وہ جل جاتا ہے۔(۱)
وقال عبداللّٰہ بن عمرو بن العاص فیما بین السند و الهند ارض یقال کنام فیها بطة من نحاس علیٰ عمود من نحاس فاذا کان یوم عاشوراء نشرت البطة جناحها و مدت منقارها، فیفیض من الماء ما یکفی زروعهم و مواشیهم و ضیاعهم الیٰ العام المقبل۔	حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن عاص کا بیان ہے کہ سندھ اور ہند کے درمیان ایک مقام کنام میں تانبے کے ایک ستون پر تانبے ہی کی ایک بط بنی ہوئی ہے اور جب محرم کا دن آتا ہے، تو وہ اپنے بازو پھیلاتی اور چونچ کھول دیتی ہے، جس کی وجہ سے اتنا پانی بہنے لگتا ہے کہ ان کی کھیتی اور مویشیوں کے لیے آیندہ سال تک وہ کافی ہوتا ہے۔(۲)
و قمار من بلاد الهند و اهل الهند یزعم ان اصل کتب الهند من قمار و ملکه مسیرة اربعة اشهر و عبادتهم الاصنام کلهم، وملك قمار یفترش اربعة آلاف جارية و العنبر توتی به من جزیرة شلاهط و الفلفل من ملی و السندان و البقم من ناحیة الجنوب من شلاهط و القرنفل و الصندل و الکافور و جرزبوا من الزابج	قمار ہندوستان میں ایک سلطنت ہے اور اہل ہند کا خیال ہے کہ ہندوستان کی کتابوں کا اصلی مرکز قمار (راس کماری) ہی ہے(۳) اور یہ سلطنت چار مہینوں کی مسافت ہے، یہاں کے سارے باشندے بتوں کی پوجا کرتے ہیں اور راجہ قمار ۴ ہزار لونڈیاں رکھتا ہے اور یہاں شلاہط سے عنبر ملی اور سندان سے سیاہ مرچ، شلاہط کے جنوب سے بکم اور جاوا سے جو قبلہ کی سمت چین کے قریب

(۱) معلوم نہیں وہ کونسا جنگل تھا، جہاں یہ گلاب ہوتا تھا، یہ امر قرین قیاس نہیں معلوم ہوتا۔ (ض)
(۲) یہ محض افسانہ معلوم ہوتا ہے، جسے غالباً مصنف نے سن کر لکھ دیا ہے، اس قسم کی اعجوبہ پرستی اس زمانہ کے لیے کوئی تعجب انگیز نہیں ہے۔ (۳) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ راس کماری ہندوؤں کا نہایت مقدس اور مرکزی مقام تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و هو من ناحية القبلة يقرب الصين من بلد يقال له فنصور و ماء الكافور و النيل من ناحية السند و الخيزران من بلد يقال له لنكبالوس و كله (۱) من ناحية خراسان و القنى من عمان و الياقوت و الالماس من سرنديب و كذالك الكركدن و الطاؤس و الببغاء و الدجاج السندى۔

فنصور نام شہر کے پاس ہے، لونگ، صندل، کافور اور جائفل، کافور اور نیل کا پانی سندھ کے اطراف سے بید اور بانس لنکبالوس سے اور باریک پردے خراسان کی سمت سے، نیزہ عمان سے، ہیرا اور یاقوت لنکا سے، اسی طرح گینڈے، مور، طوطے، سندھی، مرغیاں اور دوسرے انواع و اقسام کے عطر اور خوشبو کی چیزیں آتی ہیں۔

و قال المدائني: عمل العراق من هيمت الىٰ الصين و السند و الهند ثم كذالك الرى و خراسان و الديلم و جيلان و الجبال و اصبهان سرة العراق و من ولى العراق فقد ولى البصرة و الكوفة و الاهواز و فارس و كرمان و الهند و السند و سجستان و طبرستان و جرجان و العراق فى الطول من عانة الى البصره تتاخم الاهواز و الاهواز تتاخم فارس و

مدائنی کا بیان ہے کہ عراق کی عمل داری ہست (۲) سے شروع ہوتی ہے اور چین اور سندھ و ہند تک چلی جاتی ہے اور اس طرح رے، خراسان، دیلم، جیلان، جبال اور اصبہان وغیرہ بھی عراق کے توابع میں ہیں، جو شخص عراق کا والی ہوتا تھا وہی بصرہ، کوفہ، اہواز، فارس، کرمان، ہند، سندھ، سجستان، طبرستان اور جرجان کا بھی والی ہوتا تھا، (۳) عراق لمبائی میں عانہ (۴) سے بصرہ تک پھیلا ہوا ہے اور بصرہ کی سرحد اہواز اور اہواز کی فارس

(۱) کذا فی الاصل و لعلها الکلا و ھی الست الرفیق ۱۲ (۲) دریائے فرات کے کنارے نواح بغداد میں انباء کے اوپر ایک پر رونق، شاداب اور مردم خیز شہر تھا، جس کا طول البلد ۶۹ درجہ اور عرض البلد ۳۲ درجہ ہے، بعض لوگوں نے اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ اس کے بانی کا نام ہیست بن سنبدی تھا۔ (معجم البلدان ج ۸ ص ۴۸۶ و ۴۸۷) (۳) یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب مسلمانوں کی سلطنت عرب و عراق سے سندھ اور ہند و چین تک پھیلی ہوئی تھی، بلاذری کی فتوح البلدان سے بھی اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ عراق کا گورنر فارس اور سندھ وغیرہ کا بھی گورنر ہوتا تھا۔ (۴) یہ ہیست (شہر عراق) اور رقہ کے درمیان جزیرہ کا علاقہ تھا۔ (مجم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فارس تتاخم كرمان و كرمان تتاخم كابل و كابل تتاخم زرنج و زرنج تتاخم الهند۔ (ص ۱۶۱ و ۱۶۲)

اور فارس کی کرمان اور کرمان کی کابل اور کابل کی زرنج (۱) اور زرنج کی ہندوستان کے قریب ہے۔

و من اول عمل مكران الىٰ منصورة السند ۳۵۸ فرسخا و من زرنج مدينة سجستان الى المولتان مسيرة شهرين۔ (ص ۲۰۸)

مکران کے پہلے علاقہ سے سندھ کے شہر منصورہ کا فاصلہ ۳۵۸ فرسنگ اور سجستان کے شہر زرنج سے ملتان ۲ ماہ کی مسافت پر واقع ہے۔

ولذالك خص الله جل و عز بلاد السند و الهند بانواع الطيب و الجواهر كاليواقيت و الالماس و غير ذالك من الحجارة الثمينة والكركدن و الفيل والطاؤس و الاعواد والعنبر و القرنفل والسنبل و الخولنجان والدارصينى و النارجيل والهليلج و التوتيا والقنى والخيزران و البقم والصندل والساج و الفلفل وعجائب كثيرة (ص ۲۵۱)

ملک سندھ اور ہند کو اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصیت بخشی ہے کہ وہاں طرح طرح کی خوشبوئیں اور جواہرات جیسے یاقوت، الماس وغیرہ قیمتی پتھر، گینڈا، ہاتھی، مور، عود، عنبر، لونگ، سنبل، خولنجان (۲) دارچینی، ناریل، ہڑ، توتیا، بکم، بید، صندل، ساگوان کی لکڑی، سیاہ مرچ اور بہت سی عجیب عجیب چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔

---

(۱) زرنج کا بڑا شہر زمانۂ وسطیٰ میں صوبۂ سجستان کا دارالسلطنت تھا، اسے تیمور نے برباد کر ڈالا، اس کے کھنڈر آج کل کے دو قریوں یعنی زاہدان اور شہرستان کے گرد اور دریائے ہلمند کی بڑی نہروں میں سے ایک نہر سناروذ کے پرانے گزرگاہ کے کنارے واقع ہیں، لیکن زرنج کا نام اب کسی کی زبان پر نہیں، بلکہ زمانۂ وسطیٰ کے آخری حصہ ہی میں وہ متروک ہو چکا تھا، زمانۂ مابعد کے جغرافیہ نویس اس دارالحکومت کو مدینۂ سجستان اور فارسی میں اس نام کا مترادف شہر سیستان تھا، چنانچہ جس وقت تیمور نے اس شہر کو بالکل ہی منہدم کیا ہے، اس وقت اس کا نام شہر سیستان ہی تھا۔ (جغرافیہ خلافت مشرقی ۵۰۴،۵۰۵) (۲) یہ فارسی لفظ ہے اور پان کی جڑ کو کہتے ہیں، یعنی پان بھی ہندوستان کی خاص پیداوار ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و فی الحدیث ان آدم اھبط بالھند علیٰ جبل سرندیب واھبط حوا بجدۃ وابلیس اللعین بمیسان والحیۃ باصبھان و منھا یخرج الدجال وھی صحیحۃ التربۃ عذبۃ الماء طیبۃ الھواء قلیلۃ الھوام تبقی بھا الحبوب اضعاف ما تبقی فی غیرھا من البلدان واللہ اعلم و احکم۔

(ص ۲٦۸)

روایت ہے کہ آدمؑ ہندوستان میں لنکا کے پہاڑ پر اتارے گئے تو حوا جدہ میں، ابلیس ملعون میسان (۱) اور سانپ اصبھان میں اتارا گیا، دجّال بھی یہیں سے نکلے گا، ہندوستان کی سرزمین معتدل، پانی میٹھا اور آب و ہوا خوشگوار ہے، یہاں ضرر رساں کیڑے مکوڑے بہت کم ہیں، غلہ دوسرے شہروں اور ملکوں کے مقابلہ میں (حوادث زمانہ سے) کئی گنا زیادہ محفوظ رہتا ہے۔ (۲)

فحملتہ امہ و ھربت بہ و کان صغیراً الیٰ بلاد قشمیر فنشأ برمك و تعلم النجوم والطب وانواع الحکمۃ و بقی علیٰ شرکہ و اصابھم وباء فتشأموا بمفارقۃ دینھم فکتبوا الیٰ برمك فقدم علیھم فاجلسوہ فی موضع ابیہ فتولیٰ امر النوبھار۔

(ص ۳۲٤)

اس کی ماں (۳) ایک کمسن بچہ کو لے کر (بلخ سے) کشمیر بھاگ آئی، کشمیر ہی میں اس کی نشو ونما ہوئی اور اس نے یہیں نجوم، طب، فلسفہ اور دوسرے علوم کی تحصیل کی، مگر اپنے مذہب شرک کو ترک نہیں کیا (اس کے کشمیر آنے کے بعد بلخ میں) جب طاعون کی وبا پھیلی تو لوگوں نے سمجھا کہ یہ بلا اپنا اصلی دین چھوڑنے کی وجہ سے آئی ہے، اس لیے انھوں نے (کشمیر) برمک کے پاس بلاوے کا خط بھیجا، جب وہ (بلخ) کے پاس آیا تو لوگوں

---

(۱) بصرہ اور واسط کے درمیان ایک آباد اور وسیع شہر کا نام ہے۔ (۲) یعنی ارضی اور سماوی آفات سے محفوظ ہوتا ہے۔ (۳) یہ اس وقت کا ذکر ہے جب شاہ ترکستان نازک طرخان نے برمک اور اس کے دس بیٹوں کو قتل کر دیا اور صرف ایک بچہ باقی رہ گیا تو اس کی ماں اس بچہ کو لے کر بلخ سے کشمیر چلی آئی۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس کے باپ کی جگہ اسے (۱) نوبہار کا

انتظام ازسرنو سپرد کردیا۔

(۱) عام طور سے مشہور ہے کہ برامکہ مجوسی (آتش پرست ایرانی) تھے، بلخ میں نوبہار نام منوچہر کا بنایا ہوا ایک آتش کدہ تھا، اسی آتش کدہ کے وہ پیر مغاں تھے، لیکن یہ صحیح نہیں، برامکہ اصل میں ہندوستانی اور بدھ مذہب کے پیرو تھے، نوبہار بدھوں کا معبد تھا، بلاذری نے دیبل کے جس بڑے بت خانہ کا ذکر کیا تھا، وہ یہی نوبہار تھا، ابن فقیہ ہمذانی، مسعودی، یاقوت حموی اور زکریا قزوینی کے بیانات سے اسی بات کی تائید ہوتی ہے۔
(عرب و ہند کے تعلقات مولانا سید سلیمان ندویؒ)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن رُستہ

اس کا نام احمد بن عمر بن رُستہ اور کنیت ابو علی ہے، یہ اگر چہ ہندوستان نہیں آیا تھا، مگر اپنی مشہور کتاب ''الاعلاق النفیسہ'' میں اس نے زمین کے عجائب اور ملکوں کے حالات کے سلسلہ میں ہندوستان کے جغرافیائی حالات وخصوصیات، بعض تعزیری وملکی قوانین اور یہاں کی تہذیب ومعاشرت اور عبادت وقربانی کے طریقوں کا ذکر کیا ہے، اس کتاب کے کئی حصے ہیں، مگر ایک ہی حصہ اب تک شائع ہوا ہے اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے، ابن رُستہ کی پیدائش اور وفات کا سنہ نہیں معلوم ہوسکا، مگر وہ تیسری صدی ہجری کا جغرافیہ داں اور ابن فقیہ ہمذانی کا ہم عصر ہے اور اس نے ۲۹۰ھ میں یہ کتاب لکھی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاعلاق النفیسة

و البحور المعروفة من العظام خمسة منها بحر الهند۔

مشہور اور بڑے پانچ سمندروں میں ایک بحرِ ہند بھی ہے۔

فاما البحر الهندی فانه یمد طوله من المغرب الیٰ المشرق و ذالك من اقصی الحبش الیٰ اقصی الهند یکون ذالك مقدار ثمانیة آلاف میل فی الفین و سبع مائة میل۔ (ص۸۳)

بحرِ ہند مغرب سے مشرق کی طرف یعنی اقصائے حبش سے اقصائے ہند تک پھیلا ہوا ہے، اس کی لمبائی آٹھ ہزار اور چوڑائی ۲ ہزار سات سو میل ہے۔

و فی البحر الهندی هذا من الجزائر العامرة و غیر العامرة الف و ثلث مائة و سبعون جزیرة منها جزیرة ضخمة فی اقصیٰ الهند مقابل ارض الهند من ناحیة ارض المشرق یسمیٰ طبروبانی یحیط بها ثلاثة آلاف میل فیها جبال عظام و انهار کثیرة و منها یخرج الیاقوت الاحمر و لون السماء و حوالی هذه الجزیرة تسع عشرة جزیرة عامرة فیها مدائن و قری کثیرة۔ (ص۸٤)

بحرِ ہند میں آباد اور غیر آباد ایک ہزار تین سو ستر (۱۳۷۰) جزیرے ہیں، ایک بڑا جزیرہ مشرق کی طرف اقصائے ہند میں سرزمین ہند کے مقابل واقع ہے، اس کا نام طبروبانی ہے اور اس کا رقبہ تین ہزار میل ہے، اس میں بڑے بڑے پہاڑوں اور دریاؤں کی کثرت ہے، جن سے سرخ اور آسمانی رنگ کے یاقوت نکلتے ہیں، اس جزیرہ کے گردونواح میں ۱۹ آباد جزیرے ہیں، جن میں شہر قصبے اور بہت سے گاؤں ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و قد يحد علماء البحريين كل واحد من هذين البحرين بحد معلوم عندهم و يقولون حد بحر فارس مما يلي المشرق من فوهة دجلة العوراء و آخره ينتهي الىٰ جزيرة يقال لها تيز مكران و من هناك يعد اول حد السند۔

بحر ہند اور بحر فارس میں سے ہر ایک کی علمائے بحریین نے حد معین کی ہے، ان کا بیان ہے کہ بحر فارس کی حد مشرق کے قریب دجلہ عوراء (۱) کے دہانے سے شروع اور جزیرہ تیز مکران (۲) کے پاس ختم ہو جاتی ہے اور وہیں سے سندھ کی سرحد شروع ہوتی ہے۔

فاما بحر الهند فان حده مما يلي المغرب اوله غب عدن و آخره بلاد الزابج و في شرقي بحر الهند من المدن بلاد الهند و قمار و الزنج ونج وامم كثيرة مختلفة من امم الهند و كلهم يمطرون في الصيف ما خلا اعالي بلدانهم التي بعدت من البحر۔

(ص ۸۷، ۸۸)

بحر ہند کی حد مغرب کے قریب عدن کے بعد سے شروع اور جاوہ کے ملک میں جا کر ختم ہوتی ہے، بحر ہند کے مشرقی کناروں پر ہندوستان، راس کماری، حبش، نج کے ملک اور بہت سی مختلف ہندوستانی قومیں آباد ہیں اور ان تمام ملکوں میں ان مقامات کے علاوہ جو سمندر سے زیادہ دور ہیں، گرمی کے موسم میں بارش ہوتی ہے۔

و في المعمورة انهار عظام مشهورة بعضها مما عرفناه و بلغنا خبره منها نهر يسمى كنك يجري في اعلىٰ بلاد الهند يخرج من جبال فوق قشمير الداخلة ويجري الىٰ ناحية الجنوب

دنیا میں بہت بڑے بڑے مشہور دریا ہیں، جن میں سے بعض کے حالات ہم کو معلوم نہیں، ان بڑے دریاؤں میں ایک دریائے گنگا ہے جو ہندوستان کے بالائی علاقوں میں بہتا اور کشمیر کے اوپری حصہ کے

(۱) دجلہ عراق کا مشہور دریا جو متعدد مقامات سے گزرتا ہے، بصرہ سے گزرنے والے حصہ کو دجلۂ عوراء کہتے ہیں، اور یہ بطور علم کے اس کے لیے بولا جاتا ہے۔ (معجم البلدان ج ۴ ص ۳۹)

(۲) تیز مکران کا پایۂ تخت تھا، اس لیے اسے تیز مکران کہتے تھے، زمانۂ وسطیٰ میں اکثر مکران کا علاقہ والی سندھ کے ماتحت رہتا تھا، اس لیے اکثر عرب سیاح اور جغرافیہ نویس اس کو بھی سندھ میں شمار کرتے ہیں۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجنوب حتیٰ ینصب فی البحر الهندی و نهر مهران نهر السند یخرج من جبل شقنان و هو نهر المنصورة و یصیر الیٰ البحر۔ (ص ۸۹)	پہاڑوں سے نکلا ہے اور جنوب کی طرف ہوتا ہوا بحر ہند میں گرتا ہے، دریائے سندھ شقنان (۱) کے پہاڑوں سے نکل کر سمندر میں ملتا ہے اور یہی منصورہ کا دریا ہے۔
ذکر ابو عبداللہ محمد بن اسحاق ان عامة ملوك الهند یرون الزنا مباحاً ما خلا ملك قمار فانی دخلت مدینه و اقمت عنده بها سنتین فلم ار ملکاً اغیر و لا اشد فی الاشربة منه فانه یعاقب عن الزنا و الشراب بالقتل و لیس احد من ملوك الهند ممن خالطته و بایعته یسرف فی شرب الشراب ما خلا ملك البهل فانه بغلنی انه یشرب و هو ملك سرندیب ینقل الخمر الیه من بلاد العرب فیشربها۔ (ص ۱۳۲)	ابوعبداللہ محمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ راس کماری کے علاوہ ہندوستان کے اکثر و بیشتر راجہ زنا کو جائز خیال کرتے ہیں، کیوں کہ میں خود قمار جا کر دو سال وہاں رہ چکا ہوں، میں نے اس سے زیادہ غیرت مند اور شراب کے معاملہ میں سخت گیر کوئی دوسرا راجہ نہیں دیکھا، اس کے یہاں زنا اور شراب کی سزا قتل ہے، ہندوستان کے جن راجاؤں سے مجھے ملنے جلنے کا اتفاق ہوا ہے، ان میں سب سے زیادہ میں نے راجہ بہل کو شرابی پایا، وہ بہت زیادہ شراب پیتا ہے اور راجہ بہل لنکا کا راجہ ہے، وہ عرب ممالک سے شراب کی درآمد کرتا ہے۔
و رأیت تجار الهند و سائرهم لا یشربون الشراب قلیله و لا کثیره و یعافون الخل من الاشربة فخلهم من ماء الارز المطبوخ یحمضونه حتی یصیر	لیکن ہندوستانی تاجر اور عوام مطلقاً شراب نہیں پیتے، یہاں تک کہ وہ سرکہ سے بھی پرہیز کرتے ہیں، ان کا سرکہ پکے چاول کا پانی ہے (۱) جسے وہ کھٹا کر کے سرکہ کی طرح بنا لیتے

(۱) معلوم نہیں شقنان سے کون سا پہاڑ مراد ہے، مسعودی نے لکھا ہے کہ دریائے سندھ، سندھ کے بالائی علاقوں میں قنوج، کشمیر، قندھار اور طافن کے مشہور چشموں سے نکلا ہے، لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ ملک تبت کے پہاڑ کیلاس (کیلاش) سے نکلا ہے اور کیلاس کوہ ہمالیہ کی ایک اونچی چوٹی ہے، جس پر کویر دیوتا رہتے ہیں اور شیو جی بھی آتے رہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بمنزلة الخل و من رأوا من اهل الاسلام يشرب الشراب فهو عندهم خسيس لا يعبأون به و يزدرونه و يقولون هذا رجل ليس له قدرة في بلاده وليس ذالك منهم ديانة۔

(ص ۱۳۲-۱۳۳)

و ذكر بعضهم قال كنت ببلاد قمار فاخبروني ان الملك بها جبار شديد العقوبة لا يكلم العرب و من دخل بلاده فاهدى له شيئا كافاه باضعاف ما اهدىٰ له يكافي بالجزء مائة و لم ار من الملوك فيما عاملته احسن مكافاة من ملك قمار و الهند يقولون ان اصل كتب الهند من قيمار و من عقوبة هذا الملك علىٰ الشرب ان من شرب من قواده و جيشه يحمى مائة حلقة من حديد بالنار ثم يوضع ذالك كله علىٰ يد ذالك الرجل الشارب فربما اتلفت نفسه وهو ملك شديد الغيرة ليس في ملوك الهند اشد غيرة و عقوبة منه و من عقوبته قطع اليدين والرجلين و الانف

ہیں جس مسلمان کے متعلق ان کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ شراب پیتا ہے تو اس کو بہت حقیر اور ناقابل التفات سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کے ملک میں بھی اس کی کوئی وقعت نہیں (مگر شراب سے ان کی یہ نفرت و بیزاری) دینداری اورتقویٰ کی بنا پر نہیں ہے۔

کسی سیاح کا بیان ہے کہ وہ جب قمار میں تھا تو وہاں لوگوں نے اسے بتایا کہ یہاں کا راجہ بڑا سخت گیر اور بڑی سخت سزائیں دیتا ہے، وہ اہل عرب سے بات تک نہیں کرتا اور جو شخص اس کے ملک میں آتا ہے اور اس کے پاس تحفہ تحائف لے کر جاتا ہے تو وہ اس کو اس کے بدلے میں سوگنا زیادہ دیتا ہے، میں نے کسی ہندوستانی راجہ کو اس سے بڑھ کر بدلہ چکانے والا اور صلہ وانعام دینے والا نہیں پایا، لوگوں کا بیان ہے کہ ہندوؤں کی کتابوں کا اصلی مرکز اسی کا ملک ہے، اگر راجہ قمار کا کوئی سپہ سالار فوجی سپاہی شراب پیتا ہے تو وہ لوہے کے سو حلقے گرم کر کے اس کے ہاتھ پر رکھ دیتا ہے جس سے کبھی کبھی جان بھی چلی جاتی ہے، یہ راجہ انتہائی غیرت مند ہے، ہندوستان میں اس سے زیادہ سنگین سزا دینے

(۱) جسے ہندی میں پچ کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و الشفتين و الاذنين و لا يلتفت الىٰ الغرامة كسائر ملوك الهند و اصل العباد من بلاد قمار يقال ان فيها مائة الف عابد و لملك قمار ثمانون قاضياً لو ورد عليهم ولد الملك لانصفوا منه و اقعدوه مقعد الخصم و له ثمانون ذكرا لهم جمال و هيئة يصلحون للملك۔

(ص ۱۳۳)

والا اور غیرت مند کوئی راجہ نہیں ہے، وہ سزا میں دونوں ہاتھ دونوں پیر، ناک، دونوں ہونٹ اور دونوں کان کاٹ لیتا ہے اور دوسرے ہندوستانی راجاؤں کی طرح وہ مجرم پر جرمانہ عائد کر کے نہیں چھوڑ دیتا، قمار کا ملک عابدوں اور پجاریوں کا مرکز ہے، بیان کیا جاتا ہے کہ یہاں ایک ہزار عبادت گزار ہیں اور راجہ کے دربار میں ۸۰ قاضی ہیں، اگر ان کی عدالت میں بادشاہ کا لڑکا بھی آتا ہے تو وہ اس کے معاملہ میں بھی انصاف کرتے اور اس کو مقدمہ کے فریق ہی کی جگہ بٹھاتے ہیں، راجہ کے ۸۰ بیٹے تھے جو نہایت خوبصورت اور خوش وضع ہیں اور سب کے سب بادشاہت کی اہلیت رکھتے ہیں۔

و يليه بلاد الارمن و لهم جمال و يزوجون اولادهم الذكورة صغارا و يزعمون ان ذالك خير و اصد من الزنا و ملك قمار مع غيرته يقول لاصحابه اذا خرجتم الىٰ الحرب فلا يصحبنكم النساء، قال و رأيت ملك قمار و رأيت العابدى و هو ملك رتلا و ملكا يليه يقال له العارطى و ملكا يقال له الصيلمان و هذا اكبر من هذين

قمار کے قریب ہی ارمن کا علاقہ ہے، یہاں کے لوگ خوبصورت اور حسین ہوتے ہیں اور اپنے لڑکوں کی کم سنی میں شادی کر دیتے ہیں اور اس میں بھلائی اور زنا سے حفاظت کا عمدہ طریقہ سمجھتے ہیں، قمار کا راجہ اپنی غیرت و حمیت کے باوجود اپنے ساتھیوں کو حکم دیتا تھا کہ جنگ میں عورتیں ساتھ نہ لے جائیں، سیاح بیان کرتا ہے کہ میں نے راجہ قمار، عابدی یعنی رتیلا کا راجہ اور اس کے قریب کے ایک راجہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و اکثر جیشاً یقولون ان جیشه نحو سبعین الفا و له فیلة قلیلة الا ان الهند یقولون ان فیلة الصیلمان اجرأ علیٰ القتال من جمیع فیلة اهل الهند و رأیت له فیلاً یقال له النمر ان ما رأیت لاحد من الملوك ببلاد الهند فیلاً مثله ابیض منقطا بسواد و لا اجرأ علیٰ القتال و الدماء منه و ذالك انهم یوقدون النار العظیمة و یحملون الفیلة علیها فما اجترأ علیها واقتحمها فانه جرئ علیٰ القتال والدماء وما جبن عن النار لم یصلح للقتال ولا للرکوب بل ینتقل علیه المتاع کما ینتقل علیٰ الابل۔

(ص ۱۳۳ و ۱۳٤)

جس کو عارطی کہا جاتا تھا اور ایک راجہ جسے بھیلمان کہا جاتا تھا، سب کو دیکھا ہے، راجہ بھیلمان، عارطی اور عابدی سے بڑا اور زیادہ لاؤلشکر والا ہے، لوگ کہتے ہیں کہ اس کی فوج کی تعداد تقریباً ستر ہزار تھی، مگر اس کے پاس ہاتھی بہت کم تھے، لیکن ہندوستانیوں کا بیان ہے کہ بھیلمان کے ہاتھی دوسرے تمام ہندوستانی ہاتھیوں سے زیادہ لڑائی میں جری اور بہادر ہوتے ہیں، میں نے اس کے پاس ایک ہاتھی دیکھا جس کا نام نمران تھا، ہندوستان کے کسی راجہ کے پاس ایسا سپید ہاتھی نہیں دیکھا، جس پر سیاہ چتیاں تھیں اور جنگ وخونریزی میں ایسا جری دوسرا ہاتھی نہ نظر آیا، ہاتھی کی بہادری کا اندازہ کرنے کے لیے آگ کا بڑا اسا الاؤ لگا کر ہاتھی کو اس میں گھسانے کے لیے ابھارتے ہیں، اگر وہ جرأت دکھا کر آگ میں گھس گیا تو جنگ کے لیے جری سمجھا جاتا ہے، لیکن اگر آگ کے اندر گھسنے میں بزدلی ظاہر کردی تو جنگ اور قتال اور سواری کے لائق نہیں سمجھا جاتا ہے اور اونٹوں کی طرح باربرداری کے کام میں لایا جاتا۔

و رأیت هذا الملك الذی یقال له العابدی ولیس فی بلاده فیلة یشتری

میں نے راجہ عابدی کو دیکھا جس کے ملک میں ہاتھی نہیں ہوتے کہ وہ ہاتھی خریدتا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفيلة ولا يشترى ما ارتفاعه خمس اذرع و يبتاع كل ذراع تزيد على خمس اذرع بالف دينار الى تسع اذرع ولم ار منها شيئا يزيد على تسع غير انه بلغنى ان ببلاد الاغباب بلاد تدعى اورفسين و ملكتهم امرأة يقال لها الرابية و يكون بمملكتها فى موضع يدعى براز لها فيلة تكون عشر اذرع الى احدى عشرة ذراعاً فهذا ما بلغنى من ارتفاع فيلة بلاد الهند و هؤلاء الملوك جميعاً يرون الزنا مباحاً غير ان من احصن منهم بامرأة فعرض لها عارض وزنيا قتل الرجل و المرأة۔ (ص ١٣٤)	مگر ۵ گز سے زیادہ قد کا خریدتا ہے اور پانچ گز سے اوپر ۹ گز تک، ہر ایک گز پر ایک ہزار دینار قیمت زیادہ دیتا ہے، ۹ گز سے اونچے ہاتھی میں نے نہیں دیکھے، البتہ مجھے معلوم ہوا کہ اغباب کے ملک میں ایک شہر اورفسین (۱) ہے جس کی حکمراں ایک عورت رابیہ (راتیہ) ہے اس ملک کے ایک مقام براز (۲) میں ہاتھی ہوتے ہیں، ہندوستان کے سب سے زیادہ دراز قامت ہاتھی جہاں تک مجھے علم ہے یہیں ہوتے ہیں، یہ سارے راجہ زنا کو جائز سمجھتے ہیں، لیکن اگر کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرلے اور اس کے بعد اس عورت کو کوئی عارضہ لاحق ہوجائے اور دونوں میں سے کسی سے زنا کی لغزش ہوجائے تو عورت اور مرد دونوں قتل کردیئے جاتے تھے۔
و بعده ملك من ملوك الهند يقال له بلهرا و معنى بلهرا انه ملك ملوك الهند و هو فى بلاده يقال له الكمكم اسم هندى و بلاده بلاد الساج و منها يجلب وهو ملك واسع المملكة كثير الجيش و من حوله من الملوك يصلون	اس کے بعد ہندوستان کا ایک راجہ ہے، جیسے بلہرا (ولبھ رائے) کہتے ہیں، بلہرا کے معنی شہنشاہ (مہاراجہ) ہیں، یہ اپنی راجدھانی کوکن میں رہتا ہے، کوکن ایک ہندوستانی نام ہے، اس کے ملک میں ساگوان لکڑی کی بڑی پیداوار ہے، جو یہاں

(۱) اورفسین ایک جزیرہ نما شہر ہے جہاں کی آب و ہوا اچھی نہیں، یہاں کی رانی کو راتیہ کہتے ہیں، یہاں سے زیادہ طاقتور ہاتھی اور کہیں نہیں ہوتے تھے۔ (۲) یہ برار ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

له ومن ورد من رسله علىٰ هؤلاء الملوك الذين حوله صلوا عليه اعظاماً لصاحبه و يلى هذا الملك ملوك احدهم يقال له ملك الطافن وهم قليل المملكة كثير المال عامر البلاد و اهل مملكته سمر و فيهم بياض و جمال مستفيض و فى رقيق بلادهم جمال ليس يشركه فى ذالك احد من الملوك ممن عليه۔ (ص ١٣٤و ١٣٥)	سے دوسرے مقامات پر بھیجی جاتی ہے، اس راجہ کی سلطنت زیادہ ہیں، اس کے ارد گرد کے راجہ اس کی ڈنڈوت کرتے ہیں اور جب دوسرے راجاؤں کے پاس اس کے ایلچی اور سفیر جاتے ہیں تو وہ اس کی عظمت کے باعث سفیر کی بھی ڈنڈوت کرتے ہیں (۱) اس راجہ کے آس پاس متعدد راجہ ہیں جن میں ایک دکن کا راجہ ہے، جس کی سلطنت اگرچہ چھوٹی ہے، مگر اس کے پاس مال و دولت کی فراوانی اور اس کا ملک بہت آباد ہے، اس کے باشندوں کا عام رنگ گندمی ہے اور ان کی گورائی اور خوبصورتی بھی مشہور ہے، یہاں کی لطیف آب و ہوا کے شہروں میں ایسا دلفریب حسن و جمال ہے کہ اس کی مثال دوسری قریبی سلطنتوں میں نہیں ملتی۔
و بعده ملك يقال له نجابة وهو شريف فيهم و بلهرا الملك يتزوج فيهم وهم السلوقيون ولا يتزوجون الا فيهم لشرفهم و هذه الكلاب السلوقية يقال انها وقعت من بلادهم ولهم الصندل الاحمر فى بلادهم و	اس کے بعد ایک اور معزز راجہ ہے جسے نجابۃ کہتے ہیں، مہاراجہ بلہرا، ان سے شادی بیاہ کرتا ہے، ان لوگوں کا تعلق در اصل سلوقی خاندان سے ہے اور یہ اپنی شرافت و نجابت کی وجہ سے سلوقیوں ہی میں شادی بیاہ کرتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ سلوقی (تازی) کتے ان ہی کے

(۱) یعنی اس راجہ کی عظمت دوسرے راجاؤں کے دلوں میں اس قدر پیوست تھی کہ اس کے سفیروں اور ایلچیوں کا بھی وہ اس کی وجہ سے بہت زیادہ احترام کرتے تھے۔ (۲) نجابہ غالباً جابۃ (چاپ) ہے اس پر ابن خرداذبہ کے سلسلہ میں نوٹ تحریر کیا جا چکا ہے۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غياضهم و يلي هؤلاء ملك يقال له
الجزر العدل في مملكته مستفيض
لو طرح الذهب في وسط الطريق
الذهب في وسط الطريق ما خافوا
عليه احدا ياخذه من عدلهم و
بلاده واسعة والعرب يرحلون اليه في
تجاراتهم فيبرهم ويشترى منهم و
معاملاتهم لهم بالذهب القطع
والدراهم التي يقال لها الطاطرى عليها
تمثال صورة الملك وزنها مثقال فاذا
بايعوهم قالوا للملك ابعث معنا من
يخرجنا من بلادك و يحفظ متاعنا
فيقول ليس في بلادى لص اخرجوا
فان حدث باموالكم حدث فخذوه
منى وانا الضامن لكم وهو ملك له
جسم كبير وليس حوله ملك اشجع
منه في الحرب كثير المكيدة وهو
يقاتل بلهرا و ملك الطافن و نجابة۔

(ص ۱۳۵)

ملک میں ہوتے ہیں، اس ملک اور اس کے جنگلات میں سرخ صندل پیدا ہوتا ہے، اس مملکت کے قریب ہی گجرات کا راجہ ہے، اس کی سلطنت میں اس قدر عدل و انصاف ہے کہ اگر سونا بھی بیچ راستے میں پھینک دیا جائے تو لوگوں کو اس کا اندیشہ نہیں رہتا کہ کوئی اسے اٹھا لے گا، اس راجہ کی سلطنت بڑی وسیع ہے، اہل عرب جب اس کے یہاں تجارت کی غرض سے آتے ہیں، تو وہ ان کے ساتھ نہایت عمدہ برتاؤ کرتا ہے اور ان سے سامان وغیرہ بھی خریدتا ہے، یہاں کے لوگ لین دین اور خرید و فروخت سونے کے ٹکڑوں اور طاطاری نام کے درہموں سے کرتے ہیں، ان درہموں پر بادشاہ کی تصویر ہوتی ہے، یہاں کا وزن مثقال ہے، اہل عرب مال فروخت کرنے کے بعد بادشاہ سے درخواست کرتے ہیں کہ کسی آدمی کو ہمارے ساتھ کر دیجئے تاکہ وہ ہمیں سرحد تک پہنچا دے اور ہمارے ساز و سامان کی حفاظت کرے، بادشاہ یہ جواب دیتا ہے کہ ہمارے ملک میں چور ڈاکو نہیں ہیں، اس لیے تم لوگ بے کھٹکے چلے جاؤ، مگر اس طرح کا کوئی حادثہ پیش آیا تو تم لوگ مجھ سے اس کا معاوضہ لے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لینا، میں اس کا ضامن ہوں، یہ بادشاہ بڑے تن و توش کا ہے، اس کے قرب و جوار میں جنگ میں اس سے زیادہ بہادر کوئی راجہ نہیں، وہ تدبیر و سیاست میں بھی ماہر ہے، بلہرا طافن اور نجابہ وغیرہ راجاؤں سے اس کی جنگ ہوتی ہے۔

و الملتان البلد الذی ینشق به نهر مهران وهو نهر مثل دجلة واکبر و بالملتان قوم یزعمون انهم من ولد سامة بن لوی یقال لهم بنو منبه وهم الملوک علی الهند فیها و هم یدعون لامیر المومنین وهی تلی المنصورة من السند و بالملتان صنم له دخل مال عظیم فملک بنی منبه هؤلاء و اموالهم من دخل هذا الصنم و دخله فیما اخبرنی به من اثق بقوله ممن دخل البلاد و اقام بها لا یحصی کثرة و ربما غزا ملوک الهند بنی منبه فیخرجون الی الملتان فی جیش عظیم فیقاتلونهم فتغلبهم منبه لبسالتهم و فروقهم

ملتان وہ شہر ہے جہاں سے دریائے سندھ الگ ہوتا ہے (۱) یہ دریا دریائے دجلہ کے مانند اور اس سے بڑا ہے، ملتان میں ایک قوم ہے جس کا خیال ہے کہ وہ سامۃ بن لوی کی ایک شاخ بنو منبہ کے خاندان سے تعلق رکھتی ہے، یہی قوم ہندوستان کے اس حصہ میں حکمراں ہے اور خلیفہ (بغداد) کے نام کا خطبہ پڑھتی ہے، یہ سندھ کے شہر منصورہ سے قریب رہتی ہے اور ملتان میں ایک بت ہے جس کی آمدنی بہت زیادہ ہے اور بنو منبہ ہی اس آمدنی اور دوسرے تمام سامانوں کے مالک ہیں، ایک معتبر شخص نے جس نے ان ملکوں کی سیاحت کی ہے اور ان میں مقیم بھی رہا ہے، مجھے بتایا کہ اس کی آمدنی بے شمار ہے، بعض دفعہ جب ہندوستان کے دوسرے راجہ بنی منبہ سے جنگ

(۱) دریائے سندھ کی کئی شاخیں ہیں، ملتان میں آکر اس کی کئی شاخیں ہو جاتی ہیں۔ (۲) یعنی اس کی یاترا کرنے والے نذر و نیاز کا کافی سامان اس پر چڑھاتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و كثرة اموالهم۔

(ص ٣٦)

کرنے کے لیے لشکر جرار کے ساتھ ملتان پر حملہ کرتے ہیں تو بنی منبہ بھی اس کا مقابلہ کرتے ہیں اور اپنی فوجی قوت اور دولت کی فراوانی کی وجہ سے انہیں، زیر کر لیتے ہیں۔

و هذا الصنم اخبر عنه من اتاهم و نظر اليهم ان طوله ارجح من عشرين ذراعاً علىٰ صورة رجل وله بيت عليه سقف عظيم لا يدرى من نباه و يقال انه بنى منذ الفى سنة والهند يقولون ان هذ الصنم نزل من السماء و امرنا بعبادته وله نفقات من دخل الصنم سوى ما يجرى علىٰ سدنته يطعمون و يسقون و يكسبون والهند كلها ترى الحج اليه واذا مات الرجل موسرا اوصى له بشطر ماله او بماله اجمع يتقرب الىٰ ذالك الصنم و يحجون اليه من مسيرة سنة و اكثر و يحلقون رؤسهم عنده و يطرفون سبعاً علىٰ اليسار تقرباً اليه و تضرعاً و يتمرغون بين يديه و يخشعون وله اربعة اوجه حيث ما دار استقبله وجهه و يقولون هذا اله يعبد له اقبال

جن لوگوں نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، ان کا بیان ہے کہ ملتان کے بت کی لمبائی ۲۰ گز سے زائد ہے، وہ آدمی کی شکل و صورت کا ہے(۱) اور ایسے کمرے کے اندر ہے جس کے اوپر ایک بڑی چھت ہے، مگر یہ معلوم نہیں کہ اس کا بنانے والا کون ہے، کہا جاتا ہے کہ وہ دو ہزار سال پہلے کی تعمیر ہے، ہندوؤں کا خیال ہے کہ یہ بت آسمان سے اترا اور انہیں اس کی بندگی کا حکم دیا گیا ہے، اس بت کے کچھ پجاری بھی ہیں جو اس کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور اس کے مصارف بت کے چڑھاوے سے چلتے ہیں، یہ مصارف ان وظائف کے علاوہ ہیں جو پجاریوں کو ملتے ہیں اور جس سے وہ اپنے کھانے پینے اور پہننے کے مصارف چلاتے ہیں، سارے ہندو اس بت کی یاترا کرتے ہیں اور جب کوئی مالدار آدمی مرنے لگتا ہے تو وہ بت سے تقرب کے حصول کے لیے اپنا آدھا مال اس کے نام وصیت کر

(۱) یعنی اس کا مجسمہ آدمی کی شکل کا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولا ادبار حيث رأيته استقبلك بوجهه واذا طافوا حوله سجدوا له عند كل وجه يستقبله فمنهم من يقلع عينه فيضعها في كمه فيقول ايها الله قد تقربت اليك بها فاطل عمري وارزقني وافعل بي كذا و كذا۔

(ص ۱۳٦)

جاتا ہے، لوگ ایک سال اور اس سے بھی زیادہ کی مسافت طے کر کے اس کی زیارت کے لیے آتے ہیں اور یہاں اپنا سر منڈاتے ہیں اور بائیں جانب سے سات بار طواف کرتے ہیں اور یہ سب بت کے تقرب اور خوشنودی کے خیال سے کرتے ہیں، اس کے سامنے روتے ہیں، گڑگڑاتے اور زمین پر لوٹتے ہیں اور انتہائی خضوع وخشوع کا اظہار کرتے ہیں، بت کے چار چہرے ہیں، اس لیے جس طرف بھی آدمی رُخ کرے وہ اس کے سامنے ہی رہے گا، وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ قابل پرستش معبود ہے، غرض بت کے چہرہ اور سامنا ہی ہے، پشت نہیں ہے، جدھر دیکھو اس کا چہرہ تمہارے سامنے ہوگا اور لوگ طواف کرتے ہوئے جب ہر ہر رُخ کی طرف مڑتے ہیں تو سجدہ کرتے جاتے ہیں، بعض لوگ تو اپنی آنکھیں نکال کر اس کی آستین میں رکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں، اے بھگوان میں نے تیری رضا جوئی کے لیے اپنی آنکھیں تیرے حضور میں پیش کی ہیں، پس میری عمر دراز کر، مجھے روزی دے اور میرے یہ یہ کام اور یہ یہ ضرورتیں پوری کر دے۔

و فيما اخبرني من راى منهم من يحمل قطعتي صندل احمر علىٰ عاتقه

بعض ایسے لوگوں نے مجھے بتایا جنھوں نے بچشم خود ایسے لوگوں کو دیکھا ہے، جو ایک ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كل واحدة حمل رجل من مسيرة سنة فيضع على قدر فرسخ من مخرجه واحدة و يتقدم باخرىٰ فيحملها فيتقدم لها فلا يزال يقدم واحدة و يوخر اخرىٰ مسيرة سنة حتى يصير بهما الىٰ هذا الصنم الذي بملتان۔ (ص ۱۳۶)

سال کی مسافت طے کر کے آتے ہیں اور ان کے کندھوں پر صندل سرخ کے دو اتنے بڑے بڑے بوٹے ہوتے ہیں جن میں سے ہر ایک بوٹا ایک آدمی کے بوجھ کے برابر ہوتا ہے، اس کو اس طرح لاتے ہیں کہ پہلے تین میل تک ایک ٹکڑا لاتے ہیں اور یہاں اسے رکھ کر واپس جاتے ہیں اور دوسرا ٹکڑا تین میل اور آگے لے کر چلے جاتے ہیں، پھر اسے وہاں رکھ کر پہلے ٹکڑے کو لے جاتے ہیں اور اسی طرح ٹکڑوں کو آگے پیچھے کرتے ہوئے (۱) بت کے پاس ملتان پہنچ جاتے ہیں۔

و منهم من يستاذن الصنم و يقول ايذن لى فى الموت فيعمد الىٰ خشبة طويلة بجد دراسيا و ينصبها فى الارض ثم يصعد الىٰ فو قها فيدخل رأس الخشبة الحادة فى بطنه حتى يخرج من ظهره فيموت و يزعم انه قد تقرب الىٰ الصنم و منهم من ياتى

بعض لوگ بت سے اپنی بھینٹ چڑھانے کی اجازت طلب کرتے ہیں اور ایک لمبی لکڑی لے کر اس کا سرا انتہائی تیز اور نوکیلا بنا دیتے ہیں، پھر اسے زمین میں گاڑ کر اس کے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور لکڑی کا تیز اور نوکیلا سرا اپنے پیٹ میں اس طرح چبھو دیتے ہیں کہ وہ پشت کے راستہ سے باہر نکل

(۱) اس کی ترکیب یہ ہوتی تھی کہ لوگ اپنے گھروں سے ایک بوٹا لے کر تین میل تک جاتے تھے، وہاں اُسے رکھ کر دوسرا بوٹا لانے کے لیے واپس چلے آتے اور اسے چھ میل آگے لے کر نکل جاتے، اس طرح دوسرا بوٹا پہلے سے تین میل آگے ہو جاتا، دوسرے بوٹے کو چھ میل کے فاصلے پر رکھنے کے بعد پھر پہلا بوٹا لانے کے لیے آتے اور اسے چھ میل تک لے جاتے، اس طرح وہ اب دوسرے سے تین میل آگے ہو جاتا تھا، اس طرح آگے پیچھے کرتے ہوئے وہ ملتان پہنچ جاتے تھے، اس واقعہ سے ایک خاص بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ اس زمانے میں راستے کس قدر پرامن اور محفوظ ہوتے تھے، چوروں اور ڈاکوؤں کا مطلق خوف نہ تھا۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالمال العظيم فيطرحه بين يدى الصنم و يقول يا الٰهه و سيده اقبل هذا معونة من مالي۔ (ص ۱۳۶)	آتا ہے، اس طرح اپنی جان دے دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس سے بت کی رضا جوئی اور قربت حاصل ہوگئی، کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو بہت سا مال و دولت لا کر بت کے سامنے ڈال دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خداوند! میری یہ حقیر نذر قبول فرما!
و لهذا الصنم و غيره من الاصنام و سدنة لا ياتون النساء ولا ياكلون اللحم ولا يذبحون الذبائح ولا يلبسون الثياب الدنسة و يتطيبون اذا صاروا الىٰ الاصنام وليس يدخل عليها غيرهم ممن يطيبها بيده و ينالها بكفه فاذا دخل عليها برك علىٰ ركبتيه و جمع كفيه و بسطهما و سأله ان ينظر اليه و يرحمه و يبكى و يتضرع اليه و يدعو۔ (ص ۱۳۷)	اس بت اور دوسرے بتوں کے پجاری نہ عورتوں کے پاس جاتے ہیں، نہ گوشت کھاتے ہیں، نہ کوئی جانور ذبح کرتے ہیں، نہ گندے اور میلے کپڑے پہنتے ہیں اور بتوں کے حضور جاتے وقت خوشبو لگاتے ہیں، ان کے علاوہ دوسرا شخص بتوں کو خوشبو نہیں لگا سکتا اور نہ انہیں چھو سکتا ہے (۱) اور جب لوگ بتوں کے حضور میں جاتے ہیں تو گھٹنوں کے بل بیٹھ کر ہاتھ جوڑ کر عرض کرتے ہیں کہ ہماری طرف نظر کرم ہو ہم پر رحم کیجیو اور روتے اور انتہائی عاجزی سے دعا کرتے ہیں۔
و له مطبخ يطبخ فيه الارز الابيض الجيد و يعمل له اطعمة من السمك و الخشيش و تجرد و تطيب ثم يعمد الىٰ ورق موز عندهم عريض	اس بت کا ایک باورچی خانہ ہے، جس میں سفید بہترین قسم کے چاول اور بت کے لیے عمدہ مچھلیوں اور سبزیوں کے کھانے پکائے جاتے ہیں اور اُن میں خوشبو ڈالی جاتی

(۱) یہ ہندوؤں کے اس تصور کا نتیجہ ہے کہ دیوتا مقدس قسم کے لوگوں سے خوش رہتے ہیں، اسی لیے انہیں عام لوگ وسیلہ اور ذریعہ بناتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدار ما يلف فيه الرجل و الرجلان فيبسط بين يدى الصنم ثم يصب الارز عليه بقدر نصف قامة رجل و يعمد افضل هؤلاء القوم فى نفسه فياخذون ورقة موز فيروح فور الارز و حوارته فى وجه الصنم فيقول انه قد اكل و انه لا يطعم بكفه و راحته و قبل ان يطعم يدار حول البيت الذى فيه الصنم بالصنوج و الزمر و الطبول و ربما دارت حوله مائة جارية لهن اقدار فيقلن نحن نرقصه و نترضاه ثم يطعم و يرى الطعام لا ينقص فيغلقون عليه الباب ثم يفتحونه و ينقل ذالك الطعام من يديه يقولون قد تصدق به فلا يبقى صنف مار ببيت ذالك الصنم الا انتفع بذالك الارز حتى الطير والكلاب ولا يمنعون منه احدا ويقولون هذه صدقته فى كل يوم و ربما غسل بدن الصنم باللبن و ربما غسل بالسمن فيغسل به بعد ذالك مرضاهم و يستشفون به۔

(ص ۱۳۷)

ہے، پھر ایک اتنا لمبا چوڑا کیلے کا پتہ جس میں ایک دو آدمی لپیٹے جا سکیں (۱)، بت کے سامنے بچھایا جاتا ہے اور اس پر نصف قد آدم بلندی سے چاول گراتا جاتا ہے، پھر جو سب سے بلند مرتبہ اور مقدس پجاری ہوتا ہے وہ کیلے کے پتہ سے اس پر پنکھا جھلتا ہے اور چاول کے بخارات بت کے چہرہ تک چلے جاتے ہیں، اس طرح وہ سمجھتے ہیں کہ بت کھا لیتا ہے، کیوں کہ وہ اپنے ہاتھ اور ہتھیلی سے نہیں کھا سکتا، کھانے سے پہلے بت کے کمرے کے گرد چنگ، زنبور (۱) اور طبل بجتے ہیں اور کبھی کبھی سو سو لڑکیاں جو اسی کام کے لیے ہوتی ہیں، اس کے گرد چکر لگاتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم ناچ اور گا کر اسے خوش کرتے ہیں، پھر گویا بت کھانا کھاتا ہے، مگر کھانے میں کوئی کمی نہیں ہوتی اور کھاتے وقت دروازہ بند اور پھر کھول دیا جاتا ہے اور کھانا اس کے سامنے سے اٹھا لیا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ بت نے یہ سب خیرات کر دیا ہے، پھر بت کے پاس سے گزرنے والے تمام انسان اور جانور اس چاول کو کھاتے ہیں، حتی کہ چڑیوں اور کتوں کو بھی نہیں روکا جاتا اور کہتے ہیں کہ یہ اس بت کی روزانہ خیرات ہے، بت کو کبھی دودھ سے

(۱) یہ ایک قسم کا ستار ہے جس کے دو طرف کدو لگے ہوتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کبھی گھی سے غسل دیتے ہیں، پھر اس کے غسالہ سے حصول شفا کے لیے مریضوں کو نہلاتے ہیں۔

و من ورائه ملوك حتیٰ ینتهی الیٰ بلاد الزنج فالملك الكبیر یقال له المهراج و تفسیر المهراج ملك الملوك و لیس یعد فی ملوك الهند اعظم منه لانه فی جزائر و لا یعلم ملك اكثر خیرا منه و لا اقوی و اكثر دخلاً۔

اس کے بعد متعدد راجے ہیں، یہ سلسلہ جاوہ تک چلا گیا ہے، سب سے بڑے راجہ کو مہراج کہتے ہیں، جس کے معنی راجاؤں کا راجہ (مہاراج) ہیں، ہندوستان کے بادشاہوں میں کوئی اس سے بڑا بادشاہ نہیں ہے، یہ جزیروں میں متوطن ہے اور مال و دولت، قوت، طاقت اور آمدنی میں اس سے بڑا کوئی راجہ نہیں۔

و یقال ان دخل قمار الدیوك یبلغ له فی كل یوم خمسین منا ذهباً و ذالك ان عاقر دیك مع دیك غیر له اخذ الدیك الغالب فیفتدیه صاحبه مثقال ذهب او اقل او اكثر وهذا فی مملكته كثیر۔

(ص ۱۳۷-۱۳۸)

کہا جاتا ہے کہ مرغ بازی کے جوئے کی روزانہ آمدنی تقریباً ۵۰ من سونا ہے، جب ایک مرغ دوسرے مرغ سے لڑتا ہے تو مرغ غالب کا مالک مغلوب مرغ لے لیتا ہے، جس کو مغلوب مرغ والا ایک مثقال یا اس سے کچھ کم وبیش سونا دے کر پھر چھڑا لیتا ہے، یہ طریقہ اس ملک میں بہت رائج ہے۔

و تلیه جزیرة یقال لها شلاهط یقع فیها العنبر الكثیر الذی لیس فی البحر اجود منه و بها یكون الكبابة من الافواه۔ (ص ۱۳۸)

اس کے قریب ہی ایک جزیرہ شلاہط ہے، جس میں عنبر ہوتا ہے، اس سے عمدہ عنبر کہیں سمندر میں نہیں ہوتا، یہیں کبابۃ (۱) نام کا عطر بھی ہوتا ہے۔

(۱) بحر شلاہط بحر ہرکند کے بعد لنکا میں ہے، وہیں یہ سب چیزیں پیدا ہوتی ہیں، "کبابۃ" ایک دوا کا نام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و یلیه جزیرة یقال لها هرلج و انما تسمیٰ الجزیرة باسم قائدها و لیس هذا اسمها هرلج هذا صاحب جیش المهراج وله جزیرة یقال لها طوران منها الکافور و انما ظهر بهذه الجزیرة کافور منذ سنة ۲۲۰للجهرة۔ (ص ۱۳۸)	اس سے قریب کے جزیرہ کا نام ہرلج ہے یہ نام جو قائد کے نام پر پڑا ہے، اس کا اصلی نام نہیں ہے، ہرلج نامی شخص مہراج کی فوج کا سپہ سالار ہے، اس کے ایک جزیرہ کا نام طوران (۱) ہے، یہاں کافور ہوتا ہے اور اس جزیرہ میں کافور ۲۲۰ھ سے ظاہر ہوا ہے۔
و یتحالف اهل بلاد مهراج بالنار و بلد بالهند یقال له فنصور مستفیض فیه اذا خاصم الرجل الرجل عند السلطان ان یقول انا حاصل النار یقال للمدعی علیه فی الدین او الزنا بالمحصنة او السرقة و ما یجب فیه القتل فیاتون السلطان فیامر فیاخذون رطل او اکثر حدید فیحمی بالنار ثم یعمدون الیٰ ورق یکون عندهم یشبه ورق الغار فی الغلظ و المثانة فیوضع علیٰ کفه منها سبع ورقات بعضها فوق بعض ثم توضع تلك الحدیدة فوقها بکلبتین فیمضی به سبع مرات ذاهبا و جائیاً قدر مائة خطوة فان احرق یده والورق جمیعاً الزم الذنب	مہراج کے ملک اور ہندوستان کے ایک شہر فنصور میں آگ کی قسم کھانے کا رواج ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب دو فریق راجہ کے دربار میں اپنا مقدمہ پیش کرنا چاہتے ہیں، تو مدعی آکر کہتا ہے کہ میں آگ حاصل کرنے والا ہوں، اس وقت مدعیٰ علیہ کو خواہ وہ قرض کا دعویٰ ہو یا زنا یا چوری یا کسی اور ایسے جرم کا جس کی سزا قتل ہے، طلب کیا جاتا ہے، جب وہ حاضر ہوتا ہے تو راجہ کے حکم سے ایک رطل یا اس سے زیادہ لوہا گرمایا جاتا ہے اور ایک خاص قسم کی پتیاں (۲) جو ان کے یہاں پیدا ہوتی ہیں اور انگور کی پتیوں کی طرح سخت ہوتی ہیں، لائی جاتی ہیں اور تلے اوپر سات پتیاں ہتھیلی پر رکھ دی جاتی ہیں، پھر وہ گرم لوہا اس پر رکھا جاتا ہے اور مجرم اسے لے کر سات بار

(۱) یہ طوران ہوگا جو سندھ سے متصل ایک صوبہ تھا اور جس کا پایۂ تخت قزدار تھا۔ (۲) یہ پان کی پتیاں ہیں، جیسا کہ سلیمان وغیرہ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فان كان عليه القتل قتل و ان كان عليه العزم عزم و ان لم يكن يبيعه و ان لم تحرقه النار قيل للمدعى عليه انك مبطل قد اخذ خصمك النار فيلزم ما كان يدعى عليه و جملة احكام الهند ان من ذبح بقرة ذبح بها۔

(ص ۱۳۸و ۱۳۹)

ادھر ادھر تقریباً ۱۰۰ قدم تک چلتا ہے، اگر اس کا ہاتھ اور تمام پتیاں جل جاتی ہیں، تو اس کے اوپر جرم ثابت ہو جاتا ہے، اگر وہ قابل قتل ہے، تو قتل ورنہ تاوان عائد کر دیا جاتا ہے، اگر وہ مفلس ہوتا ہے تو بادشاہ کا غلام بن جاتا ہے اور وہ اسے فروخت کر ڈالتا ہے، لیکن اگر نہیں جلتا تو مدعی سے کہا جاتا ہے کہ تمہارا الزام غلط ہے، تمہارے فریق نے آگ اٹھالی اور اب خود مدعی مجرم ثابت ہو جاتا ہے اور اس پر اس کا دعویٰ الٹ جاتا ہے، ہندوستان کی ایک قانونی دفعہ یہ ہے کہ گائے ذبح کرنے والا بھی قتل کر دیا جائے گا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بزرگ بن شہر سار

یہ تیسری اور چوتھی صدی ہجری کے اوائل (دسویں صدی عیسوی) کا ایک ایرانی ناخدا (جہاز راں) تھا جو اپنے جہاز عراق کے بندرگاہ سے ہندوستان کے ساحلوں اور جزیروں سے لے کر چین اور جاپان جاتا اور آتا تھا، اس نے عجائب الہند کے نام سے اپنے اور اپنے دوسرے ساتھیوں اور سیاحوں کے دریائی مشاہدات عربی میں لکھے تھے، اس میں جنوبی ہند اور گجرات کے متفرق واقعات اور جوگیوں اور سنیاسیوں کی ریاضتوں کا ذکر ہے اور بعض عجیب اور بعید از قیاس باتیں بھی ملتی ہیں، جنہیں قلم انداز کر دیا گیا ہے، اسے ۱۸۸۶ء میں لیڈن میں فان ڈرلیٹ نے فرنچ ترجمہ کے ساتھ مصور اور نہایت عمدہ کاغذ پر شائع کیا ہے، اس کا انگریزی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔

افسوس کہ بزرگ شہریار کا سنہ پیدائش اور وفات اور مزید حالات نہیں معلوم ہو سکے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عجائب الهند

فما في الهند ما حدثنا به ابو محمد الحسن بن عمرو بن حمويه بن حرام بن حمويه النجيرمي بالبصرة قال كنت بالمنصورة في سنة ثمان و ثمانين و مائتين و حدثني بعض مشائخها ممن يوثق به ان ملك الرا و هو اكبر ملوك بلاد الهند و الناحية التي هو بها بين قشمير الاعلىٰ و قشمير الاسفل و كان يسمىٰ مهروك بن رائق كتب في سنة سبعين و مائتين الىٰ صاحب المنصورة وهو عبدالله بن عمر بن عبد العزيز يسأله ان يفسر له شريعة الاسلام بالهندية فاحضر عبدالله هذا رجلاً كان بالمنصورة اصله من العراق حد القريحة حسن الفهم شاعراً قد نشأ

ابومحمد حسن بن عمرو نجیرمی نے بصرہ میں ہندوستان کا ایک عجیب واقعہ ہم سے بیان کیا کہ وہ ۲۸۸ھ میں جب منصورہ میں مقیم تھے، تو وہاں کے ایک ثقہ اور معتبر بزرگ نے ان سے بتایا کہ ایک بڑے ہندوستانی راجہ نے (۱) جورا اور کشمیر بالا (۲) اور کشمیر زیریں (۳) کے علاقوں پر قابض اور اس کا نام مہروک ابن رائق تھا، ۲۷۰ھ میں امیر منصورہ عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھ کر فرمائش کی کہ ہندی زبان میں اس کے لیے اسلامی احکام و قوانین کی تفسیر وتشریح کی جائے، عبداللہ نے منصورہ کے ایک آدمی کو جو عراق کا رہنے والا نہایت ذہین، ہوشیار اور شاعر بھی تھا، اپنے یہاں بلایا، اس شخص کی پرورش و پرداخت ہندوستان میں ہوئی تھی، اس لیے وہ یہاں کی

(۱) یعنی الور (۲) کشمیر (۳) پنجاب (۴) اس ہندو راجہ کا نام عربوں کے بیان کے مطابق مہروک بن رائق ہے اور اگر یہ ۲۷۰ھ مطابق ۸۸۳ء کا واقعہ ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی نشر و اشاعت نویں صدی عیسوی میں کشمیر اور پنجاب میں شروع ہوگئی تھی۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ببلاد الهند و عرف لغاتهم علىٰ اختلافها فعرفه ما سأله ملك الرا فعمل قصيدة و ذكر فيها ما يحتاج اليه و انقذها اليه فلما قرأت علىٰ ملك الرا استحسنها و كتب الىٰ عبدالله يسأله حمل صاحب القصيدة فحمله اليه و أقام عنده ثلث سنين ثم انصرف عنه فسأله عبدالله عن امر ملك الرا فشرح له اخباره و انه تركه و قد اسلم قلبه و لسانه و انه لم يمكنه اظهار الاسلام خوفاً من بطلان امره و ذهاب ملكه۔

مختلف زبانیں اچھی طرح جانتا تھا، امیر نے اس سے راجہ الور کی فرمائش بتائی تو اس نے ایک قصیدہ تیار کیا اور اس میں وہ تمام باتیں جو راجہ چاہتا تھا بیان کر دیں اور اس کو راجہ کے پاس بھیج دیا، جب وہ راجہ کے سامنے پڑھا گیا تو اس نے اسے بہت پسند کیا اور عبداللہ کو خط لکھا کہ قصیدہ نگار کو اس کے پاس بھیج دیا جائے، عبداللہ نے اس کے پاس بھیج دیا، وہ راجہ کے پاس تین سال رہا، جب وہاں سے واپس آیا تو عبداللہ نے راجہ کا حال پوچھا، اس نے پورا حال تفصیل سے بیان کر دیا کہ جب وہ راجہ سے رخصت ہوا ہے تو وہ دل و زبان دونوں سے اسلام قبول کر چکا تھا، لیکن حکومت چھن جانے کے خوف سے اس کا اعلان نہیں کر سکا۔

و كان فيما حكاه عنه انه سأله ان يفسر له القرآن بالهندية ففسره له قال فانتهيت من التفسير الىٰ سورة يسين قال ففسرت له قول الله عز و جل "قال من يحيى العظام و هى رميم قل يحييها الذى انشأها اول مرة و هو بكل خلق عليم" قال فلما فسرت

منجملہ اور واقعات کے اس نے یہ واقعہ بھی بیان کیا کہ راجہ نے مجھ سے ہندی زبان میں قرآن مجید کی تفسیر لکھنے کی فرمائش کی تھی، چنانچہ میں نے تفسیر لکھی اور جب سورۂ یٰسین کی تفسیر تک پہنچا اور اس کے سامنے ارشادِ الٰہی:

"قال من يحيى العظام وهى رميم قل يحييها الذى انشأها اول مرة و هو بكل

(۱) اور پایۂ تخت تھا، اس لیے راجہ وہیں رہتا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

له هذا و هو جالس علىٰ سرير من ذهب مرصع بالجوهر والدر لا تعرف له قيمته قال لي اعد علىّ فاعدت فنزل عن سريره و مشى علىٰ الارض و كانت قد رشت بالماء وهي ندية فوضع خده علىٰ الارض و بكى حتى تلون وجهه باالطين ثم قال لي هذا هو الرب المعبود والاول القديم الذى ليس يشبه احد و بنا بيتا لنفسه و اظهر انه يخلو فيه لمهم و كان يصلي فيه سراً من غير ان يطلع علىٰ ذالك احد و انه وهب له في ثلاثة دفعات ست مائة منا من ذهب۔

خلق علیم" (۱) کی تفسیر بیان کر رہا تھا، اس وقت وہ موتیوں اور جواہرات سے مرصع سونے کے ایک ایسے بیش قیمت تخت پر بیٹھا ہوا تھا جس کی قیمت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا، اس نے کہا اس کی تفسیر پھر سے بیان کرو، جب میں نے دوبارہ بیان کی تو وہ تخت سے اتر پڑا اور زمین پر چلنے لگا، حالانکہ زمین چھڑکاؤ کی وجہ سے تر تھی، مگر وہ اپنا رخسار زمین پر رکھ کر رونے لگا، یہاں تک کہ اس کا چہرہ گرد آلود ہوگیا، پھر اس نے مجھ سے کہا کہ یہی اصلی پروردگار، معبود اور ازلی و ابدی ہے، اس کا کوئی ہمسر اور مشابہ نہیں، اس کے بعد اس نے ایک گھر تعمیر کرایا اور ظاہر یہ کیا کہ امور سلطنت پر غور کرنے کے لیے تنہائی اختیار کی ہے، مگر دراصل وہ اس میں پوشیدہ طریقہ سے نماز پڑھتا تھا، جس کی کسی کو خبر نہ تھی۔ (اسی شاعر کا بیان ہے کہ میرے زمانہ قیام میں) تین مرتبہ میں راجہ نے مجھے ۶۰۰ من سونا دیا تھا۔

و حدثني ان بقنوج من بلدان الهند من تاخذ الفوفلة بين شفريها فتكسرها من شده ما تضغطها۔

مجھ سے (ناخداؤں کے سردار اور بحری معاملات کے واقف و آموزدہ کار عبداللہ محمد بن بابشاد سیرافی نے) بیان کیا کہ ہندوستان

(۱) اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ "خدا کا منکر انسان کہتا ہے کہ کون زندہ کرے گا ہڈیوں کو جب وہ سڑگل جائیں گی، اے پیغمبر تم کہہ دو کہ ان کو وہی زندہ کرے گا جس نے بنایا ان کو پہلی بار اور وہ سب بنانا جانتا ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے شہر قنوج میں بعض لوگ سپاری دونوں لبوں سے دبا کر توڑ دیتے ہیں۔

و حدثنی الحسن بن عمرو انه رای بالمنصورة اهل قشمیر الاسفل و بینهم و بین المنصورة مسیرة سبعین یوماً فی البر یحدرون فی مهران من قشمیر و هو یجری کما یجری دجلة و الفرات فی وقت المدود علیٰ ا عدال القسط و قال لی انهم یعبون القسط فی الاعدال فی کل عدل سبع مائة و ثمانون مائة منا و یجلدونه ثم یجعلون فوق الجلد القار فلا ینفذه ماؤلا غیره و یقرنون الاعدال و یشدونها و یوطؤن علیها و یجلسون فیها و ینحدرون فی مهران فیصلون الی فرضة المنصورة فی اربعین یوما ولم یلحق القسط شیئ من الماء البتة۔

حسن بن عمرو کا بیان ہے کہ انہوں نے منصورہ میں کشمیر (پنجاب) کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ وہاں سے دریائے مہران میں (کشتیوں پر سوار ہوکر) قسط (ہندی) کی گانٹھیں لے کر منصورہ آتے ہیں، کشمیر اور منصورہ کے درمیان خشکی کا راستہ ۷۰ دنوں کا ہے اور دریائے سندھ چڑھاؤ کے زمانہ میں دجلہ وفرات کی طرح تیزی سے بہتا ہے، انہوں نے مجھ سے کہا کہ کشمیر کے لوگ گانٹھوں میں قسط ہندی رکھتے ہیں اور ہر گانٹھ میں سات یا آٹھ سو من (۱) قسط آتی ہے، گانٹھ پر چمڑا اور چمڑے پر روغن قار (تارکول) لگا دیتے ہیں، جس سے اس میں پانی وغیرہ نہیں جا سکتا، اس کے بعد گانٹھوں کو ایک دوسرے سے اچھی طرح باندھ دیتے ہیں، پھر اس پر بیٹھ کر دریائے سندھ میں تیرتے ہوئے چالیس دن میں منصورہ کی بندرگاہ پر پہنچ آتے ہیں اور قسط کے اندر ذرا بھی پانی نہیں پہنچنے پاتا۔

و حدثنی من اقام بالهند زمانا ان فیهم کهنة۔

مجھ سے ہندوستان میں ایک عرصہ دراز تک مقیم رہنے والے شخص نے بیان کیا کہ وہاں کاہن ہوتے ہیں۔

(۱) یہ غالباً کوئی چھوٹا من ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و حدثني من راى ببلاد الهند خلقا كثيرا يزجرون ان بعض ملوك الهند الكبار كان جالسا ياكل و بازائه ببغا في قفص معلقة فقال لها تعالي فكلي معي فقالت له انا افزع من السنور، فقال لها انا بلا وجرك و هو بكلام الهندي اني افعل بنفسي مثل ما يصيبك و تفسير هذه اللفظة و معناها هو ما اذكره و ذالك ان الملك من ملوك الهند يجيء اليه من الرجال عدة علىٰ حسب محله و جلالته قدره فيقولون له نحن بلا وجرك فيطعمهم الارز بيده و يعطيهم التانبول بيده فيقطع كل واحد منهم الخنصر من اصابعه و يضعها بين يديه ثم يكونون معه حيث مسلك ياكلون باكله و يشربون بشربه و يتولون اطعامه و يستفيضون ساير احواله فلا تدخل اليه خطيبة و لا جارية و لا غلام الا فتشوه و لا يفرش له فراش الا فتشوه و لا يقدم له طعام و لا

مجھ سے ایسے شخص نے بیان کیا جس نے ہندوستان میں اکثر لوگوں کے شگون اور فال لیتے دیکھا ہے،(۱) ہندوستان کا کوئی بڑا راجہ بیٹھا کھانا کھا رہا تھا اور اس کے سامنے طوطے کا پنجڑا ٹنگا ہوا تھا، راجہ نے طوطے سے کہا تم بھی آ کر میرے ساتھ کھاؤ، طوطے نے جواب دیا کہ مجھے بلی کا خطرہ ہے، راجہ نے ہندوستانی زبان میں کہا "انا بلاو جرك" یعنی جو مصیبت تم پر آئے گی، اسے میں بھی بھگتوں گا، اس لفظ کی تشریح اور مفہوم یہ ہے کہ ایک ہندوستانی راجہ کے یہاں چند صاحب حیثیت اور معزز لوگ آ کر "نحن بلاو جرك" کہتے تھے تو راجہ انہیں اپنے ہاتھ سے چاول کھلاتا اور پان دیتا تھا اور یہ لوگ اپنی چھوٹی انگلی کاٹ کر راجہ کے سامنے رکھ دیتے اور اس کے بعد وہ لوگ اس کے ہر موقع کے ساتھی بن جاتے، وہ جب کھانا کھاتا پیتا تو یہ لوگ بھی اس کو کھلانے پلانے کے ذمہ دار ہوتے اور جملہ معاملات کے نگراں بن جاتے اور اگر کوئی لونڈی، غلام بادشاہ کے پاس آتا تو وہ اس کی تلاشی لیتے، بستر بچھایا جاتا تو اس کی جانچ

(۱) اس کے بعد مصنف نے جو واقعہ لکھا ہے وہ قرین قیاس نہیں معلوم ہوتا، اس لیے اسے قلم انداز کر دیا گیا، البتہ اس سے یہ تو معلوم ہی ہو گیا کہ اس زمانہ میں ہندوستان میں شگون لینے کا رواج بہت زیادہ تھا۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا شراب الا قالوا الذی احضره کل منه اولا و ما اشبهه هذا من سایر الاشیاء التی یخاف علیٰ الملوك منها فان مات قتلوا انفسهم و ان احرق نفسه احرقوا انفسهم و ان عرض عذبوا نفوسهم لمرضه و ان حارب او حورب کانوا حوله و معه و لا یجوز ان یکون هؤلاء البلادجریة الا من علیة اهل الموضع و من یرجع الی نجدة و بسالة و شهامة و له رواء و منظر فهذا معنی البلاوجریة فلما قال الملك لها انابلا و جرك اکل الارز عنها فلما رأته قد اکل الارز عنها و قال لها انا بلا و جرك نزلت من القفص و جاء ت فجلست علیٰ الخوان لتاکل فقصد السنور فقطع رأسها فاخذ الملك بدن الببغا فجعله فی صینیة و جعل علیه الکافور و حوله الهیل التانبول و النورة و الفوفل و ضرب الطبل و دار فی البلد و فی عسکره و الصینیة کل یوم فیطوف بها فی البلد مدة سنتین فلما طال ذالك اجتمع علیه البلاوجریة

کرتے، کوئی کھانے پینے کی چیزیں لاتا تو لانے والے سے کہتے کہ پہلے تم خود کھاؤ، غرض اس طرح کے تمام معاملات و حالات میں جن سے بادشاہ کے لیے خطرہ ہوسکتا ہے، پوری نگرانی اور جانچ پڑتال کرتے تھے، اگر راجا مر جاتا تو وہ لوگ بھی جان دے دیتے، اگر جل جاتا تو وہ بھی اپنے کو تکلیفیں اور ایذا پہنچاتے، اگر وہ خود جنگ کرتا یا اس سے دوسرا لڑتا تو یہ لوگ اس کے ساتھ مل کر لڑتے تھے، صرف اونچے طبقہ، بلند درجہ شجاع و بہادر اور خوبصورت و وجیہ لوگ ہی بلاوجریہ ہوسکتے تھے، بلاوجریہ کی تشریح اور اس کا مفہوم یہی ہے۔

ہاں تو جب بادشاہ نے طوطے سے "انا بلاوجرک" کہہ کر اس کی طرف سے چاول کھایا اور طوطے نے دیکھا کہ راجہ نے اس کی طرف سے چاول کھالیا اور "انا بلا وجرک" بھی کہہ دیا ہے تو وہ پنجرے سے نکلا اور ابھی دسترخوان پر کھانے کے لیے بیٹھا ہی تھا کہ ایک بلی نے جھپٹا مار کر اس کا سر الگ کر دیا، بادشاہ نے طوطے کا جسم ایک طشت میں رکھ کر اس پر کافور رکھا اور اس کے ارد گرد الائچی، پان، چونا اور سپاری رکھی، پھر طبل بجوایا اور طشت اپنے ہاتھ میں لے کر سارے شہر اور فوج کا گشت لگایا اور اسی طریقے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جرية و غيرهم من اهل مملكة فقالوا له هذا قبيح و قد طال الامر فيه فالى كم تدافع اما ان تفي و الا نعرفنا حتى نعزلك و نقلب ملكاً غيرك لان في الشرط انه اذا قال انا بلاو جرك ثم وجب عليه حكم فدافع به او نكل عنه فقد صار بهندا و البهند عندهم هو الذى لا يجوز عليه الحكم لقلته و مهانته و سقوطه مثل المغني والزار وما اشبه ذالك و الممالك و من دونه في ذالك سواء اذا نكل عن مراجب فلما راى هذا جمع العود والصندل والسليط و حفر حفيرة و جعل ذالك فيها واحرقه بالنار ثم رمى بنفسه فيها فاحترق و احترق بلاو جبريته ثم بلاو جرية البلا و جرية اتباع الاتباع فارموا نفوسهم معه فاحترق في ذالك اليوم نحو الفي نفس معه، وكان اصل ذالك قوله للبيغا انا بلا و جرك۔

سے برابر دو سال تک روزانہ گشت لگاتا رہا، اس سلسلۂ دراز کو دیکھ کر بلاو جریہ اور سلطنت کے بعض دوسرے اشخاص نے جمع ہوکر بادشاہ سے کہا یہ بہت برا طریقہ اور اب یہ معاملہ بڑھ چکا ہے، آخر کب تک اس طرح اپنی جان بچاتے رہوگے، یا تو اپنا وعدہ پورا کردیا صاف صاف اپنا مقصد بتلاؤ کہ ہم تم کو معزول کر کے کسی اور کو بادشاہ بنائیں، کیوں کہ یہ شرائط میں تھا کہ جس نے "انا بلا و جرك" کہا تو اگر اس کے متعلق کوئی فیصلہ کیا گیا اور اس کی تعمیل میں پس وپیش یا گریز سے کام لیا جاتا تو وہ آدمی بھند شمار کیا جاتا ہے اور بھند ایسا شخص کہلاتا تھا جس پر گویوں اور رانگی بجانے والوں کی طرح ان کے ابتذال، پستی اور گراوٹ کی وجہ سے کوئی قانون نافذ نہیں ہوتا تھا، راجہ اور اس سے کمتر درجے کے لوگ جو بھی کسی فریضہ اور امر واجبی کی ادائیگی سے گریز اور انحراف کرتا ہے، اس مسئلہ میں برابر ہیں، راجہ نے جب یہ صورت حال دیکھی تو عود، صندل اور تیل وغیرہ منگایا اور ایک گڈھا کھدوا کر اس میں ان سب کو ڈال کر آگ لگادی، پھر خود بھی اس میں کود کر جل گیا، اسی طرح بلاو جریہ (راجہ کے متبعین) اور بلاو جریہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بلاوجریہ (یعنی متبعین کے متبعین) اور بلاوجریہ نے بھی اس کے ساتھ اپنے کو آگ میں جھونک دیا، اس طرح اس دن تقریباً ۲ ہزار اشخاص اس کے ساتھ آگ میں جل کر مر گئے اور اس کی اصلی وجہ بس وہی بات "انا و جرك" تھی جو راجہ نے طوطے سے کہی تھی۔(۱)

و حدثنی ان الملوك بسرندیب و من یجری مجراهم یحملون فی الهندول وهو مثل محفة علیٰ اعناق الرجال ومعه کرندة من ذهب فیه ورق التانبول وحوایجه یحملها غلام آخر و الغلمان والاصحاب معه و یطوف فی البلد و یمضی فی حاجته و هو یمضغ التانبول و یبصق فی المبصقة۔

مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ لنکا اور دوسرے مقامات کے راجوں مہراجوں اور اس درجہ کے اور لوگوں کا قاعدہ ہے کہ وہ ہنڈول (ڈولی) میں آدمیوں کے کندھوں (۲) پر سوار ہوتے ہیں اور ہنڈول محفہ (۳) جیسی ایک چیز ہوتی ہے، اس کے ساتھ سونے کا ایک پاندان ہوتا ہے، جس میں پان اور اس کے لوازمات ہوتے ہیں، پاندان ایک لڑکا لے کر چلتا ہے، دوسرے آدمی اور لڑکے اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں، اس طریقہ سے راجہ پورے شہر کا چکر لگاتا اور اپنی ضرورتوں کے لیے نکلتا اور پان چباتا جاتا ہے اور پیک اگالدان میں ڈالتا جاتا ہے۔

(۱) مصنف نے اس حکایت کی جو بنیاد قرار دی ہے، وہ صحیح نہیں معلوم ہوتی، تاہم اس کے اندر بعض باتیں صحیح بھی ہیں اور ان سے ہندوستان کی ایک قدیم رسم ورواج کا پتہ چلتا ہے، اس لیے پوری حکایت نقل کردی گئی ہے۔ (ض) (۲) یہ رسم اب بھی پائی جاتی ہے، گو بہت کم۔ (۳) ڈولی ہی کی قسم کی عورتوں کی مخصوص سواری ہوتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و حدثنی ان الواحد من الھند یتغوط و ینزل الیٰ التلاج و ھو برکۃ الماء المنصب من الجبال والصحاریٰ فی اوان الامطار والسیول حتی یغتسل فیہ و یستنجی فاذا تنظف تمضمض بالماء و خرج من التلاج فمج الماء من فیہ الیٰ الارض لان عندہ انہ اذا مج الماء من فیہ الیٰ التلاج افسدہ۔

راوی کا بیان ہے کہ ہندوستانیوں کا قاعدہ ہے کہ جب کوئی قضائے حاجت سے فارغ ہوکر میدانوں اور پہاڑوں کے تالابوں میں جہاں سیلاب اور بارش کے زمانہ میں پانی جمع ہوجاتا ہے آب دست لیتا ہے تو اس کے بعد کلی بھی کرتا ہے، لیکن کلی کا پانی تالاب سے باہر خشکی میں گراتا ہے، کیوں کہ اس کے عقیدہ میں ہے کہ منہ کا پانی تالاب میں گر گیا تو سارے تالاب کا پانی خراب ہوجائے گا۔(۱)

و حدثنی بعض من دخل الھند انہ رای بکنبایت الواحد بعد الواحد یجئ الیٰ الخور لیغرق نفسہ فیعطی الاجرۃ لمن یغرقہ یتخوف ان یدرکہ الخوف او الجزع او یبدو لہ فی تغریق نفسہ فیعطی الاجرۃ لمن یضع یدہ فی قفاہ و یغطہ فی الماء حتی یتلف وان صاحب او استعفیٰ او سئلہ ان یطلقہ لم یفعل۔

(ص ۱۲۳)

ہندوستان جانے والے ایک سیاح نے بیان کیا کہ اس نے کھمبایت میں لوگوں کو دیکھا کہ وہ یکے بعد دیگرے خلیجوں میں داخل ہوکر ڈوب جاتے ہیں اور جو لوگ انہیں ڈبانے میں حصہ لیتے ہیں، ان کو اجرت دیتے ہیں (۲) کیوں کہ انہیں اپنے کو خود ڈبانے میں خوف، گھبراہٹ اور جھجک پیدا ہوجانے کا اندیشہ رہتا ہے، اس لیے وہ ایسے آدمی کو اجرت دیتے ہیں جو کندھے پر ہاتھ رکھتا اور اسے پانی میں ڈبا کر ہلاک کردیتا ہے (چنانچہ یہ غرق کرنے

(۱) ہندو قوم اس معاملہ میں بڑی محتاط ہے لیکن اب غالباً خال خال لوگ ہی ایسا کرتے ہیں۔ (ض)

(۲) یعنی خود ہی شوق و ذوق سے اپنے کو ڈبا دیتے تھے، لیکن بعض کمزور قسم کی طبیعت رکھنے والے یہ حوصلہ و امنگ تو ضرور رکھتے تھے، مگر عین موقع پر ان سے بزدلی اور گھبراہٹ ظاہر ہونے لگتی، اس لیے وہ ایسے لوگوں کو بہت تلاش کرتے تھے جو انہیں ڈبا دیا کریں۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے اسے پانی میں اس طرح ڈبا دیتے ہیں کہ وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے کہ ڈوبنے والا) چیخ رہا ہے یا معذوری اور چھوڑ دینے کی خواہش کر رہا ہے۔

و حدثنی ان جمیع اهل فنصور ولامری و کلّه و قاقله و وضفین وغیرهم یاکلون الناس الا انهم لا یاکلون الا اعدائهم من طریق الغیظ علیهم و لیس یاکلو نهم من طریق الجوع و یقددوا من لحم الانسان و یضعونه من انواع الضعة و الالوان و ینتقلون به الیٰ الخمر۔

(ص۱۲٦-۱۲۷)

راوی نے بیان کیا کہ فنصور، لامری، کلہ، قاقلہ اور ضفین (۱) کے تمام باشندے آدمیوں کو کھا جاتے ہیں، مگر صرف اپنے دشمنوں ہی کو غصہ کی حالت میں کھاتے ہیں، وہ شکم سیری کے لیے یا بھوک سے مجبور ہو کر نہیں کھاتے، یہ لوگ آدمیوں کے گوشت کا قیمہ کر کے خوب اچھی طرح پکا کر شراب کے ساتھ کھاتے ہیں۔

و حدثنی بعض من دخل الهند انه سمع الارماس (۲) الجید النادر المرتفع یجلب من نواحی قشمیر۔

(ص۱۲۸)

ہندوستان کی سیر و سیاحت کرنے والے ایک شخص نے بیان کیا کہ اُس نے سنا ہے کہ عمدہ، بیش قیمت اور نایاب ہیرا کشمیری علاقوں سے آتا ہے۔

حدثنی یونس بن مهران السیرافی التاجر و قد کان دخل الزابج قال رأیت فی البلد الذی فیه مهراجا الملك بالزابج من الاسواق

مجھ سے یونس بن مہران سیرافی سوداگر نے بیان کیا جو جزیرۂ جاوا گئے تھے کہ وہاں مہراج (۱) کے شہر جاوا کے بازار میں دوکانیں بے شمار تھیں اور صرف صرافہ کی دوکانیں ۸۰۰

(۱) فنصور، اور کلہ پر نوٹ تحریر کیا جا چکا ہے، ضفین شاید ضف ہو اور لامری اور قاقلہ بھی اسی اطراف ونواح کے علاقے ہوں گے۔ (۲) و فی بعض النسخ الارماس "بالراء" وھو الصواب۔ (ض)

(۳) مہراج یعنی ولبھ رائے، بزرگ بن شہریار کے زمانہ میں اکال ورش کرشن دوم ۸۸۰-۹۱۴ھ تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العظیمة ما لا یحصی و عدت فی سوق الصارف بهذه البلد ثمان مائة صیرفی سوی الزابج و عمارتها و کثرة البلدان و القری فیها ما لا یقع علیه وصف۔ (ص ۱۳۷)

تھیں، اس کے علاوہ وہاں کی عمارت، شہر اور گاؤں وغیرہ حد و بیان سے باہر ہیں۔

و حدثنی من اثق لقوله انه شاهد ببعض بلاد الهند رجلین و حفر کل واحد منهما بئر و ملأها (۱) بعد ان قام فیها علیٰ رجله سرجبنا و جعل فیه نار و وسطا بینهما نردا و جعلا یلعبان بها و یمضغان التانبول و یغنیان و النار تعمل فیهما من اسفل الیٰ ان بلغت النار الیٰ قلوبهما فطفیا و لم یظهر منهما تألم و لا تغیر۔ (ص ۱٤۷-۱٤۸)

مجھ سے ایک قابل اعتماد آدمی نے بتایا کہ اس نے ہندوستان کے کسی شہر میں دو آدمی دیکھے، انہوں نے ایک کنواں کھودا اور اس میں پیروں کے بل کھڑے ہونے کے بعد اپلے بھر دیئے پھر اس میں آگ لگائی اور اپنے سامنے چوسر رکھ کر کھیلنے، پان چبانے اور گانے بجانے لگے، آگ بھی نیچے سے کام کر رہی تھی، یہاں تک کہ بھڑک کر ان کے سینوں تک پہنچ گئی اور وہ دونوں جل بھن گئے، مگر ان سے کسی قسم کا درد و کرب اور اضطراب نہیں ظاہر ہوا۔

و حدثنی عبد الواحد بن عبدالرحمن الفسوی وهو ابن اخی ابی حاتم الفسوی و قد سافر سنین کثیرة فی البحار ان الهند کانت تشد شعورها مث القلانس علیٰ الرؤس و

عبدالواحد بن عبدالرحمٰن فسوی نے جو ابو حاتم فسوی کے بھتیجے اور برسہا برس تک سمندروں کی سیر و سیاحت کر چکے تھے، مجھے بتایا کہ اہل ہند (۲) ٹوپیوں اور پگڑیوں کی طرح اپنے سروں پر بالوں کی چوٹیاں باندھ

(۱) کذا فی الاصل و الصواب ان یکون بئراً۔ (ض)

(۲) اس زمانہ میں بھی سادھو اور اس قسم کے دوسرے تپسیا اور ریاضت کرنے والے لوگ ایسا کرتے ہیں۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كانت سيوفهما مستقيمة قائمة فوقع بين طائفة منهم و بين طائفة اخرىٰ جرب فاستظهرت احداهما علىٰ الاخرىٰ فتحكموا عليهم و قالوا ما نرجع عنكم الا ان تجعلوا شعوركم ساجدة لشعورنا و سيوفكم ساجدة لسيوفنا فصارت الفرقة المستظهرة عليها تشد شعورها منكوسة و سيوفهم مقوسة و هو القراطل فالرسم باقي الىٰ اليوم علىٰ هذا فى تلك الطوايف۔ (ص ۱٤۸-۱٤۹)

لیتے ہیں اور ان کی تلواریں نہایت سیدھی اور بالکل کھڑی ہوتی ہیں، ایک مرتبہ دو جماعتوں میں آپس میں جنگ ہوگئی اور ایک نے دوسری کو مغلوب کرلیا، وہ مفتوح جماعت سے کہا کہ ہم اسی شرط پر تمہارے یہاں سے واپس جائیں گے کہ تمہارے بال اور تلواریں ہمارے بال اور تلواروں کے سامنے سرنگوں ہو جائیں، چنانچہ مغلوب گروہ نے اپنے بال الٹے باندھے اور تلواریں کج کرلیں اور اس جماعت میں اب تک یہ رسم چلی جارہی ہے۔

و ببلاد الهند لصوص يجئ منهم جماعة من بلد الىٰ بلد فيعبثون علىٰ التجار الموسرين اما غريب و اما هندى فيقبضون عليه فى بيته او فى السوق او فى الطريق و يجردون فى وجهه السكاكين و يقولون له اعطنا كذا و كذا و الا قتلناك فان تقدم اليهم احد يمنعهم من الرجل او سلطان قتلوه و لم يبالوا عنده ان يقتلوا او يقتلوهم انفسهم بعده كل ذالك عندهم سواء اذا طالبوا الانسان لم يسع احدا ان يكلمهم و يتعرض لهم خرفاً من نفسه و يمضى معهم فيجلس حيث

ہندوستان میں ایسے چور ہوتے ہیں، جو ایک شہر سے دوسرے شہر جا کر مالدار تاجروں کو خواہ وہ پردیسی ہوں یا ہندوستانی تاک میں رہتے ہیں اور انہیں ان کے گھروں، بازاروں یا راستوں سے پکڑ لیتے اور ان کو چھرا دکھا کر ڈراتے دھمکاتے ہیں کہ اتنی رقم دے دو ورنہ تم کو قتل کر ڈالیں گے، اس حالت میں جو آدمی بھی خواہ سرکاری ہی کیوں نہ ہو، اگر مزاحمت اور روک ٹوک کے لیے بڑھتا ہے تو اسے قتل کر دیتے ہیں اور ان کو اس کی مطلق پرواہ نہیں ہوتی کہ قتل کرنے کے بعد وہ خود بھی قتل کر دیئے جائیں گے، کیوں کہ مارنا اور مرجانا ان کے نزدیک برابر ہے، اس لیے وہ جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاؤا من سوقه او داره او دكانه او في بستانه فيجمع لهم المال الذي قد قاطعوه عليه والمتاع وهم مع ذالك ياكلون و يشربون و سكاكينهم مجردة فاذا جمع ما وافقوه عليه احضر من يحمله معهم و مضى وهم محيطون به حتى يبلغون اماكنهم الذي يأمنون فيها على انفسهم فيطلقونه من هناك و ياخذون المتاع والمال۔

(ص ۱۵۱ - ۱۵۲)

کسی آدمی سے اس قسم کا مطالبہ کر دیتے ہیں تو پھر اپنی جان کے خوف سے اس کے لیے کچھ کہنے سننے یا انکار کرنے کا موقع نہیں رہتا، بلکہ جہاں بھی وہ چاہتے ہیں اس کے گھر، دکان، بازار یا باغ وغیرہ میں جا کر وہ شخص بیٹھ جاتا ہے اور ان کے لیے مال و متاع مہیا کرنے میں مصروف ہو جاتا ہے اور اس درمیان میں ڈاکو کھاتے پیتے اور چھریاں نکالے رہتے ہیں، جب ان کی مطلوبہ رقم جمع ہو جاتی ہے تو ایک آدمی اسے لے کر ان کے ساتھ پہنچانے جاتا ہے، جسے یہ لوگ راستہ میں چاروں طرف سے گھیرے رہتے ہیں، پھر جب وہ اپنے مامون و محفوظ مقام پر پہنچ جاتے تو اسے چھوڑ دیتے اور مال و متاع لے لیتے ہیں۔

و حدثني محمد بن مسلم السيرافي و كان مقيماً بتانه نيفاً و عشرين سنة و قد سافر الى اكثر بلاد الهند و عرف احوال اهلها و معاملتهم معرفة جيدة ثم ان اثنى عشر نفساً جاؤا الى صيمور و تانة فقبضوا على رجل من التجار هندى له اب يملك مالا عظيماً و الاب شديد المحنة به لا ولد له سواه فقبضوا عليه

محمد بن مسلم سیرافی کا جو تھانہ میں ۲۰ سال سے زیادہ مقیم، ہندوستان میں اکثر جگہوں کی سیر و سیاحت اور وہاں کے باشندوں کے احوال و معاملات سے خوب واقف تھا، بیان ہے کہ ۱۲ افراد پر مشتمل ڈاکوؤں کا ایک گروہ چیمور اور تھانہ آیا اور وہاں اس نے ایک ہندوستانی تاجر کو پکڑا جس کا باپ بڑا دولت مند تھا اور اس نے بڑی محنت اور جفاکشی سے یہ دولت حاصل کی تھی اور اس کے یہی ایک لڑکا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

في وسط منزله و طالبوه بعشرة آلاف دينار او نحو ذالك و كان هذا بعض ما يملكه ابوه فوجه الى ابيه يعرفه ما نزل به و يسئله ان يشتريه و يخلصه منهم فجاء اليهم فكلمهم ورفق بهم ليأخذوا منه الف دينار ونحو ذالك قالوا وقالوا لم ناخذ الا عشرة آلاف دينار فلما رآهم على هذه الحالة مضى الىٰ الملك و عرفه القضية وقال هذا شئ لا دواء له و متالم يقع بهؤلاء القوم نكاية لم يكاد (١) احد ان يقيم عندكم فقال له كيف نصنع و ان كلمناهم قتلوا ابنك فقال له كيف العمل قال قتلهم سهل عليَّ و انما اخاف ان يقتلوا ابنك و لا ولدك غيره فقال ما ابالي هؤلاء يطلبون مالاً عظيماً و لا يجوز لي ان افقر نفسي و اخلص ولدى باى وجه ايها الملك نجمع الخشب حول الدار و نسد بابها و نضرمها بالنار عليهم فقال له يحترق ابنك و عيالك فقال احتراقهم اهون عندى من ذهاب مالي فوجه الملك

تھا، اِس کو انہوں نے گھر میں گھس کر پکڑا اور اس سے دس ہزار یا اسی کے لگ بھگ اشرفیاں مانگ رہے تھے، اس کے باپ کے لیے یہ معمولی رقم تھی، لڑکے نے یہ صورتِ حال باپ کے پاس کہلا بھیجی کہ وہ رقم دے کر ان ڈاکوؤں کے پنجہ سے اس کو چھڑا دے، یہ سن کر باپ فوراً آیا اور ان سے نرمی اور لجاجت سے کہا کہ ایک ہزار کے قریب اشرفیاں لے کر لڑکے کو چھوڑ دیں مگر ڈاکوؤں نے انکار کیا اور کہا کہ ہم دس ہزار لیے بغیر نہ چھوڑیں گے، باپ یہ کیفیت دیکھ کر راجہ کے پاس آیا اور اسے صورتِ حال سے مطلع کیا اور کہا کہ اس کا سوائے اس کے کوئی علاج نہیں کہ ان ڈاکوؤں کو قرارِ واقعی سزا دی جائے، بغیر اس کے کوئی شخص کیسے آپ کی سلطنت میں رہ سکتا ہے، راجہ نے کہا اس وقت ہم کیا کر سکتے ہیں، اگر ان سے بات چیت کریں تو وہ تمہارے بیٹے کو قتل کر دیں گے، باپ نے کہا پھر آخر کیا صورت ہوگی؟ راجہ نے کہا انہیں قتل کر دینا تو آسان ہے، لیکن خطرہ یہ ہے کہ وہ تمہارے اکلوتے لڑکے کو قتل کر ڈالیں گے، سوداگر نے جواب دیا، اس کی پرواہ نہیں، یہ لوگ اتنی بڑی بھاری رقم کا مطالبہ کر

(١) كذا باالاصل والصواب لم يكد۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و سد باب الرجل بضرم الباب بالنار فاحترق القوم و ولده وعياله و جميع ما كان فى الدار۔

رہے ہیں کہ میں لڑکے کو بچانے کے لیے اپنے کو محتاج نہیں بنا سکتا، اس لیے ہم مکان کے چاروں طرف لکڑیاں جمع اور دروازہ بند کر کے گھر میں آگ لگا دیں گے، راجہ نے کہا مگر تیرا لڑکا اور گھر والے بھی تو جل جائیں گے، اس نے جواب دیا میرے لیے ان کا جل جانا مال چلے جانے سے زیادہ آسان ہے، یہ سن کر راجہ خود اس کے مکان پہنچا اور دروازہ بند کر کے اس میں آگ لگوا دی اور ڈاکوؤں کے ساتھ اس کا لڑکا، گھر کے اور لوگ اور سارا اثاثہ سب جل گیا۔

قيل ان فى بلاد الهند الاعلىٰ الرسم فى احراق الشيوخ و العجائز باق۔ (۱۵۲-۱۵۳)

کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کے بالائی علاقوں میں بوڑھوں اور بوڑھیوں کو جلا دینے کی رسم ابھی تک جاری ہے۔

ذكرت فى فصل قبل هذا امر عباد الهند و زهادهم وهم عدة اصناف منهم البيكور و اصلهم من سرنديب وهم يحبون المسلمين و يميلون اليهم ميلاً شديدا و هم فى الصيف عراة حفاة لا يسترون بشئ و ربما جعل الواحد منهم علىٰ سؤته خرقة اربع اصابع فى مثل ذالك مشدودة بخيط

اس سے پہلے ایک فصل میں ہم ہندوستان کے عابدوں (پجاریوں) اور زاہدوں (سنیاسیوں اور جوگیوں) کا تذکرہ کر چکے ہیں، ان کی چند قسمیں ہیں: ایک قسم کو بیکور(۱) کہتے ہیں جو اصل میں لنکا کے باشندے ہیں، یہ مسلمانوں سے بہت محبت کرتے ہیں اور ان کی طرف بڑا میلان رکھتے ہیں، یہ گرمی کے موسم میں بالکل ننگے بدن اور ننگے پیر رہتے ہیں، کبھی کبھی کوئی

(۱) غالباً یہ وہی لوگ ہیں جنھیں ابوزید حسن اور طاہر مقدسی نے بیکر صبین اور کہیں بیکر بنتیں کہا ہے، یعنی بدھ فقیر اور بھکشو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی الوسط و فی الشتاء یتشحون بالحصر الحشیشة و منهم من یلبسون الازار مرقعاً من کل لون علیٰ لون المرقعة للشهرة و یلوثون ابدانهم برماد عظام الموتیٰ من الهند الذین احرقوا و یحلقون رؤسهم و ینتفون لحاهم و شواربهم و لا یحلقون شعر العانة و لا شعر الابطین و فی الاکثر یقعلون (۲) اظفارهم و مع الواحد منهم قحف رأس انسان میت فیه یاکل و یشرب علیٰ سبیل الاتعاظ بذالك و التواضع۔

سادھو صرف چار انگل کی لنگوٹی ایک ڈوری میں لگا کر کمر میں باندھ لیتا ہے اور یہ لوگ جاڑوں میں گھاس کی چٹائیاں اوڑھ لیتے ہیں اور بعض مختلف رنگوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں سے سلی ہوئی لنگی باندھ لیتے ہیں اور جسم پر مردوں کی جلی ہوئی ہڈیوں کی راکھ مل لیتے ہیں اور سر کے بال منڈاتے اور ڈاڑھی اور مونچھ کے بال اکھاڑ لیتے ہیں، لیکن بغل اور زیر ناف کے بال نہیں بناتے اور بیشتر لوگ ناخن کٹواتے (۱) اور ہر ایک کے گلے میں مردہ انسان کی ایک کھوپڑی ہوتی ہے اور عبرت اور خاکساری کے لیے اسی میں کھاتے پیتے ہیں۔

و کان اصل سرندیب وما ولاها (۱) لما بلغهم خروج النبی ﷺ فارسلوا رجلاً فهیماً منهم و امروه ان یسیر الیه فیعرف امره و ما یدعو الیه فعاقت الرجل عوایق و وصل الیٰ المدینة بعد ان قبض رسول الله ﷺ و توفی ابوبکرؓ و وجد القایم بالامر عمر بن الخطابؓ فسأله عن امر النبی ﷺ فشرح له و بین

لنکا اور اس کے آس پاس والوں کو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر ہوئی تو انہوں نے اپنی قوم کے ایک سمجھدار اور ہوشیار آدمی کو بھیجا کہ وہ آپؐ کے پاس جا کر آپ کا حال اور جس چیز کی آپ دعوت دیتے ہیں، اس کو معلوم کرے، لیکن اس آدمی کو رکاوٹیں پیش آ گئیں اور وہ اس وقت مدینہ پہنچا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ

(۱) اصل کے مطابق ترجمہ کر دیا گیا لیکن غالباً مصنف یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ اکثر لوگ ناخن نہیں کٹواتے۔ (ض) (۲) کذا بالاصل ولعله لا یقصون (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و رجع فتوفی الرجل بنواحی بلاد مکران و کان مع الرجل غلام له هندی فوصل الغلام الیٰ سرندیب و شرح لهما لامر و ما وقفا علیه من امر النبی ﷺ و ابی بکرؓ و انهم و جدوا صاحب النبیؐ عمر بن الخطاب و صف لهم تواضعه و انه کان یلبس مرقعة و یبیت فی المساجد فتواضعهم لاجل ما حکا لهم ذالك الغلام، و لبسهم الثیاب المرقعة لما ذکره من لبس عمرؓ المرقعة و محبتهم للمسلمین و میلهم الیهم لما فی قلوبهم مما حکاه ذالك الغلام عن عمرؓ۔

دونوں وفات پا چکے تھے، چنانچہ اس نے حضرت عمرؓ سے رسول کریمؐ کے حالات دریافت کئے، آپ نے پوری تفصیل سے بیان کئے مگر جب یہ آدمی واپس ہوا تو مکران کے علاقہ میں اس کا انتقال ہوگیا، اس کے ہمراہ ایک ہندو لڑکا بھی گیا تھا، اس نے لنکا پہنچ کر سب حالات بیان کئے اور نبی اکرمؐ اور حضرت ابوبکرؓ کے متعلق جو کچھ واقفیت حاصل ہوئی تھی، سب بیان کی اور بتایا کہ اس کی ملاقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اور قائم مقام حضرت عمرؓ سے ہوئی اور ان کی خاکساری کا حال بھی بیان کیا کہ وہ پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنتے ہیں اور رات مسجد میں گزار دیتے ہیں، انہی واقعات کو سن کر اور اس کے اثر سے یہ لوگ تواضع و خاکساری کے لیے پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنتے ہیں اور مسلمانوں سے بھی محبت کرتے ہیں اور ان کی طرف میلان رکھتے ہیں۔

و فی مذهب اهل الهند ان الشراب علیٰ الرجال حرام و هو للنساء حلال و من الهند من یشرب سراً۔

ہندوؤں کے مذہب میں مردوں کے لیے شراب مطلقاً حرام اور عورتوں کے لیے جائز ہے، لیکن بعض لوگ مخفی طور سے شراب پیتے ہیں۔

(۱) کذا فی الاصل و هو ما والاها۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و بالهند كهنة و سحرة امرهم مشهود و قد ذكرت بعض ذالك فى هذا الجزء۔	ہندوستان میں کاہنوں اور ساحروں کے واقعات کا بڑا شہرہ ہے، جن میں سے بعض کا ہم اس کتاب میں ذکر کر چکے ہیں۔
و السرقة عند الهند عظيمة فاذا سرق الهند فى بلاد الهند قتله الملك ان كان الهندى و ضيعا او لا مال له و ان كان له مال اخذ الملك ماله باسره او غرمه غرامة عظيمة و كذالك ان اشترى شيئاً مسروقاً بعد علمه بذالك غرم الغرامة العظيمة و مجازاة السرقة عندهم القتل و ان سرق مسلم عندهم القتل و ان سرق مسلم ببلاد الهند رد الحكم فى امره الىٰ هنرمن المسلمين ليعمل فيه بما يوجبه حكم الاسلام و الهنرمن هو مثل القاضى فى بلاد الاسلام و لا يكون الهنرمن الا من المسلمين۔	اہل ہند کے نزدیک چوری بہت بڑا جرم ہے، اگر کوئی ادنیٰ درجہ کا یا نادار ہندی چوری کرتا ہے تو راجہ اسے قتل کر دیتا ہے اور اگر مالدار چوری کرتا ہے، تو راجہ اس کا کل مال ضبط کر لیتا ہے یا اس پر بہت بڑا جرمانہ لگا دیتا ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص چوری کیا ہوا مال واقفیت کے بعد خرید لیتا ہے تو اس پر بھی بھاری تاوان لگایا جاتا ہے اور چوری کی سزا ان کے یہاں قتل ہے اور اگر کوئی مسلمان وہاں اس جرم کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کا معاملہ مسلمانوں کے ہنرمند(۱) کے یہاں پیش کر دیا جاتا ہے تاکہ اسلامی قانون کے مطابق اس کے ساتھ کاروائی کی جائے اور ہنرمند کی وہی حیثیت ہوتی ہے جو اسلامی ملکوں میں قاضی کی ہے اور ہنرمند صرف مسلمان ہوتے تھے۔
و الهند ياكلون الميتة و ذالك انهم ياخذون الشاة او الطير فيضربون راسه حتى يموت فاذا مات اكلوه۔	ہندو مردار کھاتے ہیں، کیوں کہ وہ بکریوں اور چڑیوں کو ذبح کرنے کے بجائے ان کے سروں پر مار دیتے ہیں تاکہ وہ مر جائے

(۱) یہ فارسی لفظ ہے، جس کے معنی ہنر والے کے ہیں، لیکن عربوں نے اخیر کی دال گرا کر اسے ہنرمن بنایا اور اسے ایک خاص معنی میں بولنے لگے، یعنی اس زمانہ میں بعض ہندو حکومتوں میں حکومت کی جانب سے مسلمانوں کا نظام قائم تھا اور ان کے علماء مفتی مقرر تھے، جو ان کے معاملات کا فیصلہ کرتے تھے، انہی کو (ہنرمن) کہا جاتا تھا۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و اخبرنی بعضهم انه شاهد ببعض بلدان الهند فيلة تتصرف فی حوائج اربابها و ان الفيل يدفع اليه الوعاء الذی يشتری فيه الحوائج و فيه الودع وهو نقد القوم و انموذج الحاجة كائنا ما كان فيكون معه فی الوعاء شیء من ذالك الجنس و النقد و مضی الیٰ البقال فاذا رده البقال نزل من جميع شغله و لو كان علیٰ راسه من يشتری منه كاينا من كان و اخذ الوعاء من الفيل فعد الذی فيه و نظر ما يزيد بانموذج متاعه و دفع اليه اجود ما عنده من ذالك النوع بار قيمة و لو يستزيده فيزيده و ربما عدا البايع الودع فغلط فيه فيشر به الفيل بخرطومه فيعد البقال عدة ثانية و يمضی الفيل بما اشتراه فی جد المال قليلا صاحبه فيضربه فيعود الیٰ البقال فيشوش متاعه و يخلط بعضه ببعض فاما ان يريده او يرد عليه الودع و ان الفيل الذی هذه صورته يكنس و يرش و يدق الارز	بعض لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے ہندوستان کے ایک شہر میں ایسے ہاتھی (۱) دیکھے ہیں جو اپنے مالکوں کے کام اور ان کی ضروریات انجام دیتے تھے، اس کا طریقہ یہ تھا کہ ہاتھی کو وہ جھولا دے دیا جاتا تھا جس میں ضرورت کی چیزیں خریدی جاتی تھیں، اسی میں کوڑیاں رکھ دی جاتیں اور وہی ان لوگوں کا رائج الوقت سکہ تھا اور جو چیز مطلوب ہوتی اس کا نمونہ بھی رکھ دیا جاتا، جیسے ہی بنیا ہاتھی کو دیکھتا تو کل کام چھوڑ کر خواہ کسی درجہ کے گاہک بھی ہوں اور اس کے سر ہی پر کھڑے ہوں، ان سب کو چھوڑ کر ہاتھی سے جھولا لیتا، کوڑیاں شمار کرتا اور اس میں جو نمونہ رکھا ہوتا، اسے دیکھ کر اس کے مطابق جو بہتر سے بہتر چیز اس کے پاس ہوتی، سستی سے سستی قیمت میں دیتا اور اگر ہاتھی کچھ زیادہ چاہتا تو اور بڑھا دیتا، اگر کبھی دوکاندار کوڑیاں شمار کرنے میں غلطی کرتا تو ہاتھی اپنی سونڈ سے اسے متنبہ کرتا اور بنیا دوبارہ شمار کرتا، پھر ہاتھی خریدا ہوا سامان لے کر گھر واپس جاتا، اگر یہ سامان مالک کو کم معلوم ہوتا تو وہ

(۱) لیکن جو جانور خود ہی اپنی موت سے مر جاتے ہیں، انہیں ہندوؤں کے شریف طبقوں میں کھانے کا رواج نہیں، البتہ پس ماندہ قومیں اسے بھی کھا لیتی ہیں۔ (ض) (۲) یعنی سدھائے ہوئے ہاتھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و يطحن الارز و يستقى الماء و ذالك انه ياخذ الوعاء الذى يستقى فيه الماء و فى الوعاء حبل مشدود يدخل خرطومه فيه و يحمله و يقضى جميع الحوائج و يركبه صاحبه فى حوائجه البعيدة و يركبه الصبى و يمضى عليه الىٰ الصحراء فيقطع الحشيش و ورق الشجر بخرطومه و يدفعه الىٰ الصبى فيجمعه فى وعاء معه و يحمله فيكون ذالك طعامه و انه اذا كان علىٰ هذه الصفة يبلغ مالاً عظيماً و قيل عشرة آلاف درهم۔

(ص ۱٦٣ تا ۱٦٥)

ہاتھی کو مارتا اور وہ پھر یہ سامان لے کر بنئے کے پاس واپس جاتا اور اس کو بنئے کے سامنے الٹ پلٹ دیتا، بنیا پاتا تو اس کا مقصد پورا کر دیتا ورنہ کوڑیاں گن کر واپس کر دیتا، جس ہاتھی کا ذکر کیا جا رہا ہے، وہ جھاڑو بھی دیتا ہے، پانی بھی چھڑکتا ہے اور موسل سونڈ میں لے کر دھان کوٹتا ہے، ایک آدمی ہاتھی کے سامنے دھان جمع کرتا جاتا ہے، وہ اس کو کوٹتا جاتا ہے، پانی بھی لاتا ہے اور اس طرح کہ پانی بھرنے کا ڈول جس میں رسی بندھی ہوتی ہے، اپنے سونڈ میں لے کر جاتا ہے اور پانی بھر کر مالک کے لیے لاتا ہے، اس طرح وہ تمام ضرورتیں پوری کرتا ہے جب مالک کو دور دراز سفر کرنا ہوتا ہے تو اسی پر سوار ہو کر جاتا ہے، بچے اس پر سوار ہوتے ہیں، وہ انہیں لے کر جنگل جاتا ہے اور اپنی سونڈ سے گھاس اکھاڑ کر اور درخت کی پتیاں توڑ کر بچے کو دیتا جاتا ہے، بچہ اسے کسی چیز میں رکھتا جاتا ہے، یہی اس کے چارہ کا کام دیتا ہے، اس قسم کے سدھائے ہوئے ہاتھی بڑے بیش قیمت ہوتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ہزار درہم تک اس کی قیمت ہوتی ہے۔

❀ ❀ ❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسعودی

(المتوفی ۳۴۶ھ مطابق ۹۵۷ء)

مسعودی کا نام علی بن حسین بن علی، کنیت ابوالحسن اور وطن بغداد تھا اور چوں کہ مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اس کا خاندانی سلسلہ ملتا ہے، اس لیے مسعودی کہلاتا ہے۔

یہ ایک بلند پایہ مؤرخ، جغرافیہ نویس اور سیاح کی حیثیت سے مشہور ہے، اس نے اپنی عمر کے پچیس سال سیر و سیاحت میں گزار دیئے، اس نے اپنے وطن بغداد سے سفر شروع کیا اور عراق، شام، آرمینیا، روم، (ایشیائے کوچک) افریقہ، سوڈان اور حبش کے علاوہ چین، تبت، ہندوستان اور لنکا بھی آیا اور ہندوستان، چین، عرب، حبش، ایران اور روم کے دریاؤں کی بھی سیر کی ہے، اس نے جو بعض تاریخی اور جغرافیائی معلومات تحریر کئے ہیں، وہ اس سے پہلے مورخین اور جغرافیہ نویسوں کے یہاں نہیں ملتے، اس کی متعدد ضخیم کتابوں میں صرف دو تاریخی کتابیں موجود ہیں، مروج الذہب و معادن الجواہر اور التنبیہ والاشراف، مروج الذہب نہایت پُر معلومات اور مفید تصنیف ہے اور اگر چہ وہ اسلام کی تاریخ ہے، لیکن اس کے مقدمہ میں دنیا کی تمام قوموں کی اجمالی تاریخ ہے، اس سلسلہ میں ہندوستان کا ذکر اور یہاں کے شہروں اور دریاؤں کے متعلق اس میں بڑے مفید معلومات موجود ہیں، مسعودی نے اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۳۲ھ مطابق ۹۴۳ء میں سیر و سیاحت ختم کرنے کے بعد لکھا تھا اور وہ مصر سے کئی بار اور پیرس سے ۹ جلدوں میں ۱۸۷۱ء میں فرنچ ترجمہ کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔

دوسری کتاب میں بھی ہندوستان کے متعلق بعض جغرافیائی معلومات ہیں اور وہ لیڈن سے ۱۸۹۴ء میں شائع ہوئی ہے، Carrade Vaux نے اس کا فرنچ ترجمہ بھی کیا ہے، کہا جاتا ہے کہ مسعودی شیعہ تھا، آخر عمر میں اس نے مصر میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی، ۳۴۵ھ میں فسطاط آیا اور ۳۴۶ھ میں وہیں وفات پائی۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مروج الذهب و معادن الجوهر

و اهبط الله آدم بسرنديب و حوىٰ بجدة و ابليس ببيسان و الحية باصبهان فهبط آدم بالهند علىٰ جزيرة سرنديب علىٰ جبل الرهون و عليه الورق الذى خصفه فيبس فذرته الرياح فى بلاد الهند فيقال و الله اعلم ان علة كون الطيب بارض الهند من ذالك الورق و قيل غير ذالك و لذالك خصت ارض الهند بالعود و القرنفل و الافاويه و المسك و سائر الطيب و

خدا نے جنت سے حضرت آدمؑ کو لنکا میں، حواؑ کو جدہ میں، ابلیس کو بیسان میں اور سانپ کو اصبہان میں اتارا تھا، یعنی حضرت آدمؑ ہندوستان کے جزیرہ لنکا میں راہون (۱) پہاڑ پر اترے اور اسی پہاڑ پر (جنت کی) وہ پتیاں بھی تھیں جن سے حضرت آدمؑ نے ستر پوشی کی تھی اور وہ جب خشک ہو گئیں تو ہواؤں نے اسے اڑا کر پورے ہندوستان میں پھیلا دیا اور غالباً اسی لیے کہا جاتا ہے اور خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ صحیح بات کیا ہے، کہ انہی پتیوں کی

(۱) آزاد بلگرامی نے امام غزالی کی کتاب بدء الخلق سے اس پہاڑ کا نام بوذ بتایا ہے، مگر شیخ رومی کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ اس کا نام جبل راہون تھا اور دونوں قولوں میں تطبیق کی صورت اس طرح بیان کی ہے کہ ممکن ہے ایک ہی پہاڑ کے دو نام رہے ہوں، یا ایک عرصۂ دراز کے بعد پہلا نام بدل کر دوسرا ہو گیا ہو، ایک تیسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ پہلا نام عام اور دوسرا زیادہ خاص ہو۔ (دیکھو سبحۃ المرجان ص ۵ و ۶) اب موجودہ جغرافیہ کی کتابوں میں اس کا نام کوہ آدم ملتا ہے اور یہ بھی مشہور ہے کہ اس کی چٹان پر پاؤں کا نشان موجود ہے اور دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ نقش قدم مسلمان عربوں، بوڑھوں اور عام ہندوؤں تینوں کی دلی عقیدتوں کا متحدہ مرکز تھا، مسلمان تو اس کو حضرت آدم کا نقش قدم سمجھتے ہیں اور اس کی عزت کرتے ہیں، بودھ اس کو شاکیہ مونی کے قدم کا نشان اور ہندو شیو کے پاؤں کا نشان سمجھتے ہیں اور اس کی عزت کرتے ہیں اور دور دور سے اس کے یاترے کو آتے ہیں، جس مقام پر یہ پہاڑ واقع ہے، اس کا نام دجناء بیان کیا جاتا ہے، مولانا سید سلیمان ندوی مرحوم لکھتے ہیں کہ شاید دکھنا (دکھن یعنی جنوبی ہند کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و كذالك الجبل لمعت عليه اليواقيت و احجار الماس و في جزائره السنباذج و في قعره مغائص اللؤلؤ۔

(٦٠ و ٦١)

وجہ سے ہندوستان میں خوشبو اور عطر وغیرہ پائے جاتے ہیں، اس کی اور وجہیں بھی بیان کی جاتی ہیں، اسی لیے سرزمینِ ہند، عود، لونگ، خوشبوؤں، مشک اور دوسرے قسم قسم کے عطر کے لیے خاص ہے، اسی طرح یہاں کے پہاڑوں پر یاقوت اور ہیرا، جزیروں میں سنباذج (۱) اور سمندروں کی گہرائیوں میں موتی چمکتے ہیں۔

و البحث الذين وصلوا العناية بتأمل شان هذا العالم و بدئه ان الهند كانت في قديم الزمان الفرقة التي فيها الصلاح والحكمة و انه لما تجيلت الاجبال و تحزبت الاحزاب حاولت الهند ان تضم المملكة و تستولیٰ علیٰ الخورة و تكون الرياسة فيها فقال كبراؤهم نحن كنا اهل البدء و فيها التناهي و لنا الغاية و الصدر والانتهاء و منا سرى الاب الى الارض فلا ندع احدا عاقنا و لا عاندنا و اراد بنا الاغماض الا اتينا عليه و ابدناه او يرجع الیٰ طاعتنا فازمعت علیٰ ذالك ونصبت لها ملكا وهو البرهمن الاكبر

دنیا کی ابتدا و انتہا اور اس کی حقیقت اور ماہیت پر دقتِ نظر کے ساتھ غور وخوض کرنے والے اصحاب علم ونظر اور اربابِ فکر وتحقیق کا بیان ہے کہ قدیم ترین زمانے میں ہندوستان میں ایسی جماعتیں موجود تھیں جن میں خیر وصلاح اور حکمت و دانائی پائی جاتی تھی اور اس زمانہ میں جب نوع انسانی اقوام وقبائل میں بٹی ہوئی تھی تو ہندوستان کے لوگ ملک میں مرکزیت پیدا کرنے، اس کو ایک اقتدار کے ماتحت لانے اور حکومت قائم کرنے میں مصروف تھے اور ان کے سرداروں کا خیال تھا کہ ہم ہی سے ابتدا ہوئی ہے اور ہم ہی پر انتہا ہوگی اور آغاز و انجام ہمارے ہاتھ میں ہے، سارے کرۂ زمین

(۱) یہ ایک قسم کا پتھر ہے جس سے تلواروں اور دانتوں کو صاف کیا جاتا ہے۔ (قاموس جلد اول)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والملك الاعظم و الامام فيها المقدم
و ظهرت فی ایامه الحکمة و تقدمت
العلماء واستخرجوا الحديد من
المعادن و ضربت فی ایامه السیوف و
الخناجر و کثیر من انواع المقابل و
شید الهیاکل و رصعها بالجواهر
المشرفة و صور فیها الافلاك والروج
الاثنی عشر و الکواکب و بین
بالصورة کیفیة العوالم و اری بالصورة
ایضاً کیفیة افعال الکواکب فی هذا
العالم و احداثها الاشخاص الحیوانیة
من الناطقة وغیرها و بین حال المدبر
الاعظم وهو الشمس واثبت فی کتابه
براهین جمیع ذالك و قرب الیٰ عقول
العوام فهم ذالك وغرس فی نفوس
الخواص درایة ما هو اعلیٰ من ذالك و
اشار الیٰ المبدء الاول المعطی لسائر
الموجودات وجودها الفائض علیها
بجوده فانقادت له مصالح الدنیا
جودها الفائض علیها بجوده فانقادت
له الهند و اخصبت بلادها و اراهم

میں ادب(۱) کی اشاعت ہمارے ملک ہی سے ہوئی ہے، جو ہماری مخالفت اور ہم سے عناد کرے گا یا ہمیں نظر انداز کرنے کی کوشش کرے گا تو ہم اس پر چڑھ دوڑیں گے اور ہلاک کر ڈالیں گے، یہاں تک کہ وہ ہماری اطاعت قبول کر لے اور یہ عزم کر کے انہوں نے اپنا ایک بادشاہ مقرر کیا جو برہمن ”اکبر“ ملک اعظم اور امام مقدم کہلاتا ہے، اس کے زمانہ میں علم وحکمت اور علما کا دور دورہ تھا، لوگوں نے کانوں سے لوہا نکالا، اسی زمانہ میں تلواریں، خنجر اور لڑائی کے دوسرے قسم قسم کے آلات و اسلحے ایجاد کئے گئے اور زر و جواہرات سے مرصع محل تعمیر ہوئے، جن میں افلاک ۱۲۰ برجوں اور ستاروں کی تصویریں بنائی گئیں، ان میں عالم کی کیفیت ستاروں کی حرکات اور عالم پر ان کے افعال کی اثر اندازی اور حیوانِ ناطق(۱) وغیر ناطق میں ان کے تصرفات کی کیفیات بھی واضح کی گئی تھیں، مدبر اعظم یعنی سورج کا حال بھی بیان کیا گیا تھا اور اپنی کتاب میں ان کے دلائل بیان کئے اور ان کو عوام کی فہم سے قریب تر

(۱) ہمارے پیش نظر مسعودی کے دو نسخے تھے اور ان دونوں میں ”الاب“ لکھا ہے، جس سے مفہوم کی کوئی وضاحت نہیں ہوتی تھی، اس لیے خیال ہوا کہ شاید یہ ”الادب“ ہو اور اس صورت میں مفہوم بالکل واضح ہو جاتا ہے، مولانا مناظر احسن گیلانی مرحوم نے بھی اسے ”الاب“ کے بجائے ”الادب“ پڑھا اور سمجھا ہے۔ دیکھو ان کی کتاب ”ہزار سال پہلے“ (ص ٦٦) (ض) (۲) حیوان ناطق یعنی انسان اور ناطق یعنی حیوان۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجه مصالح الدنيا و جميع الحكماء فاحدثوا فى ايامه كتاب السند هند و تفسيره دهرا الدهور و منه فرغت الكتب ككتاب الارجبهد و المحبطى و فرع من الارجبهد الاركند و من المحبطى كتاب بطليموس ثم عمل منها بعد ذالك الزيجات و احدثوا لتسعة الاحرف المحيطة بالحساب الهندى و كان اول من تكلم فى اوج الشمس و ذكرانه يقيم فى كل برج ثلثة آلاف سنة و يقطع الفلك فى ستة و ثلاثين الف سنة و الاوج الآن علىٰ راى البرهمين فى وقتنا هذا و هو سنة اثنتين و ثلثين و ثلثة مائة فى برج التؤم و انه اذا انتقل الىٰ البروج الجنوبية انتقلت العمارة فصار العامر غامرا و الغامر عامر او الشمال جنوبا و الجنوب شمالا و رتب فى بيت الذهب حساب البدء الاول و التاريخ الاقدم الذى عليه عملت الهند فى تاريخ

کرنے اور خواص کے دلوں میں اس سے اونچے پیمانہ پر ان کی فہم و درایت بھی بٹھانے کی کوشش کی گئی اس میں مبدء اول کی جانب اشارہ کیا گیا ہے، جو ساری موجودات کو وجود بخشنے والا اور اپنے انعامات اور فیاضیوں سے بہرہ ور کرنے والا ہے، اسی لیے تمام ہندوستانی برہمن اعظم کے سامنے جھک گئے اور پورے ملک میں خوش حالی اور فارغ البالی آ گئی، بادشاہ نے دنیوی سوجھ بوجھ کی طرف رہنمائی کی، حکما اور فلاسفہ کو اکٹھا کیا اور انہوں نے اس کے دور میں سند ہند (۱) نام ایک کتاب تیار کی، جس کے معنی دہر الدہور (یعنی زمانوں کا زمانہ) ہے، اس کی روشنی میں کئی کتابیں مثلاً ارجبهد (۲) اور مجسطی وغیرہ لکھی گئیں اور ارجبهد کی روشنی میں ارکند اور مجسطی کی روشنی میں بطلیموس کی کتاب مرتب کی گئی اور پھر ان کی مدد سے جنتریاں بنائی گئیں اور لوگوں نے وہ نو حروف ایجاد کئے (۳) جو ہندی حساب کا احاطہ کئے ہوئے ہیں، اسی بادشاہ نے سب سے پہلے سورج کے اوج (۴) پر بحث کی اور یہ بیان کیا کہ وہ ہر

(۱) یعنی سدھانت۔ (۲) مراد آریہ بھٹ ہے۔ (۳) اس سے مراد غالباً ایک سے نو تک کے اعداد ہیں۔

(۴) علم ہیئت کی اصطلاح میں اوج سب سے اونچے نقطۂ بلندی کا نام ہے، یہ اصل میں سنسکرت لفظ اوچ ہے، جو عربی میں جا کر اوج ہو گیا، بعض لوگوں کی رائے ہے کہ اس کی اصل فارسی اوگ ہے، لیکن قیاس ہے کہ فارسی میں بھی یہ لفظ سنسکرت ہی سے لیا گیا ہے، بہر حال مدت سے عربی فارسی اور پھر اردو میں اس لفظ کا استعمال اس طرح اوج کمال پر ہے کہ کسی کو اس کے ہندی ہونے کا شبہ بھی نہیں، حالانکہ عربی کی خالص اور قدیم کتب لغت میں یہ مادہ نہیں ملتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البدء و ظهورها فی ارض الهند دون سائر الممالك و لهم فی البدء خطب طويل اعرضنا عن ذكر ذالك اذ كان كتابنا هذا كتاب خبر لا كتاب بحث و نظر و قد اتينا علىٰ جمل من ذالك فی الكتاب الاوسط۔

(ص ۱٤۸ تا ۱۵۱)

برج میں تین ہزار سال رہتا ہے اور اپنے ملک کو چھتیس ہزار سال میں طے کرتا ہے اور ہمارے زمانہ یعنی ۳۳۲ھ میں برہمنوں کی رائے کے مطابق اوج برج (۱) توام میں ہے اور جب وہ جنوبی برجوں کی طرف رُخ کرتا ہے تو کائنات میں تغیر رونما ہونے لگتا ہے اور آباد مقامات ویران اور ویرانے آباد اور شمال جنوب اور جنوب شمال بننے لگتا ہے اور بیت الذہب (سونے کا گھر) میں بدء اول اور تاریخ قدیم کا حساب تیار کیا گیا، جس پر تاریخ کے آغاز اور ظہور کے سلسلہ میں صرف ہندوستان کا عمل ہے، دوسرے ملک اس پر عمل نہیں کرتے، بدء کے متعلق اہل ہند میں بڑی طویل بحثیں ہیں، جس کے ذکر سے ہم نے اس لیے صرف نظر کرلیا ہے کہ ہماری کتاب کا موضوع صرف تاریخی واقعات ہیں، یہ بحث و نظر کی کتاب نہیں ہے، اس سلسلہ کی کچھ چیزیں ہم کتاب الاوساط (۲) میں تحریر کرچکے ہیں۔

فكان ملك البرهمين الىٰ ان هلك

برہمنوں کی حکومت ابتدا سے آخر تک ۳۶٦

(۱) علمائے ہیئت نے ستاروں کی رفتار اور ان کے مقامات سمجھنے کے لیے آسمان کے بارہ حصے کیے ہیں، انہی کو برج کہتے ہیں، برج توام سے برج جوزا مراد ہے، جو تیسرے آسمانی برج کا نام اور دو جڑواں لڑکوں کی شکل کا ہے۔ (ض) (۲) کتاب الاوسط مسعودی کی ایک کتاب ہے مگر وہ بادحوادث کے نذر ہوگئی، لیکن آکسفورڈ سے ایک نسخہ شائع ہوا ہے جس کے متعلق بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ یہی کتاب ہے۔

(دیکھو تاریخ الآداب اللغۃ العربیہ جرجی زیدان جلد ۲ ص ۳۱۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثلث مائة سنة و ست و ستين سنة سنة و ولده يعرفون بالبراهمة الیٰ وقتنا هذا والهند تعظمهم وهم اعلیٰ اجناسهم واشرفهم لا يتغذون (۱) بشئ من الحيوان و فی رقاب الرجال و النساء منهم خيوط صفر متقلد(۲) بها حمائل السيوف فرزا بينهم و بين غيرهم من انواع الهند۔

(ص ۱٥٤)

و قد كان اجتمع منهم فی قديم الزمان و فی ملك البرهمن سبعة من حكمائهم و المنظور اليهم منهم فی بيت الذهب فقال بعضهم لبعض تعالوا حتی نتناظر ما قصة العالم و ما سره و من اين اقبلنا و الیٰ اين نمر و هل اخراجنا من عدم الیٰ وجود حكمة او ضد لذالك و هل خالقنا و المخترع لنا و المنشئ لاجسامنا يجتلب بخلقنا منفعة ام هل يدفع بفنائنا عن هذه الدار عن نفسه مضرة ام هل يدخل عليه من الحاجة او النقص ما يدخل علينا ام هل هو غنی من كل وجه فما وجه افنائه ايانا و اتلافنا من بعد

سال تک رہی، ہمارے زمانہ میں ان کی اولاد ”براہمہ“ کے نام سے مشہور ہے اور ہندوان کی عزت وتوقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں اور فی الواقع یہ اپنے طبقہ کے اعلیٰ و اشرف لوگ ہیں، یہ جانوروں کا گوشت مطلق نہیں کھاتے، اس قوم کے مردوں اور عورتوں کی گردن میں تلوار کے حمائل کی طرح پیلے رنگ کے دھاگے بندھے ہوتے ہیں، جن کی وجہ سے وہ ہندوؤں کی دوسری قوموں سے ممتاز سمجھے جاتے ہیں۔

قدیم زمانہ اور برہمنوں کے عہد سلطنت میں دانشمند حکما اور مفکرین کا بیت الذہب میں اجتماع ہوا، انہوں نے کہا کہ ہم سب کو مل کر غور کرنا چاہئے کہ اس دنیا کی حقیقت اور اس کا راز کیا ہے، ہم کہاں سے آئے ہیں اور کہاں جانا ہے اور ہم کو عدم سے وجود میں لانے کی کوئی حکمت اور مصلحت ہے یا نہیں اور کیا ہم کو اور ہمارے جسموں کو بنانے اور پیدا کرنے والے کا ہماری پیدائش میں کوئی مفاد وابستہ ہے اور کیا ہمیں اس دنیا سے معدوم کرنے سے وہ اپنے کسی نقصان کو دور کرنا چاہتا ہے اور کیا ہماری طرح اس کی بھی ضرورتیں ہوتی ہیں اور وہ بھی ہماری طرح نقصانات اٹھاتا

(۱) و فی نسخة يغتذون و كلاهما فی معنی واحد۔ (ض) (۲) زنار جسے ہندی میں جنیو کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجودنا و میلادنا۔ (ص ۱۵۵)

فقال الحکیم الاول و المنظور الیه منهم اتری احدا من الناس ادرك الاشیاء الحاضرة و الغائبة علیٰ حقیقة الادراك فظفر بالغیبة واستراح الیٰ الثقة، قال الحکیم الثانی لو تناهت حکمة الخالق احد المعقول کان ذالك نقصان فی حکمته و کان الغرض غیر مدرك و التقصیر مانعاً من الادراك قال الحکیم الثالث الواجب علینا ان نبتدی بمعرفة انفسنا التی هی اقرب الاشیاء منا و نحن اولیٰ بها وهی اولیٰ بنا قبل ان نتفرغ الیٰ علم ما بعد عنا قال الحکیم الرابع لقد ساء وقوع من وقع موتاً احتاج فیه الیٰ معرفة نفسه، قال الحکیم الخامس من هاهنا وجب الاتصال بالعلماء الممدین بالحکمة قال الحکیم السادس الواجب علیٰ المرء المحب لسعادة نفسه ان لا یغفل عن ذالك لا سیما اذا

ہے یا ان تمام چیزوں سے وہ بالکل مستغنی اور پاک ہے، پھر آخر وہ ہمیں وجود بخشنے اور پیدا کرنے کے بعد کیوں ہلاک کر دیتا ہے؟

پہلے حکیم وفلسفی نے اس کا یہ جواب دیا کہ کیا آپ کوئی ایسا شخص بتا سکتے ہیں جس نے موجود اور غیر موجود تمام چیزوں کا صحیح صحیح ادراک کرلیا ہو اور وہ اس مقصد میں کامیاب ہوکر مطمئن بھی ہوگیا ہو، دوسرے نے جواب دیا کہ اگر کسی عقل وفہم میں باری تعالیٰ کی حکمت آجائے تو اس سے اس کی حکمت میں نقص وفتور لازم آئے گا اور واقعہ یہ ہے کہ غرض و غایت کا ادراک نہیں کیا جاسکتا اور ہماری تقصیر وکوتاہی صحیح ادراک میں مانع ہے، تیسرے حکیم نے کہا کہ ان چیزوں کے علم سے پہلے جو ہم سے دور ہیں، ہمارے لیے اپنے نفوس کی حقیقت سے آگاہ ہونا ضروری ہے کہ وہ ہم سے سب سے زیادہ قریب اور ہم دونوں ایک دوسرے کے زیادہ مستحق ہیں، چوتھے حکیم نے کہا اور یہ کس قدر غلط بات ہوگی کہ کوئی ایسے مقام پر پہنچ جائے جہاں اسے اپنے نفس کی معرفت کی ضرورت پیش آئے، پانچویں حکیم نے کہا اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ علما اور ماہرین حکمت سے ربط وتعلق قائم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كان المقام في هذه الدار ممتنعا والخروج منها واجباً قال الحكيم السابع ما ادري ما تقولون غير اني اخرجت الىٰ الدنيا مضطرا و عشت فيها حائراً و اخرج منها كارهاً۔
(ص ١٥٤ تا ١٥٦)

کرنا ضروری ہے، چھٹے حکیم نے کہا جس آدمی کو اپنے نفس کی سعادت محبوب ہے، اس کو اس کی طرف سے غافل نہیں رہنا چاہئے، خصوصاً اس لیے کہ اس دنیا میں ہمیشہ رہنا محال اور یہاں سے کوچ کرنا یقینی ہے، ساتویں فلسفی نے جواب دیا کہ تم لوگ جو کچھ کہہ رہے ہو وہ میری سمجھ سے باہر ہے، البتہ اتنا جانتا ہوں کہ دینا میں مجبور بنا کر لایا گیا ہوں، حیران و پریشان زندگی گزار رہا ہوں اور زبردستی اس حالت میں دنیا سے نکالا جاؤں گا کہ اس کا چھوڑنا مجھے انتہائی ناگوار ہوگا۔

فاختلف الهند ممن سلف و خلف في آرائها و لا السبعة و كل اقتدى لهم و يمم مذهبهم ثم تفرعوا بعد ذالك في مذاهبهم و تنازعوا في آرائهم فالذي وقع عليه حصر من طوائفهم سبعون فرقة۔ (ص ١٥٦)

پہلے اور بعد کے ہندوستانی ان ساتوں حکیموں اور پنڈتوں کے آرا و افکار کے بارے میں مختلف الخیال ہوگئے، مگر ان سب نے ان کی پیروی اور ان کے طریقہ کو اختیار کرنا چاہا، اس لیے ان کے مذاہب و آرا کے بارہ میں مختلف جماعتیں پیدا ہوگئیں جن کی تعداد ۷۰ ہے۔

و قد رأيت ابا القاسم البلخي ذكر في كتاب عيون المسائل و الجوابات و كذالك الحسن بن موسىٰ النوبختي في كتابه المترجم بكتاب الآراء و الديانات مذاهب الهند و آرائهم و العلة التي لها و من اجلها

میں نے ابوالقاسم بلخی کی کتاب عیون المسائل و الجوابات اور حسن موسیٰ نوبختی کی ترجمہ کی ہوئی کتاب الآرا والدیانات میں ہندوؤں کے مذاہب و آرا کا ذکر دیکھا ہے اور ان اسباب و علل کا بھی جن کے باعث وہ اپنے کو نذر آتش کردیتے ہیں اور طرح طرح کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احرقوا انفسهم بالنيران و قطعوا اجسامهم بانواع العذاب فلم تعرضا بشيء مما ذكرناه و لا يمما نحو ما وصفناه۔

کے عذاب و تکلیفیں دے کر اپنے جسم کے ٹکڑے کر ڈالتے ہیں، مگر ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے، اس سے ان دونوں نے کوئی تعرض نہیں کیا ہے۔

و قد تنوزع في البرهمن فمنهم من زعم انه آدم و انه رسول من الله الىٰ الهند و منهم من زعم انه كان ملكاً علىٰ حسب ما ذكرناه و هذا اشهر و لما هلك البرهمن جزعت عليه الهند جزعاً شديدا و فزعت الىٰ نصب ملك عليها من اكبر ولده و كان ولي عهد ابيه و الموصى اليه من ولده و هو الباهبود فسار فيهم سيرة ابيه و احسن النظر لهم وزاد في بناء الهياكل و قدم الحكماء و زاد في مراتبهم و حثهم علىٰ تعليم الحكمة و بعثهم علىٰ طلبها فكان ملكه الىٰ ان هلك مائة سنة۔

(ص ۱۵۷)

اور برہمن کے بارہ میں اختلاف ہے، کچھ لوگوں کے نزدیک وہ آدم اور ہندوستان میں خدا کا اوتار اور بعض لوگوں کے نزدیک جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے، وہ ایک بادشاہ تھا اور یہ زیادہ مشہور قول ہے، اس کے ہلاک ہو جانے پر ہندوؤں کو بڑا قلق ہوا اور وہ مجبور ہوئے کہ اس کے بڑے لڑکے کو جس کا نام باہبود تھا، اپنا بادشاہ بنائیں، جس کے حق میں باپ نے وصیت کی تھی اور وہ اس کا ولی عہد بھی تھا، باہبود اپنے باپ کے نقش قدم پر گامزن تھا اور لوگوں کے حال پر پوری طرح نظر رکھتا تھا اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا تھا، اس نے بھی عالیشان عمارتوں کی تعمیر میں اضافہ کیا، حکما کو آگے بڑھایا اور ان کے مراتب و درجات بلند کئے اور انہیں حکمت کی تعلیم اور اس کی طلب و جستجو پر آمادہ کیا، اس کی مدت حکومت سو سال تھی۔

و في ايامه عملت النرد واحدث اللعب بها و جعل ذالك مثلاً للمكاسب

اسی کے زمانہ میں چوسر کا کھیل ایجاد ہوا اور یہ کھیل حصول معاش کی ایک مثال ہے جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فانها لا تنال بالكيس و لا بالحيل و قد ذكر ان اردشير ابن بابك اول من لعب بالنرد و ضعها و راى تقلب الدنيا باهلها و اختلاف امرها وجعل بيوتها اثنى عشر بعدد الشهور وجعل كلابها ثلثين كلباً بعدد ايام الشهور وجعل الفصين مثلاً للقدر وتقلبه باهل الدنيا و ان الانسان يلعب بها ما يريد و ان الحاذق الفطن لا يتاتى له ما يتاتى لغيره اذا اسعده القدر وان الارزاق و الحظوظ في هذه الدنيا لا تنال الا بالجد۔

(ص ۱۵۸)

نہ حکمت و تدبیر سے اس دنیا میں حاصل ہوتی ہے اور نہ صنعت و حرفت سے، یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلے اردشیر بن بابک نے یہ کھیل ایجاد کیا تھا، اس نے اہل دنیا کے ساتھ دنیا کے انقلاب و نیرنگی کا نقشہ دکھایا اور مہینوں کی تعداد کے مطابق اس کے بارہ برج اور مہینہ کے دنوں کی تعداد کے مطابق تیس مہرے بنائے اور دو نگینے بنائے (گویا یہ کھیل، تقدیر اور انقلاب روزگار کی مثال ہے کہ جب انسان اسے کھیلتا ہے تو قضا و قدر کی اعانت و مساعدت سے اس کے ذریعہ اپنی مراد حاصل کر لیتا ہے اور ماہر اور ہوشیار آدمی کو بھی وہ چیز حاصل نہیں ہوتی جو معمولی آدمی حاصل کر لیتا ہے، بشرطیکہ قضا و قدر اس (معمولی آدمی) کا ساتھ دے، روزی اور دنیا کا حصہ کوشش ہی سے ملتا ہے۔

ثم ملك زامان (۱) بعد الباهبود فكان ملكه نحوا من خمسين و مائة سنة و الزمان سير و اخبار و حروب مع ملوك فارس و ملوك الصين قد اتينا على الغرر منها فيما سلف من كتبنا ثم ملك بعده فور وهو الذى واقعه الاسكندر فقتله

باہبود کے بعد زامان تختِ سلطنت پر بیٹھا اور تقریباً ۱۵۰ برس تک اس کی حکومت رہی، زامان کے مختلف واقعات ہیں، فارس اور چین کے بادشاہوں سے اس کی لڑائیاں رہیں، ان میں سے بعض مشہور لڑائیوں کا حال ہم اس سے پہلے کی بعض کتابوں میں بیان

(۱) فی نسخة داماں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبارزة و كان ملك فور الىٰ ان قتل اربعين و مائة سنة۔	کر چکے ہیں، اس کے بعد فور بادشاہ ہوا، اس کے اور سکندر کے درمیان لڑائی ہوئی تھی اور سکندر نے اسے قتل کر دیا تھا، اس کی سلطنت کا زمانہ ۱۴۰ برس تک رہا۔
ثم ملك بعده دبشلم و هو الواضع لكتاب كليلة و دمنة الذى نقله ابن المقفع و قد صنف سهل بن هارون للمامون كتاباً ترجمه بكتاب ثعله (۱) و عفره يعارض فيه كتاب كليلة و دمنة فى ابوابه و امثاله يزيد عليه فى حسن نظمه و كان ملكه مائة عشر سنين و قيل غير ذالك۔	پھر دبشلیم کا زمانہ آیا اور اسی نے کلیلہ و دمنہ تیار کرائی تھی، جس کا ابن مقفع نے عربی میں ترجمہ کیا ہے اور سہل بن ہارون نے مامون کے لیے ثعلہ و عفرہ کے نام سے اس کے جواب میں ایک کتاب لکھی تھی، جس میں کلیلہ و دمنہ کے ابواب اور اس کی مثالوں کا مقابلہ کیا گیا تھا، یہ کتاب حسن ترتیب میں کلیلہ و دمنہ سے بہتر ہے، اس کی حکومت ۱۱۰ سال رہی، اس بارہ میں بیانات مختلف ہیں۔
ثم ملك بعده بلهيت و صنعت فى ايامه الشطرنج فقضى بلعبها علىٰ النرد بين و بين الظفر الذى يناله الحازم و النكبة التى تلحق الجاهل و حسب حسابها و رتب لذالك كتاباً يعرف بطريق جنكا يتداوله بينهم و لعب بالشطرنج مع حكمائه و جعلها مصورة تماثيل مشكلة علىٰ صور الناطقين	پھر بلہیت بادشاہ ہوا، اس کے زمانہ میں شطرنج کی ایجاد ہوئی، نرد کھیلنے والوں کے نظریہ کی مخالفت کی گئی اور کوشش اور تدبیر کرنے والوں کی کامیابی اور جاہلوں کی نامرادی دکھائی گئی ہے، اس کا ایک خاص حساب بنایا گیا اور اس پر ایک کتاب لکھی گئی جو "جنکا کے طریقے" کے نام سے مشہور اور ان کے یہاں متداول اور رائج ہے، (۲) اس نے اپنے حکما اور فلاسفہ

(۱) و فى نسخة "بطرق الحكما" واظنه الصواب (ض) دوسرے نسخے میں اس کا نام طرق حکما یعنی حکما کے طریقے لکھا ہے اور غالباً وہی درست ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغيرهم من الحيوان مما ليس بناطق و جعلهم درجات و مراتب مثل الشاه بالمدبر الرئيس و كذالك ما يليها من القطع و اقام لذالك امثالا للاجسام العلوية التي هي الاجسام السماوية من السبعة و الاثنى عشر و افرد كل قطعة منها بكوكب و جعلها ضابطة للملكة و للهند في الشطرنج سر يسرونه في تضاعيف حسابها۔

کے ساتھ اس کھیل میں حصہ لیا اور اسے ناطق وغیر ناطق حیوانات کی شکل پر بنایا اور ان کے درجات اور مراتب قائم کیے، بادشاہ کی مثال منتظم رئیس کی ہے، اسی طرح اور خانوں کی بھی مثالیں، اس کے لیے اس نے اجسام علویہ یعنی سات سیاروں، بارہ برجوں اور اجسام سماویہ کی مثالیں دی ہیں اور اس کا ہر خانہ الگ الگ ستارے کے لیے ہے اور اس نقشہ کو مملکت کے لیے ضابطہ قرار دیا اور شطرنج کے کھیل میں ہندوستانیوں کے یہاں بڑے راز ہیں، جن کو وہ حساب کی تضعیف کے کام میں لاتے ہیں۔

فكان ملك بلهيت الىٰ ان هلك ثمانين سنة و في بعض النسخ انه ملك ثلثين و مائة سنة۔

بلہیت کی حکومت ۸۰ برس اور بعض نسخوں کے اعتبار سے ۱۳۰ برس رہی۔

ثم ملك بعده كورس (۲) فاحدث للهند آراء في الديانات علىٰ حساب ما رأى من صلاح الوقت و ما يحمله من التكليف اهل العصر و خرج من مذهب من سلف و كان في مملكته و عصره سندباد وله كتاب والوزراء السبعة والمعلم والغلام و امرأة

راجہ بلہیت کے بعد کورش راجہ ہوا اور اس زمانہ کی مصلحت کے مطابق اپنے زمانہ کے آدمیوں کے تحمل و برداشت کی مناسبت سے مذہب میں ترمیم و اصلاح کی اور اپنے اسلاف کا مذہب ترک کر دیا، اس راجہ کے ملک اور اس کے زمانہ میں سندباد حکیم گذرا ہے جس کی کتاب میں سات وزیروں، ایک

(۱) وفي بعض النسخ "كورس"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الملك و هو الكتاب المترجم بكتاب	استاد، ایک لڑکے اور ایک رانی کا قصہ ہے،
السندباد و عمل في خزانة هذا الملك	اس کا ترجمہ ہو چکا ہے، اسی راجہ کے کتب
الكتاب الاعظم في معرفة العلل و	خانہ کے لیے کتاب تیار کی گئی، جس میں جڑی
الادواء والعلاجات و شكّلت	بوٹیوں کی تصویریں بنائی گئیں، اس کی
الحشائش و صورت فكان ملك هذا	حکومت ۱۲۰ سال تک رہی، اس کی موت کے
الملك الىٰ ان هلك عشرين و مائة سنة	بعد ہندوؤں میں اس کی رایوں کے بارہ میں
فلما هلك اختلفت الهند في آرائها	اختلاف پیدا ہو گیا اور وہ مختلف جماعتوں اور
فتحزبت الاحزاب و تجيلت الاجيال و	گروہوں میں بٹ گئے اور ہر علاقہ کا حاکم
انفرد كل رئيس بناحية فتملك علىٰ ارض	اپنی جگہ خود مختار ہو گیا، چنانچہ سندھ، قنوج (۱)
السند ملك و تملك علىٰ ارض القنوج	اور کشمیر ہر ریاست میں الگ الگ خود مختار
ملك و علىٰ ارض القشمير ملك و	راجہ ہو گئے اور مہانگر پر بھی ایک راجہ جو بلہرا
تملك علىٰ مدينة المانكير و هي الحوزة	کے نام سے موسوم ہے، قابض ہو گیا، یہ ایک
الكبرىٰ ملك يسمى البلهرى وهو اول	بڑا ملک ہے، یہ پہلا راجہ تھا جس کا نام بلہرا
ملك من ملوكهم يسمى بالبلهرى	پڑا، اس کے بعد جو بھی اس علاقہ کا راجہ ہوتا
فصارت سمة لمن طرى بعده من	اس کا یہی لقب ہوتا تھا اور ہمارے زمانہ میں
الملوك في هذه الحوزة الىٰ وقتنا هذا	۳۳۲ھ تک یہی دستور ہے۔
وهو سنة اثنين و ثلثين و ثلث مائة۔	
و ارض الهند ارض واسعة في البر	ہندوستان ایک بڑا اور وسیع ملک ہے،
والبحر و الجبال وملكهم متصل بملك	وہ خشکی تری اور پہاڑی علاقوں پر مشتمل ہے،
الزابج و هي دار مملكة المهراج ملك	یہ ملک جاوہ کی سلطنت سے ملا ہوا ہے اور جاوہ

(۱) ہندوستان کے مشہور شہر قنوج جو اودھ میں واقع ہے، اس کو چھوڑ کر سندھ اور پنجاب کی سرحد کے پاس بھی اس نام سے ایک علاقہ آباد تھا، جس کا عرب سیاحوں نے بکثرت ذکر کیا ہے، یہاں کے راجاؤں کو بودرہ (بھوج راجہ) کہا جاتا تھا، ۳۰۰ھ کے بعد یہ شہر مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا تھا، مسعودی نے بھی اسی قنوج کا ذکر کیا ہے اور اس کے زمانہ میں یہ شہر مسلمانوں کے قبضہ میں تھا، ملتان سے ملحق تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجزائر و هذه المملكة فرز بين مملكة الهند و الصين و تضاف الى الهند و الهند متصلة مما يلي الجبال بارض خراسان و السند الى ارض التبت و بين هذه الممالك تباين و حروب و لغاتهم مختلفة و آرائهم غير متفقة و الاكثر منهم يقول بالتناسخ و تنقل الارواح على حسب ما قدمنا آنفا و الهند فى عقولهم وسياساتهم و حكمتهم و صحة امزجتهم و صفاء الوانهم بخلاف سائر السودان من الزنوج و الدمادم و سائر الاجناس۔

(ص ۱٦۳)

جزیروں کے راجہ مہراج کا پایہ تخت اور ہند و چین کی سلطنتوں کے درمیان حد فاصل ہے اور یہ بھی ہندوستان میں شمار ہوتا ہے (۱) دوسری طرف یہ ملک خراسان اور سندھ سے اور سندھ سے تبت تک چلے آنے والے پہاڑوں سے متصل ہے، ان ملکوں کے درمیان اختلافات ہیں اور باہم لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں، ان کی زبانیں اور خیالات جدا جدا ہیں، عموما لوگ تناسخ (آواگون) اور جیسا کہ ہم نے ابھی بیان کیا تھا، روحوں کے منتقل ہوجانے کے قائل ہیں (۲) اہل ہند دانائی و تدبیر سیاست وحکمت، مزاج کی درستگی اور رنگ کی صفائی میں سارے سوڈانیوں یعنی حبشیوں دمادم اور دوسری قوموں کے برعکس ہیں۔

و الهند لا تملك الملك عليها حتى يبلغ من عمره اربعين سنة و لا تكاد ملوكهم تظهر لعوامهم الا فى كل برهة من الزمان معلومة و يكون ظهورها للنظر فى امور الرعية لان فى نظر العوام عندها الى ملوكهم دائماً اسقاطاً لهيبتها و استخفافا بحقها۔

ہندوستانی چالیس برس کی عمر سے پہلے کسی کو اپنا راجہ نہیں بناتے، راجے عوام کے سامنے صرف مخصوص اور متعین اوقات میں تھوڑی دیر کے لیے نکلتے ہیں، وہ بھی رعایا کے معاملات پر غور کرنے کے لیے، ان کا خیال ہے کہ اگر بادشاہ ہمیشہ عوام کے سامنے رہے گا تو اس کی ہیبت جاتی رہے گی اور وہ نگاہوں

(۱) یہ اس زمانہ کا حال ہے۔ (۲) یعنی مرنے کے بعد روحیں دوسری شکل اختیار کرلیتی ہیں، یعنی وہی آواگون کا عقیدہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سبک ہو جائے گا۔(۱)

و كذالك فعل اكثر اهل الهند بملوكهم و خواصهم لغرض يذكرونه و نهج يمسونه في المستقبل و الملك مقصور في اهل بيت لا ينتقل عنهم الىٰ غيرهم و كذالك بيت الوراء والقضاة و سائر اهل المراتب لا تغير و لا تبدل۔

(اور لنکا والوں کی طرح) مستقبل کے خاص اغراض و مقاصد کے لیے یہی طریقہ (۲) اکثر ہندوستانی اپنے راجاؤں اور بڑے لوگوں کے ساتھ اختیار کرتے ہیں، ہندوستان میں سلطنت وحکومت موروثی اور ایک گھرانے میں محصور رہتی ہے اور کسی دوسرے گھرانے میں نہیں منتقل ہوسکتی، یہی حال وزیروں، قاضیوں اور دوسرے عہدوں اور پیشہ والوں کا بھی ہے کہ یہ سب ایک مخصوص خاندان میں محدود ہوتے ہیں اور اس میں کوئی رد و بدل نہیں ہوتا۔

والهند تمنع من شرب الشراب و تعيب شاربه لا علىٰ طريقة التدين لكن تنزها عن ان يوردوا علىٰ عقولهم ما يغشيها و يزيلها عما وضعت له فيهم فاذا صح عندهم عن ملك من

ہندو شراب نہیں پیتے اور شراب پینے والوں کو ملعون کرتے ہیں اور مذہبی ممانعت کی بنا پر نہیں، بلکہ اس لیے شراب سے پرہیز کرتے ہیں کہ وہ عقل کو اس کے اصل مقصد سے ہٹا کر بے شعور بنا دیتی ہے اور جب انہیں کسی بادشاہ

(۱) اس کے بعد مصنف نے لنکا کا وہ مشہور واقعہ نقل کیا ہے کہ راجہ کو مرنے کے بعد ایک چھوٹے پہیے کی گاڑی میں اس طرح لٹا کر پورے شہر کا گشت کراتے ہیں کہ اس کا بال زمین پر گھسٹتا رہتا ہے اور رانی اس کے ساتھ اس کا سر صاف کرتی اور جھاڑتی چلی جاتی ہے اور لوگوں سے کہتی ہے کہ موت نے تمہارے راجہ کو نہیں چھوڑا جس کے احکام وفرامین کل تک تم پر نافذ ہوتے تھے، اس لیے تم لوگ دنیوی زندگی کے فریب میں نہ پڑو، اس کے بعد جسم کے چار ٹکڑے کیے جاتے اور صندل کافور اور دوسری خوشبودار چیزیں فراہم کر کے آگ میں اسے پھونک دیا جاتا ہے اور راکھ ہوا میں اڑا دی جاتی ہے اور آخر میں جیسا کہ بعد میں نقل کیا گیا، لکھا ہے کہ یہ طریقہ ہندوستان میں بھی رائج ہے۔ (۲) اسی طریقہ سے لنکا کا وہ طریقہ مراد ہے جو ابھی ابھی حاشیۂ بالا میں تحریر کیا گیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملوکهم شربه استحق الخلع عن ملکه اذ کان لا یتاتی له التدبیر والسیاسة مع الاختلاط ربما یسمعون السماع و الملاهی و لهم ضروب من الآلات مطربة تفعل فی الناس افعالا مرتبة من ضحك و بكاء و ربما يسقون الجواري فطربن بحضرتهم فيطرب الرجال لطرب الجواری وللهند سیاسات کثیرة قد اتینا علیٰ کثیر من اخبارهم و سیرهم فی کتابنا فی اخبار الزمان و الاوسط و انما تذکر فی هذا الکتاب لمعاً من طریف اخبار ملوك الهند و العجیب من سیرهم۔

کے متعلق یقین سے معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ شراب پیتا ہے تو اسے معزول کر دیے جانے کا مستحق سمجھا جاتا ہے، کیوں کہ حواس میں فتور آ جانے کے بعد وہ تدبیر وسیاست نہیں برت سکتا، ہندوستانی کبھی کبھی گانا بھی سنتے ہیں اور تفریحات اور موسیقی (۱) سے بھی دلچسپی لیتے ہیں، ان کے یہاں طرح طرح کے آلاتِ طرب ہیں، جو لوگوں میں ہنسنے اور رونے کی متضاد کیفیتیں پیدا کر دیتے ہیں اور بعض دفعہ وہ نوجوان لڑکیوں کو شراب پلاتے ہیں، جو ان کے سامنے اظہار طرب کرتی ہیں، جس سے ان میں بھی سرور و اہتزاز پیدا ہوتا ہے، ہندوستانیوں کی سیاست وفراست کے بے شمار واقعات ہیں، ان میں سے بہت واقعات کا ہم اپنی کتاب ''اخبار الزمان والاوسط''(۲) میں ذکر کر چکے ہیں اور اس کتاب میں تو ہم نے صرف ہندوستانی بادشاہوں کے ابتدائی زمانہ کے کچھ دلچسپ حالات اور ان کی سیرت کے انوکھے واقعات پر اکتفا کیا ہے۔

و ما کان یلیهم فی صدر الزمان ان ملکاً من ملوك القمار من الهند من

اگلے زمانہ میں ہندوستان کے صوبہ قمار کا ایک راجہ تھا، اس علاقہ سے عود قماری

(۱) ہندوستان والوں کی موسیقی سے دلچسپی کا حال جاحظ نے بھی بیان کیا ہے۔ (۱) یہ دو کتابوں کے نام ہیں، کتاب الاوسط کا پہلے ذکر ہو چکا ہے اور اخبار الزمان بھی اس کی مشہور تصنیف ہے، گزشتہ قوموں اور ہلاک شدہ امتوں کا تذکرہ ہے، مسعودی نے اکثر اپنی تاریخ میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هذه المملكة و الصقع من ارض الهند يحمل العود القماري و اليها يضاف و ليس هذه البلاد جزيرة من جزائر البحر بل هي شاطئ بحر و الجبال۔

(ص ۱۶۹-۱۷۱)

باہر بھیجی جاتی ہے، جو اسی کی طرف منسوب ہے، یہ علاقہ اگرچہ سمندری جزیرہ نہیں ہے، لیکن سمندر کا ساحل اور پہاڑی علاقہ ہے۔

و ليس في كثير من ممالك الهند اكثر عدداً من رجالهم ولا اطيب رايحته من افواههم لاستعمالهم السواك كاستعمال اهل ملة الاسلام لذالك و كذالك يرون تحريم الزنا من بين الهند و يجتنبون كثير (۱) من قاذورات و يجتنبون الانبذة۔

اور ہندوستان کی اکثر سلطنتوں سے اس کی آبادی زیادہ ہے اور مسلمانوں کی طرح چونکہ یہ لوگ مسواک کرتے ہیں، اس لیے ان کے منہ کا مزہ خوشگوار ہوتا ہے، اسی طرح عام ہندوستانیوں کے مقابلہ میں یہ لوگ زنا کو حرام سمجھتے ہیں اور اکثر گندگیوں اور مکروہات حتیٰ کہ نبیذ وغیرہ سے بھی پرہیز کرتے ہیں۔

و اكثرهم رجالة لكثرة الجبال في بلادهم و الاودية و قلة السهولة و الانجاد۔ (ص ۱۷۷)

یہاں پہاڑوں، وادیوں، ٹیلوں اور دشوار گزار راہوں کا جال بچھا ہے، اس لیے اکثر لوگ پیدل ہی چلتے ہیں۔

و بلد قمار هذه مسام لبلاد مملكة المهراج ملك الجزائر كالزابج و كله و سرنديب و غيرها فذكروا انه تقلد الملك على بلاد القمار في قديم الايام حدث متسرع و انه جلس يوما في قصره على سرير ملكه وهو مشرف على نهر عظيم يجري الماء العذب كدجلة والفرات و بين قصره والبحر

اور قمار کا ملک جزائر جاوہ کلہ بار اور لنکا وغیرہ کے مہراج کی سلطنت کے مقابل واقع ہے، لوگوں نے بیان کیا ہے کہ قدیم زمانہ میں راجہ قمار پر ایک فوری جذبہ طاری ہوا جس کی تفصیل یہ ہے کہ وہ ایک دن اپنے محل کے اندر تختِ سلطنت پر بیٹھا ہوا، ایک بڑے دریا کا نظارہ کر رہا تھا، جس میں دجلہ اور فرات کی طرح صاف اور شیریں پانی بہتا تھا محل اور سمندر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیرة یوم و زبره بین یدیه اذ قال لوزیره قد جری ذکر مملکة المهراج و جلالتها و کثرة عمارتها و ما تحت یده من الجزائر فی نفسی شهوة کنت احب بلوغها فقال له الوزیر و کان ناصحا و قد علم السرعة منه وما هی ایها الملك فقال کنت احب ان اری راس المهراج ملك الزابج فی طشت بین یدی فعلم الوزیر ان الحسد اثار هذا الفکر فی نفسه و ا خطر هذا بباله فقال ایها الملك ما کنت اظن ان یحدث الملك نفسه بهذا اذ لم یجر بیننا و بین هؤلاء القوم فی قدیم الزمان و حدیثه ترة ولا رأینا منهم سوأً و هم فی جزائر نائیة غیر مجاورین لنا فی ارضنا و لا طامعین فی ملکنا و بین مملکة القمار و مملکة المهراج عشرة ایام الیٰ عشرین یوماً عرضا فی البحر ثم قال له الوزیر لیس ینبغی للملك ان یقف علیٰ هذا احد و لا یعید الملك فیه قولاً فغضب ولم یسمع من المناصح فاذا ع ذالك لقواده ومن کان و من کان بحضرته من وجوه اصحابه

کے درمیان ایک دن کی مسافت کا فاصلہ ہے، اس وقت اس کا وزیر بھی سامنے کھڑا تھا اور جاوہ کے مہراج کی سلطنت، اس کی شوکت وعظمت، آبادی کی کثرت اوراس کے ماتحت جزیروں کا تذکرہ ہورہا تھا کہ راجہ نے اپنے وزیر سے کہا میرے دل میں ایک ارمان پیدا ہوا ہے اوراسے میں پورا کرنا چاہتا ہوں، وزیر نے کہا بادشاہ سلامت وہ آرزو کیا ہے، وزیر راجہ کا نہایت خیرخواہ اور ہمدرد تھا اوراس کی جلد بازی سے واقف تھا، راجہ نے کہا میری خواہش ہے کہ جاوہ کے بادشاہ مہراج کا سراپنے سامنے ایک طشت میں دیکھوں، وزیر فوراً سمجھ گیا کہ محض رشک وحسد کی وجہ سے اس کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوا، اس لیے عرض کیا کہ میں یہ گمان بھی نہیں کرسکتا تھا کہ حضور کے دل میں اس طرح کا بھی خیال آسکتا ہے، کیوں کہ ہمارے اوران لوگوں کے درمیان پرانے اور نئے کسی زمانہ میں بھی کوئی دشمنی کی بات نہیں تھی اور نہ انہوں نے ہمارے ساتھ کوئی برائی کی، وہ لوگ تو دور دراز کے جزیروں میں ہم سے بہت دور رہتے ہیں، انہوں نے ہمارے ملک کو کبھی طمع کی نظر سے نہیں دیکھا، قمار کی حکومت اور مہراج کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فنقله الالسن حتی شاع و اتصل بالمهراج و کان جزلاً متحنكا قد بلغ فی السن مبلغا متوسطا فدعا وزیره و اخبر بما اتصل به و قال له انه لیس ینبغی مع ما قد شاع من امر هذا الجاهل و تمنیه ما تمناه لحداثته و غرته و انتشار ذالك من قوله ان یمسك عنه فان ذالك مما یقدح فی الملك و یضع منه و امر بسر ما جری بینهما و ان یعد له الف مركب من اوسط المراكب بآلتها و یندب لكل مركب منها من جملة السلاح و برهة الرجال ما یستقل به و اظهر انه یرید التفرج و التنزه فی جزائر مملكته و كتب الیٰ الملوك الذین فی هذه الجزائر و هم فی طاعته و جملته بما عزم علیه من زیادتهم و التنزه فی جزائرهم حتی شاع ذالك۔

(ص ۱۷۲-۱۷۳)

سلطنت میں سمندر کی راہ سے دس سے لے کر بیس دن کا فاصلہ ہے، حضور کو چاہئے کہ اس ارادہ سے کسی شخص کو مطلع نہ ہونے دیں اور نہ دوبارہ تذکرہ فرمائیں، یہ سن کر بہت برہم ہوا اور اپنے ناصح، مشفق کی ایک بات سنی اور اپنے فوجی افسروں اور معزز درباریوں میں یہ بات پھیلا دی، یہاں تک کہ عام زبانوں پر اس کا چرچا ہونے لگا اور شدہ شدہ یہ خبر مہراج تک پہنچ گئی، وہ بڑا صائب الرائے، تجربہ کار اور پختہ عمر کا تھا، اس نے اپنے وزیر کو بلا کر یہ خبر سنائی اور کہا کہ اب جب کہ اس جاہل کی بات اور اس کی آرزو، اس کی ناتجربہ کاری اور سادہ لوحی کی وجہ سے اس قدر عام ہو چکی ہے، تو اس کی طرف سے خاموشی اختیار کر لینا سلطنت میں کمزوری کا سبب ہوگا اور وزیر کو یہ گفتگو راز میں رکھنے کا حکم دیا اور ہدایت کی کہ اوسط درجہ کی ایک ہزار کشتیاں ضروری آلات کے ساتھ فراہم کی جائیں اور ہر کشتی اسلحوں اور تبرد آزما بہادروں سے لیس کی جائے اور ظاہر یہ کیا جائے کہ راجہ اپنی سلطنت کے جزیروں میں سیر و تفریح کے لیے جا رہا ہے اور اپنے ماتحت اور تابع فرمان جزیروں کے حاکموں کو بھی ان کی ملاقات اور سیر و تفریح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و تأهب ملك كل جزيرة بما
يصلح للمهراج فلما استتمت اموره
و انتظمت شؤنه دخل المراكب و
عبر بها و بالجيش الىٰ مملكة القمار
فلم يشعر ملك القمار حتى هجم
علىٰ الوادى المفضى الىٰ دار ملك
القمار و طرح رجاله و اخذ قواده
علىٰ سبيل غرة و احتوى على دار
مملكته و صار اهل مملكته بين
يديه فامر بالنداء بالامان و قعد علىٰ
السرير الذى كان يجلس عليه ملك
القمار وقد اخذه اسيراً فاحضره و ا
حضر وزيره و قال للملك ما حملك
علىٰ تمنى ما ليس فى وسعك و لا
لك فيه حظ لو نلته و لا اوجبه سبب
يسهل السبيل اليه فلم يجد جواباً
فقال له المهراج اما انك لو تمنيت
مع تمنيته من النظر الىٰ رأسى فى
طشت بين يديك اباحة ارضى و
ملكها والفساد فى شئ منها
لاستعملت ذالك كله فيك ولكنك

کے لیے سفر کے ارادہ سے مطلع کر دیا اور اس
کا شہرہ عام ہو گیا۔

اور ہر جزیرہ کے حاکم مہراج کی پذیرائی
کے لیے اس کے شایان شان سامان کے
ساتھ تیار ہو گیا، جب یہ سارے انتظامات
مکمل ہو گئے، تو فوجیں لے کر سمندر کو عبور
کر کے دفعۃً قمار کی حکومت میں پہنچ گیا اور
راجہ قمار کو اس وقت اس کی اطلاع ہوئی جب
وہ اس وادی پر حملہ کر چکا تھا جو راجہ کے محل کی
طرف جاتی ہے، چنانچہ اس نے اس کے پہرہ
داروں کو ہٹا کر اس کے فوجی افسران کو گرفتار
کر لیا اور پایۂ تخت پر قابض اور راجہ قمار کے
اہل ملک مہراج کے سامنے حاضر ہو گئے، لیکن
اس نے امن عام کی منادی کرادی اور اسی تخت
پر بیٹھ کر جس پر کبھی راجہ قمار بیٹھا کرتا تھا، مگر
اب قیدی تھا، اس کو اور اس کے وزیر کو طلب کیا
اور راجہ سے کہا تم نے ایسی تمنا کیوں کی، جو
تمہارے امکان سے باہر تھی اور اگر وہ تمہیں
حاصل بھی ہو گئی ہوتی تو بھی اس میں تمہارا
کوئی حصہ نہ ہوتا اور نہ اس سے تمہارے راستہ
میں کوئی سہولت پیدا ہوتی، راجہ کے پاس اس کا
کوئی جواب نہ تھا، پھر مہراج نے کہا تم نے
میرا سر اپنے سامنے طشت میں دیکھنے کی جو تمنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمنیت شیئاً معینه (۱) فانا فاعله بك و ارجع الیٰ بلادی من غیر ان امد یدی الیٰ شیٔ من بلادك مما دق و جل لتکون عظة لمن بعدك و لا یتجاوز کل قدر ما قسم له وان یستغنم العافیة من وجدها ثم ضرب عنقه و اقبل علیٰ وزیره فقال جزیت خیرا من وزیر فقد صح عندی انك اشرت علیٰ صاحبك بالرای لو قبل منك فانظر من یصلح للملك بعد هذا الجاهل فاقمه مقامه و انصرف من ساعته راجعاً الیٰ بلاده من غیر ان یمد هو او احد من اصحابه یده الیٰ شیٔ من بلاد القمار فلما رجع الیٰ مملکته قعد علیٰ سریر ملکه و اشرف علیٰ غدیره المعروف بغدیر لبن الذهب و الطشت بین یدیه و فیه رأس ملك القمار و احضر وجوه اهل مملکته و حدثهم بخبره و السبب الذی حمله علیٰ ما اقدم علیه فدعا له اهل مملکته و جزوه خیراً ثم امر بالراس فغسل و طیب و جعله فی ظرف و رده الیٰ الملك القائم ببلاد القمار فکتب الیه ان

کی تھی، اگر اس کے ساتھ اس کی بھی خواہش کی ہوتی کہ میرے ملک پر قبضہ کرلو یا اس میں کچھ فساد پیدا کرو تو میں بھی تمہارے ساتھ یہ سب کچھ کرتا لیکن تمہاری آرزو تو صرف اسی قدر تھی اس لیے میں بھی تمہارے ساتھ اتنا ہی کرکے اپنے ملک واپس چلا جاؤں گا اور تیرے ملک کی چھوٹی یا بڑی کسی چیز میں بھی ہاتھ نہ لگاؤں گا تاکہ تمہارے بعد آنے والے کو اس سے عبرت حاصل ہو اور کوئی شخص اپنے مقدر سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے اور جس کو عافیت نصیب ہے، اس کو غنیمت سمجھے، اس کے بعد اس کی گردن اڑا دی اور اس کے وزیر کی طرف متوجہ ہوکر اس سے کہا تجھے جزائے خیر عطا ہو، مجھے صحیح طریقہ سے معلوم ہوا ہے کہ تم نے اپنے مالک کو نیک مشورہ دیا تھا، کاش وہ اسے قبول کرلیتا، اب تم غور کرکے جو شخص حکومت کے لیے موزوں نظر آئے اس کو اس کی جگہ مقرر کردو، یہ ہدایت دے کر وہ فوراً اپنے ملک واپس چلا آیا اور اس نے اور نہ اس کے کسی ساتھی نے قمار کی سلطنت کی کسی چیز میں کوئی دست اندازی کی اور جب اپنے ملک

(۱) کذا فی الاصل۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الذی حملنا علی فعلنا بصاحبك بغیه علینا و تادیبنا لامثاله و قد بلغنا فیه ما اردناه و رأینا رد راسه الیك اذ لا درك لنا فی حبسه ولا فخر لما ظفرنا به منه و اتصل الخبر بملوك الهند و الصین فعظم المهراج فی اعینهم وصارت ملوك القمار من بعد ذالك كلما اصبحت قامت و حولت وجوهها نحو بلاد الزابج فسجدت و كبرت للمهراج تعظیماً له۔ (ص ۱۷۵)

واپس آ کر تخت حکومت پر بیٹھا اور اپنے تالاب کی طرف جو غدیر لبن، الذہب (۱) (سونے کی اینٹوں کا تالاب) کے نام سے مشہور تھا، رُخ کیا اور اس کے سامنے وہ طشت بھی موجود تھا، جس میں قمار کے راجہ کا سر تھا، اس وقت اس نے اپنی مملکت کے سربرآوردہ لوگوں کو طلب کر کے راجہ کا واقعہ اور اپنے اس اقدام کے اسباب بیان کئے، یہ واقعات سن کر لوگوں نے اس کے لیے جزائے خیر کی دعا کی، پھر مہراج نے راجہ قمار کا سر دھلوا کر اس میں خوشبو لگوائی اور اس کو ایک برتن میں رکھ کر اس کے جانشین راجہ قمار کے پاس بھیج دیا اور اس کو لکھا کہ تمہارے راجہ کی مخالفت و بغاوت نے ہم کو اس اقدام کو مجبور کیا، تا کہ اس قسم کے دوسرے لوگوں کو اس

(۱) مسعودی نے غدیر لبن الذہب کی تشریح یہ کی ہے کہ مہراج کا محل ایک چھوٹے سے تالاب کے کنارے تھا اور تالاب بڑے خلیج سے ملا ہوا تھا، خلیج میں مد وجزر کی وجہ سے تالاب میں بھی مد وجزر آتا رہتا تھا، روزانہ صبح کو بادشاہ کا وکیل اور خزانچی اس کے سامنے اسی تالاب میں سونے کی ایک اینٹ پھینکا کرتا، اینٹ کا صحیح وزن نہیں معلوم مگر وہ چند منوں کی ہوتی تھی، سیلاب کے زمانہ میں وہ اینٹیں ڈوبی رہتی تھیں، مگر جزر کے وقت نظر آنے لگتی تھی اور سورج کی روشنی میں چمکنے لگتی تھیں تو بڑا دلفریب منظر ہوتا تھا، راجہ اپنی تفریح کے اوقات میں اسی کی طرف رُخ کر کے بیٹھ جاتا تھا، اس بادشاہ کی زندگی بھر روزانہ ایسے ہی ہوتا رہا اور کسی کو ایک اینٹ بھی اس میں سے نکالنے نہ دی، اس کے انتقال کے بعد قائم مقام راجہ نے تمام اینٹیں نکلوا کر شمار کیا اور پھر اسے شاہی خاندان والوں، خادموں اور دربانوں میں تقسیم کر دیا اور جو کچھ باقی بچا اسے فقرا اور محتاجوں میں تقسیم کر دیا۔ (دیکھو مروج الذہب مسعودی ج ۱ ص ۱۵۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تنبیہ ہو جائے، اس سے ہمارا جو مقصد تھا، وہ حاصل ہو گیا، اس لیے اس کا سر تمہارے پاس واپس کر دینا مناسب معلوم ہوا کیوں کہ اس کو اپنے پاس رکھنے سے نہ ہماری کوئی ضرورت پوری ہوتی ہے اور نہ ہمیں اس کامیابی پر کسی طرح کا فخر ہے، اس واقعہ کی خبر جب ہندوستان اور چین کے راجاؤں کو ہوئی تو ان کی نظروں میں مہراج کی عظمت بہت بڑھ گئی، اس واقعہ کے بعد سے قمار کے راجہ روزانہ صبح اٹھ کر اپنا رُخ جاوہ کی طرف کر کے سجدہ کرنے اور مہراج کی تعظیم بجالانے لگے۔

و اعظم ملوك الهند فی وقتنا هذا البلهری صاحب مدینة المانكیر واكثر ملوك الهند تتوجه فی صلاتها نحوه و تصلی لرسله اذا وردوا علیهم و یلی مملكة البلهری ممالك كثیرة للهند۔ (ص ۱۷۷)

ہمارے زمانہ میں ہندوستان کا سب سے بڑا راجہ بلہرا ہے، جو سلطنت مانکیر (مہانگر) کا مالک ہے اور اکثر ہندوستانی راجہ اپنی عبادت میں اس کی جانب رُخ کرتے ہیں اور اس کے ایلچی جب ان کے درباروں میں پہنچتے ہیں تو وہ کورنش بجالاتے ہیں، بلہرا کی سلطنت سے ملی ہوئی ہندوستان کی بہت سی حکومتیں ہیں۔

و منهم ملوك فی الجبال لا بحر لهم مثل الرای صاحب القشمیر و ملك الطافن و غیر ذالك من ملوك

ان میں بعض ایسے پہاڑی علاقوں کے راجہ ہیں جن کے ملک میں کوئی سمندر نہیں، مثلاً کشمیر کا حکمراں رای،(۱) دکھن کا راجہ اور

(۱) رای نام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الهند و فيهم من لملكه بر و بحر واما البلهرى فبين دار ملكه و بين البحر مسيرة ثمانين فرسخا سندية و الفرسخ ثمانيه اميل و له جيوش و فيلة لا تدرك كثرتها و اكثر جيوشه رجالة لان دار ملكه بين الجبال و يناويه من ملوك الهند ممن لا بحر له بؤورة صاحب مدينة القنوج و هذا الاسم سمة لكل ملك يلى هذه المملكة وله جيوش مرتبة علىٰ الشمال و الجنوب والصبا والدبور لانه من كل وجه من هذه الوجوه يلقاه ملك محارب له و سنذكر جملاً من اخبار ملوك السند وغيرهم من ملوك الارض فيما يرد من هذا الكتاب عند ذكرنا البحار وما فيها وما حولها من العجائب و الامم ومراتب الملوك وغير ذالك و ان كنا قد اسلفنا ذالك فيما مر من كتبنا و باللّٰه التوفيق ولا حول ولا قوة الا باللّٰه۔

(ص ۷۸)

اوران کے علاوہ دوسرے ہندوستانی راجہ ان میں بعض ایسے راجہ بھی ہیں، جن کے ملک میں خشکی وتری دونوں قسم کے علاقے ہیں، بلہرا کی راجدھانی اور سمندر کے درمیان سندھی فرسخ سے ۸۰ فرسخ کا فاصلہ ہے اور فرسخ ۸ میل کا ہوتا ہے، راجہ بلہرا کے پاس بے شمار فوجیں اور ہاتھی ہیں، مگر زیادہ تر فوجیں پیادہ ہیں، اس لیے کہ یہ سلطنت پہاڑوں سے گھری ہوتی ہے، اس بے فاصلے پر ان راجاؤں میں جن کے ملک میں سمندر نہیں ہے، قنوج کے راجہ بودرہ کی حکومت ہے، بودرہ اس علاقہ کے ہر راجہ کا لقب ہوتا ہے، راجہ بھوج راج کی فوجیں ہر وقت شمال جنوب پورب اور پچھم ہر طرف، مرتب اور تیار رہتی تھیں، کیوں کہ ان تمام سمتوں میں اس سے جنگ کرنے والے راجہ رہتے ہیں، آگے چل کر جہاں ہم اس کتاب میں سمندروں، ان کے اندرونی اور گرد وپیش کے عجائبات اور قوموں اور بادشاہوں کے درجات و مراتب کا تذکرہ کریں گے، وہاں سندھ اور روئے زمین کے دوسرے بادشاہوں کا بھی تذکرہ کریں گے، اگرچہ اس سے پہلے بھی ہم اپنی بعض کتابوں میں ان کا ذکر کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکے ہیں، خدائے تعالیٰ کے ہاتھ میں توفیق ہے۔

الاقليم الثانى السند والهند والسودان لهم من البروج الجدى ومن السبعة زحل۔ (ص ۱۸۱)

ہفت اقالیم میں اقلیم دوم سندھ، ہندوستان اور سوڈان پر مشتمل ہے، ان ملکوں کا برج اور سیارہ زحل(۱) ہے۔

و مهران السند و جنجس و هو نهر عظيم بارض الهند۔

(ص ۲۰٤)

دریائے سندھ اور گنگا بھی بڑے دریا ہیں اور گنگا ہندوستان کا بہت بڑا دریا ہے۔

و قد ذكر الجاحظ نهر مهران السند من نيل مصر واستدل علىٰ ذالك بوجود التمساح فيه فلست ادرى كيف وقع له هذا الدليل و ذكر ذالك فى كتابه المترجم بكتاب الامصار و عجائب البلدان وهو كتاب فى نهاية الحسن و ان كان الرجل لم يسلك البحار و لا اكثر الاسفار و لا تقر الممالك و الامصار ولم يعلم ان مهران السند يخرج من اعين مشهورة من اعالى بلاد السند من ارض قنوج من مملكة بؤورة وارض

جاحظ کا بیان ہے کہ دریائے سندھ مصر کے دریائے نیل کی شاخ ہے اور اس کی دلیل یہ دی ہے کہ اس میں بھی مگرمچھ ہوتے ہیں، مگر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ دلیل کس طرح اس کی نگاہ میں جچی، جاحظ کا بیان اس کی کتاب الامصار وعجائب البلدان میں موجود ہے، یہ بڑی عمدہ کتاب ہے، حالانکہ جاحظ نے کبھی سمندروں کا سفر نہیں کیا، نہ زیادہ سیر و سیاحت کی اور نہ ملکوں اور شہروں میں قیام کیا، اس لیے وہ یہ نہیں جانتا کہ دریائے سندھ، سندھ کے بالائی علاقوں، بھوج راج کی سلطنت، قنوج، کشمیر، قندھار، ڈھکن وغیرہ کے

(۱) برج کی تشریح پہلے گزر چکی ہے، سیارہ اس جرم فلکی کو کہتے ہیں جو سورج کے گرد گردش کرے، زمانہ گزشتہ میں سات سیارے خیال کئے جاتے تھے، (۱) شمس (۲) قمر (۳) عطارد (۴) زحل (۵) مریخ (۶) زہرہ اور (۷) مشتری، جدی جیسا کہ اصل ترجمہ ہی سے ظاہر ہے، ایک برج کا نام ہے اور زحل بھی جیسا کہ ترجمہ سے ظاہر ہے، ایک سیارہ کا نام جو سورج کے گرد پھرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قشمیر و القندھار و الطافن حتی ینتھی	مشہور چشموں سے نکلا ہے اور ملتان تک چلا
الیٰ بلاد المولتان و من ھنالك یسمیٰ	گیا ہے، یہاں اس کا نام مہران پڑ گیا ہے اور
مھران و المولتان فرج الذھب و	ملتان سونے کی سرحد (۱) کہلاتا ہے، ملتان کی
صاحب مملکة بلد المولتان رجل من	سلطنت کا حکمراں قبیلہ قُریش کی ایک شاخ
قریش من ولد اسامة بن لوی بن	اسامہ بن لوی بن غالب کے خاندان سے
غالب القوافل الیٰ خراسان تتصل من	تعلق رکھتا ہے اور خراسان جانے والے
عنده و کان صاحب مملکة منصورة	قافلے اس کے یہاں سے گزرتے ہیں،
رجل من قریش من ولد ھبار بن	منصورہ کا حاکم بھی قبیلہ قریش کی ایک شاخ
الاسود لملك فی ھؤلاء ملك	ہبار بن اسود کی نسل سے ہے، منصورہ اور ملتان
صاحب الملتان متوارث قدیما من	دونوں علاقوں کے حاکم قدیم زمانہ سے جب
صدر الاسلام ثم ینتھی نھر مھران	اسلام یہاں شروع شروع آیا تھا، موروثی طور
الیٰ بلاد المنصورة و یصب الیٰ فم	پر ان کے حاکم ہوتے چلے آئے ہیں، ملتان
بلاد الدیبل فی بحر الھند و التمساح	کے بعد دریائے سندھ منصورہ سے گزرتا ہوا
کثیرة فی احوان ھذا البحر و ھی	دیبل کے قریب سمندر میں گرتا ہے اور
الخلجانات کخلیج صفدابور من	گھڑیال تو اس سمندر کی تمام خلیجوں مثلاً باعزہ
ملکه باغرة من ارض الھند و خلجان	کی سلطنت میں صفدابور در مہراج کی سلطنت
الزابج من ملکة المھراج و کذالك فی	میں جاوہ اور اغیاب وغیرہ سب خلیجوں میں
خلجانات الاغیاب و ھی اغیاب تلی	پائے جاتے ہیں، اغیاب (سیلون) جزیرۂ لنکا
جزیرة سرندیب و الاغلب من التماسیح	کے قریب واقع ہے، گھڑیال زیادہ میٹھے اور
کونھا فی الماء العذب و ما ذکر من	شیریں پانی میں رہتا ہے، اس سے قرین قیاس
خلجانات الھند فالاغلب من امورھا انھا	یہ ہے کہ جن ہندوستانی خلیجوں کا ذکر کیا گیا
تکون عذبة نصب میاہ الامطار الیھا و	ہے، ان سب کا پانی شیریں ہوتا ہے، کیوں کہ

(۱) اس کا سبب اکثر مورخین اور سیاحوں نے بیان کیا ہے، بلاذری کی فتوح البلدان میں بھی وہ گذر چکا ہے۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كذالك نهر جنجس نهر الهند مبدأه من جبال فى اقاصى ارض الهند مما يلى بلاد الصين من نحو بلاد الطغزغز غن من الترك و مقدار جريا نه الىٰ ان يصب فى البحر الحبشى مما يلى ساحل الهند اربع مائة فرسخ۔ (ص ٢١٤)	بارش کا پانی ان میں گرتا اور شامل ہوتا ہے، اسی طرح دریائے گنگا ہندوستان کے آخری سرے کے پہاڑوں (۱) سے جو چین کے قریب ترکی قبیلہ تغزغز کی سمت میں نکلا ہے، اس کے مخرج سے لے کر اس کے مدخل تک جہاں وہ بحر ہند میں گرتا ہے، سو فرسخ کی مسافت ہے۔
و قدروا بحر الهند و هو الحبشى و انه يمد طوله من المغرب الىٰ المشرق من اقصىٰ الحبش الىٰ اقصى الهند و الصين ثمانية آلاف ميل و عرضه الفان و سبع مائة وعرضه فى موضع آخر الف و تسع مائة ميل و قد يتفاوت فى قلة العرض فى موضع دون موضع و يكثر وقد قيل فى طوله و عرضه غير ما ذكرنا من الكثرة اعرضنا عن ذكره العدم قيام الدلائل علىٰ صحته عند اهل هذه الصناعة وليس فى المعمور اعظم من هذا البحر۔	بحر ہند (جو بحر حبشی کہلاتا ہے) کے متعلق لوگوں نے اندازہ لگایا ہے کہ مغرب سے مشرق تک اقصائے حبش سے اقصائے ہند و چین تک آٹھ ہزار میل لمبا اور ۲/ ہزار سات سو میل چوڑا ہے، لیکن بعض مقامات پر اس کی چوڑائی ایک ہزار نو سو میل ہے، مختلف مقامات پر اس کے عرض میں فرق ہے، یعنی اس کا عرض کہیں کم اور کہیں زیادہ ہے، اس کے طول وعرض کے متعلق اس کے علاوہ اور بہت سی باتیں بھی کہی گئی ہیں، مگر اس فن کے ماہرین کے نزدیک ان کی صحت کی کوئی دلیل نہیں ہے، اس لیے ہم نے ان کا کوئی ذکر نہیں کیا اور دنیا میں اس سے (۲) بڑا کوئی سمندر نہیں۔
ثم تيز مكران ثم ساحل السند	مکران کے بعد سمندر کے کنارے تیز

(۱) یعنی سلسلۂ کوہ ہمالیہ (۲) یہ بیان اس زمانہ کے علم کے اعتبار سے ہے، مسعودی نے اس کے بعد اس سمندر کے متعلق بعض عجیب عجیب باتیں اور اس کی بڑی بڑی مچھلیوں کا ذکر کیا ہے، لیکن اسے قلم انداز کر دینا ہی مناسب معلوم ہوا۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و فیہ مصب مهران و هو نهر السند علیٰ حسب ما ذکرنا و هنالك مدینة الدیبل به تتصل ساحل الهند الیٰ بلاد بروض و الیها یضاف القنا البروضی ثم یتصل الیٰ ارض الصین ساحلاً واحدا عامرا و غامرا و یقال ما ذکرنا من مبدأ ساحل فارس و مکران و السند بلاد البحرین و جزائر قطر و شط بین جذیمة و بلاد عمان و ارض المهرة الیٰ ارض راس الجمجمة من ارض الشحر و الاحقاف و فیه جزائر کثیرة۔

مکران اور پھر ساحل سندھ پڑتا ہے اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے، یہیں دریائے سندھ آ کر گرتا ہے اور یہیں دیبل کا شہر ہے، جس سے ہندوستان کا ساحل ملا ہوا ہے، جو بھروچ کے علاقہ تک چلا گیا ہے اور بھروچ کی طرف بھروچی نیزے منسوب ہیں اور یہی ساحل آبادی اور ویرانہ سے گزرتا ہوا چین تک چلا گیا ہے، فارس، مکران اور سندھ وغیرہ کے ساحل کے مقابلہ میں بحرین، جزائر، قطر، ساحل بنی جزیمہ، عمان، مہرہ سے راس جمجمہ (۱) تک جس میں شحر و احقاف (۲) واقع ہیں، پڑتے ہیں اور اس میں بہت سارے جزائر ہیں۔

و فیها مغاص لؤلؤ وهو الؤلؤ المعروف بالخارکی۔ (ص۲۳۹)

ان جزیروں کے سمندر کی گہرائی میں موتی ہوتے ہیں جو خارکی لؤلؤ (۳) کے نام سے مشہور ہیں۔

فهذا بحر الصین و الهند و فارس و عمان و البصرة والبحرین والیمن والحبشة والحجاز والقلزم و الزنج والسند و من فی جزائره و من قد احاط به من الامم الکثیرة التی لا یعلم

یہ سمندر چین، ہندوستان، فارس، عمان، بصرہ، بحرین، یمن، حبشہ، حجاز، قلزم، حبش، سندھ جتنے جزیروں اور جن بے شمار قوموں کو گھیرے ہوئے ہے، ان کی تعداد خدا ہی کو معلوم ہے، یہ سمندر ایک ہی ہے، لیکن مختلف

---

(۱) مسعودی نے ایک جگہ لکھا ہے کہ راس جمجمہ یمن سے ملے ہوئے ایک پہاڑ کا نام ہے۔ (ض)

(۲) یہ دراصل بعض قبیلوں کے نام تھے، جو اسی کی نسبت سے ان مقامات کے نام ہو گئے ہیں۔ (ض)

(۳) جزیرۂ خارک کی طرف یہ موتی منسوب ہیں، یہ جزیرہ نہایت آباد و شاداب، یہاں باغوں کی کثرت اور اس کے سمندر میں غوطہ لگا کر موتی نکالنے کی جگہیں ہیں، اس کا رقبہ ۱۲ میل ہے۔ (دیکھو نہایۃ الارب فی فنون الادب للنویری ج ۱ ص ۲۴۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وصفهم و عددهم الا من خلقهم و نكل قطعة منهم اسم يفرده و الماء واحد متصل غير منفصل۔	خطوں کے لحاظ سے اس کے جدا جدا نام ہیں، ان سب کا پانی ایک اور ایک دوسرے سے ملا ہوا ہے۔
و في هذا البحر مغاصات الدر واللؤلؤ منه العقيق والمادينج (۱) وهو نوع من البرازى(۲) و انواع الياقوت والماس و سنباذج و فيه معادن ذهب و فضة نحو بلاد كله و سريره و حوله معادن حديد مما يلي بلاد كرمان و نحاس بارض عمان و فيه انواع الطيب و الافاويه و العنبر وانواع الادوية و العقاقير والساج والخشب المعروف بالداربجى(۳) والقنا و الخيزران و رياح ما وصفنا من قطعه التى تدعىٰ كل واحد منها بحرا كقولنا بحر فارس و بحر اليمن و بحر القلزم و بحر الحبش و بحر الزنج و بحر السند و بحر الهند و بحر كله و بحر الزابج و بحر الصين فمختلفة۔	سمندر کی گہرائی میں چھوٹے بڑے چمکدار موتی، عقیق، مادینج (جو برازی کی قسم ہے) طرح طرح کے یاقوت، الماس، سنباذج وغیرہ کو غوطہ لگا کر نکالنے کی جگہیں پائی جاتی ہیں، سونے چاندی کی کانیں کلہ اور لنکا کے علاقوں کی طرف ہیں اور اس کے گرد کرمان کے قریب لوہے کی اور عمان میں تانبے کی کانیں ہیں، اسی ساحلی علاقے میں عمدہ قسم کی خوشبودار چیزیں، عنبر، قسم قسم کی دوائیں، جڑی بوٹیاں، ساگوان، دارجی نامی لکڑی، نیزے اور بید وغیرہ پائے جاتے ہیں، ان تمام خطوں کی آب و ہوا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اور جن کے سمندر مختلف ناموں سے موسوم ہیں، جیسے بحر فارس، بحر یمن، بحر قلزم، بحر حبش، بحر سندھ، بحر ہند، بحر کلہ، بحر جاوہ اور بحر چین وغیرہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔
و لكل من يركب هذا البحر من الناس رياح يعرفونها في اوقات	اور جو لوگ اس سمندر کا سفر کرتے ہیں، وہ اس کی مختلف ہواؤں اور ان کے چلنے

(۱) و في نسخة والبادبيج (۲) و في نسخة من البحادى ۔ (۳) و في نسخة بالردابحى۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکون منها مهابها قد علم ذالك بالعادات و طول التجارب يتوارثون علم ذالك قولاً و عملاً ولهم فيها دلائل و علامات يعملون بها في ابان هيجانه و احوال ركوده و ثورانه و هذا فيما سمينا من البحر الحبشي۔ (ص ٢٤٤)

کے اوقات سے واقف ہوتے ہیں اور اس کا علم طویل تجربوں سے حاصل ہوا، پھر لوگ موروثی طور پر قولاً وعملاً اس سے واقف ہوگئے، اس کے متعلق ان کے پاس دلیلیں اور علامتیں ہیں، جن کے مطابق سمندر کے ہیجان اور اس کے سکون کے وقت عمل کرتے ہیں، یہ اس سمندر کا حال ہے، جسے ہم بحر حبش کہتے ہیں۔

و رأيت ببلاد كنباية من ارض الهند وهي المدينة التي يضاف اليها النعال الكنبايتية الصرارة و فيها تعمل و ما يليها من المدن مثل مدينة سندان و سوفارة و كان دخولي لها سنة ثلث و ثلث مائة و الملك يومئذ بانياً و كان برهمانيا من قبل البلهرى صاحب المانكير۔

میں نے ہندوستان کے شہر کھمبایت میں دیکھا اور یہی وہ شہر ہے جس کی طرف کھمبایتی جوتے منسوب ہیں، جو یہاں اور اس کے قریب سندان اور سوپارہ وغیرہ شہروں میں بنتے ہیں، میں کھمبایت ۳۰۳ھ میں گیا تھا، اس زمانہ میں وہاں کا راجہ بانیا(۱) تھا جو برہمنی مذہب کا پابند تھا اور مہانگر کے راجہ ولبھ رائے کا ماتحت تھا۔

و كان لبانيا هذا عناية بالمناظرة و مع من يرد الىٰ بلده من المسلمين و غيرهم من اهل الملل و هذه المدينة علىٰ خور من اخوار البحر وهذا الخليج اعرض من النيل او كدجلة او الفرات عليه المدن و الضياع و العمائر و الجنان و نخل النارجيل و الطواويس

اس بانیا کو مناظرہ سے بڑی دلچسپی تھی اور جو مسلمان یا دوسرے مذاہب کے لوگ اس کے ملک میں آتے، وہ ان سے بحث و مناظرہ کرتا تھا، کھمبایت خلیج سمندر کے کنارے آباد ہے، یہ خلیج نیل سے زیادہ چوڑی اور دجلہ وفرات کے مانند ہے، اس کے کنارے شہر، قصبات، آبادیاں، باغات، ناریل کے

(۱) بنیا یا راجہ کا نام۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و الببغا وغیر ذالك من انواع طیر الهند بین تلك الجنان والمیاه و بین مدینة کنبایة و بین البحر الذی یخرج منه هذا الخلیج یومان او اقل من ذالك و لحق فریق من ولد عامور بتخوم الهند فاثرت فیهم تلك البقاع فصارت الوانهم بخلاف الوان الترك ولحقوا بالوان الهند ولهم حضر و بوادی۔ (ص ۲۸۹)	درخت، پرندوں میں مور، طوطے اور دوسری قسم قسم کی ہندوستانی چڑیاں ہیں، وہ انہیں باغوں اور چشموں میں رہتی ہیں، کھمبایت اور سمندر میں جہاں خلیج کا مخرج ہے، درمیانی فاصلہ ۲ دن یا اس سے کم ہی ہے، عامور (۱) کی اولاد میں سے ایک جماعت ہندوستان کے حدود میں آ کر آباد ہوگئی تھی، اس لیے اس مقام کی آب و ہوا کا اس پر اثر پڑا جس کی وجہ سے اس کا رنگ ترکوں کے رنگ سے بدل کر ہندوستانیوں کے رنگ میں مل گیا اور اب ان لوگوں کے شہر اور بستیاں۔
و قد کانوا قبل ذالك فی الآراء والنحل و عبادة التماثیل علیٰ حسبما علیه عوام الهند و خواصهم فتغیرت احوالهم۔ (ص ۲۹۹)	(چین کے لوگوں کا پہلے زمانہ میں) فکر و مذہب اور بت پرستی کے لحاظ سے وہی حال تھا جو ہندوستان کے عوام اور خواص کا ہے، مگر پھر ان کا حال بدل گیا۔
و بعده ملك الفیلة و هو ملك الهند و نجده عندنا ملك الحكمة لان اصلها منهم۔ (ص ۳۱۵)	ترکوں (۲) کے بعد ہاتھیوں کے بادشاہ یعنی ہندوستان کے راجہ کا نمبر ہے، جو ہمارے نزدیک حکمت و دانش والا راجہ ہے، کیوں کہ حکمت کا سرچشمہ اور خزانہ انہی کے پاس تھا۔

(۱) عامور ایک ترک کا نام ہے۔ (۲) یہ ایک عرب سے چینی بادشاہ نے کہا تھا جب وہ ان ممالک کی سیاحت کے لیے آیا تھا اور چینی بادشاہ اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور عربوں کے دوسری قوموں پر غلبہ پانے کے وجوہ دریافت کر رہا تھا، اسی سلسلہ میں اس نے ایک سوال یہ کیا تھا کہ تمہارے نزدیک دنیا کے بادشاہوں کا کیا درجہ و مقام ہے، تو اس نے کہا مجھے اس کی خبر نہیں، چینی بادشاہ نے کہا ہمارے نزدیک دنیا میں سب سے بڑا عربوں کا بادشاہ ہے، پھر ہم خود ہیں، ہمارے بعد ترک اور چوتھے نمبر پر ہندوستان کا راجہ اور پانچویں نمبر پر روم کا بادشاہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان بحر الصين و الهند و فارس و اليمن متصلة مياهها غير منفصلة علىٰ ما ذكرنا الا ان هيجانها و ركودها يختلف الاختلاف مهاب رياحها و ابان ثورانها و غير ذالك فبحر فارس تكثر امواجه و يصعب ركوبه عند لين بحر الهند و استقامة الركوب فيه و قلة امواجه و يلين بحر فارس و يقل امواجه و يسهل ركوبه عند ارتجاج بحر الهند و اضطراب و امواجه و ظلمته و صعوبته عند ركوبه و بحر الهند لا يزال كذالك الىٰ ان تعود الشمس الىٰ السنبلة فيركب حينئذ و اهدأ ما يكون عند كون الشمس فى القوس۔ (ص ۳٤۷)

بحر چین، بحر ہند، بحر فارس اور بحر یمن کا پانی باہم ملا ہوا ہے، کہیں ایک دوسرے سے الگ نہیں، البتہ ہواؤں کے چلنے اور ان کے سکون کے اعتبار سے ان کے تلاطم اور سکون کی حالتیں البتہ مختلف ہوتی ہیں، بحر فارس میں جب تلاطم ہوتا ہے اور اس میں سفر کرنا دشوار ہوتا ہے تو بحر ہند میں سکون اور سفر کرنا آسان ہوتا ہے اور اسی کے برعکس بحر فارس میں سکون، عدم تلاطم اور جہازوں پر سوار ہونا اس وقت آسان ہوتا ہے جب بحر ہند میں طغیانی، تلاطم اور جہازوں پر سوار ہونا مشکل ہوتا ہے، بحر ہند کے ہیجان و تلاطم کی یہ کیفیت برابر رہتی ہے، یہاں تک کہ سورج برج سنبلہ میں چلا جاتا ہے، اس وقت اس میں سفر کرنا آسان ہوتا ہے، جب سورج برج قوس میں داخل ہو جاتا ہے تو اس میں بہت زیادہ سکون پیدا ہو جاتا ہے۔

و ليس يكاد يقطع من عمان بحر الهند فى تيرماه الا مركب مقرر حمولته يسيرة و تسمىٰ هذه المراكب بعمان اذا اقطعت الىٰ ارض الهند فى هذا الوقت التيرماهية و ذالك ان

اور تیر ماہ (۱) کے مہینہ عمان سے بحر ہند صرف وہی جہاز اور کشتیاں چلتی ہیں جو بہت ہلکی ہوتی ہیں اور ان پر بار بہت کم ہوتا ہے، عمان میں ان جہازوں کو جو اس زمانہ میں ہندوستان جاتے ہیں، تیر ماہی (۲) کہتے ہیں،

(۱) یعنی جون۔ (۲) یعنی جون والے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلاد الهند و بحر الهند يكون فيه اليسارة و هو الشتا و دوام المطر في كانون و كانون و شباط عندنا صيف عندهم كما يكون عندنا¹ الحر في جزيران و تموز و آب فشتاؤنا صيفهم و صيفهم شتاؤنا و كذالك سائر مدن الهند و السند و ما اتصل بذالك الىٰ اقاصي هذا البحر و من شتا في صيفنا بارض الهند قيل فلان يسر بالارض الهند اى شتاء هنالك و ذالك لقرب الشمس و بعدها۔

(ص ۳۲۸)

کیوں کہ ہندوستان اور بحر ہند میں جاڑا اور مسلسل بارش کانون (۳) کے مہینہ میں ہوتی ہےاور کانون وشباط (۱) کے مہینے ہمارے یہاں گرمی کے مہینے ہیں اور جزیران (۲) تموز (۳) اور آب (۴) ان کے یہاں گرمی کے مہینے ہیں، گویا ہمارا گرمی کا موسم ان کے جاڑے کا موسم ہے اور ان کے جاڑے کا موسم ہمارا گرمی کا موسم ہے، ہندوستان سندھ کے شہروں اور اس سے ملحقہ علاقوں اور اس سمندر کے آخری سرے تک یہی حال ہے جو شخص ہمارے یہاں کے موسم گرما میں ہندوستان میں جاڑا بسر کرتا ہے اس کے لیے کہا جاتا ہے، فلان يسر بارض الهند یعنی فلاں شخص نے وہاں جاڑے کا موسم بسر کیا اور یہ فرق آفتاب کے قرب و بعد کا نتیجہ ہے۔

ثم بحر لاروى و عليه بلاد صيمور و سوبارة و تابة و سندان و كنباية و غيرها من الهند و السند ثم

پھر بحر لاروی (۵) (بحر فارس) ہے، جس کے کنارے ہندوستان اور سندھ کے شہر چیمور، سوپارہ، تھانہ، سندان اور کھمبایت وغیرہ

(۳) یہاں مصنف نے بعض رومی مہینوں کا ذکر کیا ہے، اس لیے ان کے مطابق انگریزی مہینوں کا نوٹ میں ذکر کیا جا رہا ہے، کانون دسمبر اور جنوری کے مہینہ کو کہتے ہیں، دسمبر کے لیے کانون الاول اور جنوری کے لیے کانون الثانی کہا جاتا ہے۔ (ض) (۱) فروری (۲) جون۔ (۳) جولائی۔ (۴) اگست۔

¹ اختلفت النسختان و العبارة لا تخلو عن المسامحة۔ (ض) (۵) مسعودی نے بحر لاروی سے بحر فارس مراد لیا ہے، آگے ایک غلام پر اس کی وضاحت بھی کی ہے، چنانچہ لکھتا ہے، من بحر فارس وهو المعروف بلاروى لا يدرك قعره الخ (ص ۳۳۲) (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحر هركند ثم بحر كلاه و هو بحر
كله والجزائر۔ (ص ۳۳۰)
و بين بحر الثالث وهو هركند
و البحر الثانى وهو لاروى على ما
ذكر جزائر كثيرة هى فرز بين هذين
البحرين و يقال انها نحو من الفى
جزيرة و فى قول المحقق الف و تسع
مائة جزيرة كلها عامرة بالناس و ملكة
هذه الجزائر كلها امرأة و بذالك
جرت عادتهم من قديم الزمان لا
يملكهم رجال و العنبر يوجد فى هذه
الجزائر يقذفه البحر ويوجد فى بحرها
كاكبر ما يكون من قطع الصخر و
اخبرنى غير واحد من نواخذة
السيرافيين و العمانيين بعمان و
سيراف و غيرهما من التجار ممن
كان يختلف الى هذه الجزائر ان
العنبر ينبت فى قعر هذا البحر و يتكون
كتكون انواع القطر من الابيض و
الاسود والكماة و نحوها فاذا خبث
البحر واشتد قذف من قصره الصخور
والاحجار وقطع العنبر واهل هذه
الجزائر جميعها متفقوا الكلمة لا

آباد ہیں، پھر اس کے بعد بحر ہند، بحر کلاہ، یعنی بحر کلہ اور جزیرے وغیرہ واقع ہیں۔

تیسرے سمندر یعنی بحر ہرگرند اور دوسرے سمندر یعنی بحر فارس کے درمیان جیسا کہ ذکر کیا جاچکا ہے، متعدد جزیرے آباد ہیں جو دونوں سمندروں کے درمیان حد فاصل اور نشانِ امتیاز ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ان جزیروں کی تعداد دوہزار نوسو ہیں جو سب کے سب آباد ہیں، ان سب میں ایک عورت حکمراں ہے اور یہ رسم اس ملک میں قدیم زمانہ سے چلی آرہی ہے کہ ان کا کوئی مرد حاکم نہیں ہوتا اور ان جزیروں میں عنبر کی فراوانی ہے، جس کو سمندر کنارے پھینک دیتا ہے اور اس سمندر میں پتھر کی بڑی بڑی چٹانوں کی طرح پایا جاتا ہے، مجھ سے عمان اور سیراف میں وہاں کے ناخداؤں اور وہاں جانے والے تاجروں نے بتایا کہ اس سمندر کی گہرائی میں عنبر اُگتا ہے اور سپید سیاہ کمیت تانبے کی مختلف قسموں کی طرح اس کی پیدائش بھی ہوتی ہے اور جب سمندر میں سخت طغیانی اور تلاطم آتا ہے تو وہ اپنی گہرائیوں سے چٹانیں، پتھر اور عنبر کے ٹکڑے کنارے کی طرف پھینک دیتا ہے، ان سب جزیروں کے باشندے آپس میں متحد و متفق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يحصرهم العدد لكثرتهم و لا تحصى جيوش هذه المملكة عليهم و بين الجزيرة و الجزيرة نحو الميل و الفرسخ و الفرسخين و الثلثة و نخلهم نخل النارجيل ل يفقد من النخل الا التمر و قد زعم اناس ممن عنى بتوليدات الحيوان و تطعيم الاشجار ان النارجيل هو المقل و انما اثرت فيه ثرية الهند حين غرس فيها فصار نارجيل و انما هو المقل۔ (ص ۳۳۶)	ہیں، ان کی تعداد حد وشمار سے باہر ہے اور اس حکومت کی فوجیں بھی بے شمار ہیں، ایک جزیرہ سے دوسرے جزیرہ کا فاصلہ ایک میل یا ایک یا دو یا تین فرسخ ہوتا ہے، یہاں کے خاص درخت ناریل ہیں، صرف کھجور کے درخت نہیں ہوتے، تولید حیوانات اور تلقیح نباتات کے فن کا ذوق رکھنے والے بیان کرتے ہیں کہ ناریل در اصل مقل ہے، لیکن اُسے جب ہندوستان میں بویا گیا تو وہاں کی خاک کے اثر سے ناریل ہو گیا، ورنہ در اصل وہ مقل (۱) ہی ہے۔
و اكثر ما ذكرنا من الجزائر غذاؤهم النارجيل و يحمل من هذه الجزائر خشب البقم و الخيزران و الذهب و فيلتها كثيرة و فيها من ياكل لحوم الناس۔ (ص ۳۳۸)	جن جزیروں کا ہم نے ذکر کیا، ان میں سے اکثر و بیشتر جزیروں کے باشندوں کی خوراک ناریل ہے اور یہاں سے بکم کی لکڑی، بید اور سونا باہر بھیجا جاتا ہے، ہاتھی بہت ہوتے ہیں اور بعض جزیروں کے لوگ آدمیوں کا گوشت کھاتے ہیں۔
و فيه مملكة المهراج ملك الجزائر و ملكه لا يضبط لكثرة و لا تحصى جنوده و لا يستطيع احد من الناس ان يطوف في اسرع ما يكون	یہیں جزیروں کے راجہ و لبھ رائے کی سلطنت ہے اور سلطنت نہایت وسیع اور راجہ کی فوجیں بے شمار ہیں اور کوئی شخص دو سال سے کم عرصہ میں کشتیوں کے ذریعہ اس کے

(۱) ہر جگہ کی آب و ہوا کے اثرات وہاں کے باشندوں، جانوروں اور نباتات وغیرہ پر پڑتے ہیں، اس کے متعلق مسعودی نے ایک مستقل کتاب القضایا و التجارب لکھی ہے۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من المراكب بجزائره في سنتين و قد حاز هذا الملك انواع الافاويه و الطيب وليس لاحد من الملوك ماله و ما يتجهز الكافور و العود و القرنفل و الصندل و الجوز بوا و البساسة و القاقلة و الكبابة و غير ذالك مما لم نذكره۔

و جزائره تتصل ببحر لا تدرك غايته و لا يعرف منتهاه وهو مما يلي بحر الصين و في اطراف جزائره جبال كثيرة الناس بيض الوجوه مخرموا الآذان كقطع التراس مطرقة تظهر من جبالهم النار بالليل و النهار فنهارها نار احمر او بالليل تسود و تلحق بعنان السماء بعلوها و ذهابها في الجو تقذف باشد ما يكون من صوت الرعود و الصواعق و ربما يظهر منها صوت عجيب ينذر بموت ملكهم و ربما يكون اخفض من ذالك فينذر بموت بعض رؤسائهم قد عرف بما ينذر من ذالك لطول العادات و التجارب على قديم الزمان و ان

ملک اور جزیروں کا گشت نہیں کر سکتا، اس کا ملک قسم قسم کے عطریات اور خوشبوؤں سے بھرا ہوا ہے، کسی راجہ کے اس کے جیسا ساز و سامان نہیں ہے، یہاں سے کافور، عود، لونگ، صندل، جائے فل، جاوتری، قاقلہ، بڑی لائچی اور کباب چینی وغیرہ جن کا ذکر ہم نے نہیں کیا تھا، باہر بھیجی جاتی ہیں۔

یہ جزیرے ایک ایسے سمندر سے متصل ہیں، جن کی گہرائی اور انتہا کا پتہ نہیں، جو بحر چین کے قریب ہیں، ان جزیروں کے اطراف میں پہاڑ اور انسانوں کی کثیر آبادی ہے، جن کا رنگ گورا، کان چھدے اور چہرے ڈھال کی طرح چپٹے ہوتے ہیں، یہاں کے پہاڑوں سے رات و دن آگ نکلتی رہتی ہے، وہ دن میں سُرخ اور رات کو سیاہ نظر آتی ہے اور فضا میں اوپر اتنی دور تک جاتی ہے کہ آسمان سے باتیں کرتی ہے، بجلی کی کڑک سے زیادہ اس کے دھماکوں کی آواز ہوتی ہے اور بعض اوقات ایسی خوفناک اور عجیب آواز ہوتی ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو اپنے راجہ کی موت کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے اور بعض اوقات ہلکی آواز ہوتی ہے تو لوگوں کو کسی سردار یا بڑے آدمی کی موت کا ڈر پیدا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذالك غيـر مـختلف و هـذه احـد اطم الارض الكبار و بينها الجزيرة التي يسمع منهـا عـلـى دوام الاوقـات اصوات الطبول و السريانات و العدان و سائر انواع الـمـلاهي المطربة المستلذة و يسمع ايقاع الرقص و التصفيق و من يسـمـع ذالك يـميـز بيـن صوت كل نـوع مـن الـمـلاهـي المطربة و غيره و البـحـريـون ممن اجتاز بتلك الديار يـزعمون ان الدجال بتلك الجزيرة و فـي مـمـلكة المهراج جزيرة سريرة يـكـون مسافتها في البحر نحو من اربع مـائة فرسخ و عمائر متصلة و له لـجـزائر الرابخ و الرامنى و غير ذالك لا يـوتـي ذكره من جزائره و ملكه و هـو صـاحـب البـحـر السادس و هو بحر الصنف۔

(ص ۲٤۱ تا ۲٤۳)

ہو جاتا ہے، جو مدتوں کا تجربہ ہے اور کبھی اس کے خلاف نہیں ہوتا، یہ ایک بہت بڑا ٹیلہ ہے، اس کے قریب وہ جزیرہ ہے جہاں ہر وقت طبل، بانسری، ساز، مضراب اور دوسرے طرب انگیز اور حلاوت بخش آلات موسیقی کی کی صدائیں سنائی دیتی ہیں اور ناچنے اور تالیوں کی آوازیں بھی سنائی دیتی ہیں اور جو لوگ انہیں سنتے ہیں وہ آلاتِ طرب اور دوسری قسم کی آوازوں کا فرق جانتے ہیں، اس علاقہ سے گزرنے والے ناخداؤں اور سمندری سیاحوں کا خیال ہے کہ یہیں دجال رہتا ہے، مہراج کی سلطنت میں ایک بحری مسافت سریرہ (۱) بھی ہے، اس کی بحری مسافت تقریباً ۴۰۰ فرسخ ہے اور آبادی مسلسل ہے، رانخ (۲) اور رامنی (۳) کے جزیرے بھی اس کے ماتحت ہیں، اس کے علاوہ بہت سارے جزیرے ہیں جن کا ذکر نہیں اور یہ چھٹے سمندر یعنی صنف والا ہے۔

(۱) صاحب نہایۃ الارب نے شریرہ اصل میں اور نوٹ میں لکھا ہے کہ ابوالفداء نے اسے سریرہ بتایا ہے، یہ بحر صنجی (چین) کا جزیرہ ہے اور اس کا رقبہ ۲ ہزار لمبا اور ایک ہزار چوڑا ہے، اس میں بہت سارے شہر ہیں اور سب سے بڑا شہر سریرہ ہی ہے، جس کے نام سے یہ جزیرہ منسوب ہے، یہاں سے کافور کی برآمد ہوتی ہے۔

(۲) جزیرہ زانج (یازانج) کا رقبہ ۷۰۰ فرسنگ ہے، یہیں مہراج رہتا ہے۔

(۳) جزائر رامنی تقریباً ایک ہزار آباد جزیروں کا مجموعہ ہے، ہر ایک جزیرہ کا بادشاہ ہوتا ہے اور ان میں سونے کی کانیں اور کافور کے درخت ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و بلاد الهند متصل ببلاد خراسان و السند مما يلي المنصورة و المولتان و القوافل متصلة من السند الىٰ خراسان و كذالك الىٰ الهند الىٰ ان تتصل هذه الديار ببلاد زابلستان اى بلاد زابلستان و هى بلاد واسعة تعرف مملكته فيروز بن كبك۔ (ص ۳۴۵)

ہندوستان، خراسان اور منصورہ اور ملتان کے قریب سندھ سے ملا ہوا ہے ان کے درمیان قافلے برابر آتے جاتے رہے ہیں اور اسی طرح ہندوستان برابر جاتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ یہ علاقے زابلستان (۱) سے مل جاتے ہیں، جو ایک وسیع ملک اور فیروز ابن کبک کی سلطنت کے نام سے مشہور ہے۔

ثم يتلوه ملك الهند وهو ملك الحكمة و ملك الفيلة لان عند الملوك الاكاسرة ان الحكمة من الهند بدء دبا، ثم يتلو ملك الهند في المرتبة ملك الصين۔

(ص ۳۵۷)

بابل (۲) کے بعد ہندوستان کے راجہ کا نمبر ہے اور وہ حکمت و دانائی اور ہاتھیوں والا راجہ ہے، کیوں کہ شاہانِ کسریٰ کے نزدیک ہندوستان سے حکمت و تدبیر کی ابتدا ہوئی تھی، پھر ہندوستان کے راجہ کے بعد چین کے راجہ کا درجہ ہے۔

و اصول الطيب خمسة اصناف المسك و الكافور و العود و العنبر و الزعفران كلها تحمل من ارض الهند و ما اتصل بها الا الزعفران و العنبر و يوجد بارض الزنج و الشحر و الاندلس۔ (ص ۳۶۷)

خوشبوؤں کی پانچ قسمیں، مشک، کافور، عود، عنبر اور زعفران ہیں اور یہ سب کی سب (اندلس میں) ہندوستان اور اس کے قرب و جوار کے علاقوں سے آتی ہیں، صرف زعفران اور عنبر حبشہ، شحر اور اندلس میں بھی ہوتے ہیں۔

ملك الهند البلهرى ملك قنوج

ہندوستان کا راجہ ولبھ رائے ہے، قنوج

---

(۱) افغانستان۔ (۲) مصنف نے بابل کی عظمت و شوکت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قدیم زمانہ میں اس کی اہمیت کے سب قائل تھے اور وہاں کے بادشاہوں کا عام طور سے لوگ احترام کرتے تھے اور بابل کے بعد عزت و احترام میں ہندوستان کا درجہ تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من ملوك السند بؤورة هذا اسم كل ملك يلى القنوج وهنا مدينة يقال لها بؤورة باسم ملوكهم و قد صارت اليوم فى حيز الاسلام و هى من اعمال الملتان و من هذه المدينة يخرج احد الانهار التى اذا اجتمعت كانت نهر مهران السند الذى زعم الجاحظ انه من النيل و زعم غيره انه من جيحون خراسان و بؤورة هذا الذى هو ملك القنوج هو ضد البلهرى ملك الهند و ملك قندهار من ملوك السند و جبالها يدعى حجج و هذه اسمه الاعم و من بلاده يخرج النهر المعروف برائد وهو احد الانهار الخمسة التى مهران السند منها و القندهار يعرف ببلاد الرهبوط و نهر من الخمسة يخرج من بلاد السند وجبالها يعرف ببهاطل و يجتاز ببلاد الرهبوط وهى بلاد القندهار۔

(ص ۳۷۲)

کا راجہ جو سندھ کے راجاؤں میں سے ہے، (بوورہ) (بھوج رائے کہلاتا ہے اور یہ لقب قنوج کے ہر راجہ کا ہوتا تھا اور یہاں راجاؤں کے نام کا ایک شہر بودرہ بھی آباد تھا، جو اس وقت اسلامی سلطنت کے ماتحت اور ملتان میں شامل ہے، اسی شہر سے پانچ دریاؤں میں سے ایک دریا نکلا ہے، جو سب آگے چل کر جب دریائے سندھ میں مل جاتے ہیں تو اس کا نام مہران سند پڑ جاتا ہے، جس کے متعلق جاحظ کا خیال یہ ہے کہ وہ نیل کی شاخ ہے اور بعض دوسرے لوگوں نے اسے خراسان کے دریائے جیحون کی شاخ قرار دیا ہے، قنوج کا یہ راجہ بھوج رائے، ہندوستان کے راجہ ولبھ رائے کے برعکس ہے اور قندھار کا راجہ بھی سندھ کے راجاؤں میں شمار ہوتا ہے، یہاں کے پہاڑوں کو جج کہتے ہیں اور یہ عام نام ہے، اسی ملک سے دریائے رائد(۱) نکلا ہے جو دریائے سندھ کے پانچ معاون دریاؤں میں سے ہے اور قندھار، رہبوط (راجپوتوں) میں سے ایک جو ملک سندھ اور اس کے پہاڑوں سے جو بھاطل کے نام سے مشہور ہیں، نکلتا ہے اور راجپوتوں کے شہر یعنی قندھار سے گذرتا ہے۔

(۱) یعنی دریائے راوی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و النهر الرابع يخرج من بلاد كابل و جبالها و هي تخوم السند مما يلي بست و غزنين و زرغون و الزجخ و بلاد الداور مما يلي بلاد سجستان و نهر من الخمسة يخرج من بلاد "قشمير" هذا من ممالك السند و جباله. مملكة عظيمة يحتوي ملكها من مدن و ضياع على نحو من ستين الفاً الى سبعين الفا لا سبيل لاحد من الناس لبلده الا من وجه واحد و يغلق على جميع ما ذكرنا من ملكه باب واحد لان ذالك في جبال شوامخ ذات منعة لا سبيل للرجال ان تتلقوا عليها و لا للوحش ان يلحق بعلوها و لا يلحقها الا اطير و ما لا جبل فيه فاودية وعرة و اشجار و غياض و انهار ذات منعة من شدة الانصاب و الجريان و ما ذكرنا من منعة هذا الجبل فمشهور بارض خراسان و غيرها من البلاد و ذالك احدى عجائب الدنيا۔ (ص ۳۷۳)

چوتھا معاون دریا کابل اور وہاں کے پہاڑوں سے جو سندھ کی سرحد ہے، اور بست (۱) غزنیں، زرغون، زنج (۲) اور بجستان کے قریب علاقہ داور (۳) وغیرہ سے ملا ہوا ہے اور پانچوں دریاؤں میں سے ایک دریا ملک سندھ کے علاقہ کشمیر اور اس کے پہاڑوں سے نکلتا ہے اور کشمیر ایک وسیع سلطنت ہے جو تقریباً ساٹھ ستر ہزار بستیوں اور شہروں پر مشتمل ہے، اس ملک میں جانے کا صرف ایک ہی راستہ ہے، باقی پورا ملک دروازے سے بند اور اونچے اونچے اور محفوظ پہاڑوں کے اندر ہے، جن کی بلندی پر پرندوں کے علاوہ نہ انسان پہنچ سکتے ہیں اور نہ وحشی جانور اور جہاں پہاڑ نہیں ہیں وہاں دشوار گزار وادیاں، جھاڑیاں اور زوردار دھارے والی ندیاں روک ہیں، ہم نے ان پہاڑوں کے محفوظ ہونے کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے وہ سب عام طور سے خراسان وغیرہ کے علاقہ میں مشہور ہے اور یہ ملک دنیا کا ایک عجوبہ ہے۔

(۱) بجستان اور غزنین کے درمیان ایک گرم اور یاقوت کے خیال میں کابل کا علاقہ ہے۔ (۲) زنج بھی کابل کا علاقہ ہے۔ (۳) داور کے اطراف کے لوگ اسے زمندوار کہتے ہیں، یہ بست اور زنج کے قریب ایک ریاست ہے جس سے متعلق بے شمار گاؤں اور شہر ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاما مملكة بؤورة هو ملك القنوج فان مسافة مملكته نحو من عشرين و مائة فرسخ فی مثلها فراسخ سندية الفرسخ ثمانية اميال بهذا الميل و هذا الملك الذی قدمنا ذكره فيما سلف ان له جيوشا اربعة علیٰ مهاب الرياح الاربع كل جيش سبع مائة الف و قبل تسع مائة الف فيحارب بجيش الشمال صاحب المولتان و من معه فی ذالك الثغر من المسلمين و يحارب بجيشه الجنوب البلهری ملك ا المانكير و بالجيوش الباقية من يلقاه من كل وجه من الملوك ويقال ان ملكه يحيط فی مقدار ما ذكرنا من المسافة من المدن و القری و الضياع مما يدركه الاحصاء و العدد الف الف و ثمان مائة الف قرية بين اشجار و انهار و جبال و مروج وهو قليل الفيلة من بين الملوك و رسمه لحربه الفا فيل حربية تقاتل و ذالك ان الفيل اذا كان فارها ممارسا شجاعاً و ان كان راكبه فارسا و فی

قنوج کے راجہ بھوج رائے کی سلطنت

کا رقبہ تقریباً ۱۲۰ سندھی فرسخ مربع ہے اور سندھی فرسخ ۳ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ چاروں ہواؤں کے رُخ پر راجہ کے چار لشکر رہتے ہیں، ہر لشکر میں سات لاکھ اور ایک روایت کے مطابق ۹ لاکھ سپاہی ہوتے ہیں، شمالی لشکر سے دار ملتان اور اس سرحد پر اس کے مسلمان ساتھیوں سے لڑتا ہے اور جنوبی فوجوں سے مہانگر کے راجہ ولبھ رائے سے جنگ کرتا ہے اور بقیہ لشکروں سے دوسری سمت کے حملہ آوروں کا مقابلہ کرتا ہے، بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی حدودِ سلطنت کے شہروں قصبوں اور آبادیوں کی تعداد جو شمار میں آسکی ہیں، کا رقبہ آٹھ دس لاکھ ہے جن میں باغات، نہریں، پہاڑ اور چراگاہیں ہیں، اس راجہ کے پاس ہاتھی عام بادشاہوں کے مقابلہ میں بہت کم ہیں، اس کے ہاتھیوں کے ذریعہ لڑائی کا قاعدہ یہ ہے کہ دو ہزار جنگی ہاتھی لڑتے ہیں، اگر ہاتھی مشاق تجربہ کار اور بہادر ہوتے اور اس کا سوار بھی شہ سوار ہوتا اور ہاتھی کی سونڈ میں کٹار ہوتی ہے، جو تلواروں ہی کی قسم ہے اور سونڈ زرہ اور لوہے سے ڈھکی اور جسم برگستواں سے ڈھکا ہوتا ہے اور اس کے گرد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرطوم الفیل القرطل وھو نوع من السیوف و خرطومه مغشی بالزرد والحدید و علیه تجانیف قد احاطت من القرن والحدید و کان حول خمس مائة راجل یمنعونه و یحرزونه من ورائه محارب ستة آلاف فارس و قام بھم وادناھا اذا کان معه خمس مائة راجل کر علیٰ خمسة آلاف فارس و دخل و خرج و جال علیھا کالرجل علیٰ الفرس وھذا رسم فیلھا فی سائر حروبھا۔

(ص ۳۷۴ – ۳۷۵)

پانچ سو پیادے آدمی ہوتے ہیں جو پشت کے چھ ہزار سواروں سے ان کی حفاظت کرتے ہیں اور یہ ہاتھی ان پانچ سو پیادہ آدمیوں کے ساتھ پشت کے پانچ ہزار سواروں پر سوار آدمی کی طرح حملہ کرتا ہے، کبھی سواروں کی صف میں گھس جاتا ہے، کبھی نکل آتا ہے، کبھی کوندتا پھاندتا ہے، یہ ہاتھی کی لڑائی کا طریقہ ہے۔

فاما صاحب المولتان فقد قلنا ان الملك فی ولد اسامة بن لوی بن غالب وھو ذو جیش و منعة وھو ثغر من ثغور المسلمین الکبار و حول ثغر الملتان من ضیاعه و قراه عشرون و مائة الف قریة مما یقع علیھا الاحصاء والعدد و فیه علیٰ ما ذکرنا الصنم المعروف بالمولتان یقصده السند والھند من اقصی بلادھم بالنذور من الاموال والجواھر والعود وانواع الطیب یحج الیه الالوف من الناس

اور جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے ملتان کی حکومت اسامہ بن لوی بن غالب کے خاندان والوں کے ہاتھ میں اور امیر ملتان کی فوجی قوت مضبوط ہے اور ملتان مسلمانوں کی اہم سرحدوں میں ہے اور ان کے چاروں طرف اس کے متعلق ایک لاکھ ۲۰ گاؤں ہیں جو شمار میں آسکے ہیں اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے، یہیں وہ مشہور بت خانہ ہے جس کی یاترا کے لیے دور دراز سے سندھی اور ہندوستانی نذر و نیاز کا مال جواہر، عود اور قسم قسم کی خوشبودار چیزیں لے کر آتے اور ہزاروں اشخاص اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واكثر اموال صاحب المولتان مما يحمل الىٰ هذا الصنم من الاعواد السرية من العود القماري الخالص الذي يبلغ منه المن مائتي دينار و اذا اختم بالخاتم اصر فيه كما يوثر في الشمع وغير ذالك من العجائب الذي يحمل اليه واذا نزلت الملوك من الكفار علىٰ الملتان و عجز المسلمون عن حربهم هددوهم بكسر هذا الصنم و تعويره فترحل الجيوش عنهم عند ذالك و كان دخولي الىٰ بلاد الملتان بعد الثلث مائة والملك بها ابو اللهاب المنبه بن اسد القرشي الاسامي و كذالك كان دخولي الىٰ بلاد المنصورة في هذا الوقت و الملك عليها ابو المنذر عمر بن عبدالله و رأيت بها وزيره رباحاً و ابنيه محمدا و عليا و رأيت بها رجلا من العرب سيدا من ساداتها و ملكا من ملوكها وهو المعروف بحمزة وبها خلق من ولد علي بن ابي طالب رضي الله عنه ثم من ولد عمر بن علي و ولد محمد بن علي۔ (ص ۳۷۶-۳۷۷)

و بين ملوك المنصورة و آل ابي

کی یاترا کرتے تھے، ملتان والوں کی آمدنی زیادہ تر اس لکڑی سے ہوتی جو اس بت خانہ کے بخور کے لیے جاتی ہے اور جس کی ایک من کی قیمت دو ہزار دینار ہوتی ہے، یہ اس قدر نرم ہوتی ہے کہ اگر اس پر مہر لگائی جائے تو موم کی طرح نقش بن جاتا ہے، اس کے علاوہ اور بہت سی عجیب عجیب چیزیں اس بت کے چڑھاوے میں آتی ہیں، جب کوئی ہندو راجہ ملتان پر چڑھائی کرتا اور مسلمان اس کا مقابلہ نہ کر پاتے تھے، تو اس بت خانہ کو توڑ ڈالنے کی دھمکی دیتے، اس دھمکی پر ہندوؤں کی فوجیں واپس چلی جاتیں، ملتان جانا ۳۰۰ھ کے بعد ہوا تھا، اس وقت وہاں ابواللھاب منذر بن اسد قرشی اسامی حکمراں تھا اور اسی زمانہ میں منصورۃ بھی جانا ہوا تھا۔ اس کا حکمراں ابوالمنذر عمر بن عبداللہ ہے، میں نے وہاں اس کے وزیر رباح اور دونوں بیٹے محمد اور علی کو دیکھا، عرب کے سادات اور ملوک میں سے بھی ایک شخص کو دیکھا جو حمزہ کے نام سے مشہور تھا، وہاں علی بن ابی طالب کی اولاد کی بڑی تعداد آباد ہے جو عمر بن علی اور محمد بن علی کی نسل سے ہے۔

منصورہ کے حکمرانوں اور قاضی ابوالشوارب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشوارب تقاضی قرابة و وصلة و نسب و ذالك ان ملوك المنصورة الذين الملك فيهم فی وقتنا هذا من ولد هبار بن الاسود و يعرفون ببنی عمر بن عبدالعزيز بن مروان الاموی فاذا اجتاذ جميع من ذكرنا من الانهار ببلاد فرج بيت الذهب وهو الملتان اجتمعت بعد الملتا ن بثلاثة ايام فيما بين المولتان و المنصورة فی الموضع المعروف بدوشاب فاذا انتهیٰ جميع ذالك الی مدينة الرور من غربها وهی من اعمال المَنصورة سمی هنالك مهران ثم ينقسم قسمين و يصب كلا القسمين من هذا الماء العظيم المعروف بمهران السند فی مدينة شاكرة من اعمال المنصورة فی البحر الهندی و ذالك علیٰ مقدار يومين من مدينة الديبل۔

(ص ۳۷۷-۳۷۸)

کے گھرانے میں تعلقات رشتہ داری اور قرابت تھی، ہمارے زمانہ میں منصورہ کے حکمراں جن کے ہاتھ میں زمامِ حکومت ہے، ہبار بن اسود کی نسل سے ہیں جو بنوعمر بن عبدالعزیز قرشی کہلاتے ہیں، لیکن یہ عمر مشہور خلیفہ عمر بن عبدالعزیز بن مروان اموی نہیں ہیں، جب یہ سب دریا فرج بیت الذہب (سنہری سرحد) یعنی ملتان پہنچ جاتے ہیں تو ملتان اور منصورہ کے درمیان تین دنوں کے فاصلہ پر دوشاب نام ایک جگہ پر مجتمع ہو جاتے ہیں، پھر دوشاب کے مغرب میں جب شہر راور میں پہنچتے ہیں جو منصورہ ہی کا علاقہ ہے تو یہاں اس کا نام مہران پڑ جاتا ہے اور اس کی دو شاخیں ہو جاتی ہیں اور آگے بڑھ کر منصورہ کے علاقہ شاکرہ میں بحر ہند سے مل جاتی ہے، یہاں سے دیبل کا فاصلہ صرف دو دن کا ہے۔

و المسافة من الملتان الیٰ المنصورة خمسة و سبعون فرسخاً سندية علیٰ ما ذكرنا و الفرسخ ثمانية اميال و جميع ما للمنصورة من

ملتان اور منصورہ کی درمیانی مسافت سندھی فرسخ سے ۷۵ فرسخ ہے، سندھی فرسخ جیسا کہ ہم نے بیان کیا، ۸ میل کا ہوتا ہے اور منصورہ کی طرف منسوب آبادیوں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الضياع والقرىٰ مما يضاف اليها ثلث مائة الف قرية و زروع و اشجار و عمائر متصلة و فيها حروب كثيرة من جنس يقال لهم الميد وهم نوع من السند وغيرهم من الاجناس وهم ثغر السند و كذالك المولتان من ثغور السند و مما اضيف اليها من العمائر والمدن وسميت المنصورة باسم منصور بن جمهور عامل بني امية۔

(ص ۳۷۸)

مواضعات کی تعداد ۳ لاکھ ہے، یہاں کھیتی اور درختوں کی کثرت ہے اور آبادی مسلسل ہے اور مید قوم کی دوسری سرحدی اقوام سے مسلسل جنگ رہا کرتی ہے، مید سندھیوں کی ایک قوم جو وادی سندھ میں آباد ہے، ملتان بھی سندھ کی سرحد پر ہے اور اس سے متعلق شہر اور آبادیاں ہیں، منصورہ کا نام بنو امیہ کے عامل منصور بن جمہور کے نام پر پڑا ہے۔

و لملك المنصورة فيلة حربية وهي ثمانون فيلاً رسم كل فيل ان يكون حوله على ما ذكرنا خمس مائة راجل و انه يحارب الوفا من الخيل على ما ذكرنا و رأيت له فيلين عظيمين كانا موصوفين عند ملوك السند والهند لما كانا عليهما من الباس والنجدة والاقدام على فل الجيوش وكان اسم احدهما منفرقلس والآخر حيدرة و لمنفرقلس هذا اخبار عجيبة وافعال حسنة هي مشهورة في تلك البلاد وغيرها منها انه مات بعض سواسه فمكث اياما لا

امیر منصورہ کے پاس ۸۰ جنگی ہاتھی تھے اور اس کی لڑائی کا وہی قاعدہ تھا جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے، یعنی ہر ہاتھی کے ساتھ ۵۰۰ پیادہ فوج ہوتی تھی اور وہ ہزاروں سوار فوج کا مقابلہ کرتا تھا، میں نے اس کے دو بڑے ہاتھی دیکھے جو بہادری، جنگ جوئی اور فوجوں پر حملہ کرنے کے اعتبار سے ہند و سندھ کے تمام راجاؤں کے نزدیک مشہور تھے، ان میں سے ایک ہاتھی کا نام منفرقلس اور دوسرے کا حیدرہ تھا، ہندوستان اور باہر کے ملکوں میں منفرقلس کے متعلق عجیب عجیب خبریں اور دلچسپ قصے مشہور ہیں، اس کا ایک واقعہ یہ ہے کہ اس کا فیلبان جب مر گیا تو چند دنوں اس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يطعم ولا يشرب يبدى الحنين و يظهر الانين كالرجل الحزين والدموع تجرى من عينيه لا تنقطع۔ (ص ۳۷۹)

کھانا پینا چھوڑ دیا اور رنج وغم کا اظہار کرتا رہا، غم رسیدہ آدمی کی طرح کراہتا تھا اور اس کی آنکھوں سے برابر آنسو جاری تھے۔

و منها انه خرج ذات يوم من دايره وهى دار الفيلة و حيدرة ورائه وباقى الثمانين تبع لهما فانتهىٰ منفرقلس فى سيره الىٰ الشارع قليل العرض من شوارع المنصورة ففاجا فى مسيره امرأة على حين غفلة منها فلما ابصرت به دهشت استقلت علىٰ قفاها من الجزع فانكشفت عنها اطهارها وسط الطريق فلما راى منفرقلس وقف بعرض الشارع مستقبلاً بجنبه الايمن بمن ورائه من الفيلة مانعاً لهم من النفوذ من اجل المرأة واقبل يشير اليها بخرطومه بالقيام ويجمع عليها ثيابها ويستر منها ما بدا الىٰ ان استقلت المرأة وتحزحزت عن الطريق وعاد اليها روحها فاستقام الفيل فى طريقه و اتبعته الفيلة۔ (ص ۳۸۰)

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ ایک دن جب فیل خانے سے جنگی ہاتھی نکلے تو سب سے آگے منفرقلس، اس کے بعد حیدرہ اور بقیہ ہاتھی ان کے پیچھے تھے، راستے میں وہ منصورہ کی ایک تنگ گلی سے گزر رہے تھے، اچانک غفلت میں ایک عورت اس سڑک پر آگئی، جب اس کی نظر ہاتھیوں پر پڑی تو وہ ڈر گئی اور بدحواسی میں بیچ سڑک پر گر پڑی اور اس کی ساڑی بدن سے الگ ہوگئی، یہ دیکھ کر منفرقلس سڑک کی چوڑان میں دائیں پہلو کے بل اس طرح کھڑا ہو گیا کہ کوئی ہاتھی آگے نہ جا سکے اور اپنی سونڈ سے اشارہ کیا اور اس کے کپڑے درست کر کے سرپوشی کی، یہاں تک کہ وہ راستہ سے علیحدہ ہوگئی اور اس کی جان میں جان آئی تو منفرقلس نے اپنا راستہ لیا اور دوسرے ہاتھی بھی اس کے پیچھے ہولئے، غرض ہاتھیوں کے عجیب عجیب قصے اور واقعات ہیں۔

و للفيلة اخبار عجيبة الحربية منها

ہاتھیوں کی کئی قسمیں ہیں، بعض جنگی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والعمالة منها مالا تحارب فتجر العجل و تحمل عليها الاثقال و تستعمل فی دراس الارز و غیره من الاقوات كدروس البقر فی البیدر و سنذكر فیما یرد من هذا الكتاب فی اخبار الزنج الفیلة و كونها فی بلادها اذ لیس فی سائر الممالك اكثر منها فی بلاد الزنج وهی وحشیة هنالك كلها فهذه جمل من اخبار ملوك السند والهند۔ (ص ۳۸۰و ۳۸۱)

ہوتے ہیں اور لڑائی کے کام میں آتے ہیں، بعض کھیتی اور باربرداری کے کام میں آتے ہیں اور گاڑی کھینچتے ہیں اور ان پر بوجھ لادا جاتا ہے اور بیلوں کی طرح دھان اور دوسرے غلہ دانے کے کام میں آتے ہیں، آگے چل کر جب ہم حبشیوں کے حالات بیان کریں گے تو ہاتھیوں کا مزید ذکر کریں گے، کیوں کہ وہاں سے زیادہ کسی ملک میں ہاتھی نہیں پائے جاتے، مگر وہ سب وحشی اور جنگلی ہوتے ہیں (سدھائے نہیں ہوتے) یہ سندھ اور ہند کے بادشاہوں کا مختصر تذکرہ تھا۔

و لغة السند خلاف لغة الهند والسند مما یلی الاسلام ثم الهند و لغة المانكیر وهی دار مملكة البلهری كیریة مضافة الی الصنع وهی كره و لغة ساحله مثل سیمور و سوبارة و تانه و غیر ذالك من مدن الساحل لاریة و بلدتهم مضافة الی البحر الذی هو علیه وهو لاروی و قد تقدم ذكره فیما سلف من هذا الكتاب۔ (ص ۳۸۱)

سندھ کی زبان ہندوستان سے مختلف ہے اور سندھ اسلامی ممالک سے قریب تر ہے، اس کے بعد ہندوستان پڑتا ہے، مہانگر یعنی ولبھ رائے کی سلطنت کے پایہ تخت کی بولی کھڑی ہے، یہی اس کے اطراف و جوانب کی زبان ہے، مگر ثقیل ہے، ساحل یعنی چیمور، صوبارہ اور تھانہ وغیرہ ساحلی شہروں کی زبان لاری(۱) ہے، ان کا شہر جیسا کہ اس کتاب میں پہلے ذکر ہوا ہے، بحر لاروی کی جانب جس کے کنارے وہ لوگ آباد ہیں، منسوب ہے۔

و لهذا الساحل انهار عظیمة

اس ساحل کے بعض بڑے دریا اور

(۱) یعنی بھروچی قدیم گجراتی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجری من الجنوب بالضد من انهار العالم و لیس فی انهار العالم مایجری من الجنوب الیٰ الشمال الا نیل مصر و مهران السند و یسیر من الانهار و ما عدا ذالك من انهار العالم تجری من الشمال الیٰ الجنوب و قد ذکرنا وجه العلة فی ذالك و ما قاله الناس فی هذا المعنی فی کتابنا اخبار الزمان و ذکرنا ما انخفض من الارض و ما ارتفع۔ (ص ۳۸۱-۳۸۲)

دریاؤں کے برعکس جنوب سے بہتے ہیں، دنیا میں صرف دریائے نیل اور سندھ ہی جنوب سے شمال کی طرف بہتے ہیں، ان کے علاوہ تمام دریا شمال سے جنوب کو بہتے ہیں، ہم اپنی کتاب اخبار الزمان میں اس کے اسباب اور اس کے متعلق لوگوں کے اقوال اور نشیبی اور بالائی زمینوں کا حال تحریر کر چکے ہیں۔

و لیس فی ملوك السند و الهند من یعز المسلمین فی ملکه مثل البلهری فالاسلام فی ملکه عزیز مصون ولهم مساجد مبنیة و جوامع معمورة للصلوٰت الخمس و یملك الملك منهم الاربعین سنة و الخمسین فصاعدا و اهل ملك یزعمون انه انما طالب اعمار ملوکهم لسنة العدل و اکرام والمسلمین وهو ملك یرزق الجنود من بیت ماله کفعل المسلمین بجنودهم ولهم دراهم طاهریة (۱)

سندھ اور ہندوستان کے راجاؤں میں راجہ بلھرا کی طرح مسلمانوں کو اور کسی کی حکومت میں عزت حاصل نہیں ہے، اسلام اس راجہ کی سلطنت میں محفوظ اور معزز ہے، اس کے ملک میں مسلمانوں کی نماز پنجگانہ کی مسجدیں اور جامع مسجد میں جو آباد ہیں، یہاں کے راجہ چالیس چالیس اور پچاس پچاس سال بلکہ اس سے بھی زیادہ مدت تک راج کرتے ہیں، اس سلطنت کے باشندوں کا خیال ہے کہ ان کی عمریں عدل و انصاف اور مسلمانوں کی عزت و توقیر کرنے کی وجہ سے لمبی ہوتی ہیں، اس راجہ کے یہاں فوجوں کو شاہی

(۱) و فی نسخة طاطریة وهو الصواب۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وزن الدرهم منها وزن درهم ونصف سكته بدء تاريخ مملكتهم۔ (ص ۳۸۲-۳۸۳)

خزانے سے مسلمانوں کے بیت المال کی طرح تنخواہ ملتی ہے، یہاں طاہریہ سکون کا رواج ہے، اس کے ایک درہم کا وزن ڈیڑھ درہم کے برابر ہوتا ہے، یہ سکے ابتدا سے سلطنت سے رائج ہیں۔

و فيلة الحربية لا تحصىٰ كثرة و تدعىٰ بلاده ايضاً بلاد الكمكر(۱) و يحاربهم ملك الجزر من احدى جهات مملكته وهو ملك كثير الخيول و الابل و الجنود و يزعم انه ليس فى ملوك العالم اجل منه الا صاحب اقليم بابل وهو الاقليم الرابع و ذالك ان هذا الملك ذو نخوة و صولة علىٰ سائر الملوك و هو مع ذالك مبغض للمسلمين وهو كثير الفيلة فى ارضه معادن الذهب و الفضة و معاملاتهم بها۔(ص ۳۸۳)

اور جنگی ہاتھیوں کی تعداد تو بے شمار ہے، اس کے ملک کا نام کمکم بھی ہے، گجرات کا راجہ اس سلطنت کی ایک سمت سے اہل کمکم سے لڑائی کرتا ہے، اس کے پاس گھوڑوں، اونٹوں اور فوجوں کی بڑی تعداد ہے، اس کا خیال ہے کہ اقلیم چہارم کے ملک بابل کے بادشاہ کے سوا دنیا کا اور کوئی بادشاہ بھی اس سے بڑا نہیں ہے، یہ راجہ بڑی نخوت اور شوکت و دبدبہ کا ہے اور مسلمانوں کا سخت دشمن ہے، اس کے پاس ہاتھی بہت زیادہ ہیں اس ملک میں سونے چاندی کی کانیں ہیں اور لین دین اور خرید و فروخت بھی اسی سے ہوتی ہے۔

ثم يلي هذه الملك ملك الطافن موادع لمن حوله من الملوك مكرم للمسلمين وليست جيوشه كجيوش من ذكرنا من الملوك وليس فى نساء الهند احسن من نساء هم ولا اكثر منها

اس راجہ کے قریب ہی دکھن کا راجہ ہے جو قرب و جوار کے راجاؤں سے مصالحانہ رویہ رکھتا ہے اور مسلمانوں کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آتا ہے، اس کے پاس عام بادشاہوں کی طرح فوجیں بھی زیادہ نہیں ہیں،

(۲) فى النسخة الاخرىٰ بلاد الكنكر ولعلها بلاد الكمكم"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمالا و بیاضا و هن موصوفات الخلوات مذكورات في كتب الباه و اهل البحر يتنافسون في شرائهن يعرفن بالطافنيات۔

(ص ۳۸۳-۳۸۴)

ہندوستان میں کہیں یہاں سے زیادہ خوبصورت حسین اور گوری عورتیں نہیں ہوتی، وہ لطف و خلوت کے لیے مشہور ہیں اور علم الباہ کی کتابوں میں ان کا تذکرہ ہے، سمندر کا سفر کرنے والوں میں ان کی خریداری کے لیے بڑا مقابلہ ہوتا ہے، ان عورتوں کو طافنیات (دکھن کی عورتیں) کہا جاتا ہے۔

ثم يلي هذا الملك مملكة رهمي و هذه سمة لملوكهم والاعم من اسمائهم ويقاتله الجزر و ملكه متاخم لمملكه و رهمي يحارب البلهرا ايضا من احد جهات مملكته و هو اكثر جيوشا منه و فيلة و خيولا من البلهرى و من ملك الجزر و من ملك الطافن و اذا خرج في حربه فرسمه ان يكون في خمسين الف فيل و لا يكون حربه الا في الشتاء لقلة صبر الفيل على العطش ، وقلة لبثها والمكثر من الناس يغلو في القول في كثرة جنوده فيزعمون ان عدد القصارين والغسالين في عسكره من عشرة آلاف الى الخمسة عشر الفاً۔

(ص ۳۸۴)

اس کے بعد رہمی (واقع برما) کی سلطنت پڑتی ہے، یہ اس ملک کے راجاؤں کا لقب ہے جو ان کے ناموں سے زیادہ مشہور اور عام ہیں، اس راجہ سے بھی راجہ گجرات جنگ کرتا ہے، دونوں سلطنتوں کی سرحدیں ملی ہوئی ہیں اور رہمی ولبھ رائے سے بھی اپنی ایک سرحد کی سمت سے لڑتا ہے، اس کی فوجیں، ہاتھی اور گھوڑے ولبھ رائے گجرات اور دکھن کے راجاؤں سے زیادہ ہیں، اس کا دستور ہے کہ وہ جنگ میں ۵۰ ہزار ہاتھی لے کر نکلتا ہے اور دوسرے صرف موسم سرما ہی میں لڑتا ہے، کیوں کہ ہاتھی پیاس کی شدت کی تاب نہیں لا سکتے اور تھوڑی ہی دیر کے بعد بھاگ کھڑے ہوتے ہیں اور مبالغہ کرنے والے اس کی فوجوں کی کثرت کو بہت زیادہ مبالغہ سے بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی فوج میں کپڑا دھلوانے والے دھوبیوں کی تعداد دس پندرہ ہزار کے درمیان ہے۔

و حرب من ذکرنا من الملوك کرادیس کل کردوس عشرون الفا اربعة وجوه کل وجه من الکرادیس خمسة آلاف و مملکة رهمی تعاملهم بالودع و هو مال البلد و فی بلده العود و الذهب و الفضة و الثیاب لیست لغیره دقة ورقة و من بلده یحمل الشعر الموصوف بالعنمر (۱) الذی یتخذ منه المداب بنصب العاج و الفضة الذی یقوم به الخدم علیٰ رؤس الملوك فی مجالسها۔

(ص ۳۸۵)

جن راجاؤں کی لڑائیوں کا ہم نے ذکر کیا ہے، وہ دستوں کی صورت میں ہوتی ہیں، ہر دستہ میں ۲۰ ہزار فوجیں ہوتی ہیں اور سر جہت میں ان کے چار حصے ہوتے ہیں اور ہر حصہ کی تعداد ۵ ہزار ہوتی ہیں، رہمی کی سلطنت کا سکہ ہے، اسی شہر میں عود، سونا، چاندی اور نہایت باریک کپڑے ہوتے ہیں، اس سے زیادہ ملائم اور باریک کپڑے اور کہیں نہیں ہوتے، اسی ملک سے وہ خاص مال باہر جاتا ہے جو عنمر کہلاتا ہے، جس کو ہاتھی کے دانت اور چاندی میں لگا کر چوڑی بنائی جاتی ہے، جس کو خادم مجلسوں اور درباروں میں راجاؤں کے سروں کی جانب لیے کھڑے رہتے ہیں۔

و فی بلده الحیوان المعروف بالنشان المعلم و هو الذی یسمیه عوام الناس بالکرکدن له فی مقدم جبهته قرن واحد و هو دون الفیل فی الخلقة و اکبر من الجاموس الیٰ السواد و هو یحتر کما تحتر البقر و غیرها مما تحتر من الحیوان و الفیلة

اس ملک میں وہ مشہور جانور بھی ہوتا ہے جسے عوام گینڈا کہتے ہیں، اس کی پیشانی پر آگے ایک سینگ ہوتا ہے، یہ جانور ہاتھی سے چھوٹا مگر بھینسوں سے بڑا اور سیاہ ہوتا ہے، بیلوں اور دوسرے جگالی کرنے والے جانوروں کی طرح جگالی کرتا ہے، ہاتھی اسے دیکھ کر بھاگتا ہے، اس سے زیادہ طاقتور کوئی جانور نہیں

(۱) و فی نسخة الصمر الذی یتخذ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تهرب منه وليس في انواع الحيوان والله اعلم اشد منه و ذالك ان اكثر عظامه ضم لا مفصل في قوائمه لا يبرك و لا ينام و انما يكون بين الشجر و الآجام يستند اليه عند نومه و الهند تاكل من لحمه و كذالك من في بلادهم من المسلمين لانه نوع من البقر و الجواميس من ارض الهند و السند۔	ہوتا، واللہ اعلم، کیوں کہ اس کی اکثر ہڈیاں بڑی مضبوط اور ملی ہوئی ہوتی ہیں، اس کی ٹانگوں میں کوئی جوڑ نہیں ہوتا، اس لیے وہ نہ ان کو موڑ کر بیٹھ سکتا ہے اور نہ سوسکتا ہے، بلکہ سوتے وقت درختوں اور جھاڑیوں کی ٹیک لگا لیتا ہے، ہندوستانی بلکہ اس ملک کے مسلمان بھی اس کا گوشت کھاتے ہیں، کیوں کہ وہ گایوں اور بھینسوں کی قسم کا ایک جانور ہے، (اس لیے حلال ہے)
(ص ۳۸۵-۳۸٦)	
و هذا النوع من الحيوان وهو الشان يكون في اكثر غابات الهند الا انه في مملكة رهمى اكثر و قرونه اصفى و احسن و ذالك ان قرينه ابيض في وسطه صورة سوداء و في ذالك البياض اما صورة انسان او صورة طاؤوس بتخطيطه و شكله او صورة سمكة او صورته في نفسه او صورة نوع من الحيوان مما يوجد في تلك الديار فيشترى هذا القران و يتخذ منه المناطق بالسيور على صورة الحلية من الذهب و الفضة فتلبسه ملوك الصين و خواصها	یہ جانور عموماً ہندوستان کی اکثر جھاڑیوں اور جنگلات میں ہوتا ہے، مگر رہمی کی سلطنت میں زیادہ ہوتا ہے اور وہاں کے گینڈوں کی سینگیں زیادہ چکنی چمکیلی اور خوبصورت ہوتی ہیں، سینگ کا رنگ سفید ہوتا ہے، اس کے بیچ میں ایک سیاہ تصویر معلوم ہوتی ہے جو آدمی یا مور یا مچھلی یا خود گینڈے یا کسی اور جانور کی شکل کی ہوتی ہے، جو ان علاقوں میں پائے جاتے ہیں، لوگ ان سینگوں کو خرید کر سونے چاندی کے زیورات کی طرح اس کے پٹکے بناتے ہیں، جن کو چین کے بادشاہ اور عمائد استعمال کرتے ہیں اور ان میں باہم مقابلہ ہوتا ہے اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتنافس فی لبسها و تتبالغ فی اثمانها فیبلغ ثمن المنطقة الفی دینار الی اربعة آلاف فیها معالق الذهب و ذالك فی نهاية الحسن و الاتقان و ربما يقمع بانواع من الجواهر بقضبان الذهب و وجوه تلك الصور مكتبتة بسواد فی بياض و ربما يوجد فی قرونها بياض فی سواد و ليس فی كل بلد يوجد فی قرن النشان ما ذكرنا من الصور۔ (ص ۳۸٦-۳۸۷)

قیمتیں لگاتے ہیں، حتی کہ بعض اوقات ایک پٹکے کی قیمت دو ہزار سے چار ہزار تک پہنچ جاتی ہے، بڑا خوبصورت اور مضبوط ہوتا ہے اور کبھی کبھی اس کو سونے اور جواہرات سے مرصع بھی کرتے ہیں، ان سینگوں میں جو قدرتی تصویر ہوتی ہے، اس کی سپیدی میں سیاہ تحریر سی معلوم ہوتی ہے اور یہ خصوصیت یعنی سینگوں میں تصویر رہی کے علاوہ کسی اور جگہ کے گینڈوں میں نہیں پائی جاتی۔

و قد زعم الجاحظ ان الكركدن يحمل فی بطن امه سبع سنين و انه يخرج راسه من فرج امه فيرعى ثم يدخل رأسه فی بطنها و هذا القول اورده فی كتاب الحيوان علىٰ طريقة الحكاية و التعجب فبلغنی هذا الوصف علىٰ مسئلة من تولج تلك الديار من اهل سيراف و عمان و من رأيت بارض الهند من التجار فكل يتعجب من قولی اذا اخبرته بما عندی من هذا و سألته عنه و يخبرونی ان حمله و فصاله

جاحظ کا خیال ہے کہ گینڈا اپنی ماں کے پیٹ میں سات سال تک رہتا ہے اور بہت سے سر نکال کر چرتا بھی ہے اور پھر پیٹ کے اندر چلا جاتا ہے، یہ اس نے کتاب الحیوان (۱) میں بطور حکایت اور تعجب کے بیان کیا ہے یہ ایک عجیب و غریب بات تھی، اس لیے میں نے سیراف و عمان کے لوگوں سے جو ان ملکوں میں جاتے ہیں اور ہندوستان میں جن تاجروں کو میں نے دیکھا تھا، اس کے متعلق پوچھا تو وہ لوگ بہت متعجب ہوئے اور بتایا کہ گینڈا گایوں اور بھینسوں کی طرح بچہ دیتا ہے، معلوم نہیں جاحظ کو یہ

(۱) جاحظ کی مشہور اور اہم کتاب کا نام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كالبقر والجواميس ولست ادرى كيف وقعت هذه الحكاية للجاحظ أمن كتاب نقلها أم مخبر اخبره عنها بها۔ (ص۳۸۸-۳۸۷)	حکایت کہاں سے معلوم ہوگئی، ان سے کسی نے اسے بیان کیا ہے، یا کسی کتاب سے انہوں نے نقل کیا ہے۔
و لرهمي في ملكه بر و بحر و يلي ملكه ملك لا بحر له يقال له ملك الكامن و اهل مملكته بيض مخرموا الآذان لهم فيلة و ابل و خيول و حسن و جمال للرجال و النساء۔ (ص۳۸۸)	رہمی کی سلطنت میں خشکی وتری دونوں قسم کے علاقے ہیں، مگر اس سے قریب ہی ایک ملک ہے جس کو کامن کہا جاتا ہے، اس میں کوئی سمندر نہیں، مگر اس کے باشندے گورے اور ان کے کان چھدے ہوتے ہیں، ان کے یہاں ہاتھی، اونٹ اور گھوڑے وغیرہ ہوتے ہیں اور مرد اور عورت دونوں خوبصورت ہوتے ہیں۔
و لمن ذكرنا من الهند و الصين و غيرهم من الامم اخلاق و شيم في الماكل و المشرب و المناكح و الملابس والعلاج والادوية بالكي بالنار وغيره و قد ذكر عن جماعة من ملوكهم انهم لا يرون حبس الريح في اجوافهم لانه داء يردى و لا يحتشمون من اظهاره في سائر احوالهم و كذالك فعل حكمائهم و رايهم ان حبسهم داء يوذى و ارسالها شفاء ينجى و ان ذالك العلاج الاكبر و ان فيه راحة لصاحب	ہندوستان، چین وغیرہ جن قوموں کا ہم نے تذکرہ کیا ہے، ان کے کھانے پینے اور شادی بیاہ، لباس، علاج اور گے یعنی راغ کے ذریعہ دوا کے خاص طریقے اور اصول ہیں، ان کے بادشاہوں کی ایک جماعت کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ لوگ پیٹ میں ریاح روکنے کو مناسب نہیں سمجھتے کیوں کہ اس سے سخت امراض کے پیدا ہونے کا خطرہ رہتا ہے، اس سے وہ کسی حالت میں بھی صدور ریاح میں شرم و جھجک نہیں محسوس کرتے اور یہی ان کے حکما اور پنڈتوں کا طریقہ ہے اور ان کا خیال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القولنج المحصور و دواء للسقيم المطحول فليس يحبسون ضرطة و لا يحصرون فسوة و لا يرون ذالك عيباً۔

(۳۹۰-۳۹۱)

ہے کہ ریاح کو روکنا مضر ہے، اس کو خارج کر دیتے ہیں، شفا اور نجات ہے اور یہی سب سے بڑی دوا ہے اور قولنج تلی اور پھیپھڑے کے مریضوں کو اس سے آرام ملتا ہے، اس لیے وہ ریاح کو روکنا پسند نہیں کرتے اور اس کا خارج کرنا عیب نہیں سمجھتے۔

و الهند المتقدمون فی صنعة الطب و لهم فيه اللطافة و الحذق و ذكر هذا المخبر عن الهند ان السعال عندهم اقبح من الضراط و استشهد هذا المخبر فی صحة ما حكاه عن الهند باستفاضة القول فی ذالك فی كثير من الناس عنهم حتی ذكر ذالك عنهم حتی فی السير و الاخبار و النوادر و الاشعار فمن ذالك ما ذكر ابان بن عبدالحميد فی القصيدة المعروفة بذات الحلل۔

(ص ۳۹۱)

اور ہندوستان کے لوگ فن طب میں بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں اور اس فن میں ان کو بڑی مہارت اور کمال حاصل ہے، اسی راوی کا بیان ہے کہ کھانسی کی آواز ان کے یہاں ریاح کی آواز سے زیادہ معیوب سمجھی جاتی ہے، راوی نے اس حکایت کی صحت کی دلیل یہ بیان کی ہے کہ یہ واقعات اکثر لوگوں میں مشہور و معروف ہیں، یہاں تک کہ سیر، واقعات، نوادرات اور اشعار وغیرہ تک میں ان کا ذکر ہے، چنانچہ ابان بن عبدالحمید نے اپنے ایک قصیدہ میں بھی ان کا ذکر کیا ہے۔(۱)

(۱) ان اشعار کا نقل کرنا ضروری نہ تھا، اس لیے قلم انداز کر دیا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلد دوم

یحرقون موتاھم و دوابھم و الآلة و الحلیة و اذا مات الرجل احرقت معه امرأته و ھی فی الحیاة و ان ماتت المرأة لم یحرق الرجل و ان مات منھم عزب زوج بعد وفاته والنساء یرغبن فی تحریق انفسھن لدخولھن عند انفسھم الجنة وھذافعل من افعال الھند علیٰ حسب ما ذکرنا آنفاً الا ان الھند لیس من شأنھا ان تحرق المرأة مع زوجھا الا ان تری المرأة ذالك۔

(ص ۹-۱۰)

اصقالیہ اور روسی اپنے مردوں کے ساتھ مویشیوں، آلات اور زیورات کو بھی جلا دیتے ہیں اور جب کوئی آدمی مرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کی زندہ بیوی بھی جلا ڈالی جاتی تھی، لیکن عورت کے مرنے پر شوہر نہیں جلایا جاتا تھا اور اگر کنوارا مر جاتا تھا، تو مرنے کے بعد اس کی شادی کر دی جاتی تھی اور عورتیں خود شوق و رغبت سے اپنے کو جلا دینے کے لیے تیار رہتی تھیں کیوں کہ وہ سمجھتی تھیں کہ اپنے شوہروں کے ساتھ جلنے کے باعث وہ جنت میں داخل ہو جائیں گی اور جیسا کہ ابھی بیان کیا گیا ہے، یہی طریقہ ہندوؤں میں بھی تھا، مگر ان کے یہاں شوہروں کے ساتھ ستی ہو جانے کی رسم ضروری نہیں تھی، لیکن اگر خود عورت چاہتی تھی تو ستی ہو جاتی تھی۔

فلما استقامت له الاحوال و انتظم له الملك بلغ بعض ملوك الھند ما للقوم

(سریانی بادشاہ اہریمون کے) حالات اور سلطنت کے انتظامات جب درست ہو گئے،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عليه من القوة والشدة و العمارة و انهم يحاولون الممالك و قد كان هذا الملك الهندي غلب علىٰ ما حوله من ممالك الهند و انقادت الىٰ سلطانه و دخلت في احكامه و قيل ان ملكه كان مما يلي بلاد السند و الهند فسار نحو بلاد السند و الهند فسار نحو بلاد بسط و غزنين و لعس و بلاد الداور علىٰ النهر المعروف بالهرمند و هو نهر بلاد سجستان ينتهي جريانه علىٰ اربع فراسخ منها و هذا النهر عليه ضياع اهل سجستان و جناتهم و نخلهم و متنزهاتهم في هذا الوقت وهو سنة اثنين وثلاثين و ثلث مائة و يعرف بنهر بسط يجري فيه السفن من هنالك الىٰ سجستان فيها الاقوات و غير ذالك وهو بلد الرياح و الرمال و البلد الموصوف بان الريح تدير فيه الارحىٰ و يخرج الماء من الآبار فتسقي الجنان۔ (ص۷۸-۷۹)

و قد تنوزع في مبدأ هذا النهر

تو ایک ہندوستانی راجہ کو اس کی قوت، شوکت، عظمت، آبادی اور دوسرے ملکوں پر اس کے حملہ کی اطلاع ملی، یہ بھی اپنے آس پاس کے ہندوستانی علاقوں پر بڑا صاحبِ اقتدار تھا، اس کے آس پاس کے تمام ہندوستانی علاقے اس کے زیر اقتدار اور تابع فرمان تھے، بیان کیا جاتا ہے کہ اس کا ملک سندھ اور ہندوستان کے قریب تھا، اس نے بسط (۱) غزنین لعس اور دریائے ہرمند (۲) کے ساحلی علاقے دوار کا رُخ کیا، ہرمند ملک سجستان کا دریا ہے جو اس سے ۴ فرسخ کے فاصلہ پر ختم ہوجاتا ہے، اس دریا کے کنارے موجودہ زمانہ یعنی ۳۳۲ھ میں سجستان کے باشندوں کی آبادیاں، ان کے باغات نخلستان اور سیرگاہیں ہیں، اس کو بسط کا دریا بھی کہا جاتا ہے، اس میں غلہ سے بھری ہوئی کشتیاں یہاں سے خراسان وغیرہ کو بھی جاتی ہیں، یہ ریگستانی ملک ہے اور یہاں تیز ہوائیں چلتی رہتی ہیں اور ان کے زور سے پن چکیاں چلتی ہیں، ان کے ذریعہ کنووں سے پانی نکلتا ہے، جس سے باغوں کی آبپاشی ہوتی ہے۔

دریائے ہرمند کے منبع کے بارہ میں اختلاف

(۱) یہ غالباً بست ہے، جس پر پہلے نوٹ تحریر کیا جاچکا ہے۔ (۲) یعنی دریائے ہلمند جس پر نوٹ گزر چکا ہے۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المعروف بالنهرمند فمن الناس من	ہے، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ ہندوستان
راى انه من عيون بجبال السند	اور سندھ کے پہاڑی چشموں سے نکلا ہے اور
و الهند و منهم من راى ان مبدأه من	بعض لوگوں کے نزدیک اس کا اور دریائے
مبدأ نهر الكنك وهو نهر الهند و يمر	گنگا کا مخرج ایک ہی ہے اور گنگا ہندوستان کا
بكثير من جبال السند و هو نهر حاد	دریا ہے، جو سندھ کے اکثر پہاڑی علاقوں
الانصباب و الجريان عليه تعذب	سے گزرتا اور نہایت تیزی سے بہتا ہے، اکثر
اكثر اهل الهند انفسها بالحديد و	ہندو اس کے کنارے لوہے سے اپنے جسم کو
تغرقها زهدا فى هذا العالم و رغبة فى	تکلیفیں پہنچاتے ہیں اور اس دنیا سے علیحدگی
التنقل عنه و ذالك انهم يقصدون	اور اس سے نکل جانے کے شوق و رغبت کی بنا
موضعاً فى اعالى هذا النهر المعروف	پر اس دریا میں اپنے آپ کو غرق کر دیتے ہیں،
بالكنك و هنالك جبال عالية و	اس مقصد کے حصول کے لیے وہ اس دریا کے
اشجار عادية و رجال جلوس و	بالائی حصہ میں جاتے ہیں، جو گنگا (۱) کہلاتا
حدائد و سيوف منصوبة علىٰ تلك	ہے، یہاں اونچے اونچے پہاڑ اور خار دار
الاشجار و قطع من الخشب فتاتيهم	جھاڑیاں ہیں اور کچھ لوگ بیٹھے ہوتے ہیں
الهند من الممالك النائية و البلدان	اور لوہا، تلواریں اور لکڑی کے ٹکڑے درختوں
القاصية فيسمعون كلام اولئك	پر نصب رہتے ہیں، ہندو دور دراز مقامات اور
الرجال المرتبين علىٰ هذا النهر و ما	علاقوں سے یہاں آتے ہیں اور دریا کے
يقولون من تزهيدهم فى هذا العالم و	کنارے مامور و متعین لوگوں کی باتیں، ترک
الترغيب فى سواه فيطرحون انفسهم	دنیا کا اپدیش، دوسری دنیا کی ترغیب کا وعظ سنتے
من اعالى تلك الجبال العالية علىٰ	ہیں اور اس کے حصول کے لیے ان پہاڑوں
تلك الاشجار العادية و الحدائد	کے اونچے حصوں پر چڑھ کر ان خاردار
المنصوبة فيتقطعون قطعا و يصيرون	جھاڑیوں اور گڑے ہوئے لوہوں پر کود پڑتے
الىٰ هذا النهر اجزاء و ما ذكرناه	ہیں اور ان کا جسم پاش پاش ہو کر دریا میں بہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فموصوف عنهم مما يفعلون علىٰ هذا النهر۔ (ص ۸۰-۸۱)

و هناك شجر من احدى عجائب العالم و نوادره والغرائب من نباته يظهر فى الارض اغصاناً مشتبكة من احسن ما يكون من الشجر زالورق فيعلو فى الجو كابعد ما يكون من طول النخل ثم يحنو جميع ذالك منعكسا فيغوص فى الارض منه شيئاً شيئاً و يهوى فى قعرها سفلاً علىٰ المقدار الذى ارتفع فى الهواء صعداً حتى يغيب عن الابصار ثم يظهرا اغصاناً بادية علىٰ حسب ما وصفنا عنه فى الاول فيذهب صعداً ثم ينفطر منعكسا و لا فرق بين المقدار الذى يذهب فى الهواء و يتسع فى الفضا و بين ما يغيب منه تحت الارض و يتوارى تحت الثرى فلولا ان الهند و كلت بقطعه و ما تراعيه من امره لامر يذكرونه و سبب فى المستقبل يصقونه بطبق علىٰ تلك البلاد و لغشى تلك الارض ولهذا النوع من الشجر اخبار يطول ذكرها

جاتا ہے، اوران کا یہ فعل قابل تحسین سمجھا جاتا ہے۔

یہاں ایک عجیب وغریب اور دنیا کا نادر درخت ہوتا ہے، جس کی شاخ اور پتیاں ایک مکمل برگ وباروالے درخت کی طرح زمین کے اندر بھی ہوتی ہیں اور فضا میں وہ کھجور کے اونچے درخت کی طرح لمبا ہوتا ہے، وہاں سے پھر نیچے کی طرف الٹے مڑ جاتا ہے اور تھوڑا تھوڑا زمین کے اندر داخل ہونے لگتا ہے، اور جتنا فضا میں اونچا ہوتا ہے، اتنی ہی گہرائی میں نیچے بھی چلا جاتا ہے، یہاں تک کہ نظروں سے چھپ جاتا ہے، پھر جس طرح ہم نے بیان کیا ہے، اس کی شاخیں نوک دار ہوتی ہیں اور شاخیں بھی تنے کی طرح اوپر جا کر نیچے کی طرف مڑ جاتی ہیں، اس درخت کا جس قدر حصہ زمین کے اوپر فضا میں ہوتا ہے اور جتنا زمین کے نیچے چھپا ہوتا ہے، دونوں مقدار میں کوئی فرق نہیں، اگر ہندوستان کے لوگ خاص اسباب کی بنا پر جس کو وہ بیان کرتے ہیں، اس درخت کو کاٹتے چھانٹتے اور اس کو دیکھتے نہ رہیں، تو وہ اس ملک کیا پوری دنیا پر چھا جائے، اس درخت کے متعلق بہت سی روایات بیان کی جاتی ہیں،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعرفها من طرأ الیٰ تلك الارض و راها و نمی الیه خبرها۔

(ص ۸۲-۸۳)

جن کا ذکر موجب طوالت ہے، جو لوگ اس سرزمین میں گئے ہیں اور انہوں نے اس درخت کو دیکھا ہے، یا اس کی خبریں سنی ہیں، وہ ان روایات سے واقف ہیں۔(۱)

و الهند تعذب انفسها علیٰ ما وصفنا بانواع الآلام و قد تیقنت ان ما ینالها من النعیم فی المستقبل مؤجلاً هو ما اسلفته و عذبت به انفسها فی هذه الدار معجلاً ومنهم من یصیر الی باب الملك فیستاذن فی احراقه لنفسه ثم یدور فی الاسواق و قد اججت له النار العظیمة وعلیها من قد وکل بایقادها و یسیر فی الاسواق و قدامه الطبول و الصوج و علیٰ بدنه انواع من الحریر و قد مزقها علیٰ نفسه و حوله اهله و قرابته و علیٰ راسه اکلیل من الریحان قد قشر جلدته من راسه و علیها الجمر و قد جعل علیها الکبریت و السندروس فیسیر و هامته تحترق و روائح دماغه تفوح و هو یمضغ ورق التانبول و (حب الفوفل) و ورق التانبول ینبت فی بلادهم اصغر ما

جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے، ہندوستان کے لوگ اپنے جسم کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچاتے ہیں اور ان کو اس کا یقین ہے کہ مستقبل میں ان کو جو نعمت و راحت ملے گی وہ اسی عمل اور دنیا میں اپنے نفس کو تکلیفیں پہنچانے کا نتیجہ ہوگی، بعض لوگ راجہ کے دربار میں جا کر اس سے آگ میں جلنے کی اجازت طلب کرتے ہیں، پھر بازاروں میں گشت کرتے ہیں اور ان کے لیے ایک بڑا الاؤ جلایا جاتا ہے، جس کو بھڑکانے کے لیے کچھ لوگ مقرر اور مامور ہوتے ہیں اور جلنے والا بازاروں میں گشت کرتا ہے، اس کے آگے طبل اور چنگ بجتے رہتے ہیں، اس کے جسم پر انواع و اقسام کے حریر کے کپڑے ہوتے ہیں، جس کو وہ پھاڑ دیتا ہے اور اس کے اردگرد خاندان اور قرابت والے ہوتے ہیں، اس کے سر پر چھلے ہوئے نازبو کا تاج ہوتا ہے، جس میں آگ کے انگارے ہوتے ہیں اور

(۱) غالباً اس سے مراد برد کا درخت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یکون من ورق الریحان اذا مضغ هذا الورق بالنورة المبلولة مع الفوفل و هو الذی قد غلب علیٰ اهل مکة و غیرهم من الحجاز و الیمن فی هذا الوقت مضغه۔ (ص ۸۳-۸٤)	اس پر گندھک اور توتیا ہوتی ہے، وہ آدمی چلتا رہتا ہے اور اس کی کھوپڑی جلتی رہتی ہے اور چراند پھیلتی رہتی ہے اور وہ پان اور سپاری چباتا رہتا ہے، پان اس ملک کی پیداوار ہے، اس کی پتیاں نازبو کی پتیوں سے چھوٹی ہوتی ہیں، اس کو بھگائے ہوئے چونے اور سپاری کے ساتھ کھاتے ہیں اور آج کل مکہ حجاز اور یمن وغیرہ میں بھی اس کے کھانے کا بڑا رواج ہے۔
و هذا اذا ما مضغ علیٰ ما ذکرنا الورق والنورة شد اللثة و قوی عمود الاسنان و طیب النکهة و ازال الرطوبة الموذیة و شهی الطعام و بعث علیٰ الباه و حمر الاسنان کاحمر ما یکون من حب الرمان و احدث فی النفس طربا و اریحیة و قوی البدن و ثارت من النکهة و روائح طیبة خمرة و الهند تستقبح خواصها و عوامها من اسنانه بیض و تجنبت من لا یمضغ ما وصفناه فاذا طاف المعذب لنفسه بالنار فی الاسواق و انتهی الیٰ تلك النار وهم غیر مکثرت لا یتغیر فی مشیته و لا یحسب فی خطوته	جس طریقہ سے ہم نے بیان کیا ہے، اس طریقہ سے پان اور چونا کھانے سے مسوڑھے سخت اور دانتوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں، منہ خوشبودار ہو جاتا ہے، خراب قسم کی ایذا پہنچانے والی رطوبتیں زائل ہوتی ہیں، بھوک کھلتی ہے، قوت باہ میں اضافہ ہوتا ہے، دانتوں میں انار کے دانوں کی طرح سرخی آجاتی ہے، طبیعت میں سرور ونشاط پیدا ہوتا ہے، بدن میں توانائی آتی ہے، منہ سے خوشبو پھوٹتی ہے، ہندوستان کے عوام اور خواص اس شخص کو ناپسند کرتے ہیں، جس کے دانت سفید ہوتے ہیں اور وہ پان نہیں کھاتا، جب آگ سے اپنے کو تکلیف پہنچانے والا شخص بازاروں میں گشت کرتے ہوئے آگ کے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فمنهم من اذا اشرف علیٰ النار و قد صارت كالتل العظيم تناول بيده خنجراً و يدعى الجرى عندهم فيضعه فى لبته۔ (ض ٨٤-٨٥)

پہنچتا تو اسے اس کی ذرا بھی پروانہیں ہوتی، نہ اس کی چال میں کسی قسم کا فرق آتا ہے اور نہ قدم اٹھانے میں کسی خوف کا اظہار ہوتا ہے، ان میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں کہ جب وہ آگ کے کنارے پر پہنچتے ہیں جو ایک بڑے ٹیلہ کی شکل اختیار کر چکی ہوتی ہے تو وہ ہاتھ میں خنجر لے کر اپنے سینہ میں بھونک لیتا ہے اور ایسے لوگ بڑے جری اور بہادر کہلاتے ہیں۔

و لقد حضرت فى بلاد صيمور من بلاد الهند من ارض الارمن مملكة البلهرى و ذالك فى سنة اربع و ثلث مائة و الملك يومئذ علیٰ صيمور المعروف بجانج و بها يومئذ من المسلمين نحو من عشرة آلاف قاطنة بياسرة و سيرافيين و عمانيين و بصريين و بغداديين و من سائر الامصار ممن قد تأهل و قطعن فى تلك الديار فيهم خلق من وجوه التجار مثل موسىٰ بن اسحاق الصندالونى علیٰ الهنرمة يومئذ ابو سعيد معروف بن زكريا و الهنرمة يراد به رئيس المسلمين و ذالك

میں ۳۰۴ھ میں ہندوستان کے شہر چیمور میں جو راجہ ولبھ رائے کی مملکت لار کا علاقہ ہے، موجود تھا اور اس زمانہ میں جو راجہ تھا، اس کا نام جانج تھا اور اس وقت تقریباً دس ہزار مسلمان وہاں آباد تھے، جو اصل میں بیاسرہ، سیراف، عمان، بصرہ اور بغداد اور دوسرے ملکوں کے تھے، لیکن ان علاقوں میں بود و باش اختیار کر لی ہے، ان میں سے بہت سے معزز اور بڑے تاجر ہیں جیسے موسیٰ بن اسحاق صنداپوری اور ہنرمندی (۱) کے عہدہ پر ان دنوں میں ابوسعید معروف بن زکریا مامور تھے، ہنرمند سے مراد مسلمانوں کا سردار ہے، اس کی شکل یہ تھی کہ راجہ کا قاعدہ تھا کہ وہ کسی

(۱) یعنی قضاء۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان الملك يملك علىٰ المسلمين رجلاً من رؤسائهم تكون احكامهم مصروفة اليه و معنى البياسرة يراد به الذين ولدوا من المسلمين بارض الهند يدعون بهذا الاسم وحدهم بيسر۔ (ص ۸۵-۸۶)

مسلمان رئیس ہی کو ان کا سردار بنا دیتا تھا اور مسلمانوں کے تمام معاملات اسی کے سپرد ہوتے تھے، بیاسرہ سے وہ مسلمان مراد ہیں جو ہندوستان میں پیدا ہوئے، اسی نام سے وہ مشہور ہیں، اس کا واحد بیسر (۱) ہے۔

و رأيت رجلات من فتيانهم و قد طاف علىٰ مما وصفنا فى اسواقهم فلما دنا من النار اخذا الخنجر فوضعه علىٰ فؤاده فشقه ثم ادخل يده الشمال فقبض علىٰ كبده فجذب منها قطعة وهو يتكلم فقطعها بالخنجر و دفعها الىٰ بعض اخوانه تهاونا بالموت ولذة بالنقلة ثم هوى بنفسه فى النار واذا مات الملك من ملوكهم او قتل حرق خلق من الناس انفسهم لموته فيدعون هؤلاء البلانجرية و احدهم بلا نجر و تفسير ذالك مصادقوه ممن يموت بموته و يحيىٰ بحياته۔

(ص ۸۶-۸۷)

اور جس طرح ہم نے بیان کیا ہے، اسی طرح ایک نوجوان کو بازاروں میں گشت کرتے ہوئے میں نے دیکھا، وہ جب آگ کے قریب پہنچا تو خنجر نکال کر اپنے سینہ میں پیوست کر دیا اور اپنا بایاں ہاتھ اس میں ڈال کر جگر باہر نکال لیا اور اس کو تلوار سے کاٹ کر اپنے کسی بھائی کو دے دیا، اس سے اس کا مقصد موت کی تحقیر اور دوسرے عالم میں منتقل ہونے کے لذت سے لطف اندوزی تھی اور اس درمیان میں وہ باتیں بھی کرتا جاتا، اس کے بعد وہ آگ میں کود پڑا، جب کوئی راجہ مر جاتا یا قتل کر دیا جاتا تو اس کی موت سے ایک پوری جماعت اپنے کو آگ میں جلا ڈالتی، ان لوگوں کو بلانجریہ کہتے تھے، اس کا واحد بلانجر ہے جس کے معنی بادشاہ کے خیر خواہ اور سچے دوست کے ہیں، یعنی جو اس کی موت کے باعث مرتے اور اس کی زندگی کی وجہ سے جیتے ہیں۔

(۱) یہ غالباً گجراتی لفظ ہے، جس کی اصل ''بے سرا'' ہے جس کے معنی دوسرا ڈالا، یعنی وہ شخص جو عربی اور ہندی مخلوط نسل سے پیدا ہوتا ہو۔ (عرب و ہند کے تعلقات ص ۲۸۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و للهند اخبار عجيبة تجزع
من سماعها النفوس و انواع من
الآلام و المقاتل تالم عند ذكرها
الابدان و تقشعر منها الابشار و قد
اتينا علىٰ كثير من جميع اخبارهم فى
كتابنا اخبار الزمان فلنرجع الآن الىٰ
خبر الهند و مصيره الىٰ بلاد
سجستان و قصده مملكة السريانيين
و تعدل عما احتذينا من اخبار الهند
و كان هذا الملك من ملوك الهند
يقال له زنبيل و كل ملك يملك هذا
البلد من ارض الهند يسمىٰ بهذا
الاسم الىٰ وقتنا هذا و هو سنة اثنتين
و ثلثين و ثلث مائة فكانت بين ملك
الهند و السريانيين حروب عظام نحو
من سنة فقتل ملك السريانيين و
احتوى الهندى علىٰ السقع و ملكه
و جميع ما فيه فسار اليه بعض ملوك
عرب فاتا عليه و ملك العراق و رد
ملك السريانيين فملكوا علىٰ انفسهم
رجلاً منهم يقال له تستر و كان ولد
المقتول و كان ملكه الىٰ ان هلك
ثمانى سنين (ص ۸۷ - ۸۸)

غرض ہندوؤں کے ایسے عجیب واقعات
ہیں، جن کو سن کر دل لرز جاتا ہے، وہ اپنے کو
ایسی ایسی اذیتیں دیتے ہیں کہ ان کے ذکر سے
جسم کو تکلیف محسوس ہوتی ہے اور رونگٹے کھڑے
ہوجاتے ہیں، اس قسم کے بہت سے واقعات
ہم اپنی کتاب اخبار الزمان میں نقل کر چکے ہیں،
اس لیے یہاں ان کو قلم انداز کر کے ہندوستان
کے راجہ کا واقعہ، اس کے بجستان جانے اور
سریانیوں کی سلطنت کا قصد کرنے کا ذکر
کرتے ہیں، اس ہندوستانی راجہ کا نام زنبیل
تھا اور جو راجہ بھی اس علاقہ میں راج کرتا ہے،
اسے اب تک یعنی ۳۲۰ھ میں بھی اسی نام
سے موسوم کیا جاتا ہے، اس راجہ اور سریانیوں
کے درمیان بڑی سخت جنگیں تقریباً ایک سال
تک بپا رہیں، بالآخر سریانی بادشاہ مارا گیا اور
ہندو راجہ اس کی سلطنت اس کے ملک اور اس
ملک کی ساری چیزوں پر قابض ہوگیا، مگر اس
کے بعد ہی کسی عرب بادشاہ نے اس پر اور
عراق پر حملہ کر کے سریانیوں کی سلطنت اس
سے چھین کر ان کو واپس دلا دی، اس کے بعد
سریانیوں نے اپنی قوم کے ایک شخص تستر نامی
کو بادشاہ بنایا، جو مقتول راجہ کا لڑکا تھا اور اس
کی حکومت آٹھ برس تک رہی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و قد قیل ان کیقاوس بنا مدینة قشمیر بارض الهند و ان سیاوخس بنی فی حیا ة ابیه کیقاوس مدینة مهرجان من ارض السند المقدم ذکرها فیما سلف من هذا الکتاب۔

(ص ۱۳۱-۱۳۲)

بیان کیا جاتا ہے کہ کیکاؤس نے ہندوستان کے شہر کشمیر کی بنا ڈالی تھی اور اس کے بیٹے سیاوخس نے اس کی زندگی ہی میں سندھ کے شہر مہرجان کو آباد کیا تھا۔

و قد کان بهرام قبل ذالك دخل الیٰ ارض الهند متنکراً و لاخبارهم متعرفا و اتصل بشبرمه ملك من ملوك الهند فابلی بین یدیه فی حرب من حروبه و امکنه من عدوه فزوجه ابنته علیٰ انه بعض اساورة فارس۔

(ص ۱۹۱)

اور بہرام اس سے (عراق آنے سے) پہلے ہندوستان میں اجنبی آیا تھا تاکہ یہاں کے حالات اور واقعات سے واقفیت حاصل کر لے، چنانچہ وہ راجہ شبرمہ سے ملا اور اس کے ساتھ کسی لڑائی میں بڑے کارنامے دکھائے اور اس کے دشمن پر قابو حاصل کرلیا، راجہ نے (خوش ہوکر) اپنی لڑکی اس سے بیاہ دی، حالانکہ وہ ایک ایرانی نژاد قائد تھا۔

وهادنته ملوك الهند و السند والشمال والجنوب و سائر الممالك وحملت الیه الهدایا و وفدت علیه الوفود خوفاً من صولته و کثرة جنوده و عظم مملکته و لما ظهر من فعله بالممالك و قتله الملوك وانقیاده الیٰ العدل۔ (ص ۲۰۰)

(نوشیرواں عادل) سے ہندوستان، سندھ، شمال اور جنوب کے بہت سے ملکوں کے بادشاہوں نے صلح کرلی اور اس کے دبدبہ، اس کی فوجوں کی کثرت، اس کی سلطنت کی وسعت وعظمت اور دوسرے ملکوں پر اس کے غلبہ، ان کے حکمرانوں کے قتل اور عدل پروری وغیرہ کے خوف سے اس کے پاس ہدایا وتحائف اور وفود بھیجتے تھے۔

و کتب الیه ملك الهند من ملوك

اس (نوشیرواں) کے یہاں ہندوستان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الهند و عظيم اراكنة المشرق و صاحب قصر الذهب وابواب اليا قوت والدر الى اخيه ملك فارس صاحب التاج و الراية كسرى انوشروان و اهدى اليه الف منّ عوداً هندياً يذوب في النار كالشمع و يختم عليه كما يختم على الشمع فتتبين به الكتابة و جاما من الياقوت الاحمر فتحه و شبر مملوا من الدر و عشرة امناء كافور كالفستق و اكبر من ذالك وجارية طولها سبعة اذرع تضرب اشفار عينها خدها و كان بين اجفانها لمعان البرق من بياض مقلتها مع صفاء لونها ودقة تخطيطها و اتقان تشكيلها مقرونة الحاجبين لها ضفائر تجرها و فرشا من جلود الحيات الين من الحرير و احسن من الوشي و كان كتابه في لحاء الشجر المعروف بالكاذى مكتوب بالذهب الاحمر وهذا الشجر يكون بارض الهند و الصين وهو نوع من النبات عجيب ذو لون حسن و ريح طيبة لحاؤه ارق من الورق الصيني يتكاتب فيه ملوك الصين والهند۔ (ص ۲۰۱-۲۰۲)

کے راجہ نے اس طرح خط لکھا کہ مشرقی سلطنت کے بڑے تاجدار، سونے کے محل موتیوں اور یاقوت کے دروازوں والے ہندوستانی راجہ کی طرف سے اس کے بھائی تاج و علم والے شہنشاہ فارس، کسریٰ، نوشیرواں کے نام اور اس نے نوشیرواں کے پاس ایک ہزار من عود ہندی بھیجی جو موم کی طرح آگ سے پگھل جاتی تھی اور موم ہی کی طرح اس پر بھی مہر کرنے سے تحریر نمایاں ہو جاتی تھی اور سرخ یاقوت کا ایک پیالہ جس کا دہانہ ایک بالشت کا تھا اور وہ موتیوں سے بھرا ہوا تھا اور پستہ کے دانوں کے برابر یا اس سے بڑی کافور دس من اور سات ہاتھ کشیدہ قامت ایک حسین و جمیل لونڈی جس کی پلکوں کے بال گالوں پر لٹکتے تھے اور دیدہ کی سپیدی میں بجلی کی چمک تھی، اس کا رنگ نہایت صاف تھا، جسم کی ساخت اور بناوٹ موزوں و متناسب ابرو پیوستہ اور چوٹی اتنی لمبی تھی کہ زمین پر گھسٹتی تھی، اس لونڈی کے علاوہ سانپوں کی کھال کا ایک فرش بھیجا جو مخمل سے بھی زیادہ نرم اور نقش و نگار سے زیادہ خوبصورت تھا، یہ خط کاذی نام ایک درخت کی چھال پر سرخ سونے سے لکھا ہوا تھا اور یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درخت چین اور ہندوستان میں ہوتا ہے اور نہایت عجیب قسم کی نبات ہے، اس کا رنگ نہایت عمدہ، خوشبو پاکیزہ اور چھال پتیوں سے بھی زیادہ نرم ہوتی ہے، اسی پر ہندوستان اور چین کے بادشاہ آپس میں خط و کتابت کرتے ہیں۔

و كان نقل اليه من الهند كتاب كليلة و دمنة و الشطرنج و الخضاب الاسود المعروف بالهندى وهو الخضاب الذى يلمع سواده فيها يظهر من اصول الشعر بصبغه سوادا و لا يتصل منه شئ و يحكى ان هشام بن عبدالملك كان يخضب بهذا الخضاب۔ (ص ۲۰۳)

نوشیرواں کے دربار میں ہندوستان کی مشہور کتاب کلیلہ ودمنہ کا ترجمہ کیا گیا، شطرنج اور سیاہ خضاب لے جایا گیا، جو ہندی کہلاتا تھا، اس خضاب کے استعمال سے بالوں کی جڑیں تک سیاہ ہو جاتی تھیں اور سیاہی کی چمک زائل نہیں ہوتی تھی، بیان کیا جاتا ہے کہ ہشام بن عبدالملک بھی یہ خضاب لگایا کرتا تھا۔

و ملوك الهند تبالغ فى اثمان ما عظم من الفيلة و ارتفع من الارض وقد يكون من الوحشية فى ارض الزنج من الفيله ما هو اعلا سمكاً لما وصفنا باذرع كثيرة على حسب ما يحمل من قرونها المسماة بالانياب ما وزن الناب منها خمسون و مائة منّ الىٰ المائتين و المن رطلان بالبغدادى و علىٰ قدر عظم الناب

ہندوستان کے راجہ اونچے قد کے ہاتھیوں کو زیادہ سے زیادہ قیمت دے کر خریدتے تھے اور وحشی (بے سدھائے) ہاتھی حبشہ میں اس سے بھی کئی گز اونچے ہوتے ہیں، جیسا کہ ان کی سینگوں سے جنہیں دانت کہا جاتا ہے، معلوم ہوتا ہے، ان دانتوں کا وزن ڈیڑھ سو سے دو سو من تک ہوتا ہے، ایک من سے دو بغدادی رطل مراد ہیں، ہاتھی کے دانت جتنے بڑے ہوتے ہیں، اسی حساب سے ان کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عظم جسم الفيل و قد كان ابرويز خرج في بعض الاعياد و قد صفت له الجيش و العدد والسلاح و فيما صف له الف فيل و قد احدقت به خمسون الف فارس دون الرجالة فلما بصرت به الفيلة سجدت له فما رفعت رؤسها و بسطتها حراطيمها حتىٰ جذبت بالمحاجر و راطنها الفيالون بالهندية فلما بصر بذالك ابرويز تاسف علىٰ ما خص به اهل الهند من فضيلة الفيلة و قالت ليت ان الفيل لم يكن هنديا و كان فارسياً انظروا اليها و الىٰ سائر الدواب و فضلوها بقدر ما ترون من معرفتها و ادبها و قد افتخرت الهند بالفيلة و عظم اجسامها و معرفتها و حسن طاعتها و قبول الرياضات و فهمها المرادات و فرزها بين الملوك و غيرهم و ان غيرها من الدواب لا تفهم شيئا ولا تفضل بين شيئين و سنورد فيما يرد من هذا الكتاب جملاً من الفضول في اخبار الفيلة و قالته الهند و غيرهم في ذالك و تفضيلهم علىٰ سائر الدواب۔ (۲۳۲)	جسم بھی بڑا ہوتا ہے، ایک مرتبہ بادشاہ پرویز کسی تقریب کے لیے نکلا تو اس کے لیے فوجیں صف آرا اور اسلحہ و ساز وسامان سے آراستہ کی گئیں، ان میں ایک ہزار ہاتھیوں کی صف بھی تھی اور پیدل فوجوں کے علاوہ پچاس ہزار سوار اس کے گرد تھے، جب ہاتھیوں نے اسے دیکھا تو سر بہ سجود ہو گئے اور اس وقت تک نہ سر اٹھایا اور نہ سونڈ پھیلایا جب تک کہ مہاوت نے آنکس نہ مارا اور ہندوستانی زبان میں سر اٹھانے کے لیے کہہ نہ دیا، یہ منظر دیکھ کر پرویز کو افسوس ہوا اور ہندوستان والوں کی اس برتری پر رشک آیا اور اس نے کہا کاش یہ ہاتھی ہندوستان کے بجائے ایران میں ہوتے اور لوگوں کو حکم دیا کہ ہاتھی اور دوسرے جانوروں کا خیال رکھو اور ان کی سمجھ اور تمیز کے مطابق ان کی قدر کرو، ہندوستانی ہاتھی، اس کی جسامت، سمجھ بوجھ، اطاعت شعاری، محنت و مشقت، مقصد و منشا کو سمجھ لینے، بادشاہ اور غیر بادشاہ میں فرق و امتیاز کر لینے کی صلاحیتوں پر فخر کرتے ہیں، ہاتھی کے علاوہ دوسرے جانور نہ کوئی بات سمجھ سکتے ہیں اور نہ دو چیزوں میں سے ایک کو ترجیح دے سکتے ہیں، آگے چل کر ہم اس کتاب کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض فصلوں میں ہاتھیوں کے واقعات ان کے بارہ میں ہندوستانی وغیر ہندوستانی لوگوں کے اقوال اور دوسرے تمام جانوروں پر اس کو فضیلت دینے کا حال بیان کریں گے۔

و سار الاسكندر بعد ان هلك ملك فارس و احتوى علىٰ ملكها و تزوج ابنة ملكها نحو السند و الهند فوطى ملوكها و حملت اليه الهدايا و الخراج و حاربه فور و كان اعظم ملوك الهند فكان له مع الاسكندر حروب و قتله الاسكندر مبارزة۔

(ص ۲۴۹-۲۵۰)

بادشاہ فارس کی موت کے بعد سکندر نے اس کی سلطنت پر قبضہ کرلیا اور اس کی لڑکی سے شادی کر کے سندھ اور ہندوستان کی طرف بڑھا اور وہاں کے راجاؤں کو پامال کر کے ان سے ہدایا اور خراج وصول کیا، ہندوستان کے سب سے بڑے راجہ فور نے اس سے جنگ کی اور دونوں میں کئی معرکے ہوئے، آخر میں سکندر نے اسے دعوت مبارزت دے کر قتل کر دیا۔

فلما مات الاسكندر طافت به الحكماء ممن كان معه من حكماء اليونانيين و الفرس و الهند و غيرهم من علماء الامم و كان يجمعهم و يستريح الىٰ كلامهم و لا يصدر الامور الا عن رأيهم و جعل بعد ان مات فى تابوت من الذهب مرصع بالجواهر بعد ان طلى جسمه بالاطلية الماسكة لاجزائه فقال عظيم الحكماء و المقدم فيهم

جب سکندر کا انتقال ہوا تو یونان، فارس، ہندوستان اور دوسری قوموں اور ملکوں کے جو فلاسفہ اور حکما اس کے ساتھ رہتے تھے اور جن کی ہم نشینی اور باتوں سے وہ لطف اندوز ہوتا تھا اور جن کی رائے اور مشورہ کے بغیر کوئی حکم صادر نہیں کرتا تھا، وہ سب سکندر کی نعش کے اردگرد جمع ہو گئے، نعش جواہرات سے مرصع سونے کے ایک تابوت میں جسم کو محفوظ رکھنے والے مسالہ لگا کر رکھی گئی تھی، سب سے بڑے دانش مند حکیم نے کہا ہر شخص

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیتکلم کل واحد منکم بکلام یکون للخاصة معزیا وللعامة واعظا و قام فوضع یده علیٰ التابوت فقال اصبح آسر الاسراء اسیراً۔

(ص ۲۵۱-۲۵۲)

کو اس موقع پر ایسی بات کہنی چاہیے جو خواص کے لیے تعزیت و تسلی اور عوام کے لیے پند و موعظت کا باعث ہو، یہ کہہ کر وہ کھڑا ہوگیا اور تابوت پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ قیدیوں کو قید کرنے والا آج خود قیدی ہے۔

قال الثامن عشر و کان من حکماء الھند یا من کان غضبه الموت ھلا غضبت علیٰ الموت۔ (ص ۲۵۵)

اٹھارہویں حکیم نے جو ہندوستان کے مشہور حکما میں تھا، کہا کہ اے وہ شخص جس کے غیظ و غضب کا نام موت تھا، آج اپنی موت پر تجھے کیوں نہ غصہ آیا۔

قال الرابع والعشرون و کان من نساك الھند و حکمائھا ان دنیا یکون ھذا آخرھا فالزھد اولیٰ ان یکون فی اولھا۔ (ص ۳۵۶)

چوبیسویں حکیم نے جو ہندوستان کے زاہدوں اور فلسفیوں میں تھا، کہا کہ دنیائے دنی کا آخری نتیجہ یہ ہے، اس لیے دنیا سے علیحدگی ابتدا ہی میں بہتر ہے۔

و یتاتی ذالك منھا لعظم خلقھا و کبیر اجسامھا و سعة ریشھا لان للطواویس بارض الھند شان عجیب والذی یحمل منھا الیٰ ارض الاسلام و تخرج عن ارض الھند فتبیض و تفرخ تکون صغیرة الاجسام کدرة الالوان لا تعطی انواراً للابصار بادراکھا و انما تشبه بالھندیة بالشبه الیسیر۔

(ص ۴۳۸)

موروں کی خلقت عظیم، جسم بڑا اور پروں میں وسعت ہے اور ہندوستان میں عجیب عجیب قسم کے مور ہوتے ہیں اور وہاں سے جو مور اسلامی سلطنت میں لائے جاتے ہیں تو وہ اگرچہ ہندوستان سے باہر بھی انڈے اور بچے دیتے ہیں، مگر چھوٹے اور گندے رنگوں کے ہوتے ہیں، ان سے نگا ہیں پُر نور نہیں ہوتی اور ہندستان کے موروں سے ان کی بہت معمولی اور تھوڑی سی مشابہت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و كذالك شجر النارنج والاترج المدور جلب من ارض الهند بعد ثلث مائة فزرع بعمان ثم نقل الى البصرة والعراق و الشام حتى كثر فى دور الناس بطرسوس و غيرها من الثغر الشامى و انطاكية و ساحل الشام و فلسطين و مصر و ما كان بعهد و لا يعرف فعدمت منه الروائح الخمرة الطيبة واللون الحسن الذى يوجد فيه بارض الهند لعدم ذالك الهواء و التربة والماء و خاصية البلد۔ (ص ۲۳۹)

اسی طرح نارنگی (سنگترے) اور بڑے گول لیموں بھی تیسری صدی کے بعد ہندوستان سے لائے گئے اور پہلے عمان پھر بصرہ، عراق اور شام وغیرہ میں اس کی کاشت کی گئی، یہاں تک کہ سرحد شام میں طرطوس، انطاکیہ، ساحل شام، فلسطین اور بعض دوسرے مقامات میں وہ گھر گھر پھیل گئے، مگر ان میں وہ لطیف شرابی خوشبوئیں اور دلکش اور حسین رنگ نہیں پایا جاتا، جو ہندوستان کی نارنگی میں ہوتا ہے، کیوں کہ یہاں کی ہوا، مٹی، پانی اور بعض ملکی خاصیتیں ہندوستان سے مختلف ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلد سوم

و الهند تتخذ الفيلة و تتنابخ في ارضها و ليس فيها وحشية و انما هي حربية و مستعملة كاستعمال البقر و الابل و اكثرها تاوى المروج و الغياض و كالجواميس في ارض الاسلام و الفيلة تهرب من الموضع الذي يكون فيه الكركدن على حسب ما قدمنا فلا ترعى في موضع تشم فيه رائتحه و يعمر الفيل بارض الزنج نحوا من اربع مائة سنة كذالك تذكر الزنج لانها تعرف في ديارها الفيل العظيم مما لا يتاتى لهم قتله و منها الاسود و الابيض و الابلق و الاغبر و في ارض الهند منها ما يعمر المائة سنة و المائتين و يضع حمله

اہل ہند ہاتھی (۱) پالتے ہیں اور یہ پالتو ہاتھی بچے بھی دیتے ہیں، لیکن ہندوستان میں جنگلی ہاتھیوں کے بجائے سدھائے ہاتھی ہوتے ہیں جو لڑائی میں اونٹ اور گائے بیلوں کی طرح کھیتی باڑی اور باربرداری وغیرہ کے کام میں استعمال کئے جاتے ہیں اور اسلامی ملکوں میں جس طرح بھینسیں چراگاہوں اور جنگلوں میں چرنے کے لیے جاتی ہیں، ہندوستان میں اکثر اسی طرح ہاتھی بھی چرنے کے لیے جاتے ہیں، لیکن جہاں گینڈے ہوتے ہیں، وہاں سے بہت دور رہتے ہیں اور ان سے بھاگتے ہیں، بلکہ جہاں ان کو گینڈے کی بو بھی محسوس ہوتی وہ نہیں چر سکتے، حبش کے ہاتھیوں کی عمر تقریباً ۴۰۰ برس ہوتی ہے، یہ خود حبشہ والوں کا بیان

(۱) ہاتھی ہندوستان کا خاص جانور ہے، گزشتہ زمانہ میں وہ یہاں بڑے اہتمام سے پالا جاتا تھا، اگرچہ اس کے متعلق معلومات پہلے تحریر ہو چکے ہیں، لیکن مصنف نے یہاں بڑی تفصیل اور جامعیت سے اسے بیان کیا ہے، اس لیے اسے ذکر کیا جا رہا ہے۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی کل سبع سنین۔	ہے، کیوں کہ وہاں ان بڑے بڑے ہاتھیوں کو جو قتل نہیں ہو سکے ہیں، عام طور سے لوگ جانتے ہیں، بعض ہاتھی سیاہ، بعض سفید، بعض سیاہ و سفید دونوں رنگ کے، یعنی چتکبرے اور بعض خاکی رنگ کے ہوتے ہیں اور ہندوستان میں بعض ہاتھیوں کی عمر ۱۰۰ سال اور بعض کی دو سو سال ہوتی ہے اور سات سال کے بعد اس کے بچہ ہوتا ہے۔
(ص-۱۱)	
و الفیل یھرب من السنانیر وھی القطاط و لا تقف لھا البتة اذا ابصرتھا و قد ذکر عن ملوك الفرس انھا کانت توقی الفیلة المقاتلة بالرجالة حولھا و مراعات خیل الاعداء عند الحرب بتجنیة السنانیر علیھا و کذالك افعال ملوك السند و الھند الیٰ ھذہ الغایة۔	اور ہاتھی بلوں سے بھی بھاگتا ہے، اس کو جہاں دیکھ لیتا ہے، وہاں نہیں ٹھہر سکتا، شہنشاہانِ فارس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے وہ جنگ میں ان ہاتھیوں سے جن کے گرد میدان جنگ میں پیادہ اور سوار کھڑے ہوتے ہیں بلوں کو چھوڑ کر اپنی مدافعت کرتے ہیں اور سندھی اور ہندی راجاؤں کا بھی یہی طریقہ ہے۔
(ص۱۳-۱٤)	
و قد ذکران الخنازیر نفرت منھا الفیلة و قد کان رجل بالمولتان من ارض السند یدعی ھارون بن موسی مولیٰ للازد و کان شاعرا و شجاعاً ذا ریاسة فی قومه و منعة بارض السند مما یلی بلاد المولتان و کان فی حصن له فالتقی مع بعض ملوك	کہا جاتا ہے کہ سوروں سے بھی ہاتھی بدکتے ہیں، ملک سندھ کے علاقۂ ملتان میں ہارون بن موسیٰ نامی قبیلہ ازد کا آزاد کردہ ایک غلام تھا، جو بہادر، شاعر اور ذی حیثیت آدمی تھا اور اپنے ایک محفوظ قلعہ میں رہتا تھا، اتفاقاً کسی ہندو راجہ سے اس کی جنگ ہوئی، ہندوستانی فوجوں کے آگے ہاتھی تھے، اس لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الهند و قدمت الهند امامها الفيلة فبرز هرون بن موسىٰ امام الصف و قصد لعظيم من الفيلة و قد خبا تحت ثوبه سنورا فلما دنیٰ فی حملته من الفيل خلیٰ القط عليه فولی الفيل منهزماً لما ابصر ذالك الهر فكان ذالك اسباب هزيمة الجيش و قتل الملك وغلبة المسلمين عليهم۔

ہارون جب اس صف کے سامنے آیا تو ایک بڑے ہاتھی کے سامنے آیا وہ اپنے کپڑوں میں ایک بلی چھپائے ہوئے تھا، جب حملہ کے وقت ہاتھی کے قریب گیا تو بلی اس کے قریب چھوڑ دی، اسے دیکھ کر ہاتھی بھاگ کھڑا ہوا، جس کی وجہ سے پوری فوج شکست کھا گئی، بادشاہ قتل کر دیا گیا اور مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔

العندليب هو طائر صغير يكون بارض الهند و السند تذكره الشعراء فی اشعاره تمثلا بصغره و الزندبيل هو العظيم من الفيلة و المقدم فيها و قد قيل ان الزندبيل هو اسم لما اشتد فی الحرب من اناث الفيلة۔

(ص ۱۷)

عندلیب ایک چھوٹی چڑیا کا نام ہے، جو ہندوستان اور سندھ میں ہوتی ہے اور شعرا اپنے کلام میں چھوٹائی کی مثال میں اس کو پیش کرتے ہیں اور زندبیل بڑے اور جنگ میں آگے رہنے والے ہاتھی کو کہتے ہیں، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ زندبیل ہتنیوں کو کہتے ہیں، کیوں کہ وہ جنگ میں صبر و برداشت کا زیادہ ثبوت دیتی ہیں۔

و الفيلة لا تنتج و لا تتوالد الا بارض الزنج و الهند و لا تعظم انيابها بارض الهند و السند علیٰ حسب ما تعظم بارض الزنج و الزنج تتخذ من جلود الفيلة الدرق و كذالك الهند و لا

جش اور ہندوستان کے علاوہ (۱) اور کہیں کے ہاتھی بچہ نہیں دیتے، جش کی طرح ہندوستان اور سندھ میں ان کے دانت بڑے بڑے نہیں ہوتے، جشی اور ہندوستانی ہاتھیوں کی کھال کی ڈھالیں بناتے ہیں، مگر مضبوطی اور

(۱) اس سے مراد مطلق ہاتھی نہیں، بلکہ پالتو ہاتھی ہیں، یعنی صرف ان دو مقاموں کے ہاتھی سدھانے اور آبادی میں رہنے کے بعد جفت ہوتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یلحق ذالك فی المنعة شیٔ من الدرق الصینی و التبتی و الجاوی و خرطومه انفه و به یوصل الطعام و الشراب الیٰ جوفه و هو شیٔ بین الغرضوف و اللحم و العصب و به یقاتل و یضرب و به یصیح و لیس صوت الفیل علیٰ مقدار جسمه و کبر خلقه۔ (ص ۱۸)	حفاظت کے اعتبار سے چین، تبت اور جاوا کی ڈھالوں سے ان کا کوئی مقابلہ نہیں، ہاتھیوں کی سونڈ ہی ان کی ناک ہے، اسی کے ذریعہ وہ کھانا پانی پیٹ تک لے جاتا ہے اور سونڈ گوشت، نرم ہڈی اور پٹھے کے درمیانی قسم کی ایک چیز ہے، اس سے ہاتھی جنگ کرتا ہے اور لڑتا بھڑتا اور چیختا چلاتا ہے، لیکن اس کی آواز اس کے دیوہیکل جسم کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔
و الهند تزعم ان الفیل لولا ان لسانه مقلوب ثم لقن الکلام لتکلم و الهند تشرف الفیل و تفضله علیٰ سائر الحیوان لما اجتمع فیه من الخصال المحمودة من علو سمکه و عظم صورته و بدیع منظره و تضاؤل صوته وطول خرطومه و سعة اذنه و کبر غرموله مع خفة و طئه و طول عمره و ثقل جسمه و قلة اکتراثه لما وضع علیٰ ظهره و انه مع کبر هذا الجسم و عظم هذه الصورة یمر بالانسان فلا یحس بوطئه و لا یشعر به حتی یغشاه لحسن خطوه و	اہل ہند کا خیال ہے کہ اگر ہاتھی کی زبان الٹی نہ ہوتی اور اس کو بول چال سکھائی جاتی تو وہ ضرور بولنے لگتا، وہ اسے بڑی قدر و عظمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور دوسرے جانوروں سے اس کو برتر خیال کرتے ہیں، کیوں کہ اس میں بہت سی عمدہ چیزیں جمع ہوگئی ہیں، مثلاً قد کی لمبائی، صورت وہیئت کی بڑائی، منظر کی ندرت، آواز کی پستی، سونڈ کی لمبائی، کانوں کی چوڑائی، آلۂ تناسل کی بڑائی، پیروں کی چاپ کی آہنگی، عمر کی درازی، اس پر کتنا ہی بار ہو، اس کی پرواہ نہیں کرتا، بھاری بھرکم جسم کے باوجود جب وہ کسی آدمی کے پاس سے گزرتا ہے تو قدم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استقامة مشيه۔

(ص ۲۱)

رکھنے کی خوبی اور چال کی استقامت کی وجہ سے جب تک وہ بالکل پاس نہ پہنچ جائے آدمی کو اس کے قدم کی چاپ محسوس نہیں ہوتی۔

والنوع الثانی يدعى بالبحری و مغناهم فی هذه التسمية هو ان ملوك البحر من الهند والسند و الزنج و الصين ترغب فی هذا النوع من زمرد و تتباهى فی استعماله و لباسه فی يتجانه و اكلتها و خواتيمها و اسورتها وفسمى البحری لما ذكرنا وهو ثانی المر فی الجودة۔

(ص ٤٤)

زمرد کی دوسری قسم کو سمندری کہتے ہیں، اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ چین، جبش، سندھ اور ہندوستان کے ساحلی اور بحری علاقوں کے راجہ اس قسم کے زمرد کے بڑے شائق ہوتے ہیں اور بڑے فخر سے اس کو اپنے لباس، تاج، انگوٹھی اور کنگنوں میں استعمال کرتے ہیں، اسی لیے اسے بحری (سمندری) کہتے ہیں اور پہلی قسم ''مر'' کے بعد دوسری سب سے عمدہ قسم یہی ہوتی ہے۔

و قد يحمل من ارض الهند من بلاد سنداں و نحو كنباية من مملكة البلهری صاحب المانكير المقدم و ذكره فيما سلف من هذا الكتاب نوع من الزمرد و يلحق بما وصفناه من النور والخضرة والشعاع الا انه حجر اصلب مما وصفنا و اثقل مما ذكرنا و لا فرق بين هذا النوع المحمول من ارض الهند و بين الانواع الاربعة المقدم ذكرها الا ذو در افطن او ما هو فيه

ہندوستان میں مہانگر کے راجہ بلہرا کی سلطنت سے جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے، کھمبایت اور سندان وغیرہ کے علاقوں سے ایک قسم کا زمرد باہر بھیجا جاتا ہے، جو اپنی چمک اور تراش کے اعتبار سے ان زمردوں کے مشابہ ہے جن کا ہم نے پہلے بیان کیا ہے، البتہ وہ ان سب سے زیادہ سخت اور بھاری ہوتا ہے، اس زمرد میں جو ہندوستان سے لایا جاتا ہے اور گزشتہ چاروں قسموں کے زمردوں میں بڑے ہوشیار اور اس کے ماہرین ہی فرق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و هذا النوع الهندی يعرفه اصحاب الجواهر بالمكی لانه يحمل من ارض الهند الیٰ بلاد عدن و غيرها من سواحل اليمن و يوتیٰ به مكة، فاشتهر بهذا الاسم وبان بهذا النعت۔ (ص ٤٨)	کر سکتے ہیں، ہندی اس قسم کو جوہری مکی کہتے ہیں، اس لیے کہ وہ ہندوستان سے عدن اور یمن کے ساحلی علاقوں سے ہوتا ہوا مکہ لایا جاتا ہے، اس لیے اسی نام اور وصف سے مشہور ہے۔
لان بحر الهند و الصين فی قعره اللؤلؤ و فی جباله الجواهر و معادن الذهب والفضة و الرصاص القلعی و فی افواه دوابه العاج و من منابته الآبنوس و الخيزران و القنا و البقم والساج والعود واشجار الكافور والجوزبوا والقرنفل والصندل وانواع الافاويه والطيب والعنبر و طيوره الباغی البيض والخضر واحلها ببغة ثم الطواويس و انواعها فی صورها واختلافها فی الصغر والكبر و منها ما يكون كالنعامة كبرا و حشرات ارض الهند الزباد كالسنانير بارض الاسلام كثيرة منمرة (۲) كالسنور واكثر ما يخرج من ضرعها الطيب المعروف بلبن الزباد و هذا النوع من الطيب عجيب۔ (ص٥٦-٥٧)	بحر ہند اور بحر چین کی گہرائیوں میں موتی، ان کے پہاڑوں میں جواہرات، سونے، چاندی، سیسہ اور تانبہ کی کانیں ہاتھی دانت، نباتات میں آبنوس، بانس، بید، نیزے، بکم، ساگوان، عود، کافور، جائفل، لونگ، صندل، قسم قسم کے پھول، خوشبودار چیزیں، عطر اور عنبر وغیرہ پرندوں میں سفید اور ہرے طوطے رنگ برنگ کے چھوٹے بڑے مور ہوتے ہیں، جن میں سے بعض شتر مرغ کے برابر ہوتے ہیں اور ہندوستان کے حشرات الارض میں مشک بلاد (۱) ہوتا ہے، یہ اسلامی ملکوں کے بلوں کی طرح وہاں بہت ہوتا ہے اور انہی کی طرح پالا جاتا ہے اور زیادہ تر اس کے تھنوں سے یہ مشہور خوشبو جسے بلاؤ کا دودھ (مشک بلاؤ) کہتے ہیں اور یہ بڑے عجیب طرح کا ہوتا ہے۔

(۱) زباد ایک قسم کی خوشبو کا نام جو جنگلی بلوں کے پیٹ سے نکلتا ہے اور اسے مشک بلاؤ کہتے ہیں۔

(۲) دوسرے نسخوں میں منهرة ہے اور اسی کے مطابق ترجمہ کیا گیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرابع

كان كثير من الهند و الصين
وغيرهم من الطوائف يعتقدون ان
الله جسم و ان الملائكة اجسام لها
تمام و ان الله تعالىٰ و ملائكته
احتجب بالسماء فدعاهم ذالك الىٰ
ان اتخذوا تماثيل و اصناماً علىٰ
صورة البارى سبحانه و علىٰ صورة
الملائكة مختلفة القدود والاشكال
منها علىٰ صورة الانسان و علىٰ
خلافها من الصور يعبدونها و قربوا
لها القرابين و نذروا لها النذور
بشهها عندهم بالبارى سبحانه و
قربها منه فاقاموا علىٰ ذالك برهة من
الزمان و جملة من الاعصار حتى بينهم
بعض حكمائهم علىٰ ان الافلاك
والكواكب اقرب الاجسام المرئية

اکثر ہندوستانی چینی اور دوسری قوموں
کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے بھی
جسم ہوتا ہے اور وہ آسمانوں میں پوشید ہیں،
اسی لیے انہوں نے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے
مختلف قد و قامات اور شکل وصورت کے انسانی
اور غیر انسانی شکل کے بت اور تصویر بنالی ہیں،
جن کی عبادت کرتے ہیں، ان کے نام پر
قربانیاں کرتے اور نذریں چڑھاتے ہیں،
کیوں کہ انہیں اللہ خالق کے مشابہ اور اس
سے تقرب کا ذریعہ سمجھتے ہیں، یہ لوگ اس
عقیدہ پر ایک عرصہ دراز تک قائم رہے، یہاں
تک کہ بعض فلاسفہ اور حکیموں نے بتایا کہ
[illegible]وں اور مرئی چیزوں میں افلاک وکواکب
اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ قریب ہیں اور
وہ ذی حیات ہیں، بولتے ہیں، ان کے اور
اللہ تعالیٰ کے درمیان فرشتے آتے جاتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہ و انہا حیۃ ناطقۃ و ان الملائکۃ تختلف بین اللّٰہ و بینہا و ان کل ما یُحدث فی ھذا العالم فانما ھو علیٰ قدر ما تجری بہ الکواکب عن امر اللّٰہ فعظموھا و قربوا لہا القرابین لتنفعھم و مکثوا علیٰ ذالک دھراً فلما رأوا الکواکب تخفی بالنھار وفی بعض اوقات اللیل لما یعرض فی الجو من السواتر امرھم بعض من کان فیھم من حکمائھم ان یجعلوا لھا اصناماً بعدد الکواکب الکبار المشھورۃ المتحیرۃ فکان کل صنف منھم یعظم کوکباً منھا و یقرب لہ نوعاً من القربان خلاف ما للآخر علیٰ انھم اذا عظموا صوروا ما من الاصنام تحرک لھم الاجسام العلویۃ من السبعۃ بکل ما یریدون و بنوا لکل صنم بیتا و ھیکلاً منفرداً و سموا تلک الھیاکل باسماء تلک الکواکب۔

(ص ۴۲ تا ۴۴)

اور دنیا میں جو حادثات رونما ہوتے ہیں، وہ سب خدا کے حکم سے ستاروں کی حرکت کے مطابق واقع ہوتے ہیں، اس عقیدہ کی بنا پر وہ ان کی عظمت کرتے ہیں اور ان کے لیے قربانیاں دیتے ہیں تاکہ وہ انہیں فائدہ پہنچائیں، اس عقیدہ پر بھی وہ ایک زمانہ تک قائم رہے، مگر جب انہوں نے دیکھا کہ فضائے آسمانی کے چھپانے والے اسباب کی بنا پر یہ ستارے دن اور رات کے بعض حصوں میں بھی چھپ جاتے ہیں، تو بعض حکیموں نے یہ تعلیم دی کہ وہ بڑے اور محیر العقول ستاروں کی تعداد کے مطابق بت بنالیں، اسی بنا پر ہر قوم کسی نہ کسی ستاروں کی عبادت و تعظیم کرتی ہے اور اس کے لیے کوئی نہ کوئی قربانی پیش کرتی ہے، جو دوسری قوموں کی قربانی سے مختلف ہوتی ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جب وہ اپنے بنائے ہوئے ان بتوں کی عظمت کریں گے تو ساتوں آسمانوں کے علوی اجسام ان کی مراد کے مطابق حرکت کریں گے، چنانچہ انہوں نے ہر بت کے لیے ایک بت خانہ اور جدا ہیکل تعمیر کیا اور ان کے نام ان ستاروں کے نام پر رکھ لیا ہے۔

و قد ذھب قوم منھم الیٰ ان

ایک جماعت کا یہ خیال ہے کہ خانہ کعبہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیت الحرام هو بیت زحل و انما طال عندهم بقاء هذا البیت علیٰ مرور الدهور معظماً فی سائر الاعصار لانه بیت زحل تولاه لان زحل من شانه البقاء و الثبوت فما کان له فغیر زائل و لا داثر ولا عن التظیم حائل و ذکروا امور کثیرة اعرضنا عن ذکرها بشناعة وصفها۔ (ص ٤٤)	دراصل زحل کا گھر ہے اور ان کے نزدیک امتداد زمانہ کے باوجود اس گھر کے باقی رہنے اور ہر زمانہ میں اس کے تبرک اور محترم ہونے کا یہی سبب ہے کہ وہ زحل کا گھر ہے اور وہی اس کا نگراں ہے، کیوں کہ زحل کی شان بقا و دوام ہے، اس لیے جو چیز اس سے متعلق ہوگی، اس کو زوال وفنا نہیں ہے اور اس کی تعظیم میں کبھی فرق نہ آئے گا، ان لوگوں نے بہت سی ایسی باتیں بیان کی ہیں جن کے مکروہ اور ناپسندیدہ ہونے کی وجہ سے ہم نے ان کو قلم انداز کر دیا ہے۔
ولما طال علیهم العهد عبدوا الاصنام و علیٰ انهم تقربهم الیٰ الله و الغوا عبادة الکواکب فلم یزالوا علیٰ ذالك حتی ظهر بوذاسف بارض الهند و کان هندیا و قد کان بوذاسف خرج عن ارض الهند الیٰ السند ثم سار الیٰ بلاد سجستان و بلاد زبلستان وهی بلاد فیروز من کبك ثم دخل السند ثم الیٰ کرمان منبیاً (۱) و زعم انه رسول الله و انه واسطة بین الله و بین خلقه واتی ارض فارس و ذالك فی اول ملك طهمورث ملك فارس و قیل فی	جب اس عقیدہ پر بھی ایک زمانہ گزر گیا تو انہوں نے اس لیے بتوں کی پرستش شروع کر دی کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں تقرب کا ذریعہ ہیں اور سات ستاروں کی پرستش کو لغو قرار دے دیا، اس حالت پر وہ برابر قائم رہے، یہاں تک کہ ہندوستان میں بوذاسف (بدھ) پیدا ہوئے جو ہندوستانی ہی تھے، انہوں نے ہندوستان سے چین اور پھر بجستان اور پھر زبلستان (کابل) کا سفر کیا، زبلستان فیروز بن کبک کی ولایت میں ہے، پھر وہاں سے سندھ واپس آئے اور کرمان جا کر نبوت کا دعویٰ کیا اور بتایا کہ وہ خدا کے رسول اور اس

(۱) دوسرے نسخہ میں "متنبیاً" ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملك جم و هو اول من اظهر مذاهب الصابية علیٰ حسب ما قدمنا آنفاً فيما سلف من هذا الكتاب۔

(ص ٤٥)

کے اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں، اس کے بعد شہنشاہ ایران طہمورث کی حکومت کے ابتدائی زمانہ میں فارس آئے، ایک قول یہ ہے کہ بادشاہِ جم کے عہد میں آئے تھے، یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے صابی مذہب کا اظہار کیا جیسا کہ ہم اس سے پہلے اس کتاب میں اس کا ذکر کر چکے ہیں۔

و قد كان بوذاسف امر الناس بالزهد فی هذا العالم و الاشتغال بما علا من العوالم اذ كان من هناك بد و النفوس و اليها يقع الصدر من هذا العالم و جدد بوذاسف عند الناس عبادة الاصنام و السجود لها لشبه ذكرها و قرب الیٰ عقولهم عبادتها بضروب من الحيل و الخدع۔

(ص ٤٥)

بوذاسف اس دنیا سے علیحدگی اور عالم علوی کی جانب متوجہ ہونے کی تعلیم دیتے تھے، کیوں کہ نفوس کی آفرینش وہیں سے ہوئی ہے اور اس عالم سے نکل کر پھر وہیں جائیں گے، انہوں نے مختلف شبہات پیدا کر کے لوگوں کو از سر نو بتوں کی عبادت اور ان کے سامنے سجدہ ریز ہونے کی دعوت دی اور مختلف تدبیروں اور حیلوں سے اس کی عبادت کو ان کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کی۔

و البيت الثالث يدعی مندوسان ببلاد الهند و هذا البيت تعظمه الهند و له قرابين تقرب اليه و فيه من احجار المغناطيس الجاذبة و الدافعة و المنفرة من اوصاف لا يسعنا الاخبار عنها فمن اراد ان يبحث عن ذكرها فليبحث فانه

ان لوگوں کے عقیدہ کے مطابق دنیا کے سامنے معزز و محترم گھروں میں تیسرا گھر مندوسان (۱) نام کا ہندوستان میں ہے، اسے ہندو بہت متبرک سمجھتے ہیں اور اس کے سامنے قربانیاں پیش کرتے ہیں، اس میں اشیاء کو کھینچنے اور رفع کرنے والے مقناطیسی

(۱) معلوم نہیں اس سے کون سا بت خانہ مراد ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیت مشهور ببلاد الهند۔ (ص ٤٧)	پتھر نصب ہیں، جن کے اوصاف کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ہے، جو شخص اس کی تحقیقات کرنا چاہے، تو یہ گھر ہندوستان میں معروف و مشہور ہے، اس کی تحقیق آسانی سے کرسکتا ہے۔
ذكر بعض اهل الدراية والتنقير انه قرأ على باب النوبهار ببلخ كتاباً بالفارسية ترجمته قال بوذاسف ابواب الملوك تحتاج الىٰ ثلاث خصال عقل و صبر و مال و اذا تحته بالعربية مكتوب كذب بوذاسف الواجب علىٰ الحر اذ كانت معه واحدة من هذه الثلاث الخصال الا يلزم باب السلطان۔ (ص ٤٩)	بعض اہل دانش اور محققین کا بیان ہے کہ انہوں نے بلخ میں نوبہار کے دروازے پر فارسی میں ایک کتبہ پڑھا ہے، جس میں لکھا ہے کہ بوذاسف کا مقولہ ہے کہ بادشاہوں کے دروازے تین اوصاف کے محتاج ہیں، عقل، صبر اور مال اور کسی نے اس کے نیچے عربی میں لکھا ہے کہ بوذاسف کا یہ قول غلط ہے، کیوں کہ جس میں ان تین باتوں میں سے ایک بات بھی ہوگی، وہ بادشاہوں کے دروازے پر کیوں جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطہر بن طاہر مقدسی

مطہر بن طاہر مقدسی بیت المقدس کے ایک فاضل عرب فلسفی گزرے ہیں، علم کلام اور فن تاریخ میں بھی کمال رکھتے تھے، ان کی تصنیفات میں ایک یادگار تصنیف کتاب البدء والتاریخ ہے، جو ۱۸۹۹ء میں پیرس سے ۶ جلدوں میں شائع ہوئی ہے، اس کی چوتھی جلد میں ہندوستان کے مذاہب کا بیان، سمندروں اور دریاؤں کے حالات اور بعض ملکی اور جغرافیائی خصوصیات بھی تحریر کی گئی ہیں، افسوس کہ مطہر مقدسی کے مزید حالات نہ معلوم ہو سکے، تاہم ان کا زمانہ چوتھی صدی ہجری کا وسط ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البدء و التاريخ

جلد رابع

ذكر اديان البراهمة

و قد ذكر قوم ان في الهند تسع مائة ملة مختلفة و ان الذي عرف منها تسعة و تسعون ضرباً يجمع ذالك اثنان و اربعون مذهبا مدارها على اربعة اوجه ثم يرجع الى اسمين البراهمة و السمنية (١) فالسمنية هي التي معطلة.

و البراهمة ثلاثة اصناف صنف منهم يقولون بالتوحيد و الثواب و العقاب و يبطلون الرسالة و صنف يقولون بالثواب و العقاب على التناسخ و يبطلون التوحيد و الرسالة هذا جملة دينهم۔ (ص ۹-۱۰)

برہمنوں کے دین کا بیان

کچھ لوگوں کا بیان ہے کہ ہندوستان میں نوسو فرقے ہیں، ان میں سے صرف ۹۹ کا حال معلوم ہے، جو ۴۲ مذاہب پر مشتمل ہیں، جن کی چار شکلیں ہیں، ان کی بھی اصل اور موٹی تقسیمیں دو ہیں، برہمنی اور سمنی، سمنی ہی تعطیل (۲) کے قائل ہیں۔

برہمنی مذہب والوں کی تین قسمیں ہیں، ایک فرقہ توحید اور جزا و سزا کا قائل ہے، مگر رسالت کا منکر ہے، دوسرا فرقہ تناسخ (آواگون) کے اصول پر جزا و سزا کا قائل مگر توحید اور رسالت کا قائل نہیں، یہ ان کے مذہب کا مجمل حال ہے۔

(۱) سمنیہ عربوں میں بودھ مت والوں کا نام تھا (۲) تعطیل یعنی یا تو خدا کے قائل نہیں یا بے اختیار خدا کے قائل ہیں۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاما آدابهم و اخلاقهم ففيهم الحساب والنجوم والطب و اللهو والمعازف والرقص و الخفة والشجاعة والشعبذة و عمل النيرنجات و علم الحروب و يدعون صفاء الفكر و نفاذ الوهم والاخذ بالعيون و اظهار التخييلات و الرقا والاتيان بالمطر و البرد و حبسه و تحويله من مكان الىٰ مكان و يدعون حفظ الصحة و منع الشيب و الزيادة فى القوة والذهن و رجوع الموتىٰ اليهم ۔ (ص - ۱)

علم وفن اور ادب و اخلاق کے اعتبار سے ان میں ریاضی، جوتش، طبابت، موسیقی، رقص، سرود، بہادری، شعبدہ بازی، کرتب اور نظر بندی کے اعمال اور جنگی علوم کا چرچا ہے، وہ خیالات کی پاکیزگی، وہم کے موثر ہونے، نظر لگنے، جادو منتر، جھاڑ پھونک، بارش اور سردی لادینے، اس کے روک دینے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر دینے کے مدعی ہیں، نیز تندرستی کی حفاظت، بڑھاپے کے انسداد، قوت و ذہانت بڑھا دینے، مردوں کے دوبارہ اپنے پاس لوٹ آنے (آواگون) کا بھی دعویٰ کرتے ہیں۔

اما شرائعهم فمختلفة لاتساع بلادهم و تفاوت اقطارهم واختلاف الدين يوجب اختلاف الشرائع فالذى بلغنا ان ايمانهم فى حديدة يحمعونها حتى اذا بلغت غايتها الحمىٰ و الحمرة امروا المنكر ان يلحمها قالوا فان كان كاذباً مبطلا احترق لسانه و ان كان صادقاً محقا لم يضرهو منهم فرقة يغلون الزيت فى برمة من حديد و يقذفون فيها حديدة و يامرون المنكر ان يدخل يده فيستخرج الحديدة

ان کے شرائع و قوانین مختلف ہیں، اس لیے کہ ان کی مملکت وسیع اور ملک بڑا ہے اور دین کے اختلاف میں قوانین اور شریعت کا اختلاف ضروری ہے، (اس سلسلہ میں) ہم کو معلوم ہوا ہے کہ وہ مقدمات میں قسم اور گواہی لینے میں ایک لوہا گرم (۱) کرتے ہیں اور جب وہ خوب گرم اور سرخ ہو جاتا ہے تو مجرم سے اسے چاٹنے کے لیے کہا جاتا ہے، ان کا خیال ہے کہ اگر وہ جھوٹا اور ناحق پر ہوتا ہے تو اس کی زبان جل جاتی ہے، لیکن اگر سچا اور حق پر ہوتا ہے تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچتا، ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قالوا و ان کان کاذباً احترقت یده، و ان کان صادقاً لم یضره۔ (ض ۱۰-۱۱)	لوگوں کے ایک اور فرقہ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ لوہے کے کسی برتن میں تیل کھولاتے ہیں اور اس میں لوہے کا ٹکڑا ڈال کر ملزم سے نکالنے کے لیے کہتے ہیں، اگر وہ جھوٹا ہے تو نکالنے میں اس کا ہاتھ جل جاتا ہے اور اگر سچا ہے تو ہاتھ نہیں جلتا۔
و عقوبة السارق و القاطع و سابر وراديهم اذا ظفروا بهم ان يحرقوا بالنار ومنهم من يصلبهم و صلبهم ان يحد رأس الخشبة ثم يسلكه في مقعد المصلوب و المسلمون عندهم نجس لا يمسونهم ولا يمسون ما يمسونه و لحم البقر عندهم حرام و حرمة البقر عندهم كحرمة امهاتهم و جزاء من ذبح البقرة القتل لا يعفى عنه والزنا حلال عندهم للعزاب لئلا ينقص النسل و يتعاقب المحصن منهم اذا زنا و من ارتد منهم اذا سباه المسلمون لم يقتلوه حتى يزكوه و يطهروه ان تحلق كل شعرة عليه من راسه و جلده ثم يجمع ابوال البقر و اخثاؤها و سمنها و لبنها يسقى منها اياما ثم يذهب به الى البقرة فيسجد لها و لا ينكحون في	چوروں، رہزنوں اور بچوں کو پکڑ لے جانے والے لوگوں کو سزا دینے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر ان کو پکڑنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو انہیں آگ میں جلا دیتے ہیں، بعض فرقوں میں اس قسم کے مجرموں کی سزا پھانسی ہے، پھانسی دینے کے لیے لکڑی کا سرا تیز اور نوکیلا کر کے اسے سرین میں چبھا دیتے ہیں، اس مذہب کے ماننے والوں کے نزدیک مسلمان ناپاک (ملیچھ) ہیں، وہ انہیں اور ان کی چھوئی ہوئی چیزوں کو نہیں چھوتے، گائے کا گوشت ان کے یہاں بالکل حرام ہے، وہ اُسے ماؤں کی طرح محترم سمجھتے ہیں، گائے ذبح کرنے والے کی سزا قتل ہے اور یہ جرم معاف نہیں ہوسکتا، نسل کی افزائش کے لیے ان کے یہاں بن بیاہے لوگوں کے لیے زنا جائز ہے، لیکن شادی شدہ لوگ اگر زنا کریں تو انہیں سزا دی جاتی ہے، جب کوئی شخص

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاقارب البتة و عقوبة اللواطة عندهم القتل و شرب الخمر عند البراهمة حرام و كذالك ذبيحة اهل ملتهم و لكل قوم منهم ملة و شريعة يتعاملون عليها و يتعايشون بها۔ (ص ۱۱-۱۲)

مسلمانوں کے ہاتھ گرفتار ہو جانے کی وجہ سے اپنا مذہب بدل دیتا ہے اور پھر اس میں واپس جانا چاہتا ہے تو بغیر اس کو پراشچت (پاک) کیے ہوئے قبول نہیں کرتے، اس کا قاعدہ یہ ہے کہ سر اور جسم کے سب بال منڈوا دیئے جاتے ہیں، پھر گائے کا پیشاب، گوبر، گھی اور دودھ جمع کر کے اسے چند دنوں تک پلایا جاتا ہے، پھر گائے کے پاس لے جا کر سجدہ کرایا جاتا ہے، وہ عزیزوں اور قرابت داروں میں قطعاً شادی بیاہ نہیں کرتے، لواطت کی سزا ان کے یہاں قتل ہے، برہمنوں کے نزدیک شراب نوشی اور ذبیحہ حرام ہے، ان کے یہاں ہر ہر فرقے کے معاشرتی طریقے جدا جدا اور مختلف ہیں۔

زعمت الموحدة من البراهمة ان الله عز و جل بعث اليهم ملكاً من الملائكة بالرسالة في صورة بشر اسمة ناشد له اربع ايد في احدى يديه سيف و في الاخرىٰ شكة الدرع و في الثالثة سلاح يقال له شكرته علىٰ هيأة حلقته و في الرابعة وهق و هو راكب علىٰ العنقاء و له اثنا عشر رأسا رأس انسان و رأس فرس و رأس اسد و رأس ثور و رأس

موحد برہمنوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی فرشتہ کو بشر کی صورت میں ان کے یہاں مبعوث کیا تھا، جس کا نام ناشد تھا، اس کے چار ہاتھ تھے، ایک ہاتھ میں تلوار، دوسرے میں زرہ کا ہتھیار، تیسرے میں ایک ہتھیار جسے ''شکرتہ'' کہا جاتا ہے، جو زرہ ہی کی طرح ہوتا ہے اور چوتھے میں ماگ تھی، اور دو لمبی گردن کی گھوڑی پر سوار تھا، اس کے ۱۲ سر تھے، ایک سر انسان کا، دوسرا گھوڑے کا، تیسرا شیر کا، چوتھا بیل، پانچواں گدھ، چھٹا ہاتھی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسر و رأس فيل و رأس خنزير حتىٰ عدوها قالوا امرنا بتعظيم النار التى عظمها الله عز و جل بالنساء و الرفعة و البسها الضياء و البهاء و النور و جعلها سبباً لمنافع الدنيا و نهانا عن القتل و شرب الخمر و اباح لنا الزنا و امر بعبادة البقر و ان نتخذ صنما علىٰ مثاله نعبده و امرنا ان لا نجوز نهر كنك فانه لا دين لمن جاوزه من البراهمة و ان الدين حسب لمن قبله و لذريته من بعده و لا يجوز لمن لم يكن منهم الدخول فى دينه و اسم هذه الفرقة الناشدية۔

(ص ۱۲-۱۳)

ساتواں سور کا تھا، اسی طرح تمام سروں کو لوگوں نے شمار کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس پیغمبر نے ان کو آگ کی پوجا اور تعظیم کرنے کا حکم دیا ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آگ کو بلندی، روشنی، زیبائی اور تابنا کی عطا کر کے معزز بنا دیا ہے اور اس میں دنیا کے فائدہ کے اسباب مہیا کئے ہیں، (اس پیغمبر نے ہمیں قتل اور شراب سے روکا ہے اور زنا ہمارے لیے جائز قرار دیا ہے اور گایوں کے بت بنا کر پوجا کرنے کی تعلیم دی ہے اور تاکید کی ہے کہ دریائے گنگا کو پار نہ کریں، کیوں کہ گنگا پار جانے والے برہمن کا کوئی دھرم نہیں رہ جاتا، جو لوگ پہلے سے اس مذہب کو مانتے ہیں، ان میں اور اس کی اولاد میں یہ مذہب محدود ہوگا، دوسرے لوگوں کو اس دھرم میں شامل کرنا جائز نہیں، اس فرقہ کا نام ناشدیہ ہے۔

و منهم البهابوذية زعموا ان رسولهم ملك يقال له بهابوذ اتاهم فى صورة بشر و هو راكب علىٰ ثور و علىٰ راسه اكليل من عظام الموتىٰ متقلد لقلادة من اقحاف الرؤس و فى احدى يديه قحف و فى الاخرىٰ مزراق فامرهم بعبادة الله عز و جل و

ان کے ایک فرقہ کا نام بہابھوذیہ ہے، اس کا عقیدہ ہے کہ اس کے پیغمبر بھابوذ نامی فرشتہ تھے اور انسان کے لباس میں مبعوث ہوئے تھے، وہ ایک بیل پر سوار رہتے تھے اور ان کے سر پر مردوں کی ہڈیوں کا تاج، گلے میں کھوپڑیوں کی مالا، ایک ہاتھ میں ایک کھوپڑی اور دوسرے میں ایک چھوٹا نیزہ تھا، اس پیغمبر

www.KitaboSunnat.com

ان یتخذوا علیٰ مثاله صنماً یعبدونه فیکون و سیلتهم الیه و ان لا یعافوا شیئاً من الاشیاء فان الاشیاء کلها من صنع الله عز و جل و منهم الکابالیة یزعمون ان رسولهم ملك یقال له شیب اتاهم فی صورة بشر علیٰ رأسه قلنسوة من بسد مخیط علیها صفائح من اقحاف رؤس الناس فامرهم ان یتخذوا صنما علیٰ مثال ذکر الانسان و یعظموه و یعبدوه فان الذکر سبب النسل فی العالم۔ (ص ۱۳-۱٤)

نے ان کو اللہ تعالیٰ کی پرستش اور اس کا بت بنا کر اس کی پوجا کرنے کی تعلیم دی، تاکہ یہ بت دربارِ الٰہی میں ان کے لیے ذریعہ اور وسیلہ بن سکیں، اسی پیغمبر نے یہ بھی بتایا ہے کہ ساری چیزیں خدا کی بنائی ہوئی ہیں، اسی لیے کسی چیز سے نفرت نہیں کرنی چاہیے، ان کا ایک اور فرقہ کابالیہ ہے جو سمجھتا ہے کہ اس کے پیغمبر "شیب" بھی فرشتہ اور انسانی شکل و صورت میں آئے تھے، ان کے سر پر اون کی ٹوپی تھی، جس میں انسانی کھوپڑی کی چار ہڈیاں ٹکی ہوئی تھیں، انہوں نے اس فرقہ کو انسان کے آلۂ تناسل کی شکل کا ایک بت بنا کر اس کی تعظیم و عبادت کا حکم دیا، کیوں کہ دنیا میں نسل کا اصلی ذریعہ یہی ہے۔

و منهم الدامانیة والداونتیة هؤلاء الذین یقرون مع التوحید بالرسالة فاما الذین یثبتون الخالق و ینفون الرسل فاضاف منهم الرشتیة وهم اصحاب الفکر الذین یعطلون حواسهم بطول فکرهم و یزعمون انهم اذا اخذوا انفسهم بشدة التبرء و التخلی تجلت لهم الملائکة و یلطفونهم و استفادوا

دامانیہ اور داونیہ بھی ایک فرقہ کا نام ہے، یہ لوگ توحید کی طرح رسالت کو بھی مانتے ہیں، باقی جو لوگ خدا کو مانتے اور رسولوں کا انکار کرتے ہیں، ان میں سے بعض قسم کے لوگ رشتیہ (۱) کہلاتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو طویل مراقبہ اور دھیان کر کے اپنے ظاہری حواس کو بے کار کردیتے اور سمجھتے ہیں کہ وہ جس قدر اپنے کو (دنیوی آلودگیوں مادیت)

(۱) یعنی رشی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منهم و هؤلاء ما يأكلون الالبا ن و اللحمان و ما لمسته النار غير النبات و الثمار مغمضة عيونهم عامة دهرهم لمحة افكارهم يزعمون انهم يدركون بها ما يريدون من مطر و رياح و قتل و نزول طير و اجابة دعوة۔

(ص ١٤-١٥)

سے الگ رکھیں گے اسی قدر ان پر ملائکہ کے انوار و الطاف اور تجلیات کا فیضان ہوگا (یعنی روحانیت سے قریب تر ہوں گے) یہ لوگ دودھ، گوشت اور آگ سے پکی ہوئی چیزیں نہیں کھاتے اور صرف سبزی (نباتات) اور پھل کھاتے ہیں اور ہمیشہ گیان دھیان میں اپنی آنکھیں بند رکھتے اور سمجھتے ہیں کہ اس سے وہ بارش، ہوا، قتل، ٹونا وغیرہ سے متعلق جو کچھ چاہتے ہیں وہ پورا ہو جاتا ہے۔

و منهم المصفدة قوم يصفدون اوشاطهم الیٰ ظهورهم بالحديد قالوا لئلا ينشق بطونهم من غلبة الفكر و كثرة العلم و منها مهاكلية لهم صنم يقال له مها كال علیٰ ظهره جلد فيل يقطر منه الدم و اذناه مثقوبتان و علیٰ رأسه اكليل و من عظام القحف يحجون اليه و يقصدونه لطلب حوائجهم و يزعمون انه يقضيها لهم و منهم الثهكنية قوم لهم صنم علیٰ صورة امرأة يقال ان لها الف يد في كل يد اضرب من السلاح و لهم عنده عيد اذا دخلت الشمس الميزان فيقربون قرابين من الجواميس و الابل و الغنم و يقربون عبيدهم و امائهم

مصفدہ وہ فرقہ ہے جو لوہے میں اپنی کمر اور پشت کو اس لیے جکڑ دیتا ہے کہ علم و فکر کی زیادتی کی وجہ سے اس کا پیٹ نہ پھٹ جائے، ان کے ایک فرقہ کا نام مہاکلیۃ ہے اور اس کے دیوتا کا نام مہاکالی ہے، اس کی پشت پر ہاتھی کی کھال ہوتی ہے، جس سے خون ٹپکتا رہتا ہے، اس کے دونوں کان چھدے اور سر پر کھوپڑی کی ہڈیوں کا تاج ہے، لوگ اس کی زیارت کرتے اور یاترا کرتے ہیں اور اپنی ضرورتیں پوری کرانے کے لیے اس کے پاس آتے اور سمجھتے ہیں کہ وہ ضرورتیں پوری کر دیتا ہے، ان کا ایک اور فرقہ تھکنیہ ہے جن کا دیوتا عورت کی شکل کا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کے ایک ہزار ہاتھ ہیں اور ہر ہاتھ میں کسی قسم کا ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و یقاتلون الناس قرباناً له حتی ان الضعفی یتوارون فی تلك الیام مخافة ان یکون الصنم یامر و یاذن بقتلهم۔ (ص ۱۵)

ایک ہتھیار ہے اور اس کے استھان پر ان کا ایک میلہ اس وقت ہوتا ہے جب سورج میزان میں داخل ہوتا ہے، اس موقع پر وہ لوگ بھینسوں، اونٹوں، لونڈیوں اور عام لوگوں کی بھی قربانیاں کر ڈالتے ہیں، اسی لیے اس زمانہ میں کمزور و ناتواں قسم کے لوگ اس اندیشہ سے چھپے چھپے رہتے ہیں کہ مبادا دیوتا ان کے قتل کا فرمان نہ صادر کر دے۔

و منهم الجلهكية یعبدون الماء یزعمون ان معه ملكا و انه اصل كل نشؤ و نماء و حیاة و عمارة و طهارة و منهم الاكنهوطریة یعبدون النار و هی اعظم العناصر و لا یحرقون موتاهم لئلا ینجس النار و منهم قوم یعبدون الشمس و قوم یعبدون الفهد و قوم یعبدون ملوكهم و لكل واحد منهم مذهب و رأی و دعوی و لا فائدة فی ذكرها۔ (ص ۱۵-۱۶)

ان کا ایک فرقہ جلہکیہ (۱) بھی ہے جو پانی کی پوجا کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس کے ساتھ فرشتہ ہوتا ہے اور وہی ہر چیز کی پیدائش، نشو ونما، زندگی اور ہر پاکی کی اصل و بنیاد ہے، ایک اور فرقہ اکنہو طریہ (۲) آگ کی پوجا کرتا ہے، جو بہت بڑا عنصر ہے، یہ لوگ اپنے مردوں کو اس لیے نہیں جلاتے کہ اس سے آگ ناپاک ہو جائے گی، کچھ لوگ سورج، کچھ تیندوے اور کچھ اپنے بادشاہوں کی پوجا کرتے ہیں، ان تمام فرقوں میں سے ہر ایک کا جدا جدا مذہب، الگ الگ دعوی اور رائیں ہیں، ان سب کو بیان کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔

یزعمون ان فی ذالك نجاة لها و خلاصاً الی حیوة الابد فی الجنة و منهم

وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ بدن کو جلا ڈالنے سے اور آگ میں جھونک دینے سے اسے نجات

(۱) جل بھگتیہ یعنی جل بھگت۔ (۲) یعنی اگن ہوتری۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من يحفر له اخدود و يجمع فيه الالوان و الارهان و الطيب و يوقد عليه ثم يجئ و حوله المعازف بالصنوج الطبول التى تعلو الى الجنة مع الدخان و هو يقول فى نفسه ليكن هذا القربان مقبولاً ثم يسجد نحو المشرق و المغرب و الشمال و الجنوب و يرمى بنفسه فى النار يحترق۔ (ص ١٦)	اور رہائی مل جائے گی اور ابدی و اخروی زندگی میں وہ جنت میں داخل ہوگا، چنانچہ بعض لوگ خندق اور گڈھے کھود کر اس میں رنگ، تیل اور خوشبو ملا کر آگ بھڑکاتے ہیں، پھر اس کے قریب آتے ہیں اور ارد گرد چنگ و طبل بجانے والے کہتے جاتے ہیں، بشارت اور کامیابی ہو اس جان کے لیے جو دھوئیں کے ساتھ جنت کا رُخ کررہی ہے اور وہ (آگ میں جلنے والا) اپنے دل میں کہتا ہے، یہ قربانی مقبول ہونی چاہئے، پھر مشرق، مغرب، شمال اور جنوب ہر طرف سجدہ کرنے کے بعد اپنے کو آگ میں جھونک کر جلا ڈالتا ہے۔
و منهم من يجمع له اخشاء و البقر فيقف فى وسطه الىٰ انصاف ساقيه و تشعل فيه النار ولم يزل واقفا حتى تاتى النار اليه و يحترق فيها و منهم من يوضع علىٰ رأسه اكليل من المُقْل و يوقد حتى يسيل دماغه و حدقتاه و منهم من يحمىٰ له الصخور فلا يزال يضع علىٰ جوفه صخرة بعد صخرة حتى يخرج امعاؤه و منهم من اخذ مدية و يقطع من فخاذه و ساقه	بعض لوگوں کا طریقہ یہ ہے کہ گائے کا گوبر جمع کرتے ہیں اور اس کے بیچ میں نصف پنڈلی داخل کر کے آگ جلا دیتے ہیں اور برابر اس میں کھڑے رہتے ہیں، یہاں تک کہ آگ میں جل جاتے ہیں، بعض لوگ اپنے سر پر گوگل (۱) کے گوند کا تاج رکھ کر آگ بھڑکاتے ہیں، یہاں تک کہ دماغ اور آنکھیں پگھل کر بہہ جاتی ہیں، بعض لوگ بڑے بڑے پتھر گرم کر کے یکے بعد دیگرے پیٹ پر ایک ایک پتھر رکھتے جاتے ہیں، یہاں تک کہ

(۱) مقلی گوگل اور گوند دونوں کو کہتے ہیں، ہندو خوشبو کے لیے اسے جلاتے ہیں۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصلة خصلة و يلقيها فى النار و علماؤهم وقوفاً حوله يمدحونه و يزكونه حتى يموت۔

(ص ١٦-١٧)

آنتیں باہر آجاتی ہیں، بعض لوگ (اسی حالت میں) چھری لے کر اپنی رانوں اور پنڈلیوں سے ایک ایک ٹکڑا گوشت کاٹ کر آگ میں ڈالتے جاتے ہیں اور ان کے پنڈت اور عالم وہیں کھڑے ہو کر ان کی تعریف وتوصیف کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ وہ مر جاتے ہیں۔

و منهم من يحفر له حفرة بجنب نهر و يوقد فيها و لا يزال يثب فى النار من الماء و من النار الىٰ الماء الىٰ ان تزهق نفسه فان مات فيما بينهما جزع اهله و حزنوا و قالوا حرم عليه الجنة و ان مات فى الماء او فى النار شهدوا له بالجنة۔

(ص ١٧)

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کسی دریا کے کنارے گڑھا کھود کر اس میں آگ جلاتے ہیں، اس کے بعد برابر آگ سے پانی اور پانی سے آگ میں کودتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ ان کی جان ختم ہو جاتی ہے، اگر وہ آگ کے گڑھے اور دریا کے بیچ میں مر جاتا ہے تو اس کے گھر والے نالہ وشیون کرتے اور غمگین ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس پر جنت حرام ہوگئی، لیکن اگر پانی یا آگ کے اندر مر جاتا تو سمجھتے ہیں کہ جنت میں داخل ہوگا۔

و منهم قوم يزهقون انفسهم بالجوع فيمسكون عن الطعام حتى تبطل حواس احدهم فيصير مثل الحشفة و التبن البالى ثم يجسد و منهم من يهيم فى الارض حتى يموت ولهم جبل شامخ فى اصله صنم قد اشار باحدى يديه الىٰ ربه فقر بين يديه

بعض لوگ بھوکے رہتے ہیں اور کھانا چھوڑ دیتے ہیں تاکہ ان کے ظاہری حواس بیکار ہو جائیں، اس طرح وہ بالکل سوکھ کر ختم ہو جاتے ہیں، کچھ لوگ ادھر ادھر (بھوکے پیاسے) زمین میں پھرتے ہیں اور مر جاتے ہیں، ان کے یہاں ایک بلند و بالا پہاڑ ہے، اس کی جڑ میں ایک بت نصب ہے، جو اپنا ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و وضع یدہ الاخری علیٰ نحرہ والیٰ جانبہ رجل قاعد علیٰ کرسی حولہ اصحابہ یقرؤون فی کتاب طوبیٰ لمن سلك ھذا السبیل الذی اشار الیہ ھذا الصنم فانہ یؤدی الیٰ الجنۃ و قد ضمن الصنم ذالك فیرکبون ردعھم حتی یموتوا ولھم جبل آخر تحتہ شجرۃ من حدید لھا اغصان کالسفافید وعندھا رجل بیدہ کتاب یقرأ فیہ طوبیٰ لمن ارتقی ھذا الجبل و حاذی ھذہ الشجرۃ ثم بعج بطنہ و اخرج امعاء ہ فامسکھا باسنانہ ثم خر علیٰ ھذہ الشجرۃ لیبقی خالداً و مخلدا فی الجنۃ تختطفہ الحور العین قبل وصولہ الیٰ الشجرۃ فیتسارع الیہ قوم فیخرقون امعائھم و یکبون علیٰ الشجرۃ۔ (ص ۱۷-۱۸)	ہاتھ خدا کی طرف اٹھائے ہوئے ہے اور دوسرا سینہ پر رکھے ہوئے ہے، اس کے پہلو میں ایک آدمی کرسی پر بیٹھا ہے اور اس کے پاس لوگ ایک کتاب پڑھتے ہیں کہ اس شخص کے لیے خوشخبری اور بشارت ہے جو اس بت کی بتائی ہوئی راہ پر چلتا ہے، جو جنت کو لے جانے والی ہے اور بت اس کا ضامن ہے اور لوگ اپنا گلا گھونٹ کر مر جاتے ہیں، ان کا ایک اور پہاڑ ہے، اس کے نیچے لوہے کا بنا ہوا ایک درخت ہے، جس کی شاخیں کباب بھو ننے کی سیخوں کی طرح ہیں، یہاں ایک آدمی اپنے ہاتھ میں ایک کتاب لیے یہ پڑھتا رہتا ہے کہ خوشخبری ان لوگوں کے لیے ہے جو اس پہاڑ پر چڑھ کر درخت کے سامنے اپنا پیٹ پھاڑ کر آنتیں نکال لیں اور انہیں دانتوں میں دبا کر اس درخت پر گر پڑیں تا کہ ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیں اور حوریں درخت پر پہنچنے سے پہلے ہی انہیں اچک لیں، (یہ مژدۂ جاں فزا سن کر) کچھ لوگ بڑھتے ہیں اور اپنی آنتیں چاک کر کے اوندھے منہ درخت پر گر پڑتے ہیں۔
و منھم قوم یجیئون الیٰ نھر کنك فی یوم عید لھم و یجیئ السدنۃ	بعض اشخاص کسی تہوار کے دن گنگا کے کنارے آتے ہیں، وہاں جو پجاری رہتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیقطعونهم بنصفین و یطرحونهم فی النهر و یزعمون انه یخرج الیٰ الجنة و منهم من یرمی نفسه بالحجارة و منهم من یقعد عریاناً حتی یاتی طیر فیقطع لحمه و یاکله۔ (ص ۱۹)

ہیں وہ انہیں دو ٹکڑے کر کے دریا میں پھینک دیتے ہیں، ان کا خیال ہے کہ اس طرح جنت میں پہنچ جاتے ہیں، بعض لوگ پتھروں پر گر کر جان دے دیتے ہیں اور بعض ننگے بدن بیٹھے رہتے ہیں، یہاں تک کہ ایک چڑیا آتی ہے اور ان کا گوشت کاٹ کر کھانے لگتی ہے۔

و کل من لا یومن بالرسالة و الآخرة فانه یومن بالثواب و العقاب فی الانتقال و التناسخ و اعتل عبدة الاصنام بان الباری جل جلاله فی النهایة القصوی فی کل مایدرك و یعلم و یحس و یوصف و لا بد لکل متقرب الیٰ من یعظمه و یعبده اذا کان غائباً عن حواسه من واسطة و وسیلة فجعلنا هذه المتوسطات من الاجرام العلویة و السفلیة الیٰ عبادته و قربته لدیه و هکذا قالت العرب "ما نعبدهم الا لیقربونا الیٰ اللّٰه زلفیٰ" و قرأت فی کتاب المسالك ان السمنیة فرقتان فرقة یزعم ان البد کان نبیا مرسلا و فرقة یزعم ان البد هو الباری تراٰیا للناس فی تلك الصورة۔

جو لوگ رسالت اور قیامت پر یقین نہیں رکھتے، وہ بھی آواگون اور تناسخ کے ذریعہ جزا و سزا کو مانتے ہیں اور بت پرست (اپنی بت پرستی) کا سبب یہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات علم، ادراک، احساس اور توصیف سے ماورا ہے اور جس ذات کی عبادت کی جاتی ہے جب وہ حواس کے دائرہ سے باہر ہو تو اس سے تقرب کے لیے کوئی واسطہ اور وسیلہ چاہیے، اس لیے ہم نے اس کی عبادت اور قربت حاصل کرنے کے لیے اجرام علویہ اور سفلیہ کے ان درمیانی واسطوں کو اختیار کیا ہے، یہی بات اہل عرب بھی کہا کرتے تھے کہ ہم (دیوتاؤں کی پوجا اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں خدا سے قریب کر دیں گے) میں نے کتاب المسالک (۱) میں پڑھا ہے کہ سمنیہ کے دو فرقے ہیں، ایک فرقہ کا عقیدہ ہے

(۱) معلوم نہیں اس سے کون کتاب مراد ہے، ابن خرداذبہ کی جس کتاب کا ذکر ہوا ہے، وہ مقصود نہیں۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ص ۱۹)	کہ بدھ خدا کا فرستادہ تھا، دوسرا کہتا ہے کہ بدھ ہی خدا تھا اور اس لباس میں دنیا میں ظاہر ہوا تھا۔
و اما الهند فصرود و جروم و اولها قشمير وهي خمسة و اربعون مصرا ممصرة كل مصر تشتمل علىٰ حدود و مدن و كل مدينة لها سواد و قرى و منها جبال و شعاب و مفاوز و كل ذالك للملك خاصة و الناس حراثوه و اكرته قالوا و في الملك للخمارين ستون الف جارية حانية و موظف عليهم ان يكنسوا الميدان و يرشوه اذا اراد الملك الضرب بالصولجة و دينهم البرهمية و زيهم تطويل الشعر الغالب عليهم البياض لبرد هوائهم و فيهم علم النجوم و الطب و شعبذة و السحر۔	ہندوستان (۱) میں سردی اور گرمی دونوں پڑتی ہیں، اس کی سرحد کشمیر سے شروع ہوتی ہے، اور وہ ۴۵ بڑے مشہور شہروں پر مشتمل ہے، جن سے متعلق قصبات اور چھوٹے شہر اور ان کے ماتحت بہت سے گاؤں اور بستیاں ہیں، ان میں پہاڑ، گھاٹیاں اور صحرا وغیرہ ہیں جو راجہ کے لیے مخصوص ہیں اور عوام صرف لگان پر کھیتی باڑی کرتے ہیں، لوگوں کا بیان ہے کہ اس ملک میں شراب فروشوں کے یہاں ساٹھ ہزار ساقی لڑکیاں رہتی ہیں، جن کا کام یہ ہے کہ جب راجہ چوگان کھیلنا چاہے تو وہ میدان میں جھاڑو دیں اور پانی چھڑکیں، یہاں کے لوگ برہمنی مذہب کے قائل اور لمبے لمبے بال رکھتے ہیں، آب و ہوا کی ٹھنڈک کی وجہ سے ان کا رنگ گورا ہوتا ہے، نجوم، طب اور جادو وغیرہ کا ان میں رواج ہے۔
و لهم الانهار و العيون و القنيُّ و الآبار و عندهم من اصناف الدواب و الطير و الالوان من الاطعمة و الثمار	دریا، چشمے، نہریں اور کنویں بھی ان کے یہاں ہیں اور قسم قسم کے مویشی، چڑیاں، رنگ برنگ کی غذائیں اور پھل وغیرہ بہت ہوتے

(۱) مصنف نے اس سے پہلے بحر ہند، گنگا، سندھ اور بعض دوسرے دریاؤں کا ذکر کیا تھا، لیکن اس میں کوئی جدت اور اضافہ نظر نہیں آیا، اس لیے اسے قلم انداز کر دیا گیا۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واما جروم الهند فجزائر و سواحل حتى تتصل بارض الصين۔

فمن مدنها الكبار قنوج و قندهار و سرنديب و سندان الف و ثلاث مائة و سبعون جزيرة عامرة فيها المدن و القرى غير السواحل۔

و الهند يمطرون فى الصيف و لا يمطرون فى الشتاء و عامة طعامهم الارز و الذرة و مشاربهم من يجتمع فيها ماء المطر يسمونها تلاج و ليس عندهم من الفواكه ما لاهل قشمير و الغالب عليهم السمرة و الصفرة و دينهم البرهمية و السمنية و ملكهم الاعظم يقال له بلهرا تفسيره ملك الملوك و ان فى الجزائر ملوكا لا يطيع بعضهم بعضاً۔

(ص ٦٣)

ہیں، ہندوستان کے گرم خطوں میں جزیرے اور ساحل ہیں جو چین سے ملے ہوئے ہیں۔

بڑے اور مشہور شہروں میں قنوج، قندھار، سرندیپ اور سندان ہیں، ایک ہزار تین سوستر آباد جزیرے ہیں، جن میں ساحلوں کے علاوہ شہر اور گاؤں وغیرہ بھی ہیں۔

ہندوستان میں بارش گرمیوں میں ہوتی ہے اور جاڑوں میں نہیں ہوتی، عموماً چاول اور مکئی کھاتے ہیں، پانی ان گڑھوں کا پیتے ہیں جنہیں وہ تالاب کہتے ہیں، ان میں بارش کا پانی اکٹھا ہوتا ہے، لیکن کشمیر سے زیادہ اچھے پھل کہیں اور نہیں ہوتے، وہاں کے باشندوں کا رنگ گندمی اور زرد ہوتا ہے، ان کا مذہب برہمنی یا سمنی ہے، ہندوستان کے سب سے بڑے راجہ کو بلہرا کہتے ہیں، جس کے معنی شہنشاہ (مہاراجہ) ہیں اور جزیروں کے راجہ ایک دوسرے کی اطاعت نہیں کرتے، (سب خود مختار ہیں اور کسی کے ماتحت نہیں ہیں۔

و فى كتاب المسالك ان فى جزيرة من جزائر الهند قوماً عظام الاجسام قدم احدهم ذراع ياكلون الناس۔ (ص ٩٧)

کتاب المسالک میں ہے کہ ہندوستان کے کسی جزیرہ میں نہایت قد آور قوم رہتی ہیں اس قوم کے ایک ایک آدمی کا قدم (پیر) ایک ہاتھ ہوتا ہے، یہ لوگ مردم خور ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصطخری

اس کا نام ابراہیم بن محمد، کنیت ابو اسحاق اور ایران کے شہر اصطخر کی نسبت سے اصطخری مشہور تھا، یہ بھی ایک جغرافیہ نویس اور سیاح تھا اور ایشیا کے اکثر ملکوں کی اس نے سیر و سیاحت کی تھی اور ہندوستان بھی ۳۴۰ھ (مطابق ۹۵۱ء) میں آیا تھا اور یہیں اس کی ملاقات اس کے ہم عصر سیاح ابن حوقل سے ہوئی تھی، جغرافیہ میں اس کی دو کتابیں ہیں، کتاب الاقالیم اور مسالک الممالک، پہلی کتاب ۱۸۳۹ء میں گوتھا میں جرمن عالم ڈاکٹر مولر (Muller) کے اہتمام میں شائع ہوئی ہے، اس میں دوسرے ملکوں اور شہروں کی طرح سندھ کا بھی نقشہ ہے اور دوسری کتاب ۱۸۷۰ء میں لیڈن سے شائع ہوئی ہے اور یہی ہمارے پیش نظر ہے، اس میں نقشے تو نہیں ہیں لیکن ملکوں کے مفصل حالات اور عرب و ایران کے بعد ماوراء النہر، کابلستان، سندھ اور ہندوستان کا بھی ذکر ہے، اس کی پیدائش اور وفات کا سنہ تو نہیں معلوم ہو سکا، لیکن وہ چوتھی صدی ہجری کے وسط میں موجود تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسالک الممالک

و اما ارض الهند فان طولها من عمل مكران في ارض المنصورة والبدهة و سائر بلاد السند الىٰ ان تنتهي الىٰ قنوج ثم تجوزه الىٰ ارض التبت نحو من اربعة اشهر و عرضاً من بحر فارس علىٰ ارض قنوج نحو من ثلاثة اشهر۔ (ص ۱۱)

ہندوستان کا رقبہ لمبائی میں مکران کی عملداری سے لے کر منصورہ، بدھ، بشمول علاقہ سندھ، قنوج اور پھر تبت تک پھیلا ہوا ہے، جو تقریباً ۴ مہینے کی مسافت ہے اور چوڑائی میں اس کا رقبہ بحر فارس سے قنوج تک چلا گیا ہے جو تقریباً تین مہینے کی مسافت ہے۔

و اما بلاد السند و ما يصاقبها مما قد جمعناه في صورة واحدة فهي بلاد السند و شيء من بلاد الهند، مكران و طوران و البدهة و شرقي ذالك كله بحر فارس و غربيه كرمان و مفازة نخستان و اعمال سجستان و شماليه بلاد هند و جنوبيه مفازة بين مكران و القفص و من ورائها بحر فارس و انما صار بحر فارس يحيط

سندھ اور اس کے مضافات کے شہر جنہیں ہم نے ایک ہی نقشہ میں اکٹھا کیا ہے، وہ سندھ اور کچھ ہندوستان، نیز مکران، طوران اور بدھ کے شہر ہیں، اس ملک کے مشرق میں بحر فارس، مغرب میں کرمان، صحرائے بجستان اور صوبہ بجستان، شمال میں ہندوستان کے علاقے اور جنوب میں مکران اور قفص کا درمیانی صحرا ہے، اس صحرا کے پیچھے بحر فارس ہے جو ان شہروں کے مشرق اور مذکورہ صحرا کے پیچھے

(۱) اصطخری بحر ہند کو بحر فارس کے نام سے ذکر کرتا ہے اس کا بیان ہے کہ وہ ہندوستان کے مشرق میں ہے، اس اعتبار سے یہاں قنوج سے سندھ مراد ہے، جو مغرب میں تھا۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشرقی هذه البلاد و الجنوبی من وراء هذه المفازة من اجل ان البحر یمتد من صیمور علیٰ الشرقی الیٰ نحو تیز مکران ثم ینعطف علیٰ هذه المفازة الیٰ ان یتقوس علیٰ بلاد کرمان و فارس۔

جنوبی حصوں کو اس لیے گھیرے ہوئے ہے کہ وہ چیمور سے مشرق کی طرف تیز مکران تک پھیلا ہوا ہے، پھر اس صحرا کی طرف مڑ کر کرمان اور فارس کو قوس و قزح یا کمان کی طرح اپنے گھیرے میں لے لیتا ہے۔

و اما مدن السند فانها المنصورة و اسمها بالسندیة برهمنا باذ و الدیبل و البیرون و قالری و انری و بلری و المسورهی و البهرج و بانیه و منجابری و سدوسان و الرور و اما مدن الهند فهی قامهل و کنبایة و سوبارة و سندان و صیمور و المولتان و جندراور و بسمد فهذه من مدن هذه البلاد التی عرفناها۔

سندھ کے مشہور شہروں میں منصورہ (اور سندھی زبان میں اس کا برہمن آباد نام ہے) دیبل، بیرون قالری، انری، بلری، مسورہی، بہرج، بانیہ، منحابری (منہابوری) سندوسان اور رور ہیں، ہندوستان کے شہر قامہل، کھمبایت، سوپارہ، سندان، چیمور، ملتان، جندراور بسمد ہیں، ان علاقوں کے ان شہروں کے نام ہم کو معلوم ہیں۔

و من کنبایة الیٰ صیمور من بلد بلهرا بعض ملوك الهند و هی بلاد کفر الا ان هذه المدن فیها المسلمون و لا یلی علیهم من قبل بلهرا الا مسلم و بها مساجد یجمع فیها الجمعات و مدینة بلهرا التی فیها مانکیر و له مملکة عریضة۔

کھمبایت سے راجہ بلہرا کے شہر چیمور تک سب ہندوؤں کے شہر ہیں، مگر ان میں کچھ مسلمانوں کی بھی آبادی ہے اور راجہ بلہرا کی طرف سے کوئی مسلمان ہی ان کے معاملات کا نگراں ہوتا ہے، ان شہروں میں مسجدیں اور جامع مسجدیں ہیں، جن میں نماز جمعہ ادا کی جاتی ہے، بلہرا کی راجدھانی کا نام مہانگر ہے، جہاں وہ رہتا ہے، اس کی سلطنت بہت وسیع ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و المنصورة مدينة مقدارها في الطول و العرض نحو من ميل في ميل و يحيط بها خليج من نهر مهران و هي في شبيه بالجزيرة و اهلها مسلمون و ملكهم من قريش يقال انه من ولد هبار بن الاسود تغلب عليها هو واجداده الا ان الخطبة بها للخليفة و هي مدينة حارة بها نخيل و ليس لهم عنب ولا تفاح ولا كمثرىٰ ولا جوز و لهم قصب و سكر و بارضيهم ثمرة علیٰ قدر التفاح تسمىٰ الليمونة حامض شديد الحموضة ولهم فاكهة تشبه الخوخ يسمونها الانبج تقارب طعم الخوخ و اسعارهم رخيصة و فيها خصب و نقودهم القاهريات كل درهم نحو خمسة دراهم و لهم درهم يقال له الطاطرى فى الدرهم وزن درهم و ثلثين و يتعاملون بالدنانير ايضاً و زيهم زى اهل العراق الا ان زى ملوكهم يقارب زى ملوك الهند من الشعور و القراطق۔	شہر منصورۃ ایک مربع میل لمبا چوڑا ہے، دریائے سندھ کی ایک خلیج اسے (ہر طرف سے) گھیرے ہوئے ہے، اس لیے وہ جزیرہ کی طرح ہوگیا ہے، یہاں کے باشندے مسلمان اور ان کا امیر ایک قریشی ہے، کہا جاتا ہے کہ وہ ہبار بن اسود کی نسل سے ہے، اس سے پہلے اس کے آبا و اجداد منصورۃ پر قابض ہوگئے تھے، لیکن خطبہ خلیفہ (بغداد) ہی کے نام کا پڑھا جاتا ہے، یہ ایک گرم علاقہ ہے، یہاں کھجور اور گنا تو ہوتا ہے، مگر انگور، سیب، امرود اور آخروٹ کی پیداوار نہیں، یہاں سیب کے برابر ایک نہایت کھٹا اور ترش پھل ہوتا ہے، جسے لیمون کہا جاتا ہے، ان کے یہاں شفتالو کی طرح ایک اور میوہ ہوتا ہے، جس کو آم کہتے ہیں اس کا مزا قریب قریب شفتالو ہی جیسا ہوتا ہے، یہاں چیزیں بہت سستی ہیں، اس پورے علاقہ میں شادابی اور خوشحالی ہے، سکوں میں قاہریات رائج ہیں، ہر قاہری درہم تقریباً ۵ (عراقی درہموں کے برابر ہوتا ہے، ان کے یہاں ایک اور قسم کا درہم رائج ہے، جسے طاطری کہا جاتا ہے، اس کا وزن ۱-۲/۳ درہم کے برابر ہے، لین دین میں دینار کا بھی رواج ہے، منصورہ کے عام باشندوں کا لباس اہل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عراق کی طرح ہے، مگر بادشاہوں کی وضع قطع ہندوستانی راجاؤں سے ملتی جلتی ہے، یعنی ان کے گیسو دراز ہوتے ہیں اور وہ کُرتے استعمال کرتے ہیں۔

و اما المولتان فهی مدينة نحو نصف المنصورة و تسمیٰ فرج بيت الذهب و بها صنم تعظمه الهند و تحج اليه من اقاصی بلدانها و تتقرب الیٰ هذا الصنم فی کل سنة بمال عظيم لينفق علی بيت الصنم ز العاكفين عليه منهم و سميت الملتان بهذا الصنم و بيت هذا الصنم قصر مبنی فی اعمر موضع بسوق الملتان بين سوق العاجيين و صف الصفارين و فی وسط هذا القصر قبة و الصنم فيها و حوالی القبة بيوت يسكنها خدم هذا الصنم و من يعكف عليه۔ (۱)

ملتان تقریباً منصورۃ کا نصف ہے، اسے فرج بیت الذہب (سنہری سرحد) بھی کہتے ہیں، یہاں ایک مورتی ہے جسے ہندو بہت مقدس سمجھتے ہیں اور دور دراز شہروں سے اس کی یاترا کے لیے آتے ہیں اور بت خانہ اور اس کے پجاریوں کے مصارف کے لیے ہر سال اس پر بڑی بڑی رقمیں صرف کرتے ہیں، ملتان کا نام اسی بت کی وجہ سے پڑا ہے، یہ بت خانہ ایک شاندار محل ہے، جو ملتان کے بازار میں ایک بڑے آباد اور بارونق مقام پر ٹھٹھیروں اور ہاتھی دانت والے بازار کے درمیان تعمیر کیا گیا ہے، محل کے وسط میں ایک گنبد ہے جس میں بت نصب ہے، اس کے گرد پجاریوں کے مکانات ہیں۔

و هذا الصنم صورة علیٰ خلقة الانسان متربع علیٰ كرسی من جص و آجر، و الصنم قد البس جميع جسده جلد اشبه السختيان

یہ مورتی انسانی شکل کی ہے اور اینٹ اور گچ کی بنی ہوئی ایک کرسی پر پالتھی مارے بیٹھی ہے، اس کا سارا جسم سنجاب کے چمڑے کی طرح ایک سرخ چمڑے سے منڈھا ہوا

(۱) اس کے بعد اصل کے اندر جو عبارت تھی وہ غلط چھپی ہوئی معلوم ہو رہی تھی، اسے قلم انداز کر دی گئی۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمر حتى لا يبين من جثته شئ الا عيناه فمنهم من يزعم ان بدنه خشب و منهم من يزعم انه من غير الخشب الا انه لا يترك بدنه ينكشف و عيناه جوهرتان و علىٰ رأسه اكليل ذهب متربع علىٰ ذالك الكرسي قد مد ذراعيه علىٰ ركبتيه و قد قبض كل يد له كما نحسب اربعة و عامة ما يحمل الىٰ هذا الصنم من المال فانما ياخذه امير الملتان و ينفق علىٰ السدنة منه فاذا قصدهم الهند للحرب و انتزاع هذا الصنم منهم اخرجوا الصنم فاظهروا كسره و احراقه فيرجعون و لولا ذالك لخربوا المولتان۔

ہے اور صرف اس کی آنکھیں نظر آتی ہیں، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مورتی لکڑی کی ہے اور بعض سمجھتے ہیں کہ لکڑی کی نہیں ہے اس کا جسم کبھی کھولا نہیں جاتا، اس کی دونوں آنکھیں جواہرات کی ہیں، سر پر سونے کا ایک تاج ہے، مورتی کرسی پر پالتھی مارے دونوں ہاتھ گھٹنوں کی طرف بڑھائے اور اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے کو اس طرح پکڑے ہوئے ہے کہ چار ہاتھ معلوم ہوتے ہیں، جو مال و دولت اس مورتی پر چڑھانے کے لیے لایا جاتا ہے، اس کو ملتان کا امیر لے لیتا ہے اور اس میں پجاریوں پر بھی صرف کرتا ہے، جب کوئی ہندو راجہ امیر ملتان سے جنگ کرنے اور بت چھیننے کا ارادہ کرتا ہے، تو وہ بت نکال کر توڑنے اور جلا دینے کی دھمکی دیتا ہے، تو حملہ آور واپس چلا جاتا ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو ہندو راجہ ملتان کو کب کا ویران و برباد کر ڈالے ہوتے۔

و علىٰ الملتان حصون منيعة وهي خصبة الا ان المنصورة اخصب و اعمر منها و الملتان انما سمي فرج بيت الذهب لانها لما فتحت في اول الاسلام كان في المسلمين ضيق و

ملتان محفوظ اور مستحکم شہر پناہ سے گھرا ہوا ہے، یہ ایک سرسبز و شاداب علاقہ ہے لیکن منصورہ اس سے بھی زیادہ سرسبز و شاداب اور آباد ہے، ملتان کا نام فرج بیت الذہب اس لیے پڑا کہ جب شروع میں اسے فتح کیا گیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قحط فوجدوا فيها ذهباً كثيراً فاتسعوا به۔

تھا، تو اس وقت مسلمانوں میں بڑی تنگی اور عسرت تھی، جب یہاں سونے کا ڈھیر مل گیا تو وہ خوشحال اور فارغ البال ہو گئے۔

و خارج الملتان علیٰ مقدار نصف فرسخ ابنية كثيرة تسمى جندراور وهي معسكر للامير لا يدخل الامير منها الیٰ الملتان الا في الجمعة يركب الفيل و يدخل الیٰ صلاة الجمعة و اميرهم قرشي من ولد سامة بن لوى قد تغلب عليها و لا يطيع صاحب المنصورة الا انه يخطب للخليفة و اما بسمد فهي مدينة صغيرة وهي و الملتان و جندراور عن شرقي نهر مهران و بين كل واحدة منها و بين النهر نحو فرسخ و ماؤهم من الآبار و بسمد خصبة۔

ملتان کے باہر ڈیڑھ میل پر بہت سی عمارتیں ہیں جن کو جندراور کہا جاتا ہے، یہ امیر کی چھاونی ہے، یہاں سے وہ صرف جمعہ کے دن ہاتھی پر سوار ہوکر نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے ملتان جاتا ہے، یہ قریشی اور سامۃ بن لوی کی نسل سے ہے جو اس پر قابض ہو گیا ہے، وہ امیر منصورۃ کا تابع نہیں ہے، مگر خلیفہ بغداد کے نام کا خطبہ پڑھتا ہے، بسمد ایک چھوٹا شہر ہے، ملتان اور جندراور تینوں دریائے سندھ کے مشرق میں ہیں، ہر ایک سے دریا کا فاصلہ تقریباً ۳ میل ہے، لوگ کنوں کا پانی پیتے ہیں، بسمد بھی ایک بارونق اور سرسبز و شاداب شہر ہے۔

مدينة الرور تقارب الملتان في الكبر عليها سوران و هي علیٰ شط نهر مهران و هي من حد المنصورة والديبل هي غربي مهران علیٰ البحر وهي متجر كبير و فرضة لهذه البلاد و غيرها و زروعهم مباخس وليس لهم كثير شجر ولا نخيل و هو بلد

شہر رور تقریباً ملتان کے برابر بڑا ہے، اس میں دوہری فصلیں ہیں اور وہ دریائے سندھ کے کنارے حدود منصورہ میں واقع ہے، دیبل دریائے سندھ کے مغرب میں سمندر کے کنارے بہت بڑا تجارتی مرکز اور ان علاقوں کا بندرگاہ ہے، یہاں زیادہ زراعت اور درخت نہیں، کھجور بھی نہیں ہے، بنجر علاقہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قشف و انما مقامهم للتجارة و البيرون مدينة بين الديبل و المنصورة على نحو من نصف الطريق و هي الى المنصورة اقرب و منحاترى على غربى مهران و بها يعبر من جاء من الديبل الى المنصورة وهي بحذائها و المسواهي و البهرج و سدوسان و هذه كلها غربى مهران۔	ہے، لوگوں کا اصل کاروبار تجارت ہے، بیرون (۱) دیبل اور منصورۃ کے درمیان بلکہ منصورۃ سے زیادہ قریب ہے، منحابری دریائے سندھ کے مغربی جانب منصورۃ کے بالمقابل واقع ہے، دیبل سے منصورہ آنے کے لیے یہیں دریا پار کیا جاتا ہے، مسوہی، بہرج اور سدوسان سب دریائے سندھ کے مغربی رُخ پر واقع ہیں۔
و اما انرى و قالرى فما شرقى مهران على طريق المنصورة الى الملتان و هما بعيدتان فهى على شط مهران و اما بلرى فهى عا شفا مهران عن غربيه و بطرف الخليج الذى ينفجر من مهران على ظهر المنصورة واما بانية فهى مدينة صغيرة و منها عمر بن عبد العزيز الهبارى القرشى جد هؤلاء المتغلبين على المنصورة۔	انری اور قالری منصورہ اور ملتان کے راستہ میں دریائے سندھ کے مشرقی جانب مگر اس کے ساحل سے دور ہیں اور بلری دریائے سندھ کے مغربی رُخ پر اس خلیج کے قریب ہے، جو دریا سے نکل کر منصورہ کی پشت پر سے گئی ہے، بانیہ ایک چھوٹا سا شہر ہے، یہیں عمر بن عبدالعزیز ہباری قریشی کا وطن تھا جو منصورۃ کے موجودہ فرمانرواؤں کا جد اعلیٰ ہے۔
و قامهل مدينة من اول حد الهند الى صيمور فمن صيمور الى قامهل من بلد الهند و من قامهل الى مكران و البدهة وما والى ذالك الى حد الملتان هى كلّها من بلد السند	قامہل ہندوستان کی سرحد کا پہلا شہر ہے، جو چیمور تک چلی گئی ہے اور چیمور سے قامہل تک جنوب میں ہندوستان کے شہر ہیں اور (شمال میں) قامہل سے مکران، بدھ، بلکہ اس سے متصل ملتان تک سب سندھ کے

(۱) یہ اصل میں نیرون ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و الكفار فی حدود بلد السند انما هم البدهة قوم يعرفون بالميد و اما البدهة و فهی مفترشة ما بين حدود طوران و مكران و الملتان و مدن المنصورة و هم فی غربی مهران و هم اهل ابل و هذا الفالج الذی يحمل الیٰ الآفاق بخراسان و فارس و سائر البلاد التی يكون بها النجاتی انما يحمل منهم و مدينة بدهة التی يتجرون اليها قندابيل و هم مثل البادية لهم اخصاص و آجام و الميد فهم علیٰ شطوط مهران من حدالملتان الیٰ البحر و لهم فی البرية التی بين مهران و بين قامهل مراع و مواطن كثيرة و لهم عدد كثير۔

شہر ہیں، سندھ میں غیر مسلموں میں صرف بدھ اور ایک قوم جسے "مید" کہتے ہیں، آباد ہے، بودھ کا ملک وسیع ہے، وہ طوران، مکران، ملتان اور منصورہ کے شہروں کے درمیان دریائے سندھ کے مغربی جانب پھیلا ہوا ہے، ان کے پاس دوکوہان والے اونٹ ہیں، جن کی نسل سے نجاتی اونٹ پیدا ہوتے ہیں اور خراسان اور فارس وغیرہ سے دوسرے ملکوں میں جاتے ہیں، اس قسم کے اونٹ یہیں ہوتے ہیں، بدھوں کا خاص تجارتی شہر (اور پایۂ تخت) قندابیل ہے، یہاں کے لوگ بدوؤں کی طرح ہوتے ہیں، ان کے پاس جنگل اور جھاڑیاں ہیں، دوسری قوم مید ملتان کی سرحد سے لے کر سمندر تک دریائے سندھ اور قامہل کے درمیان جو میدان ہے، اس میں ان کی چراگاہیں اور کثیر آبادی ہے، ان کی تعداد بہت ہے۔

و بقامهل و سندان و صيمور و كنباية مسجد جامع و فيها احكام المسلمين ظاهرة و هی مدن خصبة و اسعة و بها النارجيل و الموز و انبج و الغالب علیٰ زروعهم الارز و بها عسل كثير وليس بها نخيل و

قامہل، سندان، چیمور اور کھمبایت میں جامع مسجدیں اور مسلمانوں کے احکام وقوانین رائج ہیں، یہ بڑے زرخیز اور وسیع شہر ہیں، یہاں ناریل، کیلا اور آم کے درخت ہوتے ہیں، زراعت زیادہ تر دھان کی ہوتی ہے، شہد بھی بہت ہوتا ہے، مگر کھجور کے درخت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الراھوق و كلوان رستا فان متجاوران و هما بين كيز و ارمائيل فاما كلوان فهي من مكران و اما الراهوق فهي من حد المنصورة وهي مباخس قليلة الثمر قشفة الا ان لهم مواش كثيرة۔	نہیں ہیں، دو گاؤں راہوق اور کلوان ایک دوسرے کے قریب اور کیز وار مائیل کے درمیان ہیں، کلوان مکران کا خطہ ہے، لیکن راہوق منصورہ میں شامل ہے اور سب بنجر اور خشک علاقہ ہے، یہاں پھلدار درخت کم ہوتے ہیں، لیکن مویشی کی کثرت ہے۔
و بين بانية و قامهل مفاوز و من قامهل الىٰ كنباية ايضاً مفاوز ثم يكون حينئذ من كنباية الى صيمور قرى متصلة و عمارة للهندى وزى المسلمين و الكفار بها واحد فى اللباس و ارسال الشعر و لباسهم الازر و السيازر لشدة الحر ببلد انهم و كذالك زى اهل الملتان لباسهم الازر و السيازر ولسان اهل المنصورة و الملتان و نواحيها العربية و السندية ولسان اهل مكران الفارسية المكرية و لباس القراطق فيهم ظاهر الا التجار فان لباسهم القمص و الاردية و سائر زى اهل فارس و العراق۔	بانیہ اور قامہل کا پورا علاقہ میدان ہے، قامہل سے کھمبایت تک بھی میدان ہی میدان ہے، پھر یہاں سے چیمور تک مسلسل گاؤں اور ہندوستانی آبادیاں ہیں، یہاں ہندوؤں اور مسلمانوں کا لباس ایک ہی ہے، سب کے سب زلف دراز رکھتے ہیں، ان شہروں میں شدت کی گرمی پڑتی ہے، اس لیے سب لنگی اور کرتہ استعمال کرتے ہیں، اہل ملتان کا لباس بھی یہی ہے، منصورۃ، ملتان اور ان کے مضافات کے باشندوں کی زبان سندھی اور عربی ہے، مکران والوں کی زبان فارسی اور مکرانی ہے، کرتا پہننے کا ان میں بھی رواج ہے، لیکن تاجر قمیص اور چادر (تہمد) پہنتے ہیں، یہی لباس سارے فارس اور عراق کا بھی ہے۔
و مكران ناحية واسعة عريضة الغالب عليها المفاوز و القحط و الضيق و المتغلب عليها رجل يعرف	مکران ایک بڑا وسیع و عریض علاقہ ہے، لیکن دشت و بیابان کی کثرت کی وجہ سے قحط سالی اور تنگی غالب رہتی ہے، یہاں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعيسىٰ بن معدان و يسمىٰ بلسانهم مهراج و مقامه بمدينة كيز و هى مدينة نحو النصف من الملتان و بها نخيل كثيرة و فرضة مكران و تلك النواحى تيز و تعرف بتيز مكران و اكبر مدينة بمكران القنزبور و به و بند و قصر قند و درك و فهلفهرة كلها مدن صغار و هى كلها جروم و لهم رستاني يسمىّ جدران و بها فانيذ كثير و نخيل و قصب سكر و عامة الفانيذ الذى يحمل الىٰ الآفاق منها الا شيئاً يحمل من ناحية ماسكان و بقصدار ايضاً فانيذ و ماسكان هذه رستاق الشراة و يتصل بنواحى كرمان ناحية تسمى مشكى و هى مدينة قد تغلب عليها رجل يعرف بمطهر بن رجاء و هو لا يخطب الا للخليفة و لا يطيع احدا من الملوك المصاقبين له و حدود عمله نحو ثلاث مراحل و بها نخل قليل و شئ من فواكه الصرود علىٰ انها من الجروم۔

و ارمائيل و قنبلى مدينتان كبيرتان

فرماں روا کا نام عیسیٰ بن معدان ہے، جسے ان کی زبان میں مہراج کہا جاتا ہے، اس کا محل کیز میں ہے، شہر کیز ملتان کا تقریباً آدھا ہے، یہاں کھجوریں بہت ہوتی ہیں، یہی مکران اور اس کے اطراف کی بندرگاہ ہے، جو تیز مکران کے نام سے مشہور ہے، مکران کا سب سے بڑا شہر قنز پور ہے، باقی یہ، بند، قصر قند، درک، پھل پورہ سب کے سب چھوٹے اور گرم ہیں، ان سے متعلق ایک پرگنہ ہے، جس کے خروج کہا جاتا ہے اور پرگنہ ہے، جسے جدران کہتے ہیں، یہاں بانید (مصری سفید شکر یا قند) بہت ہوتی ہے، کھجوریں اور گنا بھی بہت ہوتا ہے، مصری اکثر ملکوں میں یہیں سے سپلائی ہوتی ہے، قصدار میں بھی مصری ہوتی ہے اور ماسکان خوارج اور بدمعاشوں کی بستی ہے، کرمان سے متصل مشکی کا خطہ ہے، جس پر مطہر بن رجا قابض ہوگیا ہے، وہ خود مختار ہے، لیکن خلیفہ کے نام کا خطبہ پڑھتا ہے اور اپنے گردونواح کے بادشاہوں کا تابع نہیں ہے، اس کے حدود سلطنت تین منزل کے بقدر ہیں، یہاں کھجور کم اور گرم خطہ ہونے کے باوجود بعض سرد میوے ہوتے ہیں۔

اور مائیل اور قنبلی دو بڑے شہر ہیں، جن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و بینهما مقدار منزلتین و بین ارمائیل و البحر مقدار نصف فرسخ و هما بین دیبل و مکران و قندابیل مدینة کبیرة لیس بها نخیل و هی فی بریة وهی ممتاز البدهة و بین کیز کانان و قندابیل رستاق یعرف بایل و فیه مسلمون و کفار من البدهة و اکثر زروعهم البخوس و لهم کروم و مواش و هی ناحیة خصبة و ایل هو اسم رجل تغلب علیٰ هذه الکورة فنسبت الیه۔	کا درمیانی فاصلہ ۲ منزل کی مسافت ہے، ارمائیل سے سمندر کا فاصلہ صرف ڈیڑھ میل ہے، یہ دونوں شہر دیبل اور مکران کے بیچ میں ہیں، قندابیل اگرچہ بڑا شہر ہے، لیکن وہاں کھجوریں نہیں ہوتیں، وہ ایک میدان اور بدھوں کی تجارتی منڈی ہے، کیز کاناں اور قندابیل کے درمیان ''ایل'' نام کا ایک پرگنہ ہے، یہاں مسلمان اور بدھ دونوں آباد ہیں، ان کی اکثر زمینیں بنجر ہیں، مگر یہاں انگور اور مویشی ہوتے ہیں، خاص قندابیل نہایت سرسبز وشاداب علاقہ ہے ''ایل'' دراصل ایک آدمی کا نام تھا، جس نے اس علاقہ پر قبضہ کرلیا تھا، جس کی طرف وہ منسوب ہوگیا۔(۱)

(۱) اس کے بعد مصنف نے مسافتوں کا ذکر کیا تھا، لیکن اسے قلم انداز کردیا گیا۔ (ض)

❀❀❀

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشاری مقدسی

یہ بھی ایک عرب سیاح تھا، اس کا نام محمد بن احمد، شمس الدین لقب، کنیت ابوعبداللہ اور وطن بیت المقدس تھا اور بشاری اور مقدسی کی نسبت سے مشہور تھا، مشرق و مغرب کے اکثر اسلامی ملکوں کی اس نے سیاحت کی تھی اور ہندوستان بھی آیا تھا، مگر سندھ سے آگے نہ بڑھ سکا، اس کی کتاب کا نام ”احسن التقاسیم فی معرفة الاقالیم“ ہے اور یہ اپنے زمانہ کی عام کتب جغرافیہ میں مشہور و ممتاز ہے اور دو مرتبہ ۱۸۷۷ء اور ۱۹۰۶ء میں لیڈن سے شائع ہو چکی ہے، ہمارے پیش نظر اس کا یہی دوسرا مطبوعہ نسخہ ہے، اس کی کتاب کی خاص خصوصیت ملکوں کے نقشے تھے، مگر وہ مطبوعہ کتاب میں نہیں ہیں، بشاری کی کتاب کی ایک اور خاص بات یہ ہے کہ اس نے ملکوں کی تقسیم صوبوں اور صوبوں کی شہروں میں کی ہے پھر ایک کا علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے اور ہر جگہ کی تجارت پیداوار، صنعت و حرفت، مذاہب اور سکوں کا حال لکھا ہے۔

بشاری نے یہ کتاب ۳۷۵ھ مطابق ۹۸۵ء میں لکھی تھی، اس اعتبار سے اس کی وفات اس کے بعد ہوئی ہوگی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احسن التقاسیم فی معرفة الاقالیم

و اکثرھا فانیذا و ارزازاً و مسکا و کفارا السند۔ (ص ۳۳)

دنیا میں سب سے زیادہ مصری، چاول اور مشک کی پیداوار اور ہندوؤں کی تعداد سندھ میں ہے۔(۱)

ھذا اقلیم الذھب و التجارات و العقاقیر و الآلات و الفالیذ و الخیرات و الارزاز و الموز و الاعجوبات به رخص و سعة و نخیل و تمرات و عدل و انصاف و سیاسات و به خصائص و فوائد و بضاعات و منافع و مفاخر و متاجر و صناعات و مصر جلیل و مدن سریة و قصبات و سلامة و عافیة ثم امانات قد جاور البحر و شقه النهر و حوی النخل و له سهل و زرع علیٰ البعل مصر ظریف و نهر شریف و امره ظریف غیر ان ذمته مشرکون و العلماء به قلیلون و لا تصل الیه الا بعد اخطار

سندھ ایک تجارتی ملک ہے، یہاں سونا، جڑی بوٹیاں، اسلحے، مصری چاول، کیلا، کھجور، چھوہارا، عمدہ عمدہ، انوکھی اور عجیب چیزوں کی کثرت اور ارزانی ہے، یہاں عدل و انصاف بھی ہے اور سیاست و دانائی بھی، غرض اس کی بہت سی خصوصیات ہیں، صنعتی اور تجارتی اعتبار سے بڑا نفع بخش اور قابل فخر ملک ہے، سندھ خود ایک بڑا شہر ہے اور اس کے متعلق پر رونق شہر اور قصبات ہیں، امن و عافیت اور امانت و دیانت عام ہے، یہ ملک سمندر کے قریب ہے، یہاں دریا بہتے ہیں، اس کے چاروں طرف کھجوروں کے باغات ہیں، زمین نرم اور ہموار ہے، کھیتی قدرتی بارش سے

(۱) یہ اس زمانہ کے لحاظ سے کہا گیا ہے۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البر و اهوال البحر بعد الشق و ضيق الصدر و هذا مثاله و شكله و قد جعلنا هذا الاقليم خمس كور و اضفنا اليه مكران لانها بقربه مصاقبة له و ليتصل الاقاليم بعضها الىٰ بعض و بالله التوفيق۔

ہوتی ہے، بڑا با رونق شہر ہے، اس کے دریا خوش منظر ہیں اور اس کا نظم و نسق ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے، علماء کی بڑی کمی ہے، راستہ اس قدر دشوار گذار ہے کہ بڑی ریاضت و مشقت اور پرخطر بری اور بحری راہوں کو طے کرنے کے بعد یہاں آدمی پہنچتا ہے، یہ اس کی ظاہری شکل وصورت ہے، ہم نے اس ملک کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا ہے اور مکران کو بھی اس میں اس لیے شامل کرلیا ہے کہ وہ اس کے قریب واقع ہے اور اس لیے بھی کہ مختلف ملک آپس میں مل جائیں۔

فاولها من قبل كرمان مكران ثم طوران ثم السند ثم ويهند ثم قنوج ثم الملتان و ادخلنا الملتان ايضاً للعلة التي ذكرنا۔

کرمان کے اطراف میں پہلے مکران پھر طوران، پھر سندھ، پھر ویہند، پھر قنوج اور پھر ملتان واقع ہے اور ملتان کو بھی اس مصلحت کی بنا پر ہم نے اس مملکت میں شامل کیا ہے، جس مصلحت کی بنا پر مکران کو شامل کیا تھا۔(۱)

و اما السند فقصبتها المنصورة و من مدنها ديبل زندريج كدار مائل قنبلي و قال الفارسي النيرون قالّري، انّري، بلّري المسواهي و البهرج بانية

سندھ کا پایۂ تخت منصورہ ہے اور مشہور شہروں میں دیبل، زندریج، کدار، مائل، قنبلی اور فارسی (۲) نے نیرون، قالری، انری، بلری، مسواہی، بھرج، بانیہ، منجابری، سدوسان، رور،

(۱) یہ پہلے واضح کیا جاچکا ہے کہ گزشتہ زمانہ میں والی عراق کے ماتحت سندھ اور ہند کے علاقے بھی ہوتے ہوتے تھے، اس لیے عرب سیاح اور مورخین سندھ ہی کے ماتحت خراسان وغیرہ کا بھی ذکر کرتے ہیں، مگر اب وہ سندھ کے علاقے نہیں رہے اور چوں کہ ان کی تفصیلات پہلے بھی گزر چکی ہیں، اس لیے اس کے نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔ (ض) (۲) غالباً اس سے اصطخری مراد ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منجابری سدوسان الرور سوبارة کیناص صیمور۔

سوبارہ، کیناص، چمیور کو بھی اسی میں شامل کیا ہے۔

و اما ویھند فان الفارسی سماھا الھند فقال مدن الھند فامھل کنبایة سوبارة سندان صیمور الملتان، جندراور، بسمد ثم قال فھذہ مدن ھذہ البلاد و سألت رجلاً من اھل العلم و الحکمة و کان یجلس بشیراز و الاھواز و یقص علیھم و یعرف بالزھد و قد اقام بتلک البلدان مدة مدیدة صف لی تلک النواحی صفة یمکن ادخالھا فی ھذا التصیف و انعتھا لی نصاحتی کانی انظر الیھا و کذالک سألت فقیھاً آخر من اصحاب ابی الھیثم النیسابوری قد وطئ تلک النواحی و عرف اسبابھا فصح عندی من قولھما ان ویھند ھی القصبة و ان من مدنھا وذھان بیتر نوج لوار سمان قوج۔

ویہند جسے فارسی نے ہند کہا ہے اور لکھا ہے کہ اس کے مشہور شہر کامہل کھمبایت سوبارہ سندان، چیمور، ملتان، جندراور، اور بسمد ہیں اور آخر میں لکھا ہے کہ یہی ان ملکوں کے شہر ہیں، میں نے ایک صاحب علم و حکمت شخص سے جو شیراز اور اہواز میں لوگوں سے خبریں اور واقعات بیان کرتا تھا اور اس کا زہد و تقویٰ بھی مشہور تھا اور ان شہروں میں ایک عرصہ دراز تک قیام کر چکا تھا، درخواست کی کہ ان کے ایسے اوصاف بیان کریں جنہیں میں اپنی اس کتاب میں شامل کر سکوں اور ان کا حال میرے چشم دید واقعات کی طرح ہو، ایسے ہی میں نے ایک دوسرے فقیہ سے دریافت کیا جو ابوالہیثم نیشاپوری کے اصحاب میں سے تھے اور انہوں نے ان علاقوں کا سفر بھی کیا تھا اور ان کے حالات سے پوری طرح باخبر تھے، ان دونوں کے صحیح اقوال سے میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ ویہند ایک ریاست اور پایۂ تخت ہے، اس کے شہروں میں وذہان، بیتر، نوج لوار، سمان اور کوج مشہور ہیں۔

و اما قنوج فانھا القصبة ایضاً و من

قنوج بھی ایک سلطنت کا پایۂ تخت ہے،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و من مدنها قدار، ابار، كهارة، بارد، وجين، اورهته، رهوهر برهير وا و لم يذكر هن الفارسي بتة و اما الملتان فهي القصبة ايضا و من مدنها براز راماذان و روين، برور۔

المنصورة هي قصبة السند و مصر الاقاليم تكون مثل دمشق بناؤهم خشب و طين و الجامع من حجر آجر كبير مثل جامع عمان علىٰ سواري ساج لها اربعة ابواب باب البحر باب طوران باب سندان باب ملتان ولهم نهر يحوط بالبلد، ولهم مرؤة و للاسلام عندهم طراوة والعلم و اهله كثير و التجارات ثم مفيدة ولهم ذكاء و فطنة و معروف و صدقة و الهواء والشتاء هين و الامطار كثيرة والاضداد مجتمعة و لهم خصائص غريبة و ثم جواميس عظيمة شربهم من نهر مهران و الجامع وسط الاسواق والرسوم تقارب العراق مع وطاء وحسن اخلاق الا انه شديد الحر كثير البق بلغمانيون الغالب عليهم الكفار خرب الاطراف قليل الاشراف۔

اس کے مشہور شہر قدار، ابار، کہارہ، بارد، وجین، اورہتہ، رھوراور برہیروا ہیں، لیکن فارسی نے ان کا سرے سے کوئی ذکر نہیں کیا، ملتان بھی ایک پایۂ تخت ہے، جس میں برار، ارماذان، روین اور برورو غیرہ شہر شامل ہیں

منصورہ سندھ کا سب سے بڑا شہر اور پایۂ تخت ہے، اس کی حیثیت دمشق کی طرح ہے، عمارتیں لکڑی اور مٹی کی ہیں، جامع مسجد اینٹ اور پتھر سے بنی ہوئی بہت بڑی ہے اور جامع مسجد عمان کی طرح اس میں بھی لمبے لمبے ستون ہیں، اس کے چار دروازے باب البحر، باب طوران، باب سندان اور باب ملتان ہیں، یہاں ایک دریا ہے، باشندے نرم خو اور بامروت ہیں، اسلام ان کے یہاں زندہ اور تر و تازہ ہے، یہاں علم اور علما کی کثرت اور تجارت بھی ہے، یہاں کے باشندوں میں ذکاوت، ذہانت، نیکی اور خیر خیرات کا جذبہ پایا جاتا ہے، آب و ہوا مناسب اور خوشگوار ہے، جاڑا کم پڑتا ہے، بارش بہت زیادہ ہوتی ہے، یہ شہر مجموعۂ اضداد اور نہایت عجیب و غریب خصوصیتوں کا حامل ہے، یہاں بڑی بھینسیں ہوتی ہیں، لوگ دریائے سندھ کا پانی پیتے ہیں، جامع مسجد بازاروں کے بیچ میں ہے،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں رسم و رواج عراق سے ملتے جلتے ہیں، لوگوں میں نرمی اور حسن خلق ہے، لیکن گرمی بہت سخت پڑتی ہے اور مچھر اور کھٹمل بہت پائے جاتے ہیں، لوگوں کا مزاج بلغمی ہے، اکثریت اور غلبہ ہندوؤں کو حاصل ہے، اطراف و جوانب ویران ہیں، شریف اور معزز لوگ بہت کم ہیں۔

و دیبل بحریة قد احاط بها نحو مائة قریة اکثرهم کفار و البحر یستطع جدران المدینة کلهم تجار کلامهم سندی و عربی و هی فرضة الکورة کثیر الدخل و ثم یفیض مهران فی البحر و الجبل منهم علیٰ صیحة و البحر یدخل السوق اهل ظرف و تلبس و قنبلی علیها حصن بحریة ایضاً قلیلة المسلمین و التجار المجهرین۔

دیبل ایک سمندری شہر ہے، جس کے متعلق تقریباً ۱۰۰ گاؤں ہیں، باشندے زیادہ تر ہندو ہیں، سمندر کا پانی طغیانی کے وقت شہر کی دیواروں سے ٹکرانے لگتا ہے، لوگ تجارت پیشہ اور سندھی اور عربی زبانیں بولتے ہیں، یہ پورے صوبہ کا بندرگاہ اور کثیر آمدنی والا شہر ہے، یہیں دریائے سندھ سمندر سے ملتا ہے، پہاڑ بھی نزدیک ہی ہے، سمندر کا پانی چڑھاؤ کے وقت بازاروں میں گھس جاتا ہے، لوگ خوش پوشاک اور عالی ظرف ہیں، قنبلی بھی ساحلی شہر ہے، جس میں ایک شہر پناہ ہے، مسلمانوں اور تاجروں کی تعداد زیادہ نہیں۔

ویهند قصبة جلیلة اکبر من المنصورة لها بساتین کثیرة طیبة نزیهة فی مستوی موضوعة انهار غزیرة و امطار عظیمة و اضداد مجتمعة و ثمار حسنة و اشجار مدیدة و نعم

ویہند بہت بڑا پایۂ تخت اور منصورہ سے بڑا شہر ہے، اس کی ہموار اور مسطح زمین میں بکثرت عمدہ اور خوشگوار باغات ہیں، دریا گھرے ہیں اور بارش خوب ہوتی ہے، مجموعہ اضداد شہر ہے، یہاں عمدہ عمدہ پھل اور لمبے لمبے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاهرة و اسعار رخيصة العسل ثلاثة امناء بدرهم و عن رخص الخبز والالبان فلا تسئل قد سلموا من المؤذيات و تخلصوا من العاهات واشتبكت حولها اشجار الجوز واللوز و كثر فيها الارطاب و الموز الا ان هواءها رطب و حرها صعب و بناؤهم قش و خشب و ربما وقع الحريق في بناء القصب تشاكل فساسابور لولا هذه العيوب۔

درخت ہوتے ہیں، نعمت و آسائش کا گہوارہ ہے، اشیاء کا نرخ بہت ارزاں ہے، ۳ من شہد ایک درم میں ملتا ہے، روٹی اور دودھ کی ارزانی کا تو پوچھنا ہی نہیں، لوگ موذی جانوروں، آفات اور بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں، اخروٹ اور بادام کے درختوں سے پورا شہر گھرا ہوا ہے، تر و تازہ کھجوروں اور کیلوں کی بھی فراوانی ہے، مگر آب و ہوا مرطوب ہے اور غیر معمولی اور تکلیف دہ گرمی پڑتی ہے، مکانات، لکڑی اور خس اور پوس کے ہوتے ہیں، کبھی نرکل کے چھپروں اور عمارتوں میں اسی طرح آگ لگ جاتی ہے، جس طرح فساسابور(۱) میں لگتی ہے، کاش اس طرح کے عیب اس دلفریب شہر میں نہ ہوتے۔

قنوج قصبة كبيرة لها ربض ومدينة بها لحوم كثيرة و مياه غزيرة و بساتين محيطة و وجوه حسنة و ماء صحيح و بلد فسيح متجر ربيح و كل صبيح و موز رخيص الا انها كثيرة الحريق قليلة الدقيق اكلهم الارز و لبسهم الازار ساء خسيس و صيف بغيض منها الى الجبال اربعة فراسخ

قنوج ایک بڑی سلطنت ہے، اس کے ارد گرد فصیلیں ہیں، یہاں گوشت بکثرت فروخت ہوتا ہے، گہرے چشمے اور تالاب ہیں، باغوں سے پورا شہر گھرا ہوا ہے، صورتیں حسین، پانی عمدہ، شہر کشادہ، تجارتیں سودمند، غرض ہر چیز عمدہ ہے، کیلا بہت سستا ملتا ہے، لیکن اکثر یہاں آگ لگ جاتی ہے، آٹا بہت کم ہوتا ہے، لوگ چاول کھاتے اور ازار پہنتے

(۱) واقع ایران۔ (ض)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و الجامع فی الربض رخیصة اللحوم و النهر یتخلل البلد اکثر طعام المسلمین الحنطة و بها علماء و اجلة۔

ہیں، عمارتیں معمولی اور گرمی نہایت تکلیف دہ پڑتی ہے، یہاں سے پہاڑوں کا فاصلہ ۴ فرسخ ہے، جامع مسجد شہر پناہ کے اندر ہے، گوشت بہت سستا ملتا ہے، دریا کا پانی شہر میں چلا آتا ہے، مسلمانوں کی غذا زیادہ تر گیہوں ہے، یہ شہر علما اور اصحاب فن کا مرکز ہے۔

و قدار طیبة الهواء نزیهة کثیرة البساتین یخرج الیها ملوك القصبة عند شدة الحر یصیفون بها و سائر المدن جرم سیر شربهم من انهار و قنی۔

قدار کی آب و ہوا خوشگوار اور پاکیزہ ہے، باغوں کی کثرت ہے، یہاں کے حکمراں گرمی میں دارالسلطنت سے یہیں چلے آتے ہیں اور گرمی کا موسم گزارتے ہیں، یہ تمام شہر گرم ہیں، لوگ دریاؤں اور نالوں کا پانی پیتے ہیں۔

الملتان تکون مثل المنصورة غیر انها اعمر لیست بکثیرة الثمار غیر انها رخیصة الاسعار الخبز ثلاثون منا بدرهم و الفانیذ ثلاثة امناء بدرهم حسنة تشاکل دور سیراف من خشب الساج طبقات لیس عندهم زنا و لا شرب خمر و من ظفروا به یفعل ذالك قتلوه او حدوه و لا یکذبون فی بیع و لا ینجسون فی کیل و لا یخسرون فی وزن یحبون الغرباء و اکثرهم عرب شربهم من نهر عزیز و الخیر بها کثیر و التجارات حسنة و النعم ظاهرة و

ملتان بھی منصورہ کی طرح ہے، مگر منصورہ زیادہ آباد ہے، پھل گو زیادہ نہیں ہوتے، مگر سستے ہیں، روٹی فی درہم ۳۰ من اور مصری فی درہم ۳ من ملتی ہے، نہایت حسین اور خوبصورت شہر جو مکانات سیراف کی طرح ساگوان کی لکڑی کے کئی منزلہ ہیں، شراب اور زنا کا بالکل رواج نہیں اور جس شخص کو اس جرم کا مرتکب پاتے ہیں، سے یا قتل کردیتے ہیں یا بڑی سخت سزا دیتے ہیں، خرید و فروخت میں جھوٹ سے کام نہیں لیتے اور نہ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں، مسافروں سے محبت رکھتے ہیں، جو اکثر و بیشتر اہل عرب ہوتے ہیں، دریا کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السلاطين عادلة لا ترى في الاسواق امرأة متجملة و لا احدا يحدثها علانية ماء مرى و عيش هنى و ظرف و مروة و فارسية مفهومة و تجارات مفيدة و اجسام صحيحة الا انهاسبخة بليدة و دور ضيقة و هواء حار يابس وهم سمر و سود فهذا ما عرفنا من وصف بلدان هذا الاقليم۔

عمدہ پانی پیتے ہیں، غرض یہ شہر بڑا آسودہ ہے، تجارتی حالت نہایت اچھی اور الوان نعمت کی فراوانی ہے، بادشاہ عادل اور انصاف پسند ہیں، کوئی بنی ٹھنی اور بناؤ سنگار کئے ہوئے عورت بازاروں میں نظر نہ آئے گی اور نہ کوئی اس سے علانیہ بات چیت کرتا ملے گا، پانی عمدہ اور زندگی پُر راحت ہے، لوگ خوش دل، صاحب مروت اور عالی ظرف ہیں، فارسی زبان عموماً سمجھی جاتی ہے، تجارت کی گرم بازاری ہے، لوگ تندرست و توانا ہیں، مگر زمین سنگاخ، مکانات تنگ اور ہوا گرم اور خشک ہے، لوگوں کا رنگ گندم گوں اور سیاہ ہے، اس ملک کے شہروں کی یہی خصوصیات ہیں۔

هو اقليم حار به نخيل و نارجيل و موز فيه مواضع معتدلة الهواء جامعة الاضداد مثل ويهند و نواحى المنصورة و البحر يمد علىٰ اكثره و لا اعرف ان به بحيرة و به انهار عدة و ذمته عدة الاوثان وليس للمذكرين به صيت و لا لهم رسوم تذكر۔

عام طور سے ملک سندھ گرم ہے، کھجور، ناریل اور کیلا بہ کثرت پیدا ہوتے ہیں، البتہ کچھ مقامات کی آب و ہوا معتدل، مگر متضاد باتیں پائی جاتی ہیں، جیسے ویہند اور منصورہ کے علاقے ان کے اکثر حصوں میں سمندر کا پانی پھیل جاتا ہے اور مجھے یہاں کسی بحیرہ کا علم نہیں، البتہ دریا کئی ہیں، ذمی(۱) بت پرست ہیں، یہاں نہ تو کوئی مشہور واعظ ہے اور نہ ان کے قابل ذکر واقعات۔

---

(۱) یعنی غیر مسلم رعایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذاهبهم اكثرهم اصحاب حديث و رأيت القاضي ابا محمد المنصوري و داؤدياً اماماً في مذهبه و له تدريس و تصانيف قد صنف كتباً عدة حسنة واهل الملتان شيعة يهوعلون في الاذان و يثنون في الاقامة و لا تخلوا القصبات من فقهاء علىٰ مذهب ابي حنيفة و ليس به مالكية و لا معتزلة و لا عمل للحنابلة انهم علىٰ طريقة مستقيمة و مذاهب محمودة و صلاح و عفة قد ارحمهم الله من الغلو و العصبية و الهرج و الفتنة۔

مسلمانوں میں اکثر اہل حدیث ہیں اور میں نے یہاں قاضی ابومحمد منصوری داؤدی (۱) کو دیکھا جو اپنے مذہب کے امام تھے، وہ صاحب تدریس وتصنیف ہیں، انہوں نے متعدد اچھی کتابیں لکھی ہیں، ملتان کے لوگ شیعہ ہیں، اذان میں حی علی خیر العمل (اچھے کام کی طرف آؤ) اور اقامت میں دو دو بار کلمات ادا کرتے ہیں، کوئی بڑا شہر حنفی مذہب کے فقہا وعلما سے خالی نہیں، مگر مالکیہ، معتزلہ اور حنابلہ (۱) بالکل نہیں، یہ لوگ سیدھے راستہ اور صحیح مسلک پر ہیں، نیک اور پاک باز اور ان کے خصائل پسندیدہ ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں غلو تعصب اور فتنہ و اختلاف سے مامون رکھا ہے۔

و يحمل من طوران الفانيذ اجود من ماسكان و من سندان الارز الكثير و ثياب و يعمل بسائر الاقليم من البسط وما يجرى مجراها ما يعمل بقهستان و خراسان و يحمل منه نارجيل كثير و ثياب حسنة و من المنصورة النعال الكنباتية وال و منه تحمل الفيلة و

طوران سے مصری جو ماسکان کی مصری سے زیادہ بہتر ہوتی ہے اور سندان سے زیادہ تر چاول اور کپڑے باہر بھیجے جاتے ہیں، پورے ملک میں فرش فروش اور اس قبیل کی دوسری استعمال ہونے والی چیزیں جو قہستان اور خراسان میں بنتی ہیں، یہاں بھی بنتی ہیں، یہاں سے بڑی مقدار میں ناریل، نفیس

(۱) امام داؤد جو مسلمانوں میں ظاہری فرقہ کے امام گذرے ہیں، ان ہی کی طرف یہ نسبت کی گئی ہے۔ (ض)

(۲) یہ سب مسلمانوں کے مذہبی فرقوں کے نام ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العاج و الاشياء الرفيعة و العقاقير النافعة منهم بطوران مكّى و كذالك بالملتان و السند و الهند و مكاييلهم بطوران يسمّى الكيجى يزن اربعين منا حنطة وربما وجد ثمانية بدرهم الى اربعة و اسم كيل الملتان مطل يزن اثنى عشر منا حنطة و تسمى دراهم السند القاهريات لكل واحد خمسة ولهم الطاطرا فى الواحد درهمان الا ثلثا و دراهم الملتان على عمل دراهم الفاطمى و ينفق فيها القهزى الذى بغزنين يشبه القروض باليمن الا ان القروض عندهم اجل۔ (ص)

کپڑے، منصورہ سے عمدہ کھمبایتی جوتے، ہاتھی، ہاتھی دانت اور دوسری اعلیٰ قسم کی چیزیں اور جڑی بوٹیاں باہر بھیجی جاتی ہیں، طوران، ملتان، سندھ اور ہند میں وزن کرنے کا وہی من رائج ہے، جو مکہ میں ہے، ناپ کے پیمانے کو طوران کیجی کہتے ہیں، جس میں ۴۰ (۱) من گیہوں آتا ہے، کبھی کبھی آٹھ کیجی ایک ہی درہم میں مل جاتا ہے، لیکن زیادہ سے زیادہ ۴ درہم میں ملتان ہے، ملتان کے پیمانہ کا نام مطل ہے، اس میں ۱۲ من گیہوں تولا جاتا ہے، سندھ کے سکوں کو قاہریات کہتے ہیں، جو پانچ درہم کا ہوتا ہے، اس کے علاوہ طاطری سکوں کا بھی رواج ہے، جو ۱-۲/۳ درہم کا ہوتا ہے، ملتان کے سکے فاطمی سکوں کی طرح بنائے جاتے ہیں، یہاں غزنہ کا قہزی سکہ بھی چلتا ہے، جو یمن کے قروض (۲) کے مشابہ ہے، مگر قروض بڑا ہوتا ہے۔

و خصائصهم ليمونتهم و هى ثمرة مثل المشمش حامضة جدا و اخرى مثل الخوخ يسمونه الا نبج لذيذ و الفالج الذى تراه بالمشرق و فارس يولد النجاتى و هو اعظم من

یہاں کی خاص چیزوں میں لیموں ہے، جو زرد آلو کی شکل کا لیکن نہایت کھٹا ہوتا ہے، دوسرا خاص پھل آم ہے، جو اخروٹ کی طرح لذیذ بھی ہوتا ہے، وہ اونٹ جو مشرق اور فارس میں نظر آتا، جس سے نجاتی نسل کے اونٹ

(۱) مصنف نے اکثر من کا ذکر کیا ہے، لیکن اس کے زمانہ میں کوئی چھوٹا من رہا ہوگا۔ (۲) یعنی یہ یمن کا سکہ ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البخت له سنامان مليح لا يستعمل و لا يملكه الا الملوك و لا تكون البخت الا منه و النعال الكنباية۔

پیدا ہوتے ہیں وہ بختی اونٹوں سے بڑا اور دو کوہان والا اور کافی خوبصورت ہوتا ہے اور صرف بادشاہوں کے استعمال اور ان کی ملک میں ہوتا ہے، بختی اونٹ اسی سے پیدا ہوتے ہیں، کھمبایتی جوتے بھی یہاں کی خاص چیز ہے۔

فی اهل المكران اغبياء الوانهم سمرة و لسانهم و حش يلبسون النراطق و يلبسون الشعور و يشققون الآذان مثل الهند و اكثر نواحي الاقليم علىٰ ما ذكرنا۔

مکران کے باشندے کند ذہن ہیں اور گندمی رنگ کے ہوتے ہیں، ان کی زبان دہقانی ہے، کرتے پہنتے اور لمبی زلفیں رکھتے ہیں اور ہندوؤں کی طرح کانوں میں سوراخ کرتے ہیں، اس ملک کے اکثر علاقوں کا یہی حال ہے۔

و نهر سند ورد من الملتان علىٰ ثلاث مراحل و هو كبير عذب و اما الاصنام بهذا الاقليم فصنمان بهيروا من حجر لا يصل اليه احد له طلسم اذا وضع الرجل يده لقيت لا تصل اليه وهما علىٰ اشبه الذهب و الفضة كل من طلب عندهما حاجة زعموا انها تقضى و ثم عين ماء خضراء كانها زنجار اشد برداً من الجليد حجرها يبرئ الجراحات و الخدام ياكلون من جذر الزناة و عليه اوقاف من الزناة كثيرة و من اراد ان يكرم ابنته جعلها

دریائے سند (۱) ملتان سے ۳ منزل کے فاصلہ پر ایک بڑا اور شیریں دریا ہے، اس ملک میں بت بے شمار ہیں، دو بت بھیروا کے مندر میں پتھر کے بنے ہوئے ہیں، یہاں کوئی نہیں پہنچ سکتا، اس میں ایک طلسم ہے، چنانچہ اگر کوئی آدمی اسے چھونا چاہے تو وہ اوپر اٹھ جاتا ہے، جہاں تک ہاتھ نہیں پہنچ سکتا، یہ اسی دھات کے بنے ہوئے ہیں جو سونے اور چاندی کے مشابہ ہے، ان کا خیال ہے کہ جو لوگ ان سے حاجت روائی چاہتے ہیں، وہ ان کی حاجت پوری کرتے ہیں، یہاں سبز پانی کا ایک چشمہ بالکل زنگار کی طرح ہے، اس کا پانی برف سے بھی

(۱) آمک یا جہلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقفا عليه فهما فتنة و رأيت رجلاً من المسلمين ذكر انه ارتد و رجع الىٰ عبادتهما و افتتن بهما ثم عاد الىٰ بنيسابور، فاسلم و هما طلسمان و بعدهما صنم الملتان و اليه ينسب الكورة و يسمى فرج بيت الذهب لان المسلمين لما فتحوا الملتان كان الامر عليهم ضيقا فوجدوا بها من الذهب ما اغناهم۔

زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہے، اس کے پتھر سے زخم بھر جاتے ہیں، پجاری دیوداسیوں کی آمدنی سے کھاتے ہیں اور اس بت خانے پر بے شمار دیوداسیاں وقف ہیں اور جو اپنی بیٹی کو معزز بنانا چاہتا ہے وہ اسے اس پر وقف کر دیتا ہے، یہ دونوں بت مستقل فتنہ ہیں،(۱) میں نے ایک ایسے مسلمان کو دیکھا جو بیان کر رہا تھا کہ وہ مرتد ہو کر ان کی پوجا کرنے لگا تھا اور سخت امتحان میں پڑ گیا تھا، لیکن پھر نیشاپور چلا آیا اور دوبارہ مسلمان ہو گیا، یہ دونوں مورتیں طلسماتی ہیں، ان کے علاوہ ملتان کا بت خانہ ہے، جس کی جانب یہ پورا علاقہ منسوب ہے، اسے ''فرج بیت الذہب'' (سنہری سرحد) اس لیے کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے جب ملتان فتح کیا تھا تو اس وقت عسرت میں مبتلا ہو گئے تھے، لیکن یہاں انہیں اتنا سونا مل گیا جس سے وہ مالا مال ہو گئے۔

و بيت هذا الصنم قصر مبنى فى اعمر موضع من الاسواق و سطه قبة حسنة حولها بيوت الخدام و هو تحت القبة علىٰ صورة رجل متربع علىٰ كرسى من جصّ و اجر و قد

مندر ایک شاندار محل ہے جو بازار کے آباد ترین حصہ میں تعمیر کیا گیا ہے، اس کے بیچ میں ایک خوبصورت گنبد ہے، ارد گرد پجاریوں کے مکانات ہیں، گنبد کے نیچے آدمی کی شکل کا بت چونے اور اینٹ کی بنی

(۱) یہ دیوداسیوں کی طرف اشارہ ہے، جو مصنف کے نزدیک بہت بری رسم تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البسوه جلدا يشبه السنجاب احمر لا يتبين منه غير عينيه وهما جوهرتان و علىٰ رأسه اكليل ذهب قد مد باعيه علىٰ ركبتيه و قبض اصابع يديه كانه يحسب اربعة و ما بعد هذه الا اصنام دونها۔

ہوئی ایک کرسی پر پالتھی مارے بیٹھا ہے اور اس کو سرخ چمڑا جو سنجاب کے مشابہ ہے، اس طرح پہنا دیا گیا ہے کہ اس کی وجہ سے صرف آنکھیں دکھائی دیتی ہیں، جو جواہر کی ہیں، سر پر سونے کا ایک تاج ہے اور وہ دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر پھیلائے ہوئے ہے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اس طرح سے پکڑے ہوئے ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ چار کا عدد شمار کر رہا ہے، اس کے علاوہ دوسرے بت خانے چھوٹے چھوٹے ہیں۔

و رياضهم مكران و الراهوق الديبل و قنبلى اكثر عذى و لهم مراع و اسعة و مواش كثيرة الا انها قشفة و هى متجر و فرضة و سندان و صيمور و كنباية مدن خصبات رخصية الاشعار و معدن الارزاز و العسل و علىٰ شطوط مهران بواد و عرب كثير و الغالب علىٰ نواحى مكران المفاوز و القحط و الضيق و هى جروم واسعة بها رستاق يسمى الخرج مدينة راسك و اخرىٰ تسمى خرزان و يتصل بها من نحو كرماذ ناحية مشكة سعتها ثلاث مراحل

مکران، راہوق، دیبل اور قنبلی وغیرہ کی زمین میں زیادہ ترکھیتی ہوتی ہے، یہاں وسیع چراگاہیں اور بکثرت مویشی ہیں، لیکن زمین خشک ہے، یہ مقامات تجارت کی منڈیاں اور بندرگاہ ہیں، سندان چیمور، کھمبایت، نہایت سرسبز و شاداب ہیں، یہاں چیزیں ارزاں ملتی ہیں، چاول اور شہد کی تو گویا کان ہیں، دریائے سندھ کے کنارے میدان اور بادیہ میں عربوں کی بڑی آبادی ہے، مکران کے اکثر علاقے بنجر ہیں، اس لیے قحط اور تنگ دستی بھی رہتی ہے اور یہ سب گرم اور وسیع علاقے ہیں، یہاں خروج نام کا ایک پرگنہ ہے، جس کا مرکزی مقام راسک ہے، دوسرا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قليلة النخيل و بها اضداد۔

خرزان نامی ہے اور کرمان کی طرف خرزان سے متصل خشکی کا علاقہ ہے، جس کا عرض بقدر ۳ منزل کی مسافت کے ہے، کھجوریں کم ہیں، مجموعہ اضداد شہر ہے۔

و ثم زط كثير يسكنون اخصاصا و يتغذون بالسمك و طير الماء و الراهوق و كلوان رستاقان متصلان مضافان الیٰ مكران فمنهم من يجعل الراهوق من المنصورة وهو قليل الثمار۔

یہاں جاٹوں کی بڑی آبادی ہے جو جنگلوں میں رہتے ہیں اور مچھلیاں اور آبی پرندے کھاتے ہیں، راہوق اور کلوان کے پرگنے ایک دوسرے سے قریب اور ملے ہوئے ہیں اور مکران میں شمار کئے جاتے ہیں، لیکن بعض لوگوں نے راہوق کو منصورہ میں شمار کیا ہے، وہاں پھل کی پیداوار بہت کم ہے۔

و وضع هذا الاقليم شرقية بحر فارس و غربية كرمان و مفازة سجستان و اعمالها و شمالية بقية بلاد الهند و جنوبية مفازة بين مكران و جبال القفص من ورائها بحر فارس و انما احاط بحر فارس بشرقی هذه البلاد و جنوبية من وراء هذه المفازة من اجل ان هذا البحر يمتد من صيمور علیٰ الشرقی الیٰ تيز مكران ثم يعطف علیٰ هذه المفازة الیٰ ان ينقوس علیٰ بلاد كرمان و فارس و الذی يقع من المدن فناحيته

ملک سندھ کے مشرق میں بحر فارس، مغرب میں کرمان، صحرائے سجستان اور اس کے صوبے، شمال میں ہندوستان کے بقیہ شہر، جنوب میں مکران کے درمیان کا صحرا اور قفص (قیچ) کے پہاڑ اور ان کے پیچھے بحر فارس ہے، بحر فارس ان علاقوں کے مشرق اور صحرا کے پیچھے جنوب کے حصوں کو اس لیے گھیرے ہوئے ہے کہ یہ سمندر مشرق میں چیمور سے تیز مکران تک پھیلا ہوا ہے، پھر اس صحرا کی جانب مڑ کر کرمان اور فارس کو اپنے دائرہ میں لے لیتا ہے، یہاں جو شہر پڑتے ہیں، ان میں مکران کی طرف تیز، کیز نون، درک،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکران التیز و کیزنون و درك و راسك و به و بند و قصر قند و اصفقه وفهل فهرة و مشكى و قنبلى و ارمائيل۔

راسک، بہ، بند، قصر قند، آصفقہ، پھل پورہ، مشکی، قنبلی اور ارمائیل وغیرہ ہیں۔

والولايات فى هذا الاقليم مختلفة على مكران سلطان على حدة وهو متواضع عادل لا ترى مثلهم و اما المنصورة فعليها سلطان من قريش يخطبون للعباسى و قد كانوا خطبوا علىٰ عضد الدولة و رأيت رسولهم قد وافى الىٰ ابنه و نحن بشيراز۔

صوبوں اور ولایتوں کا حال اس ملک میں مختلف ہے، کیوں کہ صوبہ مکران کا علیحدہ اور خود مختار بادشاہ ہے جو بڑا خلیق، متواضع اور عادل ہے، ایسے بادشاہ کم نظر آئیں گے، منصورہ ایک قریشی سلطان کے ماتحت ہے، یہاں کے لوگ خلیفہ عباسی کے نام کا اور کبھی عضد الدولہ کے نام کا بھی خطبہ پڑھتے ہیں، میں نے شیراز کے زمانۂ قیام میں منصورہ کے ایلچی عضد الدولۃ کے دربار میں دیکھے تھے۔

و اما بالملتان يختطبون للفاطمى و لا يحلون و لا يعقدون الا بامره ابدا و رسلهم و هداياهم تذهب الىٰ مصر وهو سلطان قوى عادل والغلبة بقنوج و بويهند الكمار وللمسلمين سلطان عليحدة۔

ملتان میں مصر کے فاطمی خلیفہ کا خطبہ پڑھا جاتا ہے اور بغیر اس کے حکم کے کوئی کام نہیں کیا جاتا، ان لوگوں کے سفیر اور تحفے تحائف برابر مصر جاتے رہتے ہیں، یہ طاقتور اور عادل بادشاہ ہے، قنوج اور ویہند میں ہندوؤں کا غلبہ ہے مگر مسلمانوں کا الگ بادشاہ ہوتا ہے۔

و الخراج يوخذ من المحمل اذا دخل طوران ستة دراهم و كذالك اذا خرج و من الرقيق اثنا عشر اذا دخل حسب و ان كان الهند

طوران سے جب کوئی مال باہر بھیجا جاتا یا لایا جاتا ہے تو ایک گانٹھ پر ۶ درہم ٹکس لیا جاتا ہے، لیکن آٹے پر ۱۲ درہم ٹکس ہے، اگر ہندوستان سے چیزیں آتی ہیں تو ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فعشرون من الجمل وان كان من قبل السند فعلىٰ مقادير القيم و علىٰ الجلد المدبوغ درهم دخل ذالك فى كل سنة الف الف درهم ياخذه علىٰ تاويل العشور۔	گانٹھ پر ۲۰ درہم ٹکس ہوتا ہے اور اگر سندھ ہی سے چیزیں آتی ہیں، تو محصل اپنے اندازہ کے مطابق ٹکس لیتا ہے، کمائے ہوئے چمڑے پر فی چمڑا ایک درہم ٹکس ہے، ٹکس کی کل سالانہ آمدنی دس ہزار درہم جو عشر (دسویں) کے نام پر لیا جاتا ہے۔(۱)

(۱) اس کے بعد مصنف نے مسافتوں کا ذکر کیا ہے، لیکن اس کا نقل کرنا غیر ضروری معلوم ہوا اس لیے قلم انداز کر دیا گیا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

HINDUSTAN

ARBON KI NAZAR MEIN

Vol. 1

Translated & Edited

by

ZIAUDDIN ISLAHI

DARUL MUSANNEFIN SHIBLI ACADEMY

AZAMGARH